نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دہم | پارہ: ۲۰-۲۴ | باب: ۲۶۲۶-۳۰۸۴ | حدیث: ۴۶۴۴-۵۳۹۳

کتاب فضائل القرآن، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب النفقات

کتاب الاطعمة، کتاب العقیقة، کتاب الذبائح والصید

کتاب الاضاحی، کتاب الاشربہ، کتاب المرضیٰ، کتاب الطب

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دہم | پارہ: ۲۰-۲۴ | باب: ۲۶۲۶-۳۰۸۴ | حدیث: ۴۶۴۴-۵۳۹۳

کتاب فضائل القرآن، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب النفقات، کتاب الاطعمة، کتاب العقیقة، کتاب الذبائح والصید، کتاب الاضاحی، کتاب الاشربه، کتاب المرضیٰ، کتاب الطب

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادرآباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نام .... نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری ﴿جلد دہم﴾

مؤلف .... حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ فَضَائِلِ القُرآن

قرآن مجید کے فضائل کا بیان

قال العینیؒ ولم یقع لفظ کتاب الا فی روایة ابی ذر، والمناسبة بین کتاب التفسیر وبین کتاب فضائل القرآن ظاهرة لاتخفی والفضائل جمع فضیلة قال الجوهری الفضل والفضیلة خلاف النقص والنقیصة. (عمدہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۲۶۲۶ كَيْفَ نَزَلَ الوَحْيُ، وَاَوَّلُ مَانَزَلَ

قال ابنُ عباسٍ اَلْمُهَيْمِنُ الاَمِيْنُ القرآنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كتابٍ قَبْلَهُ.

باب: وحی کس طرح نازل ہوئی؟ اور سب سے پہلے کونسی سورہ یا کونسی آیت نازل ہوئی؟

ابن عباسؓ نے فرمایا مھیمن بمعنی امین (نگہبان) ہے (یعنی سورہ مائدہ آیت ۴۸/ میں جو مُهَيْمِنًا علیه آیا ہے اس میں مھیمن امین کے معنی میں ہے یعنی قرآن تمام اگلی کتابوں پر امانت دار ومحافظ ہے چونکہ قرآن مجید ہمیشہ ہمیش رہنے والا ہے)۔

الاعتذار چونکہ دارالعلوم تاراپور گجرات کے اندر احقر نے بخاری شریف جلد ثانی کتاب المغازی کی شرح بنام نصر الباری شروع کی تھی اور بحمد اللہ تقریباً مکمل ہوگئی تھی جس کی وجہ نصر الباری جلد اول میں بیان کر چکا ہوں نیز احقر نے یہ سوچا کہ جلد اول کی شرح باضابطہ ایضاح البخاری کے نام سے شائع ہو رہی ہے اس لئے جلد اول کے سلسلے میں احقر کا وہم وگمان بھی نہ تھا بنا بریں مظاہر علوم وقف سہارنپور میں احقر نے کتاب التفسیر کی شرح لکھی اور مکمل ارادہ کرلیا کہ جلد ثانی مکمل کردوں گا۔ انشاء اللہ۔

مگر کتاب التفسیر کے بعد دیگر علماء کے علاوہ ایک قابل احترام بزرگ دارالعلوم شاہ بہلول کے ناظم اعلیٰ اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسلام الحق مدظلہ العالی خلیفہ ومجاز فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری نور اللہ مرقدہ نے اصرار کیا کہ کم از کم بخاری جلد اول کی شروع سے دو جلدیں ضرور لکھ دیں اللہ کا نام لے کر احقر نے جلد اول کی شرح لکھنی شروع کردی اور اس میں باب نمبر، حدیث نمبر نیز ترجمۃ الباب سے حدیث کی مطابقت اور امام بخاریؒ کے مقصد وغیرہ کی اکثر پابندی کی کوشش کی جو آج بحمد اللہ ۱۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۴ر جون ۲۰۰۵ء بروز جمعہ مکمل ہوگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اب میرے لئے دشواری یہ پیش آگئی کہ بخاری جلد ثانی کے ابتدائی حصے کتاب المغازی اور کتاب التفسیر میں نہ ہی باب پر نمبر لگایا تھا اور نہ ہی حدیث پر اسلئے اس جلد یعنی جلد ثانی میں نمبر چھوڑ رہا ہوں[1] اور اس کیلئے معذرت خواہ ہوں، پھر قمری حساب سے چھیاسی (۸۶) سال کا بوڑھا، قویٰ مضمحل، بصارت کمزور، مزید براں یہ حادثہ کہ سیڑھی سے گر گیا اور مکمل لنگڑا بن گیا اب مزید کچھ لکھنے کی ہمت نہیں چونکہ اسہال سے ہاتھوں میں رعشہ اور پاؤں میں درد کے علاوہ تھرتھراہٹ وبے چینی اجازت نہیں دیتی مگر دلی خواہش اور شوق ہے کہ کسی طرح مکمل کردوں خواہ صرف ترجمہ ہی کیوں نہ ہو پھر مزید برآں جناب الحاج ذوالفقار علی مالک زکریا بک ڈپو دیوبند کا تکمیل پر اصرار ہے اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عنایت فرمائے اور دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے آمین ثم آمین۔ اللہ پر بھروسہ کر کے کام شروع کردیا ہے اللہ تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔ اب باب نمبر مغازی وتفسیر کا شمار کر کے نمبر ڈال رہا ہوں۔ فقط

۴۶۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ مُوسٰى عن شَيْبَانَ عن يَحْيٰى عن اَبِى سَلَمَةَ قال اَخْبَرَتْنِى عَائِشَةُ وابنُ عبّاسٍ قالا لَبِثَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم بِمَكَّةَ عَشرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عليهِ القُرآنُ وبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں دس سال مقیم رہے آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں دس برس قیام فرمایا۔

سوال: حضرت ابن عباسؓ ہی کی روایت گذر چکی ہے کہ مکہ میں نبوت کے بعد آپ تیرہ سال مقیم رہے؟ (بخاری

[1] کتاب المغازی والتفسیر کے باب نمبر اور حدیث نمبر شمار کر کے اس جلد میں بھی ڈال دیئے گئے ہیں۔ عمیر احمد قاسمی دیوبندی

ص۵۴۳، ایضاً ۵۵۲)۔

جواب: راوی نے اس روایت میں کسر چھوڑ دی ہے۔ فلا اشکال

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الأول للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۴۴، ومرّ الحديث عن ابن عباس وحده ص۵۴۳، وص۵۵۲، وعنهما ص۶۴۱۔

۴۶۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قال سَمِعْتُ اَبِي عن اَبِي عثمانَ قال اُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النبيَّ صلى الله عليه وسلم وعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ فجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هذا او كما قال قالتْ هٰذا دِحْيَةُ فلمَّا قامَ قالتْ وَاللّٰهِ مَاحَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حتى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم يُخْبِرُ بِخَبَرِ جِبْرِيْل او كما قال قال اَبِي قلتُ لِاَبِي عثمانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذا قال مِنْ اُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ. ﴾

ترجمہ ابوعثمان (عبدالرحمٰن نہدی) نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بات کرنے لگے اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس ام المؤمنین ام سلمہؓ موجود تھیں نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ یا اسی طرح کے الفاظ آپ ﷺ نے فرمائے (شک من الراوی) ام سلمہؓ نے فرمایا یہ دحیہ کلبیؓ ہیں پھر جب حضور ﷺ کھڑے ہوئے ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ بخدا میں اس وقت بھی انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا خطبہ سنا جس میں آپ ﷺ جبریل علیہ السلام کی خبر بیان فرمارہے تھے (یعنی خطبے میں آپ ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے ایسا کہا) یا اسی طرح کے الفاظ بیان فرمائے، معتمر نے بیان کیا کہ میرے والد (سلیمان) نے کہا کہ میں نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زیدؓ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا ايضًا يطابق الجزء الاول للترجمة. (یعنی دحیہ کلبیؓ کی شکل میں حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے)۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۴۴، ومرّ الحديث ص۵۱۳۔ نزول وحی کیلئے کتاب الوحی کی دوسری حدیث دیکھئے۔

۴۶۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قال حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ المَقْبُرِيُّ عن اَبِيهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم مامِنَ الاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مامِثْلُه آمَنَ عَلَيْهِ البَشَرُ وَاِنَّمَا كانَ الَّذِي اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فارْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تابِعًا يومَ القِيَامَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایسے ہی معجزات دیئے گئے جوان کے زمانہ کے مطابق ہوں جنہیں دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائے (بعد کے زمانہ میں کوئی اثر نہ رہا) اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ نے مجھ پر وحی نازل کی اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعدار لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اوتيته وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۴، وياتى ص ۱۰۸۰، واخرجه مسلم فى الايمان.

تشریح | اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس زمانہ کے مطابق پیغمبروں کو معجزات دیئے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم سحر کا رواج تھا جادوگروں کا زور تھا حتی کہ بادشاہ وقت اپنے دربار میں جادوگر رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا، ید بیضاء وغیرہ ایسے معجزات دیئے کہ تمام جادوگروں کے جادو کو باطل کر دیا اور سارے جادوگر دم بخود رہ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم طب کا زور تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مادرزاد نابینا کو بینا کرنے، کوڑھی کو اچھا کرنے اور مردہ جلانے کا ایسا معجزہ دیا کہ تمام اطباء حیران و عاجز تھے۔ اور آنحضور ﷺ کے زمانے میں فصاحت و بلاغت کا زور تھا تو آپ ﷺ کو قرآن مجید ایسا فصیح و بلیغ کلام دیا گیا کہ جس کی ایک چھوٹی سی سورۃ سورۂ کوثر کے مقابلے سے پورا عرب بلکہ پوری دنیا عاجز رہی۔

۴۶۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ محمّدٍ قال حَدَّثَنَا يَعقُوبُ بنُ ابراهيمَ قال حَدَّثَنَا اَبِى عن صالِحِ بنِ كَيْسَانَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخبرنِى اَنَسُ بنُ مالِكٍ اَنَّ اللّٰه تَابَعَ عَلٰى رَسولِهِ صلى الله عليه وسلم قَبْلَ وَفَاتِهِ حتى تَوَفَّاهُ اَكْثَرَ ماكانَ الوَحْىُ ثمّ تُوُفِّىَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَعْدُ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے پے در پے وحی بھیجنا شروع کی اور وفات کے قریبی زمانہ میں تو وحی کا سلسلہ اور بڑھ گیا پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۴۔

۴۶۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ قال حَدَّثَنا سُفيانُ عنِ الاَسْوَدِ بنِ قَيسٍ قال سَمِعْتُ جُنْدُبًا يقولُ اشتَكَى النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْلَيْلَتَيْنِ فَاَتَتْهُ امرَاَةٌ فقالتْ يامحمَّدُ! مَااُرى شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَاَنزَلَ اللّٰهُ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى. ﴾

ترجمہ | حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ بیمار پڑے اور ایک یا دو راتوں میں (تہجد کے لئے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت (عوراء ابولہب کی بیوی) آنحضور ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی" (قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا الخ مزید تفصیل وتشریح کے لئے جلد ۹ رص ۷۵۶، سورہ ضحیٰ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فانزل الله" الخ. اس باب میں یہ حدیث اس مقصد کو بتانے کے لئے لائی گئی ہے کہ قرآن شریف کے نازل ہونے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ومصلحت کے پیش نظر کبھی دیر بھی ہوا کرتی ہے تا کہ اس امی امت کو حفظ وضبط میں زیادہ دقت ودشواری نہ ہو۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۵، ومرّ الحديث ص ۱۵۱، وص ۷۳۸ تا ص ۷۳۹۔

﴿بَابٌ ۲۶۲۷ نَزَلَ الْقُرآنُ بِلِسانِ قُرَيشٍ وَالْعَرَبِ﴾

قرآناً عَرَبِيًّا بِلِسانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ.

قرآن مجید قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۂ زخرف: ۳) قرآنا عربیًا اور واضح عربی زبان میں۔ (کیونکہ عربی تمہاری مادری زبان ہے پوری دنیا کے لوگ تم سے قرآن سیکھیں گے)۔

۴۶۴۹ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمانِ قالَ حَدَّثَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مالِكٍ قال فَاَمَرَ عثمانُ زَيْدَ بنَ ثابِتٍ وَسَعِيْدَ بنَ العَاصِ وعبدَ اللّٰهِ بنَ الزُّبَيْرِ وعبدَ الرَّحمٰنِ بنَ الحارِثِ بنِ هِشامٍ اَن يَنْسَخُوهَا فِي المَصَاحِفِ وقال لَهُمْ اِذَا اخْتَلَفْتُم اَنْتُم وَزَيْدُ بنُ ثابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِن عَرَبِيَّةِ القُرآنِ فاكتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيشٍ فإنَّ القرآنَ اُنْزِلَ بِلِسانِهِم فَفَعَلُوا.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان ؓ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مصحفوں میں لکھیں اور حضرت عثمان ؓ نے ان حضرات سے یہ بھی فرمایا کہ اگر قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں تمہارا زید بن ثابت ؓ سے اختلاف ہو تو اسکو قریش کی زبان (قریش کے محاورے) کے مطابق لکھواسلئے کہ قرآن مجید ان ہی کی زبان پر نازل ہوا ہے چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاكتبوها بلسان قريش".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۵، ومرّ الحديث ص ۴۹۷، ويأتي مفصلاً ص ۷۴۶۔

تشریح | یہاں یہ حدیث مختصر ہے مفصل مع تشریح اگلے صفحہ ۷۴۶ ر میں آئے گی۔ انشاء اللہ

۴۶۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قال حَدَّثَنَا عَطاءٌ ح وَقال مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابنِ جُرَيْجٍ قال اَخْبَرَنِي عَطاءٌ قال اَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى بنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كانَ يقولُ لَيْتَنِي اَرٰى رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيهِ الوَحْيُ فلمَّا كانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بِالجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثوبٌ قَدْ اَظَلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ ناسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ اِذْ جاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فقال يارسولَ اللّٰه! كَيْفَ تَرٰى فى رَجُلٍ اَحْرَمَ فى جُبَّةٍ بَعْدَ ماتَضَمَّخَ بِطيبٍ فنَظَرَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم سَاعَةً فَجَاءَهُ الوَحْيُ فاشارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى اَنْ تَعالَ فجاءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاسَهُ فإذَا هُوَ مُحْمَرُّ الوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّىَ عَنهُ فقال اَيْنَ الذِى يَسْئَلُنِي عَنِ العُمرةِ آنِفًا فَالتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِئَ بِهِ اِلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم فقال اَمَّا الطِّيْبُ الذِى بِكَ فاغسِلْهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الجُبَّةَ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فى عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فى حَجِّكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت یعلی بن امیہؓ کہا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھتا جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ جعرانہ میں تشریف فرماتے تھے آپ ﷺ پر ایک کپڑے سے سایہ کردیا گیا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چند صحابہؓ بھی موجود تھے اتنے میں ایک شخص جو خوشبو میں بسا ہوا تھا آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جس نے خوشبو بسا ہوا ایک جبہ پہن کر احرام باندھا (یعنی ایسے جبہ میں عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں؟) یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے ایک گھڑی دیکھا اتنے میں آپ ﷺ پر وحی آنی شروع ہوئی تو حضرت عمرؓ نے یعلیؓ کو آنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ کیا (تاکہ نزول وحی کے وقت کی کیفیت دیکھ لیں) یعلیؓ آئے اور اپنا سر (حضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے کپڑے کے) اندر کرلیا دیکھا کہ (وحی الٰہی کی شدت کی وجہ سے) چہرہ مبارک سرخ ہورہا ہے آپ ﷺ زور زور سے (خرانٹے کی طرح) سانس لے رہے ہیں تھوڑی دیر تک یہ کیفیت رہی پھر ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کرکے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے کپڑے یا بدن میں لگی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور جبہ اتار دو پھر عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | قيل وجه دخول هذا الحديث هنا التنبيه على ان الوحى بالقرآن والسنة على صفة

واحدة ولسان واحد. (قس) یعنی یہ بتلاتا ہے کہ حدیث پاک بھی قرآن مجید کی طرح وحی ہے اور وہ بھی قریش کے محاورے پر نازل ہوئی ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۴۵، ومرّ الحديث ص ۲۰۸، وص ۲۴۱، وص ۲۴۹، ویاتی ص ۶۲۰۔
مذاهب ائمه | کتاب الحج نصر الباری جلد پنجم ص ۱۹۹ / د یکھئے۔

باب (۲۶۲۸) جَمْعِ القُرآنِ

قرآن مجید کے جمع کرنے کا بیان

وقد كان القرآن كله مكتوبًا في عهده صلى الله عليه وسلم لكنه غير مجموع في موضع واحد ولا مرتب السور. (قس)

یعنی آنحضرت ﷺ ہی کے زمانے میں پورا قرآن مکتوب ومحفوظ تھا لیکن عہد رسالت میں الگ الگ صحیفوں، ورقوں، ہڈیوں پر لکھا ہوا تھا یعنی سارا قرآن ایک جگہ ایک مصحف میں جمع نہیں ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک جگہ جمع کیا گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں چند نقلیں مرتب کر کے مختلف ممالک میں بھیجی گئیں، غرض یہ کہ قرآن مجید سارے کا سارا لکھا ہوا آنحضرت ﷺ کے عہد میں بھی موجود تھا مگر متفرق الگ الگ، کسی ایک صحابی کے پاس پورا قرآن لکھا ہوا نہیں تھا اور نہ سورتوں میں کوئی ترتیب تھی یہ ترتیب سیدنا ابوبکرؓ کی خلافت میں کی گئی۔

۴۶۵۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ عن اِبْرَاهِيمَ بنِ سَعْدٍ قال حدَّثَنا ابنُ شِهَابٍ عن عُبَيْدِ بنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه قال اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ اَهْلِ اليَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ عِنْدَه قال اَبُوبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِي فقالَ اِنَّ القَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يومَ اليَمَامَةِ بِقُرَّاءِ القُرآنِ وَاِنِّي اَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِالقُرَّاءِ بِالمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ القُرآنِ وَاِنِّي اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ القرآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال عُمَرُ هٰذا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حتى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ ورَاَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَاٰى عُمَرُ قال زَيْدٌ قال اَبُوبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لانَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَتَتَبَّعِ القُرآنَ فاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوكَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِي بِه مِن جَمْعِ القُرآنِ قلتُ كَيفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ

يَفعَلُهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال هُوَ وَاللّٰهِ خَيرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوبَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حتى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَه صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ القُرآنَ اَجْمَعُهُ مِنَ العُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حتى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوبَةِ مَعَ اَبِي خُزَيْمَةَ الانصارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِه "لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ" حتى خاتِمَةِ بَراءَةَ فكانَتِ الصُّحُفُ عِندَ اَبِي بَكْرٍ حتى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثم عند عُمَرَ حَيَاتَه ثم عندَ حَفصَةَ بِنتِ عُمَرَ. ﴾

ترجمہ حضرت زید بن ثابتؓ نے بیان کیا کہ اہل یمامہ کی جنگ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلا بھیجا (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب سے یمامہ کی جنگ ہوئی تھی جس میں سات سو صحابہؓ شہید ہوئے یا اس سے زائد، تو حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا میں حاضر خدمت ہوا) دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود ہیں، حضرت ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کی جنگ میں قرآن مجید کے قاریوں کی بڑی تعداد یعنی سات سو یا اس سے بھی زائد صحابہ کی شہادت ہوگئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کفار کے ساتھ دوسری جنگوں میں قرا قرآن شہید ہو جائیں اور قرآن مجید کا بہت سا حصہ (جو ان شہید ہونے والے قاریوں کے سینوں میں ہے) جاتا رہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ قرآن مجید کو (باقاعدہ صحیفوں میں) جمع کرنے کا حکم دے دیں میں نے عمرؓ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کریں گے جو رسول اللہ ﷺ نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا عمرؓ نے یہ کہا کہ خدا کی قسم! یہ کام (قرآن کو جمع کر کے محفوظ کر دینا) بہتر ہے اور عمرؓ یہ بات مسلسل مجھ سے کہتے رہے آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور میری بھی رائے وہی ہوگئی جو عمرؓ کی تھی۔

زیدؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے (مجھ سے) فرمایا تم جوان عقلمند آدمی ہو اور ہم تم کو متہم بھی نہیں کر سکتے (یعنی ہمیں تم پر کسی جھوٹ اور بھول کا شبہ نہیں ہے بلکہ تم پر اعتماد ہے) اور تم تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وحی لکھا بھی کرتے تھے اس لئے تم ہی قرآن مجید کو (متفرق مخطوطات سے) تلاش کر کے اس کو جمع کر دو (زید بن ثابتؓ کہتے ہیں) خدا کی قسم! اگر یہ لوگ پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کے لئے کہتے تو یہ میرے لئے اتنا گراں نہیں تھا جتنا قرآن مجید کی ترتیب و جمع کا حکم۔ میں نے عرض کیا آپ حضرات (یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما) ایسا کام کرنے پر کس طرح آمادہ ہو گئے جسے خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تھا؟ ابوبکرؓ نے فرمایا خدا کی قسم! یہ ایک نیک کام ہے اور حضرت ابوبکرؓ برابر یہ جملہ دہراتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح صدر فرمایا جس طرح حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو شرح صدر فرمایا تھا چنانچہ میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کی اور میں اس کو جمع کرنے لگا کھجور کی شاخوں سے اور پتھروں سے اور لوگوں کے سینوں (حافظوں) سے یہاں تک کہ میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت صرف ابوخزیمہ انصاریؓ کے پاس لکھی ہوئی پائی ان

کے علاوہ اور کسی کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی (اگرچہ یاد بہت لوگوں کو تھی مگر مکتوب صرف ان ہی کے پاس ملی) وہ آیت یہ تھی "لقد جاء کم رسول من انفسکم" سورہ براءۃ کے خاتمہ تک۔ پھر یہ مصحف (جو زید بن ثابتؓ نے جمع کیا) ابوبکرؓ کی وفات تک ابوبکرؓ کے پاس رہا ان کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس محفوظ رہا، حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت حضرت عمرؓ کے پاس رہا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۴۵ تا ص۷۴۶، ومرّ الحدیث ص۳۹۴، وص۶۷۶، وص۷۰۵، ویاتی ص۱۰۶۷، وص۱۰۴۳۔

۴۶۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰی قال حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ قال حَدَّثَنَا ابنُ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ حَدَّثَه اَنَّ حُذَیْفَةَ بنَ الیَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثمانَ وَکَانَ یُغَازِی اَهلَ الشَّامِ فی فَتحِ اِرْمِیْنِیَّةِ وَاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ اَهلِ العِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَیْفَةَ اختِلافُهُم فی القِرَاءَةِ فقالَ حُذَیْفَةُ لِعثمانَ یااَمِیرَ المُؤمِنِیْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الاُمَّةَ قَبلَ اَن یَخْتَلِفُوا فی الکِتَابِ اختِلافَ الیَهُودِ وَالنَّصارٰی فارسَلَ عثمانُ اِلٰی حَفْصَةَ اَنْ اَرسِلِی اِلَیْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فی المَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَیْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰی عثمانَ فَاَمَرَ زَیْدَ بنَ ثَابِتٍ وَعبدَاللّٰهِ بنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بنَ العاصِ وَعبدَ الرَّحمٰنِ بنَ الحارِثِ بنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فی المَصَاحِفِ وقال عثمانُ لِلرَّهْطِ القُرَشِیِّیْنَ الثَّلاثَةِ اِذَا اختَلَفْتُمْ اَنتُم وَزَیْدُ بنُ ثَابِتٍ فی شَیءٍ مِنَ القُرآنِ فاکتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِم فَفَعَلُوا حتی اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فی المَصَاحِفِ رَدَّ عثمانُ الصُّحُفَ اِلٰی حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰی کُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ القُرآنِ فی کُلِّ صَحِیْفَةٍ اَوْمُصْحَفٍ اَنْ یُحْرَقَ قال ابنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِی خارِجَةُ بنُ زَیدِ بنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَیْدَ بنَ ثَابِتٍ قال فَقَدْتُ آیَةً مِنَ الاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا المُصْحَفَ قد کُنْتُ اَسْمَعُ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَیْمَةَ بنِ ثَابِتٍ الاَنْصَارِیِّ "مِنَ المُؤمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ" فَاَلْحَقْنَاهَا فی سُوْرَتِهَا فی المُصْحَفِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت حضرت عثمانؓ ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح کے سلسلہ میں شام کے غازیوں کے لئے سامان جنگ کی تیاریوں

میں معروف تھے تا کہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں، حضرت حذیفہؓ ان لوگوں (اہل شام اور اہل عراق) کے قرآن مجید کی قرأت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے حضرت حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا یا امیر المومنین! اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلمہ) بھی یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے آپ اس کی خبر لیجئے چنانچہ حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہ (ام المومنینؓ) کے یہاں کہلا بھیجا کہ صحیفے (جنہیں زید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا) ہمیں دیدیں تا کہ ہم انہیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کروالیں پھر اصل ہم آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہؓ نے وہ صحیفے حضرت عثمانؓ کے پاس بھیج دیئے، حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ عبداللہ بن زبیرؓ، سعید بن العاصؓ اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کرلیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی صحابیوں سے فرمایا کہ اگر آپ لوگوں کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں حضرت زیدؓ سے (جو انصاری تھے) اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھ لیں کیونکہ قرآن مجید نازل بھی قریش ہی کی زبان میں ہوا تھا چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف مصاحف (نسخوں میں) نقل کر چکے تو حضرت عثمانؓ نے ان صحیفوں کو حضرت حفصہؓ کو واپس لوٹا دیا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک نسخہ اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں بھیج دیا (ایک نسخہ مکہ مکرمہ، ایک کوفہ، ایک بصرہ اور ایک شام میں اور ایک نسخہ مدینہ منورہ میں رکھا) اور حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو اسے جلا دیا جائے۔

قال ابن شهاب الخ: ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا، انہوں نے (اپنے والد) زید بن ثابتؓ سے سنا حضرت زید بن ثابتؓ نے بیان کیا کہ جب ہم (حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں) مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی حالانکہ میں اس آیت کو بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا اور آپ ﷺ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے پھر ہم نے اسے تلاش کیا (کہ کہیں تو لکھی ہوئی صورت میں پائیں) تو وہ خزیمہ بن ثابت انصاریؓ کے پاس (لکھی ہوئی) ملی وہ آیت یہ تھی: "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ" چنانچہ ہم نے اس آیت کو اس کی سورت میں مصحف میں لکھدی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۴۶، ومرّ الحديث ص۳۹۴، وص۵۷۹ تا ص۵۸۰، وص۷۰۵، ومختصرا ص۷۴۵۔

تشریح ۲۵ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی بہت سی نقلیں کرائیں پھر ان نسخوں کو مملکت اسلامیہ میں بایں طور بھیج دیا ایک نسخہ کوفہ، ایک بصرہ، ایک شام اور ایک نسخہ اپنے پاس مدینہ منورہ میں رکھا،

بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے سات مصحف تیار کرائے اور مکہ مکرمہ، کوفہ، بصرہ، شام، یمن، بحرین ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور ایک مدینہ منورہ میں رکھا۔ اس مصحف عثمانی کے علاوہ صحیفوں کو جلانے کا حکم صحابہ کرام کے عام مجمع میں دیا اور یہ جلانا مقتضائے مصلحت تھا اسی وجہ سے کسی صحابی نے انکار نہیں کیا، بس مصحف عثمانی دنیا میں باقی رہ گیا آج پوری دنیا میں یہی مصحف ہے۔

﴿ بابُ ۲۶۲۹ كاتِبِ النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم ﴾

نبی اکرم ﷺ کے کاتب کا بیان

۴۶۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يُونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ اَنَّ ابنَ السَّبَّاقِ قال اِنَّ زيدَ بنَ ثابتٍ قال اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوبَكرٍ قال اِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وسلم فَاتَّبِعِ القُرآن فَتَتَبَّعْتُ حتى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ اَبِي خُزَيْمَةَ الاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِه "لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِن اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ" اِلَى آخِرِهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت زید بن ثابتؓ نے بیان کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) مجھے بلایا اور فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے وحی (قرآن) لکھتے تھے اس لئے اب بھی قرآن (جمع کرنے کے لئے) تم ہی تلاش کرو میں نے تلاش کی یہاں تک کہ سورہ توبہ کی آخری دو آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاریؓ کے پاس (لکھی ہوئی) ملیں ان کے سوا اور کسی کے پاس یہ دو آیتیں (لکھی ہوئی) نہیں ملیں وہ آیتیں یہ تھیں: "لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِن اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ" آخر تک۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انك كنت تكتب الوحى لرسول الله صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۴۶، ومرّ الحديث ص۳۹۴، وص۵۸۰، وص۷۴۵، وغیرہ۔

۴۶۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّهِ بنُ مُوسَى عن اِسْرَائِيلَ عن اَبِي اِسْحَاقَ عنِ البَرَاءِ قال لَمَّا نَزَلَتْ "لَايَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ" قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اُدْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوحِ وَالدَّوَاةِ وَالكَتِفِ اَوِالكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قال اكْتُبْ لَايَسْتَوِي القَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم

عَمْرُو بنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى قَالَ يارسولَ اللّٰهِ! فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَها "لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ". ﴾

ترجمہ | براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ جب آیت "لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ" نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تختی اور دوات اور مونڈھے کی ہڈی لے کر آئیں یا (راوی نے اس کے بجائے) مونڈھے کی ہڈی اور دوات کہا پھر (جب زیدؓ آ گئے تو) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لکھو لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ الخ اور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عمرو بن ام مکتومؓ بیٹھے تھے جو نابینا تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر آپ کا میرے بارے میں کیا حکم ہے؟ میں تو نابینا ہوں (جہاد میں نہیں جاسکتا) اب مجھ کو مجاہدین کا درجہ ملے گا یا نہیں؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی "لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ". (یعنی غیر اولی الضرر کا اضافہ ہوا، روایت گذر چکی ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۴۶۔

﴿ بَابٌ ۲۶۳۰ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ﴾

قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا

۴۶۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِي حتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھ کو (پہلے) ایک طریقہ پر قرآن پڑھایا لیکن میں ان سے رجوع کرتا رہا (یعنی کہتا رہا کہ اس میں بہت سختی ہوگی) اور مسلسل ان سے اس میں اضافہ کے لئے کہتا رہا اور وہ بھی باذن الٰہی اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ سات طریقوں تک کی اجازت ملی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۴۶ تا ص۷۴۷، ومرّ الحديث ص۴۵۷۔

۴۶۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قال حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وعبدَ الرَّحمٰنِ بنَ عبدِ القارِيَّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يقولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرقانِ فِي حَيَاةِ رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حتى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قال اَقْرَأَنِيْهَا رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ اَقْرَأَنِيْهَا عَلٰى غَيْرِ مَاقَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُهُ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الفُرقانِ علٰى حُروفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا فقالَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ ياهِشَامُ فَقَرَأَ عليهِ القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ ثمّ قال اِقْرَأْ ياعُمَرُ فقرأتُ القِرَاءَةَ الَّتِي اَقْرَأَنِي فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا القرآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فاقْرَؤُا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہشام بن حکیمؓ کو نماز میں سورہ فرقان پڑھتے سنا میں نے انکی قراءت کو غور سے سنا تو دیکھا کہ وہ ایسے طریقوں پر پڑھ رہے ہیں جن طریقوں پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ سورت نہیں پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے مشکل سے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے اس کی چادر اسکے گلے میں ڈال کر پوچھا یہ سورہ جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے سنی تمہیں کس نے پڑھائی اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سورہ پڑھائی ہے اس پر میں نے کہا تم جھوٹے ہو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود یہ سورت مجھ کو پڑھائی ہے اس طریقہ کے علاوہ جو تم نے پڑھی ہے پھر میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس شخص سے سورہ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپ ﷺ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھ کر سناؤ انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سورہ اسی طرح نازل ہوئی ہے اس کے بعد فرمایا اے عمر! تم پڑھ کر سناؤ میں نے اسی طرح پڑھا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو پڑھایا تھا ارشاد فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے بلاشبہ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان ہو پڑھو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۴۷، ومرّ الحدیث ص ۳۲۶، وص ۳۵۳، ویاتی ص ۱۰۲۵، وص ۱۱۲۶۔

۲۶۳۱ باب تالیف القرآن

قرآن مجید کو جمع کرنے کا بیان

(یعنی قرآن مجید کی سورتوں یا آیتوں کی ترتیب کا بیان)

۴۶۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْراهِيمُ بنُ مُوسٰى قال اَخْبَرنا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ اَنَّ ابنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قال وَاَخْبَرَنِي يُوسُفُ بنُ مَاهَكٍ قال اِنِّي عندَ عائِشَةَ اُمِّ المؤمِنِيْنَ اِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فقالَ اَيُّ الكَفَنِ خَيْرٌ قالتْ وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ قال يَااُمَّ المُؤمِنِيْنَ اَرِيْنِي مُصْحَفَكِ قالتْ لِمَ قال لَعَلِّي اُؤَلِّفُ القُرآنَ عَلَيْهِ فَاِنَّه يُقْرَأُ غَيرَ مُؤَلَّفٍ قالتْ وَمَا يَضُرُّكَ اَيَّهُ قَرَاْتَ قَبْلُ اِنَّما نَزَلَ اَوَّلَ مَانَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ المُفَصَّلِ فِيْهَا ذِكْرُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ حتّٰى اِذَا ثَابَ النَّاسُ اِلَى الاِسْلَامِ ثُمَّ نَزَلَ الحَلَالُ وَالحَرَامُ وَلَو نَزَلَ اَوَّلَ شيءٍ لاتَشْرَبُوا الخَمْرَ لَقَالُوا لانَدَعُ الخَمْرَ اَبَدًا وَلَو نَزَلَ لاتَزْنُوا لَقَالُوا لَانَدَعُ الزِّنَا اَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلٰى محمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَاِنِّي لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ البَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ اِلَّا وَاَنَا عِنْدَه قال فَاَخْرَجَتْ لَهُ المُصْحَفَ فَاَمْلَتْ عَلَيْهِ آىَ السور. ﴾

ترجمہ | یوسف بن ماہک نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا اور پوچھا کون کفن بہتر ہے؟ (یعنی کفن کیسا ہونا چاہئے سفید یا اس کے علاوہ رنگین؟) ام المومنینؓ نے فرمایا افسوس! (یعنی تجھے اس سے کیا مطلب؟ جب تو مر گیا تو تجھے کیسا ہی کفن دیا جائے تجھے کیا تکلیف ہوگی؟) پھر اس شخص نے کہا اے ام المومنین! آپ اپنا مصحف مجھے دکھلایئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیوں؟ (کیا ضرورت ہے؟) اس نے کہا تا کہ میں بھی اسی کے مطابق قرآن مرتب کرلوں (یعنی سورتوں کی ترتیب دے لوں) اس لئے کہ قرآن مجید بے ترتیب پڑھا جاتا ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا جونسی سورہ پہلے پڑھ لے، سب سے پہلے مفصل کی ایک سورہ (سورہ اقرأ باسم ربّك یا سورہ مدثر) جس میں جنت ودوزخ کا ذکر ہے نازل ہوئی پھر جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہوا تو حلال وحرام نازل ہوا (یعنی حلال وحرام کے مسائل واحکام نازل ہوئے) اور اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ شراب مت پیو تو لوگ کہتے ہم کبھی بھی شراب نہیں چھوڑیں گے اور اگر شروع ہی میں یہ حکم نازل ہوتا کہ زنا مت کرو تو لوگ کہتے کہ ہم زنا

کبھی نہیں چھوڑیں گے اور مکہ میں محمد ﷺ پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی "بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ" (بلکہ ان کے (اصلا) وعدہ کا وقت قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور نا گوار چیز ہے) اور سورہ بقرہ اور سورہ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں (مدینہ میں) حضور اکرم ﷺ کے پاس تھی پھر حضرت عائشہؓ نے عراقی کے لئے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیتیں لکھوادیں۔ (کہ اس میں اتنی آیات ہیں)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان تؤخذ من قوله "لعلي اؤلف القرآن عليه فانه يقرأ غير مؤلف".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۴۷، ومرّ الحديث مختصراً ص۷۴۲۔

تشريح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم، ص۶۴۴۔

۴۶۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاقَ قال سَمِعْتُ عبدَالرَّحمٰنِ بنَ يَزِيْدَ قال سَمِعْتُ ابنَ مَسْعُودٍ يقولُ فى بَنِى اِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهٰ وَالْاَنْبِيَاءِ اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِن تِلادِىْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے تھے سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف، سورہ مریم، سورہ طٰہ اور سورہ انبیاء (یہ پانچوں سورتیں فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے) عمدہ سورتیں ہیں اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هذه السور نزلت بمكة وانها مرتبة فى مصحف ابن مسعود كماهى فى مصحف عثمان. (عمدہ)

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۴۷، ومرّ الحديث ص۶۸۳، وص۶۹۳۔

تشريح ملاحظہ فرمایئے جلد نہم، ص۳۴۵، وص۴۲۱۔

۴۶۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْدِ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال اَنْبَأنَا اَبُواِسْحَاقَ سَمِعَ البَرَاءَ قال تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الاَعْلٰى قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم المَدِيْنَةَ. ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے سورہ سبح اسم ربك نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هذه السورة متقدمة فى النزول وهى فى اواخر المصحف والتاليف بالتقديم والتاخير. (عمدہ)

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۴۷، ومرّ الحديث ص۵۵۸، وص۷۳۶۔

۴۶۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عن اَبِى حَمْزَةَ عنِ الاَعْمَشِ عن شَقِيْقٍ قال قال عبدُ اللهِ قدعَلِمْتُ

النَّظَائِرَ الَّتِی کَانَ النَّبِیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم یَقْرَءُ هُنَّ اثْنَیْنِ اثْنَیْنِ فِی کُلِّ رَکْعَةٍ فَقَامَ عَبدُاللّٰہِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰی تَالِیْفِ ابنِ مَسْعُودٍ آخِرُهُنَّ الحَوامِیْمُ حٰمٓ الدُّخانُ وعَمَّ یَتَسَاءَلُونَ.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں اس مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی اکرم ﷺ ہر رکعت میں دو دو بار پڑھتے تھے پھر عبداللہ بن مسعودؓ (مجلس سے) کھڑے ہو گئے (اور اپنے گھر چلے گئے) اور علقمہ بھی آپ کے ساتھ اندر گئے اور جب علقمہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا یہ مفصلات کی ابتدائی بیس سورتیں ہیں ان کی آخری سورتیں وہ ہیں جن کے اول میں حٰمٓ ہے حٰمٓ الدخان اور عمّ یتساءلون۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه دلالة ان تاليف مصحف ابن مسعود على غير التاليف العثماني وكان اوله الفاتحة ثم البقرة ثم النساء ثم آل عمران ولم يكن على ترتيب النزول ويقال ان مصحف على رضى الله عنه كان على ترتيب النزول اوله اقرأ ثم المدثر ثم نون والقلم ثم المزمل الخ. (عمدہ)

واما ترتيب المصحف على ماهو الآن فقال القاضى ابوبكر الباقلانى يحتمل ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم امر بترتيبه هكذا ويحتمل ان يكون من اجتهاد الصحابة. (عمدہ)

واما ترتيب الآيات فانه توقيفى بلاشك ولا خلاف انه من النبى صلى الله عليه وسلم وهو امر واجب وحكم لازم فقد كان جبريل يقول ضع آية كذا فى موضع كذا وفيه حديث اخرجه البيهقى فى المدخل والدلائل والحاكم فى المستدرك وقال صحيح على شرطهما. (قس)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۷، ومرّ الحديث ص ۱۰۷، ویاتی ص ۷۵۴۔

﴿ بَابٌ ۲۶۳۲ كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ القُرآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴾

وَقَالَ مَسْرُوقٌ عن عائِشَةَ عن فاطِمَةَ اَسَرَّ اِلَیَّ النبیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اَنَّ جِبْرِیْلَ یُعَارِضُنِی بِالقُرآنِ کُلَّ سَنَةٍ وَاِنَّهُ عَارَضَنِی العَامَ مَرَّتَیْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِی.

باب: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ سے قرآن کا دور کرتے تھے

اور مسروق نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے چپکے سے فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دور کیا کرتے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور

کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت آپہنچا ہے۔

مطابقته للترجمة هذا التعليق وصله البخاری بتمامه فی علامات النبوة.

وحديث فاطمة رضی الله عنها قدتقدم موصولاً ص ۵۱۲ / وغیرہ۔

۴۶۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قال حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حتى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عليه رسولُ اللّٰهِ صلي الله عليه وسلم القُرآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں اور زیادہ سخی ہو جاتے کیونکہ ماہ رمضان میں جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ہر رات ملتے تھے رمضان ختم ہونے تک رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن سناتے تو جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آپ تیز ہوا (آندھی) سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان جبريل له دخل فی العرض بل كان العرض بينهما مناوبة ولهذا كان جبريل فی الحديث الاول عارضًا والنبی صلی الله عليه وسلم معروضًا عليه وفی هذا الحديث بالعكس.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۴۸، ومرّ الحديث ص ۳، وص ۲۵۵، وص ۴۵۷، وص ۵۰۲۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد اول ص ۱۴۶ / ۱ کا مطالعہ کیجئے۔

۴۶۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا خالِدُ بْنُ يَزِيْدَ قال حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عن أَبِي حَصِيْنٍ عن أَبِي صالحٍ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قال كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم القرآنَ كُلَّ عامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عليهِ مَرَّتَيْنِ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ وكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عامٍ عَشْرًا فاعتكفَ عِشْرِيْنَ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کرتے تھے پھر جس سال آنحضور ﷺ کی وفات ہوئی اس سال جبریل علیہ السلام نے دو مرتبہ دور کیا اور آنحضور ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان معنى قوله كان يعرض ای جبريلؑ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۸، ومرّ الحديث ص ۲۷۴۔

۲۶۳۳ ﴿ بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ﴾

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے قاریوں کا بیان

(کہ کون کون حضرات حافظ قرآن تھے)

۴۶۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عَمْرٍو عن اِبْرَاهِيْمَ عن مَسْرُوْقٍ ذَكَرَ عبدُاللهِ بنُ عَمْرٍو عبدَاللهِ بنَ مَسْعُوْدٍ فقالَ لااَزَالُ اُحِبُّه سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ خُذُوا القُرآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عبدِ اللهِ بنِ مَسْعُوْدٍ وسَالِمٍ ومُعَاذٍ وَاُبَيِّ بنِ كَعْبٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت سے میں ان سے برابر محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا آپ فرماتے تھے کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو، عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۴۸، ومرّ الحديث ص ۵۳۱، وص ۵۳۷۔

تشریح | ان چار حضرات میں سے عبداللہ بن مسعودؓ اور سالم بن معقلؓ تو مہاجرین میں سے ہیں اور باقی دو حضرات معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ انصار میں سے۔

۴۶۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنَا اَبِي قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قال خَطَبَنَا عبدُ اللهِ فقالَ وَاللهِ لَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ فِي رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِضْعًا وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ اصحابُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنِّي مِنْ اَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ وَمَا اَنَا بِخَيْرِهِمْ قال شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِى الحِلَقِ اَسْمَعُ مايقولونَ فماسَمِعْتُ رَادًّا يقولُ غَيْرَ ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ | شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ہمیں خطبہ سنایا اور کہا خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ستر سے کچھ اوپر سورتیں سن کر حاصل کی ہیں خدا کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں حالانکہ میں ان سب سے افضل و بہتر نہیں ہوں (کیونکہ من وجہ

افضلیت سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی) شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھ گیا تا کہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ میں نے نہیں سنا کہ کسی رد کرنے والے نے اس کے علاوہ کچھ اور کہا۔ (یعنی کوفہ کی اس مجلس میں کسی نے ابن مسعودؓ کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من ظاهر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۴۸، أخرجه مسلم في الفضائل.

وما انا بخيرهم: ولا ريب ان العشرة المبشرة أفضل اتفاقًا.

۴۶۶۵ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ. ﴾

ترجمہ | علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے (بلدة من بلاد الشام) وہاں ابن مسعودؓ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص (نہیک بن سنان) بولا اس طرح (یہ سورہ) نہیں نازل ہوئی (جس طرح تم نے پڑھی) ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ ﷺ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی اور ابن مسعودؓ نے محسوس کیا کہ اس شخص کے منہ سے شراب کی بو آرہی ہے تو فرمایا کیا تو دو جرم جمع کرتا ہے کہ کتاب اللہ کی تکذیب کرتا ہے اور شراب پیتا ہے پھر آپ نے اس پر حد لگائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "قرأت على رسول الله ﷺ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۴۸۔

۴۶۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی ان کا گھر بہت دور ہے) تب بھی میں سفر کر کے اس کے پاس جا کر اس

سے اس علم کو حاصل کروں گا۔

(علمائے اسلام نے تحصیل علم کے لئے ایسے ایسے پر مشقت اسفار کئے ہیں کہ حیرت طاری ہو جاتی ہے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۴۸۔

۴۶۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قال حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قال سَأَلْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ مَنْ جَمَعَ القُرآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الاَنْصارِ اُبَيُّ بنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بنُ ثابِتٍ وَاَبُوزَيْدٍ تابَعَه الفَضْلُ عن حُسَيْنِ بنِ واقِدٍ عن ثُمَامَةَ عن اَنَسٍ. ﴾

ترجمہ | قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں قرآن مجید کو کن حضرات نے جمع کیا تھا؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ چار اصحاب نے اور یہ چاروں قبیلہ انصار سے ہیں، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم اس حدیث کی متابعت فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے کی ہے ان سے ثمامہ نے اوران سے حضرت انسؓ نے۔

(یہ حضرت انس بن مالکؓ نے اپنی معلومات کی بناء پر فرمایا ہے ان چار کے علاوہ اور بھی چند بزرگ صحابی ہیں جنہوں نے جمع فرمایا تھا۔ ۲۔ حضرت انسؓ کی مراد پورے قرآن مجید سے ہے کہ سارا قرآن ان چار حضرات نے جمع کیا تھا ورنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ وغیرہ بھی حافظ قرآن تھے) بہر حال عدد حصر کے لئے نہیں ہے۔ واللہ اعلم)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "اربعة وهم القراء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۴۸، ومرّ الحديث ص ۵۳۷۔

۴۶۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ المُثَنّٰى قال حَدَّثَنِي ثَابِتٌ البُنَانِيُّ وثُمَامَةُ عن اَنَسٍ قال ماتَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يَجْمَعِ القُرآنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بنُ ثابِتٍ وَاَبُوزَيْدٍ قال ونَحْنُ وَرِثْنَاهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحابؓ کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا (یعنی پورے قرآن کو مع اختلاف قرأت) ابو الدرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم، حضرت انسؓ نے کہا کہ حضرت ابو زیدؓ کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

(حضرت ابوزیدؓ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت انسؓ ان کے بھتیجے تھے)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هؤلاء المذكورين فيه من القراء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۴۸، ومرّ الحديث ص ۵۳۷۔

۴۶۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ قال اَخبَرنا يَحْيٰى عن سُفْيَانَ عن حَبِيْبِ بنِ اَبِي ثَابِتٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال قالَ عُمَرُ عَلِيٌّ اَقْضَانا وَاُبَيٌّ اَقْرَأُنَا وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ اُبَيٍّ وَاُبَيٌّ يقولُ اَخَذْتُهُ مِنْ فِي رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فلااَتْرُكُه لِشَيْءٍ قال اللّٰه تعالٰى مَانَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْنُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا اَوْمِثْلِهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاضی (مقدمات کے فیصلے کرنے والے) حضرت علیؓ ہیں اور ہم میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعبؓ ہیں لیکن حضرت اُبیؓ جہاں غلطی کرتے ہیں ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں (وہ بعض منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھتے ہیں) اور اُبی کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے سنا ہے کسی کے کہنے کی وجہ سے میں اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: مانسخ من آية الخ (ترجمہ: ہم جو آیت منسوخ کردیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس آیت سے بہتر یا اسکے مثل لے آتے ہیں)۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر، ص ۳۳۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ابی اقرأنا" لانه يدل على انه أقرء القراء من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۴۸، ومرّ الحديث ص ۶۴۴۔

(اس آیت سے حضرت عمرؓ نے حضرت اُبیؓ کا رد کیا ہے کہ بعض آیت منسوخ التلاوت ہوسکتی ہے اور آنحضرت ﷺ سے سننا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی تلاوت منسوخ نہ ہوئی ہو)۔

الحمدللہ بیسواں پارہ ختم ہوا۔

اکیسواں پارہ

﴿بابُ ۲۶۳۴ فَضْلِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ﴾

سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

۴۶۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عن حَفْصِ بنِ عاصِمٍ عن اَبِي سَعِيْدِ بنِ المُعَلّٰى قال كُنْتُ اُصَلِّي فدَعَانِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم فلَمْ اُجِبْهُ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! اِنِّي كُنْتُ اُصَلِّي قال اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قالَ اَلا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُورَةٍ في القرآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ فاَخَذَ بِيَدِي فلمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ القُرآنِ قالَ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي وَالقُرآنُ العَظِيْمُ الَّذِي اُوتِيْتُهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید بن معلی نے بیان کیا کہ میں (مسجد میں) نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھ کو بلایا لیکن میں نے جواب نہیں دیا (پھر نماز کے بعد حاضر خدمت ہوکر) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے: "اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتادوں پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد کے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا مسجد کے باہر نکلنے سے پیشتر ہی میں تجھ کو قرآن کی عظیم سورت بتلاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العلمین ہے یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "الا اعلمك اعظم سورة فی القرآن" الی آخره.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۷۴۹، ومرّ الحديث ص ۶۴۲، وص ۶۶۹۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم، ص ۱۶۔

۴۶۷۱ ﴿ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ المُثنّى قال حَدَّثَنا وَهْبٌ قال حَدَّثَنا هِشَامٌ عن محمَّدٍ عن مَعْبَدٍ عن اَبِي سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ قال كُنّا في مَسِيْرٍ لَنا فنزلنا فجاءَتْ جَارِيَةٌ فقالت اِنَّ سيِّدَ الحَيِّ سَلِيْمٌ وَاِنَّ نَفَرَنا غَيَبٌ فَهَلْ مِنكُمْ رَاقٍ فقامَ مَعَها رَجُلٌ ماكُنّا نَأْبُنُه بِرُقْيَةٍ فرَقَاهُ فَبَرَأَ فَامَرَ لَه بِثَلَاثِيْنَ شَاةً وَسَقَانا لَبَنًا فلَمَّا رَجَعَ قُلْنا لَه اَكُنْتَ تُحسِنُ رُقْيَةً اَوْكُنْتَ تَرْقِي قال لامَارَقَيْتُ اِلَّا بِاُمِّ الكِتَابِ وقُلْنا لاتُحَدِّثُوا شيئًا حتى نَاتِيَ اَوْنَسْئَلَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فلَمَّا قَدِمْنَا المَدِيْنَةَ ذَكَرنَاهُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّها رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ وقالَ اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنا عبدُالوَارِثِ قال حَدَّثَنا هِشامٌ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بنُ سِيْرِيْنَ عن اَبِي سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ بِهٰذَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم ایک (سریہ کے) سفر میں تھے (رات کو) ہم نے (ایک قبیلہ کے نزدیک) پڑاؤ کیا پھر ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے مرد موجود نہیں ہیں کیا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ یہ سن کر ایک صاحب (ابوسعید خدریؓ) لونڈی کے ساتھ اٹھ کر کھڑے ہوئے ہم ان کے جھاڑ پھونک کو نہیں جانتے تھے (کہ ان کو کوئی منتر آتا ہے) لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑ پھونک کیا تو وہ اچھا ہو گیا اس نے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) دینے کا حکم دیا اور ہم سب کو دودھ پلایا جب وہ (ابوسعیدؓ) جھاڑ پھونک کر کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا واقعی آپ اچھا منتر جانتے ہیں؟ (یا یوں کہا) کیا آپ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں میں نے تو صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر پھونک ماردی تھی، ہم نے کہا جب تک ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے ان بکریوں کے بارے میں پوچھ نہ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو چنانچہ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے (جاؤ یہ مال حلال ہے) اسے تقسیم کرلو اور اس میں میرا حصہ بھی لگاؤ۔

اور ابومعمر نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہا ہم سے معبد بن سیرین نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے یہی حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لانه يدل على فضل الفاتحة ظاهرًا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۴۹، ومرّ الحديث ص۳۰۴، ويأتي ص۸۵۴، وص۸۵۵۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ششم ص ۱۹۵۔

﴿ بَابُ ۲۶۳۵ فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ﴾

سورہ بقرہ کی فضیلت کا بیان

(ومعنى سورة البقرة، السورة التي تذكر فيها البقرة).

۴۶۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ قال اَخْبَرنا شُعْبَةُ عن سُلَيْمَانَ عن اِبْرَاهِيْمَ عن عبدِالرَّحمٰنِ عن اَبِي مَسْعُودٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ قال حدثنا سُفيانُ عن مَنْصورٍ عن اِبْرَاهِيْمَ عن عبدِالرَّحمٰنِ بنِ يَزِيْدَ عن اَبِي مَسْعُودٍ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِن آخِرِ سُوْرَةِ البَقَرةِ في لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثمانُ بنُ الهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوفٌ عن محمَّدِ بنِ سِيْرِيْنَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال وَكَّلَنِي رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُه فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَصَّ الحديْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شيطانٌ حتى تُصْبِحَ وقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو البدریؓ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے (سورہ بقرہ کی) دو آیتیں (رات میں) پڑھ لیں (دوسری سند) اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے ان سے حضرت ابو مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

اور عثمان بن ہیثم نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا پھر میرے پاس ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر کر اس میں سے (کھجوریں) لینے لگا میں نے پکڑ لیا اور میں نے کہا میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا پھر پورا قصہ بیان کیا (جو کتاب الوکالۃ میں گذر چکا) پھر اس نے (جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا) کہا کہ جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لئے جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے پاس بھی نہ آسکے گا۔ (ابو ہریرہؓ نے آپ ﷺ سے یہ بات بیان کی تو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے

تمہیں صحیح بات بتائی اگر چہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے وہ شیطان تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "كفتاه" لان احد معانيه كفتاه عن قيام الليل.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۴۹، ومرّ الحديث ص۵۷۲، ويأتي ص۷۵۳، وص۷۵۵۔

آخری دو آیتیں: آمن الرسول سے ختم سورہ تک۔ کفتاہ کا ایک مطلب یہ ہے اغتناہ عن قیام اللیل.

﴿ باب ۲۶۳۶ فَضْلِ سُوْرَةِ الكَهْفِ ﴾

سورہ کہف کی فضیلت کا بیان

۴۶۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قال حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاقَ عنِ البَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الكَهْفِ وَاِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُه يَنْفِرُ فلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النبيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَه فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالقُرآنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازب نے بیان کیا کہ ایک شخص (اسید بن حضیرؓ) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا اس وقت ایک بادل اوپر سے آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا اور ان کا گھوڑا (اس کی وجہ سے) بدکنے لگا پھر صبح کے وقت وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ (بادل کا ٹکڑا) سکینت تھا جو قرآن مجید (کی تلاوت) کی وجہ سے اترا تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۴۹، ومرّ الحديث ص۵۱۰، وص۷۱۷۔

سکینہ: حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ یہ ایک روح ہے چمکدار اڑنے والی اس کا چہرہ انسان کی طرح ہے۔

﴿ باب ۲۶۳۷ فَضْلِ سُوْرَةِ الفَتْحِ ﴾

سورہ فتح کی فضیلت کا بیان

۴۶۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن اَبِيهِ اَنَّ رسولَ الله ﷺ كَانَ يَسِيْرُ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَه لَيْلاً فَسَاَلَه عُمَرُ عن شَيءٍ

فَلَمْ يُجِبْهُ رسولُ الله ﷺ ثم سَأَلَه فَلَمْ يُجِبْهُ ثم سَأَلَه فَلَمْ يُجِبْهُ فقال عُمَر ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ نَزَرْتَ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم ثلاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لايُجِيْبُكَ قال عُمَرُ فحرَّكْتُ بَعِيْرِي حتى كنتُ اَمامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرآنٌ فَما نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قال فَقُلْتُ لَقَد خَشِيْتُ اَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرآنٌ قال فَجِئْتُ رَسولَ الله صلى الله عليه وسلم فَسَلَّمْتُ عَلَيهِ فقالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيهِ الشَّمْسُ ثم قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

ترجمہ (حضرت عمر بن خطابؓ کے مولی) حضرت اسلم عدوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں چل رہے تھے اور حضرت عمر بن خطابؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے رات کا وقت تھا حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ سے کچھ پوچھا لیکن حضور ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا حضرت عمرؓ نے پھر پوچھا حضور ﷺ نے پھر کوئی جواب نہیں دیا حضرت عمرؓ نے پھر (تیسری مرتبہ) پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی حضور ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضرت عمرؓ نے اپنے آپ کو کہا تیری ماں تجھ پر روئے (یعنی تو مر جائے) تو نے حضور ﷺ سے تین مرتبہ اصرار کیا لیکن حضور ﷺ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو (ایڑ لگا کر) حرکت دی اور میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہو گی حضرت عمرؓ نے بیان کیا چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی جو مجھے ان ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے سورہ "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا" کی تلاوت فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "لقد انزلت عليّ الليلة" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۴۹ تا ص۷۵۰، ومرّ الحديث في المغازي ص۶۰۰، في التفسير ص۷۱۶۔

تشریح تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ہشتم مغازی کا ص ۲۲۷ ر دیکھئے۔

﴿بَابُ ۲۶۳۸ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی فضیلت کا بیان

۴۶۷۵ ﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرَنا مالِكٌ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عبدِ اللهِ بنِ عبدِالرَّحمٰنِ بنِ ابي صَعْصَعَةَ عن اَبِيهِ عن ابي سَعِيْدِ الخُدرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا

يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فلمّا اَصْبَحَ جَاءَ إلى رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَانَ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فقالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَالَّذِى نَفسِى بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعدِلُ ثُلُثَ القُرآن وَزَادَ اَبُو مَعْمَرٍ قال حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ بنُ جَعفَرٍ عن مالِكِ بنِ اَنَسٍ عن عبدِ الرحمٰنِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِى صَعْصَعَةَ عن اَبِيهِ عن اَبِى سَعِيْدٍ الخُدْرِىِّ اَخبَرَنِى اَخِى قَتَادَةُ بنُ النُّعمَانِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِى زَمَنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَقرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللّٰه اَحَدٌ لايَزِيْدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم نَحْوَهٗ.

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (خود ابوسعید خدریؓ) نے دوسرے شخص (قتادہ بن نعمانؓ اپنے اخیانی بھائی) کو دیکھا کہ وہ رات کو سورہ قل ھو اللہ أحد بار بار پڑھ رہے ہیں جب صبح ہوئی تو وہ شخص (حضرت ابوسعیدؓ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا گویا وہ صاحب اسے کم سمجھ رہے تھے (یعنی انہوں نے سمجھا کہ اس میں کچھ بڑا ثواب نہ ہوگا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورہ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابو معمر (عبداللہ بن عمرو منقری) نے اتنا زیادہ کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے، ان سے امام مالک بن انس نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمانؓ نے خبر دی کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں سحر کے وقت سے اٹھا اور قل ھو اللہ احد پڑھتا رہا بس یہی سورہ اخلاص پڑھتا رہا اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتا تھا جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی۔

سورۂ اخلاص (اس سورہ سے خصوصی محبت اور اس کا ورد و وظیفہ ترقیات دارین کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ اس میں توحید خالص کا بیان اور جملہ اقسام شرک اور عقائد باطلہ کی بیخ کنی ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۰، ويأتى الحديث ص ۹۸۳، وص ۱۰۹۷۔

۴۶۷۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنَا اَبِى قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ المَشْرِقِىُّ عن اَبِى سَعِيْدٍ الخُدْرِىِّ قال قال النَّبِىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم لِاَصْحَابِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ القُرْآنِ فِى لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وقالوا اَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يارسولَ اللّٰهِ! فقالَ اللّٰهُ الوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ القرآنِ، قال الفِرَبْرِىُّ سَمِعْتُ اَبَاجَعْفَرٍ محمَّدَ بنَ اَبِى حَاتِمٍ وَرَّاقَ اَبِى عبدِ اللّٰهِ قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ عن

اِبراهيمَ مُرْسَلٌ وعنِ الضَّحَّاكِ المَشْرِقِيُّ مُسْنَدٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ بھی نہیں کرسکتا کہ قرآن مجید کا ایک تہائی رات کو پڑھ لیا کرے یہ عمل صحابہ پر شاق ہوا اور صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللّٰہ الواحد الصّمد (یعنی سورہ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

امام بخاریؒ کے شاگرد رشید محمد بن یوسف فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا جو امام بخاریؒ کے منشی تھے وہ کہتے تھے کہ امام بخاریؒ نے کہا ابراہیم نخعیؒ کی روایت ابو سعید خدریؓ سے مرسل ہے اور ضحاک مشرقی کی مسند ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الله الواحد الصّمد ثلث القرآن".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۵۰۔

﴿ بَابُ فَضْلِ المُعَوِّذَاتِ ﴾ ۲۶۳۹

معوذات کی فضیلت کا بیان

۴۶۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال أخبرنا مالِكٌ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ أنّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كانَ إذا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أقْرَأُ عَلَيْهِ وَأمْسَحُ بِيَدِهِ رَجاءَ بَرَكَتِهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات (یعنی سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے (یعنی دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور اس ہاتھ کو اپنے جسم پر پھیر لیتے) جب (مرض الوفات میں) آپ کی علالت سخت ہوگئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آنحضور ﷺ کے ہاتھوں سے آنحضور ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی برکت کی امید میں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۵۰، ومرّ الحديث في المغازي ص ۶۳۹، ويأتي ص ۸۵۴، وص ۸۵۶۔

۴۶۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حَدَّثَنَا المُفَضَّلُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ أنّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ إذا أوَى إلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أحَدٌ وقُلْ أعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وقُلْ أعُوذُ

بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَااسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لیجاتے تو ہر رات اپنے دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے ان میں پھونکتے پھر اس میں قل هو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر، آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کرتے تھے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۵۰، ويأتي الحديث ص۸۵۵، وص۹۳۵۔

﴿ بَابُ[۲۶۴۰] نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ﴾

وقالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عن محمَّدِ بن إِبْرَاهِيْمَ عن أُسَيْدِ بنِ حُضَيْرٍ قال بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَه إِذْ جَالَتِ الفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابنُهُ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيْبَه فَلَمَّا أَجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَه إِلَى السَّمَاءِ حتى مَايَرَاهَا فلمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فقالَ له اقْرَأْ يَاابنَ حُضَيْرٍ اِقْرَأْ يَاابنَ حُضَيْرٍ قال فَأَشْفَقْتُ يارسولَ اللهِ! أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حتى لَاأَرَاهَا قال وَتَدْرِي مَاذَاكَ قَالَ لا قال تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَو قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَاتَتَوَارٰى مِنْهُم قال ابنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيْثَ عبدُ اللهِ بنُ خَبَّابٍ عن أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عن أُسَيْدِ بنِ حُضَيْرٍ.

قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کے نازل ہونے کا بیان

اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ہاد نے بیان کیا ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ حضرت اسید بن حضیر نے بیان کیا کہ وہ رات کے وقت سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس ہی بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا

بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کردی اور گھوڑا بھی رک گیا پھر انہوں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پھر خاموش ہو گئے اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر پڑھنا شروع کیا (یعنی تیسری مرتبہ جب آپ نے تلاوت شروع کی) تو پھر گھوڑا بدکا، آپ کے صاحبزادے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لئے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے انہوں نے تلاوت بند کردی اور صاحبزادے کو وہاں سے ہٹا دیا (یعنی اپنے پاس گھسیٹ لیا) پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔

صبح کے وقت یہ واقعہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے اُسید بن حضیر! قرآن پڑھتا رہ، قرآن پڑھتا رہ (یہ جو تجھ پر گذرا بڑا عمدہ واقعہ ہے) اسیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو نہ کچل ڈالے یحییٰ گھوڑے کے بالکل قریب تھا میں نے سر اٹھایا اور یحییٰ کے قریب گیا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی اس میں جیسے چراغ روشن ہیں پھر میں باہر نکلا تو میں نے اسے نہیں دیکھا (یعنی نظر سے غائب ہو گیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا اسید! تو جانتا ہے وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سن کر قریب آ گئے تھے (حضرت اسیدؓ بہت خوش آواز تھے) اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو اور لوگ بھی دیکھ لیتے اور لوگوں کی نظر سے غائب نہ ہوتے۔

ابن ہاد نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بھی بیان کی انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے اسید بن حضیرؓ سے۔

افادہ: یہاں بخاری میں خرجت خاء اور جیم کے ساتھ ہی ہے، قال عیاض وصوابه فعرجت بالعین یعنی وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا اور نظر سے غائب ہو گیا۔ (عمدہ، قس)

۲۶۳۱ ﴿ بابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ ﷺ اِلَّا مَابَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ ﴾

جس نے یہ کہا اب جو دفتین کے درمیان موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے اسکے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا

(اہل حق مسلمانوں کا یہ دعویٰ حق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو قرآن چھوڑا وہ سب بلا استثناء دو لوحوں کے درمیان اس مصحف (قرآن) میں محفوظ ہے)۔

۴۶۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا سُفْيَانُ عن عبدِ العَزِيْزِ بنِ رُفَيْعٍ قال دَخَلْتُ اَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابن عبَّاسٍ فقال له شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ اَتَرَكَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم مِنْ شَيءٍ قال ماترك الاَّ مابَيْنَ الدَّفَّتَيْن قال وَدَخَلْنَا عَلَى محمَّد بن الحَنَفِيَّةِ فسألناه فقال مَاتَرَكَ اِلَّا مابَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ. ﴾

ترجمہ | عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شداد

بن معقل نے ان سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے (اس قرآن کے سوا) اور بھی کچھ (قرآن) چھوڑا (جو قرآن کا جزء ہے لیکن قرآن کے ساتھ محفوظ نہ رکھا گیا ہو) ابن عباسؓ نے فرمایا اب جو دفتین کے درمیان محفوظ ہے اس کے علاوہ نہیں چھوڑا (یعنی حضور اقدس ﷺ نے وحی متلو جو کچھ چھوڑا تھا وہ سب بلا استثناء دو لوحوں کے درمیان مصحف میں محفوظ ہے) عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ ہم محمد بن حنفیہؒ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے کہا اس قرآن کے علاوہ جو دو لوحوں کے درمیان ہے کچھ نہیں چھوڑا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۵۱۔

مقصد اس باب سے خاص کر روافض کا رد مقصود ہے یہ فرقہ انتہائی گمراہ ہے نصر الباری میں مختلف مقامات میں ان پر رد گذر چکا ہے روافض کہتے ہیں موجودہ قرآن پورا قرآن نہیں ہے اصل قرآن کے چالیس پارے تھے جن میں کئی سورتیں حضرت علیؓ اور اہل بیت کی فضیلت میں نازل ہوئی تھیں وہ معاذ اللہ صحابہؓ نے نکال ڈالیں اس سلسلے میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت محمد بن حنفیہؒ سے پوچھا ان دونوں بزرگوں نے روافض کی مکمل تردید فرمائی کہ مابین الدفتین جو کچھ ہے اس کے علاوہ قرآن کا اور کوئی حصہ نہ قرآن ہے اور نہ کسی کے پاس ہے یہ سارے شیاطین کذاب و دجال ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے اس مقام پر نصر الباری جلد اول ص ۴۸۲ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۲۶۴۲ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ﴾

قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر

۴۶۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَبُو خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قال حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قال حدثنا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عن اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لايَقْرَأُ الْقُرآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي لايَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس (مؤمن) کو مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس میٹھے لیموں (نارنگی) کی سی ہے جس کا مزا بھی اچھا ہے (لذت بخش ہے) اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہے (نشاط افروز ہوتی ہے) اور وہ جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہے اور مثال اس شخص کی جو بدکار ہے لیکن قرآن پڑھتا ہے ریحانہ کے پھول کی سی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن مزا

کڑوا، اور مثال اس بدکار کی جو قرآن نہیں پڑھتا ہے مثل اندرائن ہے جس کا مزا کڑوا اور خوشبو ندارد۔

۴۶۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عن يَحْيٰى عن سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ دِيْنَارٍ قال سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال اِنَّما اَجَلُكُم فى اَجَلِ مَن خَلاَ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ العَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمسِ وَمَثَلُكُم وَمَثَلُ اليَهُودِ وَالنَّصارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فقالَ مَنْ يَعْمَلُ لِى اِلٰى نَصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فعَمِلَتِ اليَهُودُ فقالَ مَنْ يَعْمَلُ لِى مِن نِصْفِ النهارِ اِلَى العَصْرِ علٰى قيراطٍ فعَمِلَتِ النَّصارٰى ثُمَّ اَنْتُم تَعْمَلُونَ مِنَ العَصْرِ اِلَى المَغْرِبِ بِقِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قالُوا نَحنُ اَكْثَرُ عَمَلاً وَاَقَلُّ عَطاءً قال هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قالوا لا قالَ فذاكَ فَضْلِى اُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ. ﴾

ترجمہ عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ امتوں کی عمر کے مقابلہ میں تمہاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبنے تک کا وقت، اور تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگائے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام صبح سے دوپہر دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا پھر اس شخص نے کہا اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا پھر تم نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط مزدوری پر کام کیا یہود ونصاریٰ نے کہا ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارے طے شدہ حق سے تمہیں کم دی (تم پر ظلم کیا؟) انہوں نے کہا نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر تو یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ماقيل مع اصلاح الفقير اياه من ان ثبوت فضل هذه الامة على غيرها من الامم بالقرآن الذى امروا بالعمل به فاذا ثبت الفضل لهم بالقرآن كان للقرآن فضل لافضل فوقه الخ. (عمدہ)۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۱، ومرّ الحديث ص۷۹، وص۳۰۲، وص۴۹۱، ويأتى ص۱۱۱۲، وص۱۱۲۴۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم، ص ۱۶۱۔

﴿ ۲۶۴۳ بابُ الوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ ﴾

کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کا بیان

(وَصَاة اور وصية اسم ہے۔ وصیت کے شرعی معنی هى تمليك مضاف الى مابعد الموت یعنی وصیت وہ تملیک ہے جو مابعد الموت کی طرف مضاف ہو۔ وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کو وصیت کی جائے اس کو وصی اور

موصی الیہ اور جس کے لئے وصیت کی جائے اس کو موصی لہ کہتے ہیں۔

وصیت کا حکم جمہور علماء کے نزدیک وصیت مالی ہر صورت میں واجب نہیں ہے بلکہ جس کے ذمہ حقوق واجبہ ہیں اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے یا امانت وغیرہ اس کے پاس ہے مگر اس پر گواہ نہیں ہے الغرض عدم وصیت کی صورت میں حقوق کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں وصیت واجب ہے۔

۴۶۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ مِغوَلٍ قال حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قال سَألتُ عَبْدَ اللهِ بنَ أَبِي أَوفَى أَوْصَى النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم فقال لا فقُلْتُ كَيفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ. ﴾

ترجمہ طلحہ بن مصرف نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے (وفات کے وقت) کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں تو میں نے عرض کیا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی؟ کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے اور خود آنحضور ﷺ نے کوئی وصیت نہیں کی (یہ کیسے ہوسکتا ہے؟) انہوں نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے کتاب اللہ یعنی قرآن شریف کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

دفع تعارض وصیت کی نفی سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت یا خلافت کے بارے میں کوئی وصیت نہیں کی اور اثبات سے یہ مراد ہے کہ قرآن مجید پر عمل کرتے رہنے، اس کی تعلیم و تعلم کی یا دشمن کے ملک میں نہ لے جانے کی وصیت کی۔ فلا تعارض واللہ اعلم

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اوصى بكتاب الله".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۵۱، ومرّ الحديث ص ۳۸۲، وص ۶۴۱۔

۲۶۴۴ ﴿ بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالقُرآنِ ﴾

وقَولِهِ تعالىٰ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الكِتَابَ يُتْلىٰ عَلَيْهِمْ. (سورہ عنکبوت، آیت ۵۱)

اس شخص کا بیان جو قرآن مجید کو خوش آوازی سے نہ پڑھے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا انہیں یہ کافی نہیں جو ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

۴۶۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيثُ عن عُقَيلٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال أَخبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّه كانَ يقولُ قالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَم يَأذَنِ اللهُ لِنَبيٍّ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَتغَنَّى بِالقُرآنِ

وقال صَاحِبٌ لَه يُرِيْدُ يَجْهر به. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کا قول اتنی توجہ سے نہیں سنا جتنا نبی اکرم ﷺ کا خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنا اور ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ مقصد یہ ہے کہ جب وہ قرآن بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۱، ويأتي ص۱۱۱۵۔

۴۶۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ الله قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عنِ الزُّهْرِيِّ عن اَبِى سَلَمَةَ عن اَبى هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَااَذِنَ اللهُ لِشَيٍ مَااَذِنَ لِلنَّبِيِّ اَن يَتَغَنّٰى بِالقُرآنِ قالَ سُفيانُ تَفْسِيْرُهُ يَسْتَغْنِى بِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے نبی اکرم ﷺ کو بہترین آواز سے قرآن مجید پڑھتے سنا، سفیان بن عیینہ نے يتغنى بالقرآن کی تفسیر کی يستغنى به یعنی قرآن مجید پر قناعت کرلے اب کتب سابقہ سے مستغنی ہوجائے یا دنیا کی دولت کی اس کو پرواہ نہ رہے قرآن ہی کو سب سے بڑی دولت سمجھے۔

تشریح | قرآن مجید کو خوش آوازی سے پڑھنا ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے باعث ثواب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز محبوب تر ہے ارشاد فرمایا جس تلاوت سے اللہ کا خوف پیدا ہو۔ خوش آوازی سے یہ مراد نہیں ہے کہ گانے کی طرح پڑھے یعنی اس طرح نہ پڑھے کہ کسی حرف کے نکالنے میں خلل ہو، اگر حروف میں تغیر ہوجائے تو بالاتفاق ناجائز وحرام ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث ابى هريرةؓ المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۱۔

﴿ بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ القُرْآنِ ﴾ (۲۶۴۵)

قرآن مجید پڑھنے والے پر رشک کا بیان (جائز ہے)

۴۶۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ قالَ اخبرنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ قال حَدَّثَنِى سَالِمُ بنُ عبدِ اللهِ اَنَّ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ لاحَسَدَ اِلَّا

عَلٰى اثْنَتَيْنِ رَجُل آتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُل آتَاهُ اللّٰه مالاً فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے رشک تو صرف دو شخصوں پر ہو سکتا ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن مجید (کا علم) دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا (نماز پڑھتا) رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ رات دن محتاجوں پر خیرات کرتا رہتا ہے۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص ۴۰۱۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لاحسد الا على اثنتين" فان المراد بالحسد هنا الحسد الخاص وهو الغبطة تدل عليه الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۱، وياتي ص ۱۱۲۳۔

۴۶۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ إِبْرَاهِيمَ قال حَدَّثَنَا رَوْحٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سُلَيْمَانَ قال سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال لاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فهو يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَاأُوتِيَ فلانٌ فعَمِلْتُ مِثْلَ مَايَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰه مَالاً فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَاأُوتِيَ فُلانٌ فعَمِلْتُ مِثْلَ مَايَعْمَلُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد یعنی رشک تو بس دو ہی آدمیوں پر ہونا چاہئے ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اسکی تلاوت کرتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم قرآن ہوتا اور میں بھی اسکی طرح عمل کرتا، اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا جسے وہ حق میں خرچ کرتا ہے کہ (اسکو دیکھ کر) دوسرا آدمی کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسکے مثل مال دیا گیا ہوتا جو فلاں کو دیا گیا تو میں بھی اسی جیسا عمل کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۱ تا ص۷۵۲، وياتي ص ۱۰۷۴، وص ۱۱۲۳۔

﴿ بَابٌ [۲۶۴۶] خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ﴾

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے

۴۶۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْهَالٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بنَ عُبَيْدَةَ عن أَبِي عبدِ الرَّحمٰنِ السُّلَمِيِّ عن عثمانَ عنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه

وسلم قال خیرُکُم مَنْ تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَهُ قال وَاَقْرَأنِی اَبُوعبدِ الرّحمٰنِ فی اِمْرَةِ عُثمانَ حتی کانَ الحَجّاجُ قال وَذَاکَ الَّذِیْ اَقْعَدَنِی مَقْعَدِی هٰذا.﴾

ترجمہ | حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا اور مجھے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں پڑھایا یہاں تک کہ حجاج ہوا (یعنی حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی) ابوعبدالرحمٰن نے بیان کیا میں جو اس جگہ بیٹھ رہا ہوں (جہاں قرآن مجید پڑھایا کرتا ہوں دوسرا کوئی دھندا نہیں کرتا) تو صرف اس حدیث شریف کی وجہ سے (کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "خیرکم من تعلم القرآن وعلّمه")۔

مطابقتہ للترجمۃ | الترجمة والحدیث واحد.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۵۲، ویاتی بعده ص۷۵۲، وأخرجه ابوداؤد فی الصلوٰة والترمذی فی فضائل القرآن وأخرجه النسائی فی سننه وأخرجه ابن ماجه فی السنة.

۴۶۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَیْمٍ قال حَدَّثَنَا سُفیانُ عن عَلْقَمَةَ بنِ مَرْثَدٍ عن اَبِی عبدِ الرحمٰنِ السُّلَمِیِّ عن عثمانَ بْنِ عفّانَ قالَ قال النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّ اَفْضَلَکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَه.﴾

ترجمہ | حضرت عثمان بن عفانؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۵۲، ومرّ الحدیث ص۷۵۲۔

۴۶۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَونٍ قال حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن اَبِی حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال اَتَتِ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم امْرَاَةٌ فقالَتْ اِنَّها قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ فقالَ مَالِی فی النِّساءِ مِن حَاجَةٍ فقال رَجُلٌ زَوِّجْنِیْهَا قَالَ اَعْطِهَا ثَوبًا قال لااَجِدُ قال اَعْطِهَا وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فاعْتَلَّ لَه فقالَ مَامَعَکَ مِنَ القُرآنِ قال کَذَا وَکَذَا قال فَقَدْ زَوَّجْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ القُرآنِ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی میں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کے لئے ہبہ کر دیا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب مجھے (زیادہ) عورتوں کی حاجت نہیں ہے تو ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ایک کپڑا

(مہر میں) دے دو، انہوں نے عرض کیا کپڑا تو میرے پاس نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر اسے کچھ تو دو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی، اس نے اس میں بھی عذر بیان کیا (کہ یہ بھی مجھ کو میسر نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا قرآن کے ان ہی سورتوں کی وجہ سے میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا (یعنی قرآن مجید کی جو عظیم نعمتیں تم کو حاصل ہیں اس وجہ سے نکاح کر دیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ تعلیم قرآن کی عظمت اس سے ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں بھی مال و دولت کے قائم مقام ہے اور آخرت میں تو قرآن کی عظمت ظاہر ہی ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۷۵۲، ومرّ الحدیث ص ۳۱۰، وغیرہ۔

تشریح یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے حنفیہ کے نزدیک مہر کا مال ہونا ضروری ہے اس پر مفصل بحث ہوگی۔ انشاء اللہ "کتاب النکاح باب التزویج علی القرآن وبغیر صداق" بخاری ص ۷۷۳۔

۲۶۴۷ ﴿ بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ ﴾

قرآن مجید حافظہ کی مدد سے زبانی تلاوت کرنے کا بیان

۴۶۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا يَعْقُوبُ بْنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي حَازِمٍ عن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جاءَتْ رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقالتْ يارسولَ اللّٰه! جِئْتُ لِاَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَيْهَا وَصَوَّبَه ثُمَّ طَاْطَاَ رَاسَه فلمَّا رَاَتِ المَرْاَةُ اَنَّه لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فقامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فقالَ يارسولَ اللّٰه! اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فزَوِّجْنِيهَا فقالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فقالَ لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰه! قال اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فقالَ لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰه! ماوَجَدتُ شَيْئًا قال انْظُرْ وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فقالَ لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰه! وَلَا خاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ ولٰكِنْ هٰذا اِزَارِي قال سَهْلٌ مالَه رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُه فقالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مَاتَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَه لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْه لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فجَلَسَ الرَّجُلُ حتى طَالَ مَجْلِسُه ثُمَّ قامَ فرَآهُ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِه فدُعِيَ فلمَّا جَاءَ قالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ قال مَعِي سُورَةُ كَذَا وسُورَةُ كَذَا

وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ اَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لئے آئی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور اوپر نیچے نظر کی پھر اپنا سر جھکا لیا پھر جب اس خاتون نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا (کہ اس کو قبول کرتے ہیں یا نہیں) تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص اٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے حضور ﷺ نے فرمایا تیرے پاس کچھ (مہر کے لئے بھی) ہے؟ اس نے کہا یارسول اللہ! قسم خدا کی میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز ملے وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کیا یارسول اللہ! خدا کی قسم مجھے کوئی چیز نہیں ملی آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر دیکھ لو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو پھر وہ صاحب گئے اور پھر واپس آگئے اور کہا بخدا یارسول اللہ! مجھے تو لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ یہ تہبند (جس کو باندھے ہوں) میرے پاس ہے، سہلؓ نے بیان کیا کہ اس شخص کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لئے) نہ تھی کہنے لگے یہی لنگی آدھی پھاڑ کر اس خاتون کو مہر میں دیتا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری لنگی کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں، پھر وہ صاحب بیٹھ گئے کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب وہ آیا آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ اس نے کہا کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں انہوں نے ان سورتوں کے نام گنائے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آنحضور ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں اسے اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن مجید کی سورتیں یاد ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "أتقرؤهن عن ظهر قلبك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۲، ومرّ الحديث ص۳۱۰، وص۷۵۲، ويأتي ص۷۶۱، وص۷۶۷، وص۷۶۸۔

﴿بَابُ۲۶۴۸ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ﴾

قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنے کا بیان

کیونکہ اگر پڑھنا چھوڑ دے گا تو وہ بھول جائے گا اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سستی کے مارے قرآن کا پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں پھر ساری محنت برباد ہو جاتی ہے اور قرآن مجید بھول جاتے ہیں حافظ اگر ہر سال بلاناغہ تراویح سناتا رہے

اور اس کی پابندی کرے تو انشاء اللہ کبھی نہیں بھولے گا۔

۴۶۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ أنَّ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال إنَّمَا مَثَلُ صاحبِ القُرآنِ كَمَثَلِ صاحِبِ الإبِلِ المُعَقَّلَةِ إنْ عَاهَدَ عَلَيهَا اَمسَكَهَا وَإنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر وہ اسکی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روک سکے گا ورنہ وہ رسی توڑ کر بھاگ جائیگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۵۲۔

۴۶۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ قال حدثنا شُعبَةُ عن مَنْصُورٍ عن اَبِى وَائِلٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَل نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا القُرْآنَ فَإنَّه اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بہت برا ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں (کہنا چاہئے) کہ مجھے بھلا دیا گیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی بندے کے تمام افعال کا خالق ہے گو بندے کی طرف کسب کے اعتبار سے نسبت کی جاتی ہے) اور قرآن شریف کا پڑھنا جاری رکھو کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جاتے ہیں وہ اونٹ کے بھاگنے سے بھی بڑھ کر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فاستذكروا القرآن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۵۲، ويأتى الحديث ص ۷۵۳۔

۴۶۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا عُثمانُ قال حدثنا جَرِيرٌ عن مَنْصُورٍ مِثْلَه تابَعَهُ بِشْرٌ عن ابنِ المُبَارَكِ عن شُعْبَةَ وتَابَعَه ابنُ جُرَيْجٍ عن عَبْدَةَ عن شَقِيقٍ سَمِعْتُ عبدَ اللّٰهِ قال سَمِعْتُ النبى صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا اور ان سے منصور بن معتمر نے حدیث سابق کی طرح، محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے اور محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عبدہ سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔

۴۶۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عن بُرَيْدٍ عن اَبِى بُرْدَةَ عن اَبِى مُوسٰى

عنِ النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال تَعَاهَدُوا القُرآنَ فوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الاِبِلِ فی عُقُلِهَا.﴾

ترجمہ| حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قرآن شریف اس سے بھی جلد نکل بھاگتا ہے جتنا جلد اونٹ اپنی رسی توڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "تعاهدوا القرآن".

تعدد موضعہ| والحديث ههنا ص۷۵۳۔

﴿باب۲۶۴۹ القِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ﴾

سواری پر قرآن شریف کی تلاوت کا بیان

۴۶۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنهَالٍ قال حدثنا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِی اَبُواِیَاسٍ قال سَمِعْتُ عبدَاللّٰہِ بنَ مُغَفَّلٍ قال رَاَیْتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَومَ فَتحِ مَکَّةَ وَهُوَ یَقرَأُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ سُورَةَ الفَتحِ.﴾

ترجمہ| حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ سواری پر سورۂ فتح کی تلاوت کر رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ| والحديث ههنا ص۷۵۳، ومرّ الحديث ص۶۱۴، وص۷۱۶، ویاتی ص۷۵۵، وص۱۱۲۵۔

﴿باب۲۶۵۰ تَعْلِیمِ الصِّبْیَانِ القُرْآنَ﴾

بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم کا بیان

۴۶۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسْمَاعِیلَ قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن اَبِی بِشْرٍ عن سَعِیدِ بنِ جُبَیرٍ قال اِنَّ الَّذِی تَدْعُونَہُ المُفَصَّلَ هُوَ المُحْکَمُ قال وقال ابنُ عبَّاسٍ تُوُفِّیَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَاَنَا ابنُ عَشْرِ سِنِینَ وَقَدْ قَرَأْتُ المُحْکَمَ.﴾

ترجمہ| سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جن سورتوں کو تم مفصل کہتے ہو وہ سب محکم ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں دس سال کا تھا اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ابن عباسؓ قرأ المحكم من القرآن وعمره عشر سنين ويطلق عليه الغلام.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۵۳۔

تشریح | اس باب سے امام بخاریؒ نے سعید بن جبیرؒ اور ابراہیمؒ کا رد کیا ہے جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے وحجة من اجاز ذلك انه ادعى الى ثبوته ورسوخه عنده كما يقال التعلم في الصغر كالنقش في الحجر. (فتح) والحق ان ذلك يختلف بالاشخاص. واللہ اعلم

وانا ابن عشر سنين: اس میں کسر کو چھوڑ کر بیان کیا گیا ہے صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی عمر تیرہ سال تھی۔

قرأت المحكم: وهو الذى لانسخ فيه یعنی محکم وہ آیات ہیں جو منسوخ نہ ہوں ویطلق المحکم علی ضد المتشابه. سعید بن جبیرؒ نے مفصل کی تفسیر محکم کے ساتھ کی ہے۔ مفصل کی تفسیر سورہ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک ہے علی الصحیح۔ (عمدہ)

۴۶۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ إبراهِيمَ قال حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أخبرنا أبُوبِشْرٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فى عَهدِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم فقلتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قال الْمُفَصَّلُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یاد کرلی تھیں سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں فرمایا مفصل۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۵۳۔

﴿ بابٌ نِسيانِ القُرْآنِ ﴾ ۲۶۵۱

وَهَلْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ آيَةَ كَذَ وَكَذَا وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى "سَنُقْرِئُكَ فَلاَ تَنْسٰى إِلاَّ مَاشَاءَ اللّٰهُ".

قرآن مجید کو بھولنے کا بیان

اور کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "ہم آپ کو قرآن پڑھادیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے مگر وہ جو اللہ بھلادینا چاہے"۔

۴۶۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بنُ يَحْيى قال حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قال حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالَتْ سَمِعَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم رَجُلاً يقرأ في المَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں (قرآن) پڑھتے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان معناه انه صلى الله عليه وسلم نسى كذا وكذا آية ثم تذكرها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۳، ومرّ الحديث ص۳۶۲، ويأتي ص۷۵۴، وص۹۳۸۔

۴۶۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عُبَيْدِ بنِ مَيْمُونٍ قال حَدَّثَنَا عِيسٰى عن هِشَامٍ وقال اَسْقَطْتُهُنَّ من سورة كذا تابَعَه عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عن هِشَام. ﴾

ترجمہ ہشام بن عروہ نے عن ابیہ عن عائشہؓ بالمتن المذکور اس میں اتنا اضافہ ہے میں نے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں ساقط کر دی تھیں (یعنی بھلا دی تھیں)۔

اس روایت میں محمد بن عبید کی متابعت علی بن مسہر نے اور عبدہ نے ہشام کے واسطہ سے کی۔

۴۷۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ اَبِي رَجَاءٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ سَمِعَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم رَجُلاً يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فقالَ يَرْحَمُهُ اللّٰه لقد اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ اُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۳۔

۴۷۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قالَ حدثنا سُفْيَانُ عن مَنْصُورٍ عن اَبِي وَائِلٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال قال النبيُّ ﷺ مَالِاَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للتّرجمةِ للجزء الثانی ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۷۵۳، ومرّ الحديث ص۷۵۲/ فی باب استذكار القرآن.

﴿بابٌ[۲۶۵۲] مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا اَنْ يَقُوْلَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا﴾

باب: جنکے نزدیک سورہ بقرہ یا فلاں فلاں سورت (نام کیساتھ) کہنے میں کوئی حرج نہیں

تشریح | یہ باب لاکر امام بخاریؒ نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جسے طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انسؓ سے مرفوعا نکالا کہ یوں نہ کہو سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، بلکہ یوں کہو کہ وہ سورہ جس میں بقرہ کا ذکر ہے اسی طرح سارے قرآن میں۔ وفی سنده عنبس بن ميمون العطار وهو ضعيف واورده ابن الجوزی فی الموضوعات. (قس)

۴۷۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدثنا اَبِی قال حدثنا الاَعْمَشُ قال حدثنی اِبْرَاهِيْمُ عن عَلْقَمَةَ وعبدِ الرَّحمٰنِ بنِ يَزِيْدَ عن اَبِی مَسْعُوْدٍ الاَنْصَارِیِّ قال قالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَا بِهِمَا فی لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو مسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔ (عن قيام الليل او من الشيطان (قس) یعنی شب بیداری اور تہجد کا ثواب اس کو ملے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للتّرجمةِ فی قوله "الآيتان من آخر سورة البقرة" کیونکہ اس حدیث میں سورہ بقرہ کا نام مذکور ہے۔

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۷۵۳، ومرّ الحديث ص۷۵۲، وص۷۴۹، ويأتی ص۷۵۵۔

۴۷۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قال اخبرنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِیِّ قال اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ عن حَدِيْثِ الْمِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ وعبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بنَ الْخَطَّابِ يقولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بنَ حكيمِ بنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فی حياةِ رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِه فَاِذَا هُوَ يَقْرَءُهَا عَلٰی حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فَكِدْتُ اُسَاوِرُه فی الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُه حتی سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فقلتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِی سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قال اَقْرَاَنِيْهَا رسولُ اللّٰه

صلی اللّٰه علیه وسلم فَقُلْتُ لَه كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَهُوَ اَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰي رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اَقُودُهُ فَقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! اِنِّي سَمِعْتُ هٰذا يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ علٰی حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وإِنَّكَ اَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الفُرقانِ فقالَ ياهشامُ! اِقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُه فقالَ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هٰكذا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قالَ اِقْرَأْ ياعُمَرُ فقرأتُها الَّتي اَقْرَأَنِيهَا فقالَ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هٰكذا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ القُرآنَ أُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے تھے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزامؓ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سورہ فرقان پڑھتے سنا میں نے ان کی قرأت کو کان لگا کر (یعنی غور سے) سنا تو دیکھا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے پڑھتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھوں لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا یہ سورتیں جنہیں ابھی ابھی تمہیں پڑھتے میں نے سنا تجھے کس نے پڑھائی؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو پڑھایا ہے میں نے اس سے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو خدا کی قسم! خود رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ سورہ پڑھائی ہے جو میں نے تم سے سنی پھر میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورہ فرقان ایسی قرأت سے پڑھ رہا تھا جو آپ ﷺ نے مجھ کو نہیں پڑھائی آپ ﷺ نے فرمایا اے ہشام! سورہ فرقان پڑھ کر سناؤ انہوں نے اسی طرح اس کی قرأت کی جس طرح میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح یہ سورہ نازل ہوئی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر! اب تم پڑھو تو میں نے اسی طرح پڑھا جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی آپ ﷺ نے فرمایا یہ سورہ اسی طرح نازل ہوئی ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات قسم کی قرائتوں پر نازل ہوا ہے پس تمہارے لئے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قوله "سورة الفرقان".

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۷۵۳ تا ص۷۵۴، ومرَّ الحديث ص۳۲۶، وص۳۴۷، ويأتي ص۱۰۲۵۔

۴۷۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ آدَمَ قال اَخْبَرَنا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ قال حَدَّثَنَا هِشامٌ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صلی اللّٰه علیه وسلم قارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي المَسْجِدِ فقالَ يَرْحَمُهُ اللّٰه لقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو

فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے اس شخص نے مجھ فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنہیں نے میں نے فلاں فلاں سورہ سے چھوڑ رکھا تھا۔ (بھول گیا تھا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "لقد اذکرنی کذا و کذا آیۃ اسقطتھا" الی آخرہ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۷۵۳، ومرّ الحدیث ص ۳۶۲، وص ۷۵۳، ویاتی ص ۹۳۸۔

۲۶۵۳ ﴿ بَابُ التَّرْتِيْلِ فِي الْقِرَاءَةِ ﴾

وقوله تعالى: وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا وقوله وقُرآنًا فرقناهُ لِتَقرأهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ فيها يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قال ابنُ عباسٍ فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ.

قرآن مجید کو صاف صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا بیان (اسکو عربی میں ترتیل کہتے ہیں)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قرآن مجید کو صاف صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھئے۔ (مزمل) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور قرآن میں ہم نے (آیات وغیرہ کا) جابجا فصل رکھا تا کہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں (جس میں وہ اچھی طرح سمجھ سکیں کیونکہ مسلسل طویل تقریر بعض اوقات ضبط نہیں آتی) (سورہ بنی اسرائیل آیت/۱۰۶) اور شعر وسخن کی طرح اس کا جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔

یفرق بمعنی یفصل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا فرقناہ بمعنی فصلناہ ہے۔

۴۷۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قال حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قال حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عن أَبِي وَائِلٍ عن عبدِ اللهِ قال غَدَوْنَا عَلٰى عَبدِ اللهِ فقالَ رَجُلٌ قرأتُ المُفَصَّلَ البَارِحَةَ فقالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا القِرَاءَةَ وإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ. ﴾

ترجمہ ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان کیا ابو وائل نے بیان کیا کہ ہم صبح سویرے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے (حاضرین میں سے) ایک شخص (نہیک بن سنان) نے کہا میں نے گذشتہ رات سارا مفصل (حجرات سے لے کر آخیر قرآن تک) پڑھ ڈالا تو حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا ہاں! جلدی جلدی (فرفر) اشعار کی طرح پڑھ لی ہوگی دیکھو ہم لوگ قرأت سن چکے ہیں اور مجھے وہ نظائر (جوڑ والی سورتیں) بھی یاد ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ پڑھا کرتے تھے یہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں ہیں اور دو سورتیں حامیم کی۔ (اوپر گذر چکا ہے کہ باب تالیف القرآن کی آخری حدیث میں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک مفصل میں بیس سورتیں تھیں ان کے اخیر میں دو سورتیں: ۱۔

حَامِیمٓ یعنی سورہ دخان اور عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ تھیں تو یہ دونوں مفصل میں داخل ہیں اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورتیں مفصل سے خارج ہیں۔ جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگلی روایت میں تغلیباً سب کو مفصل کہہ دیا گیا کیونکہ سورہ دخان مفصل میں داخل نہیں ہے۔ واللہ اعلم)

۴۷۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عن مُوسَى بنِ اَبِى عَائِشَةَ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ فى قولِهِ تعالىٰ لَاتُحَرِّكْ بِه لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِه قال كَانَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِذَا نَزَلَ جِبْرَئيلُ بالوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عليهِ وكان يُعْرَفُ مِنه فَاَنْزَلَ اللّٰه الآيَةَ الَّتِى فى لَاأُقْسِمُ بِيَوْمِ القِيَامَةِ لَاتُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِه اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَه فَاِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نَجْمَعَه فى صَدْرِكَ وَقُرْآنَه فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَه فَاِذَا اَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه قال اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نُبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ قال فكَانَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرَئيلُ اَطْرَقَ فَاِذَا ذَهَبَ قَرَأَه كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اس آیت: "لَاتُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ" (اے میرے حبیب وحی کو جلد یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجئے) کی تفسیر میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سختی ہوتی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بار ہوتا) جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے اور آپ ﷺ اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے اور یہ سختی آپ ﷺ کے چہرے سے معلوم ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جو سورہ لَاأُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (یعنی سورہ قیامہ) میں ہے: لَاتُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَاِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نَجْمَعَهُ فِى صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَه فَاِذَا اَنْزَلْنَاه فَاسْتَمِعْ الخ وحی کو جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجئے یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا آپ کے دل میں جما دینا اور پڑھوانا، تو جب ہم اس کو پڑھیں (یعنی ہمارا نمائندہ فرشتہ پڑھے) تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب ہم نازل کریں تو آپ سنتے رہئے۔ (خاموشی سے) پھر ان علينا بيانه، ابن عباسؓ نے کہا مطلب یہ ہے کہ پھر آپ کی زبان سے بیان کرانا ہمارے ذمہ ہے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ پھر جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آپ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ نے جیسا وعدہ کیا تھا کہ آپ کے دل میں جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے آپ ﷺ اسی کے موافق پڑھ دیتے۔

تشریح جلد اول ص ۱۳۴ کا مطالعہ کیجئے۔

مطابقته للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ تؤخذ من قوله لاتحرّك به لسانك لتعجل به، لانه يقتضى استحباب التأنى فيه ومنه يحصل الترتيل.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۷۵۳، ومر الحدیث ...

۲۶۵۴ باب مد القراءة

قرآن مجید کی قرأت میں مد کا بیان

۴۷۰۷ ﴿ حدثنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا جرير بن حازم الازدى قال حدثنا قتادة قال سالت انس بن مالك عن قراءة النبى صلى الله عليه وسلم قال كان يمد مدا. ﴾

ترجمہ | قتادہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ حضور ﷺ ان الفاظ کو کھینچ کر پڑھتے جن میں مد ہوتا تھا۔

۴۷۰۸ ﴿ حدثنا عمرو بن عاصم قال حدثنا همام عن قتادة قال سئل انس كيف كانت قراءة النبى صلى الله عليه وسلم فقال كانت مدا ثم قرأ بسم الله الرحمن الرحيم يمد ببسم الله ويمد بالرحمن ويمد بالرحيم. ﴾

ترجمہ | قتادہ نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی قرأت کیسی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ قرأت کرتے تھے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور بیان کیا کہ بسم اللہ میں اللہ کی لام کو مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھتے اور الرحمٰن میں میم کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم میں حا کو مد کے ساتھ پڑھتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۷۵۳۔

۲۶۵۵ باب الترجيع

حلق میں آواز پھرا کر خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا بیان

۴۷۰۹ ﴿ حدثنا آدم بن ابى اياس قال حدثنا شعبة قال حدثنا ابو اياس قال سمعت عبدالله بن مغفل قال رايت النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ وهو على ناقته او جمله وهى تسير به وهو يقرأ سورة الفتح او من سورة الفتح قراءة لينة يقرأ وهو يرجع. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اپنے اونٹ پر (شک راوی) قرأت کر رہے تھے وہ چل رہی تھی اور آپ سورۂ فتح یا سورۂ فتح میں سے کچھ (آہستہ) پڑھ رہے تھے

آپ ﷺ نرمی کے ساتھ پڑھ رہے تھے اور آواز کو دہراتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۷۵۴ تا ص۷۵۵، ومرّ في المغازي ص۶۱۴، وص۷۱۶، ويأتي ص۱۱۲۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص ۳۴۳۔

﴿ بابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ ﴾ ۲۶۵۶

قرآن مجید پڑھتے وقت آواز کو اچھی کرنے کا بیان

(یعنی خوش الحانی کے ساتھ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا مستحب ہے)۔

۴۷۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ خَلَفٍ اَبُوبَكْرٍ قال حَدَّثَنَا اَبُويَحْيَى الحِمَّانِيُّ قال حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي بُرْدَةَ عن جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عن اَبِي مُوسٰى عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ لَهُ يَااَبَا مُوسٰى لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوٗدَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابوموسیٰ! تجھے حضرت داؤد علیہ السلام جیسی بہترین آواز عطا کی گئی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان راوى الحديث وهو ابوموسى الاشعرى كان حسن الصوت الخ.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۷۵۵، واخرجه الترمذى.

تشریح مزامیر جمع ہے مزمار کی جس کے لغوی معنی بانسری کے ہیں یہاں مراد خوش آوازی ہے۔ آل داؤد میں لفظ آل مقحم ہے مراد حضرت داؤد علیہ السلام ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کو خوش آوازی کا معجزہ دیا گیا تھا کہ جب خوش آوازی سے زبور پڑھتے تو ایک عجیب سماں بندھ جاتا کہ چرند و پرند سب جمع ہو جاتے اور خاموشی سے سننے لگتے آنحضور ﷺ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

﴿ بابُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْمَعَ القُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ ﴾ ۲۶۵۷

جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا

۴۷۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصِ بنِ غِيَاثٍ قال حَدَّثَنَا اَبِي عنِ الاَعْمَشِ قال حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عن عَبِيْدَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قال قالَ لِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِقْرَأْ عَلَيَّ

القُرآنَ قلتُ اقرأُ عَليكَ وَعَليكَ اُنزِلَ قَالَ اِنّی اُحِبُّ اَنْ اَسمَعَهُ مِنْ غَيرِی. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا میں آپ کو قرآن سناؤں؟ آپ پر تو قرآن نازل ہوا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں قرآن مجید دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد نہم، ص ۱۴۸۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم احب ان يسمع القرآن من غيره الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۵۵، ومر الحديث فی التفسير ص ۶۵۹، ويأتی ص ۷۵۶،/۔

﴿ بَابُ ۲۶۵۸ قَوْلِ المُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ ﴾

قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا بس کرو

۴۷۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا سُفيَانُ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيمَ عن عَبِيْدَةَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ قال قالَ لِی النَّبِیّ صلی اللّٰه عليه وسلم اِقْرَأْ عَلَیَّ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ اَقرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنزِلَ قال نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حتی اَتَيْتُ اِلٰی هٰذِهِ الآيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قال حَسْبُكَ الآنَ فَالتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں؟ وہ تو آپ ہی پر نازل کیا گیا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں! سناؤ چنانچہ میں نے سورہ نساء پڑھی جب میں اس آیت "فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك علی هؤلاء شهيدًا" (سورہ نساء، آیت ۴۱) پر پہنچا تو حضور ﷺ نے فرمایا اب بس کرو میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله صلی الله عليه وسلم لابن مسعود "حسبك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۵۵، ومر الحديث ص ۶۵۹، وص ۷۵۵، ويأتی ص ۷۵۶،/۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد نہم، ص ۱۴۸۔

۲۶۵۹ ﴿ بَابٌ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ ﴾

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: "فَاقْرَؤُا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ"

کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہئے؟

اوراللہ تعالیٰ کاارشاد: پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو اس میں سے۔

۴۷۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال لِي ابنُ شُبْرُمَةَ نَظَرتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ القرآنِ فَلَمْ اَجِدْ سُورَةً اَقَلَّ مِنْ ثَلاثِ آياتٍ فقلتُ لَايَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَقْرَأَ اَقَلَّ مِن ثَلاثِ آياتٍ قال سُفْيَانُ اَخْبَرَنا مَنْصُورٌ عن اِبراهِيْمَ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عن اَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيْتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فذَكَرَ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. ﴾

ترجمہ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن شبرمہ (تابعی کوفہ کے قاضی) نے کہا کہ میں نے غور کیا کہ انسان کے لئے کتنا قرآن پڑھنا کافی ہوسکتا ہے؟ پھر میں نے دیکھا کہ کوئی سورہ تین آیت سے کم نہیں ہے (جیسے قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورہ سورۂ کوثر ہے اوراس میں بھی تین آیات ہیں) اس لئے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لئے تین آیتوں سے کم تلاوت کرنا مناسب نہیں۔

قال سفیان الخ علی بن مدینی (شیخ بخاریؒ) نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو منصور بن معتمر نے خبر دی انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، ان سے ان کے چچا علقمہ بن قیس نے، عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں خود بھی ابومسعودؓ سے ملا وہ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں (یعنی آمن الرسول سے) پڑھ لے وہ اس کو کافی ہوجائیں گی۔ (ای عن قیام اللیل او من آفات تلك اللیلة او من الشیطان) (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اشارة الى الكمية بثلاث آيات ولكنه ليس بتحديد بحسب الوجوب ولا بحسب السنة. (عمدہ)

(مطلب یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اتنا قرآن پڑھنا کافی سمجھا کہ سورہ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں پڑھ لے)۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۵، ومر الحديث ص ۵۷۲، وص ۷۴۹، وص ۷۵۳۔

۴۷۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰی قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن مُغِیْرَةَ عن مُجَاهِدٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قال اَنْكَحَنِی اَبِی امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فكانَ یَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فیَسْاَلُهَا عن بَعْلِهَا فتَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ یَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُذْ اَتَیْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَقَالَ الْقَنِی بِهٖ فلَقِیْتُهُ بَعْدُ فقالَ كَیْفَ تَصُومُ قال كُلَّ یَومٍ قال وَكَیْفَ تَخْتِمُ قال كُلَّ لَیْلَةٍ قال صُمْ فی كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَاِ الْقُرآنَ فِی كُلِّ شَهْرٍ قال قُلْتُ اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قال صُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فی الْجُمُعَةِ قلتُ اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قال اَفْطِرْ یَوْمَیْنِ وَصُمْ یَوْمًا قال اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قال صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامَ یَومٍ وَاِفْطَارَ یَومٍ وَاقْرَاْ فِی كُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّةً فَلَیْتَنِی قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَذَاكَ اَنِّی كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فكانَ یَقْرَاُ عَلٰی بَعْضِ اَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِی یَقْرَؤُهُ یَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِیَكُونَ اَخَفَّ عَلَیْهِ بِاللَّیْلِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَتَقَوّٰی اَفْطَرَ اَیَّامًا وَاَحْصٰی وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِیَةَ اَنْ یَتْرُكَ شَیْئًا فَارَقَ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال اَبُوعَبدِ اللّٰهِ وقال بَعْضُهُمْ فی ثَلَاثٍ وَفِی خَمْسٍ وَاَكْثَرُهُمْ عَلٰی سَبْعٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ میرے والد حضرت عمرو بن العاصؓ نے ایک شریف خاندان کی عورت (ام محمد بنت محمیہ) سے میرا نکاح کر دیا اور ہمیشہ اپنے بہو (بیٹے کی بیوی) کی خبر گیری کرتے رہتے تھے اور اس (بہو) سے اس کے شوہر کے (یعنی میرے) متعلق پوچھتے رہتے وہ کہتی (یعنی میری بیوی میرے متعلق کہتی) بہت اچھا نیک آدمی ہے البتہ جب سے ہم ان کے یہاں آئے ہیں انہوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم نہیں رکھا اور نہ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ ڈالا (یعنی مجھ سے صحبت نہیں کی) جب بہت دن اسی طرح ہو گئے (کہ بہو شکایت کرتی رہی) تو میرے والد عمرو بن العاصؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ چنانچہ میں اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہر روز روزہ رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا قرآن مجید کس طرح (یعنی کتنے دن میں) ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہر رات میں ایک ختم کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھو اور ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ یعنی ہفتہ میں تین روزے رکھا کر میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دن افطار کر (یعنی بلا روزے کے رہو) اور ایک دن روزہ رکھ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اس سے بھی

زیادہ کی طاقت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمام روزوں سے افضل روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار، اور قرآن مجید سات دن میں ایک مرتبہ ختم کرو، حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں (مجاہدؒ نے بیان کیا) عبداللہ بن عمروؓ (ضعیفی کے زمانے میں) ایسا کرتے کہ قرآن مجید کا ساتواں حصہ یعنی ایک منزل اپنے گھر کے کسی آدمی کو سنا دیتے جتنا قرآن مجید آپ کو رات میں پڑھنا ہوتا اسے دن میں سنا رکھتے تا کہ رات کا اس کا پڑھنا آسان ہو جائے، اور (جب کمزور ہو جاتے اور) قوت حاصل کرنی چاہتے تو چند روز برابر افطار کرتے اور ان دنوں کو شمار کرتے پھر اتنے دن برابر روزے رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا عہد (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر لیا ہے اس میں سے کچھ بھی چھوڑیں۔

قال ابو عبداللّٰه الخ: امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) لیکن اکثر نے سات دن میں ایک ختم کی روایت ذکر کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كيف تختم قال كلّ ليلة". یعنی حدیث میں ختم قرآن کی مدتوں کا بیان ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۵ تا ص ۷۵۶، ومر الحديث ص۱۵۴، وص۲۵۶، وص۴۸۵، وص۴۸۶، وص۷۵۵، ويأتي ص۷۵۶، وص۷۸۳، وص۹۰۵، وص ۹۲۸۔

۴۷۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عن يَحْيٰى عن محمّدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي سَلَمَةَ عن عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قال لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ح وحَدَّثَنِي اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ مُوسٰى عن شَيْبَانَ عن يَحْيٰى عن محمّدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ عن اَبِي سَلَمَةَ قال وَاَحْسِبُنِي قال سَمِعْتُ اَنَا مِنْ اَبِي سَلَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قلتُ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً حتى قال فاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کر لیتے ہو؟ (دوسری سند) عن ابی سلمة قال الخ: یحییٰ نے کہا اور میں خیال کرتا ہوں شاید میں نے یہ حدیث خود ابوسلمہ سے سنی (بلا واسطہ محمد بن عبدالرحمٰن کے) ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں قرآن مجید کا ایک ختم کیا کرو میں نے عرض کیا مجھ کو تو

زیادہ قوت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سات راتوں میں ختم کیا کر اس سے زیادہ مت پڑھ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاقرأه في سبع". (یعنی اس حدیث میں ختم قرآن کی مدت معین کی گئی)۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵٦، ومر الحديث ص۱۵۴ حدیث سابق دیکھئے۔

﴿ بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ﴾ ۲۶۶۰

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت رونے کا بیان

۴۷۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قال اخبرنا يَحْيٰى عن سُفْيَانَ عن سُلَيمانَ عن اِبْرَاهِيْمَ عن عَبِيْدَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قال يَحْيٰى بَعْضُ الحَدِيْثِ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ قال لي النَّبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عن يَحْيٰى عن سُفْيَانَ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيْمَ عن اَبِيْهِ عن عَبْدِ اللّٰهِ قالَ الاَعْمَشُ وبعضُ الحَدِيْثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بنُ مُرَّةَ عن اِبْرَاهِيْمَ عن اَبِيْهِ عن اَبِي الضُّحٰى عن عبدِ اللّٰهِ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اقْرَأْ عَلَيَّ قال قلتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قال اِنِّي اَشْتَهِي اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قال فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حتى اِذَا بَلَغْتُ "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا" قال لي كُفَّ اَوْ اَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ يَعْنِي تَسْفَحَانِ عَنْ اَبِيْهِ. ﴾

ترجمہ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوریؒ سے، انہوں نے سلیمان اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے عبیدہ سلمانی سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے، یحییٰ بن سعید نے کہا اس حدیث کا کچھ ٹکڑا عمرو بن مرہ کے واسطہ سے (مطلب یہ ہے کہ حدیث کا کچھ ٹکڑا سلیمان اعمش نے ابراہیم نخعیؒ سے خود سنا ہے اور کچھ ٹکڑا عمرو بن مرہ کے واسطہ سے ابراہیم سے سنا) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا، (دوسری سند) امام بخاریؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے، انہوں نے سفیان ثوریؒ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے، انہوں نے عبیدہ سلمانی سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے۔

قال الاعمش الخ: اعمش نے کہا حدیث کا ایک ٹکڑا عمرو بن مرہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے ابراہیم سے سفیان ثوری نے اس حدیث کو اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے بھی روایت کیا جیسے اعمش سے روایت کیا انہوں

نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو بیان کیا کہ میں نے عرض کیا میں آپ کے سامنے کیا تلاوت کروں وہ تو آپ ہی پر نازل کیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں بیان کیا کہ پھر میں نے سورہ نساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ" الخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا بس کریا ٹھہر جا میں نے دیکھا کہ آپ کے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

حضور اقدس کے گریہ کی وجہ: مطالعہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم ص ۱۴۸۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فرأيت عينيه تذرفان".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۵۶، ومر في التفسير ص ۶۵۹، وص ۷۵۵۔

۴۷۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قال حدثنا عبدُ الوَاحِدِ قال حدثنا الاَعْمَشُ عن اِبْرَاهِيْمَ عن عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ قال قال لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو میں نے عرض کیا میں آپ کے سامنے تلاوت کروں آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۵۶۔

﴿ بَابُ مَنْ رَايا بِقِرَاءةِ الْقُرْآنِ اَوْتَاكَّلَ بِهِ اَوْفَخَرَ بِهِ ﴾ ۲۶۶۱

جس نے دکھاوے یا شکم پروری یا فخر کیلئے قرآن مجید پڑھا (اسکے گناہ کا بیان)

۴۷۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قال اَخْبَرَنا سُفيانُ قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عن خَيْثَمَةَ عن سُوَيْدِ بنِ غَفَلَةَ قال عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ يَاتِي في آخِرِ الزَّمَانِ قومٌ حُدَثَاءُ الاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الاَحْلَامِ يقولونَ مِنْ خَيْرِ قولِ البَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايُجَاوِزُ اِيْمَانُهُم حَنَاجِرَهُم فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فاِنَّ قَتْلَهُم اَجْرٌ لِمَن قَتَلَهُم يومَ القِيَامَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی جو نوجوان اور کم عقل ہوں گے وہ تمام مخلوق میں سے بہتر کے قول کو کہے گی (یعنی قرآن مجید پڑھیں گے) وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کردو کیونکہ ان کا قتل اس شخص کے لئے قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا جو انہیں قتل کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث وهي ان القراءة اذا كانت لغير الله فهي للرياء او للتاكل به اونحو ذلك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۶، ومر الحديث ص ۵۱۰۔

۴۷۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قال اَخبرنا مَالِكٌ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ عن محمَّدِ بنِ اِبْرَاهِيمَ بنِ الحارِثِ التَّيْمِيِّ عن اَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ اَنَّه قال سَمِعتُ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يقولُ يَخرُجُ فِيكُمْ قومٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَؤُنَ القُرآنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِى النَّصْلِ فلايَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِى القِدْحِ فلايَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِى الرِّيْشِ فلايَرٰى شَيْئًا وَيَتَمَارٰى فِى الفُوقِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ تم میں ایک جماعت ایسی پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے اور ان کے روزں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ تمہیں اپنا عمل حقیر نظر آئے گا اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیر چلانے والا تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اس سے اوپر دیکھتا ہے کچھ نظر نہیں آتا تیر کے پر پر دیکھتا ہے تو کچھ نہیں آتا بس سوفار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔ (سوفار تیر کا وہ مقام جو چلہ سے لگایا جاتا ہے)۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی باہر ہوجائیں گے اور جس طرح تیر میں شکار کے خون وغیرہ کا کوئی اثر نظر نہیں آتا وہی حال ان کی تلاوت کا ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے مگر کوئی فائدہ نہ ہوگا، مراد خوارج ہیں جنہوں نے خلیفہ برحق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا ظاہر میں بڑی دینداری کا دم بھرتے تھے لیکن دل میں ذرا بھی ایمان کا نور نہ تھا۔ واللہ اعلم)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة نحو مطابقة الحديث الذى قبله وهو الحديث مضى فى علامات النبوة الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵٦ تا ص۷۵۷، ومر الحديث ص۵۰۹ تا ص۵۱۰، ويأتى ص۱۰۲۴، وص۱۱۲۸۔

۴۷۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن شُعْبَـةَ عن قَتَـادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عن اَبِى مُوسٰى عنِ النَّبىِّ صلى الله عليه وسلم قال المُؤْمِنُ الَّذِى يَقْرَأُ القُرآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالمُؤْمِنُ الَّذِى لايَقْرَأُ القُرآن وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِى يَقْرَأُ القُرآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِى لايَقْرَأُ القُرْآنَ كَالحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ اَوْخَبِيثٌ وَرِيْحُهَا مُرٌّ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے میٹھے لیموں (سنگترے) کی سی ہے جس کا مزا بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی اچھی (فرحت انگیز) اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا ہے (اس کو علم نہیں ہے) مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو مطلق نہیں اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے پھول کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا، اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا (یعنی بے علم بھی ہے) اس کی مثال اندرائن کی سی ہے جس کا مزہ کڑوا یا خبیث (شک راوی) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۷، ومر الحديث ص۷۵۱، ويأتى ص۸۱٦، وص۱۱۲۸۔

﴿ بَابٌ ۲۶۶۲ اِقْرَؤُا القُرْآنَ مَاائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ ﴾

قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے

۴۷۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قال حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن اَبِى عِمْرَانَ الجَوْنِىِّ عن جُنْدُبِ بنِ عبدِاللهِ عنِ النبىِّ صلى الله عليه وسلم قال اِقْرَؤُا القُرْآنَ مااَئْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک

دل لگے اور جب جی اچاٹ ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔ (تلاوت موقوف کردو)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة نصف الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۷، ويأتي متصلاً ص ۷۵۷ ايضاً، وص ۱۰۹۵، ۲/۲۔

تشریح اقرؤا القرآن ما ائتلفت الخ: اس کا ایک مطلب تو وہ ہے جو ترجمہ سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک نشاط ہو، دل لگے اور جب تکان طاری ہو جائے، جی اچاٹ ہو جائے تو تلاوت اس وقت موقوف کردو۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرو جس پر تمہارے اصحاب کا اتفاق ہو اور اگر اختلاف ہو جائے تو خاموشی سے اٹھ جاؤ جھگڑا فساد سے اجتناب کرو دوسرے ساتھی کے قرأت کا نہ اقرار کرو نہ انکار۔

۴۷۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ قال حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ مَهْدِيٍّ قال حدثنا سَلَّامُ بنُ اَبِي مُطِيعٍ عن اَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ عن جُنْدُبٍ قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِقْرَؤُا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيهِ قُلُوبُكُم فإذَا اخْتَلَفْتُم فَقُومُوا عَنْهُ تابَعَهُ الحارِثُ بنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيْدُ بنُ زَيْدٍ عن اَبِي عِمْرَانَ الجَونِي وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ وَاَبَانُ وقال غُنْدَرٌ عن شُعْبَةَ عن اَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَولَه وقال ابنُ عَونٍ عن اَبِي عِمْرَانَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ الصَّامِتِ عن عُمَرَ قولَه وَجُنْدُبٌ اَصَحُّ وَاَكْثَرُ. ﴾

ترجمہ حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے، دلجمعی رہے اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔

سلّام کے ساتھ اس حدیث کو حارث بن عبید اور سعید بن زید نے بھی ابوعمران جونی سے روایت کیا اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اس کو مرفوع نہیں کیا (بلکہ موقوفاً روایت کیا) اور غندر (محمد بن جعفر) نے بھی شعبہ سے انہوں نے ابوعمران سے یوں روایت کیا کہ میں نے حضرت جندبؓ سے ان کا قول سنا (یعنی انہوں نے بھی مرفوع نہیں کیا) اور عبداللہ بن عون نے اس کو ابوعمران سے انہوں نے عبداللہ بن صامت سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے ان کا قول نقل کیا (مرفوع نہیں کیا) اور جندب کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر لوگوں نے اس کو جندب ہی سے روایت کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۷۔

۴۷۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا سُليمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عبدِ المَلِكِ بنِ مَيْسَرَةَ عنِ النَّزَّالِ بنِ سَبْرَةَ عن عبدِ اللّٰهِ اَنَّه سَمِعَ رَجُلًا يَقرأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خِلافَهَا

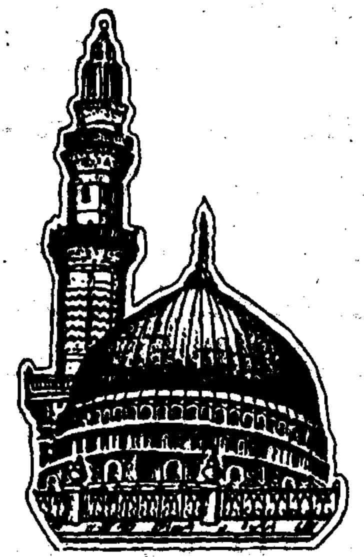
فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقال كِلاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَا آاكْبَرُ عِلْمِي قال فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَاَهْلَكَهُمْ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صاحب (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کو ایک آیت پڑھتے سنا وہی آیت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لئے اپنے اپنے طریق کے مطابق پڑھو) اکبر علمی شعبہ نے کہا میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اختلاف ونزاع نہ کیا کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۷، ومر الحديث ص ۳۲۵، وص ۴۹۴۔

(علامہ قسطلانی نے نقل کیا ہے کہ یہ اختلاف ایک سورہ میں ہوا تھا کہ اس میں ۳۵ر آیات ہیں یا ۳۶ر آیات)۔



کِتَابُ النِّکَاحِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَابُ (۲۶۶۳) التَّرغیبِ فِی النِّکَاحِ

لِقَولِ اللّٰہِ تَعَالٰی "فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ".

باب: نکاح کی ترغیب (یعنی نکاح کی فضیلت کا بیان)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فانکحوا الخ عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔ (سورہ نساء، آیت ۳)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں: **ليس لنا عبادة شرعت من عهد آدم عليه السلام الى الآن لم تستمر فى الجنة الا النكاح والايمان.** (درمختار) (یعنی نکاح اور ایمان کے علاوہ کوئی ایسی عبادت نہیں ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک مشروع ہو پھر جنت میں بھی باقی رہے) اس پر علامہ شامی نے نقد کیا ہے۔ **ان شئت فليطالع ثمه.**

نکاح کے معنی امام نوویؒ فرماتے ہیں: "**هو فى اللغة الضم ويطلق على العقد وعلى الوطى.** (مسلم اول/ ص ۴۴۸) اور یہی حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: **النكاح فى اللغة الضم والتداخل.** (فتح) **وهو عند الفقهاء عقد يفيد ملك المتعة.** (درمختار، حاشیہ شامی، ج ۱/ ص ۲۵۸) خلاصہ یہ ہے کہ نکاح لغت میں ضم اور ملانے وجوڑنے کو کہتے ہیں اور کبھی اس کا اطلاق عقد پر اور کبھی جماع پر آتا ہے۔

تشریح چونکہ نکاح کا اطلاق کبھی عقدر پر اور کبھی جماع یعنی وطیٔ پر ہوتا ہے اس لئے بعض علماء کا قول یہ ہے کہ لفظ نکاح دونوں معنی میں مشترک ہے یعنی دونوں معنی حقیقی ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ عقد کے لئے حقیقت اور جماع کے لئے مجاز، شوافع سے یہی منقول ہے۔

تیسرا قول اسکے برعکس یعنی حقیقی معنی وطیٔ کے ہیں اور عقد اس کے معنی مجازی ہیں یہی حنفیہ کا قول ہے جیسا کہ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ سے منقول ہے، فحیث جاء فی الکتاب او السنة مجردًا عن القرائن الخ. (درمختار) لہٰذا قرآن وحدیث میں جہاں نکاح کا لفظ مجرداً عن القرائن ہوگا وہاں عندالاحناف مراد وطیٔ ہوگی اور عندالشوافع عقد ہوگا۔ کمافی لاتنکحوا مانکح آباؤکم من النساء. (سورہ نساء، آیت ۲۲)

نکاح کا حکم اور مذاہب ائمہ

یکون واجبًا عند التوقان شدت شہوت کے وقت واجب ہے عندالاحناف یعنی اگر غلبہ شہوت ہو کہ اگر نکاح نہیں کرے گا تو زنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور ادار مہر ونفقہ پر قادر ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر ابتلاء زنا کا یقین ہو تو نکاح کرنا فرض ہے نہ کرنے سے گنہگار ہوگا۔

۲ ویکون سنة مؤکدة حال الاعتدال الخ اور اعتدال کی حالت میں جبکہ خوف زنا نہ ہو اور ادار مہر ونفقہ پر قدرت ہو تو عندالاحناف سنت مؤکدہ ہے۔

۳ شافعیہ کے نزدیک کسی حال میں نکاح فرض وواجب نہیں ہے بلکہ بعض صورت میں مستحب ومباح ہے غلبہ شہوت کے وقت مامور بالصوم ہے۔ واللہ اعلم

نکاح کے فوائد

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نکاح میں کئی فائدے ہیں:

۱ اپنی شرمگاہ اور اپنی بیوی کی شرمگاہ کی حفاظت۔

۲ اولاد کا حصول، دنیا جانتی ہے اور مانتی ہے کہ نسل انسانی کی بقار توالد وتناسل پر ہے اس لئے تمام ارباب عقل کا اتفاق ہے کہ اس کی بنیاد نکاح پر ہے کیونکہ اگر بغیر نکاح کے اولاد ہوئی تو تمام قومیں معیوب جانتی ہیں نکاح گویا انسان کی فطری ضرورت ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عام طور سے آدمی کے دین کو خراب کرنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں ایک فرج، دوسرے بطن، نکاح سے ایک کی حفاظت ہوجاتی ہے۔

۳ رسول اللہ ﷺ کی کثرت امت کی تدبیر کرنا۔

۴ بچپن میں بچہ کے مرجانے کی صورت شفاعت کا حصول۔ اس کے علاوہ خاندانوں کا میل ملاپ وغیرہ۔

۴۷۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدِ الطَّوِيْلُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلَى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ آخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ

وَلاَ اُفطِرُ وَقالَ آخرُ اَنَا اَعتزِلُ النِّسَاءَ فلا اَتزَوَّجُ اَبدًا فجاءَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِلَیْهِم فقالَ اَنتمُ الذِیْنَ قُلتمْ کَذَا وَکَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَخشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَتقَاکُمْ لَه لکِنِّی اَصُومُ وَاُفطِرُ وَاُصَلِّی وَاَرقُدُ وَاَتزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عن سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ تین حضرات (حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اور حضرت عثمان بن مظعونؓ) نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کے پاس آئے اور نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے لگے جب انہیں (حضور اقدس ﷺ کا معمول) بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا ہیں آپ ﷺ کی تو اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں، ان میں سے ایک صاحب نے کہا میں تو رات بھر نماز پڑھوں گا اور دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا روزہ کبھی نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی بھی شادی نہیں کروں گا پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا؟ سن لو خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو میری سنت سے اعراض کرے گا (پسند نہیں کرے گا) وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فمن رغب عن سنتي فليس مني".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۷ تا ص ۷۵۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۲۵۴ کی تشریح۔

فائدہ: نکاح کے خطبے میں عام طور سے اس طرح حدیث پڑھی جاتی ہے: "النکاح من سنتي فمن رغب عن سنتي فليس منّي" یہ دونوں ٹکڑے ایک ساتھ ان الفاظ سے مجھے کہیں نہیں ملے البتہ دونوں جزء الگ الگ مروی ہیں یہاں ہے: "فمن رغب عن سنتي فليس مِنّي" ہاں حضرت عائشہؓ کی ایک حدیث میں ہے: "النکاح من سنتي فمن لم يعمل بسنتي فليس مني". (ابن ماجہ فی باب ما جاء فی فضل النکاح، ص ۱۳۴)۔

۴۷۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بنَ اِبْرَاهِیْمَ عن یُونُسَ بْنِ یَزِیْدَ عنِ الزُّهرِیِّ قالَ اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ اَنَّه سَاَلَ عَائِشَةَ عن قوله تعالیٰ "وَاِنْ خِفتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِی الیَتٰمٰی فَانکِحُوا مَاطَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفتُمْ اَلَّا تَعدِلُوا فَوَاحِدَةً اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِكَ اَدنٰی اَلَّا تَعُولُوا" قالتْ یَاابنَ اُختِی الیَتِیْمَةُ تَکُونُ فی حَجْرِ وَلِیِّهَا فَیَرْغَبُ فی مَالِهَا وَجَمَالِهَا یُرِیْدُ اَنْ یَتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰی مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا

فنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوهُنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فيُكَمِّلُوا الصَّدَاقَ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ.

ترجمہ | عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا (کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟) "وان خفتم الاّ تقسطوا فی الیتٰمٰی" الآیۃ (اور اگر تم کو ڈر ہو کہ تم انصاف نہ کرسکو گے یتیموں کے بارے میں) (مطلب یہ ہے کہ تمہاری زیر سرپرستی یتیم لڑکیاں ہیں اور ان سے نکاح کرنے میں تم ڈر رہے ہو کہ عدل وانصاف نہ کرسکو گے اور حق تلفی کر بیٹھو گے) تو نکاح کرلو عورتوں میں سے جو تم کو پسند ہو دو دو اور تین تین اور چار چار (یعنی ہر ایک مرد کے لئے تعدد ازواج کی یہ تینوں صورتیں جائز ہیں) پھر اگر تم کو خوف ہو کہ عدل نہ رکھ سکو گے (یعنی تم کو غالب احتمال ہو کہ متعدد بیویاں کرکے ان میں نان ونفقہ اور تقسیم باری میں انصاف نہ کرسکو گے) پس ایک سے (یعنی ایک عورت سے نکاح کرو) یا ان عورتوں پر اکتفا کرلو جو تمہاری ملک میں ہو (یعنی باندیاں) یہ فعل (یعنی صرف چار عورتوں سے نکاح کرنا یا صرف ایک بیوی رکھنا یا صرف باندی پر بس کرنا) قریب تر ہے اس بات کے کہ تم ایک طرف مائل نہ ہو جاؤ گے)۔

قالت یاابن اختی الخ: تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے میرے بھانجے! آیت ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہے تو ایسے شخص کو ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کرسکتا ہو اور پوری مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ انہیں حکم دیا گیا کہ ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کریں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فيرغب في مالها وجمالها" ولكن فرق بين ترغيب وترغيب. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۵۸۔

﴿بَابُ [۲۶۶۴] قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ﴾

فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا اَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: تم میں سے جو شخص جماع کرنیکی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے

کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور کیا ایسا شخص بھی نکاح کرسکتا ہے جیسے اس کی ضرورت نہ ہو۔

۴۷۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ

عن عَلْقَمَةَ قال كُنتُ مَعَ عبدِ اللّٰهِ فلَقِيَهُ عُثمانُ بِمِنًى فقال يااَبَا عبدِ الرَّحمٰنِ اِنَّ لِي اِلَيْكَ حاجَةً فخلَيَا فقالَ عثمانُ هَلْ لَكَ يااَبَا عبدِ الرَّحمٰنِ فى اَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَاكُنتَ تَعْهَدُ فلَمَّا رَآى عبدُ اللّٰهِ اَنْ لَيسَ لَهُ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذا اَشارَ اِلَيَّ فقال يَاعَلْقَمَةُ فانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وهو يقولُ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لقَدْ قال لَنَا النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فاِنَّهُ لَه وِجَاءٌ.

ترجمہ علقمہ بن قیس نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا ان سے حضرت عثمانؓ نے منیٰ میں ملاقات کی اور فرمایا ابوعبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے پھر دونوں حضرات تنہائی میں چلے گئے پھر حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح ایک کنواری لڑکی سے کر دیں؟ جو آپ کو گذرے ہوئے ایام (کے نشاط وشباب کی) یاد دلادے، تو جب حضرت عبداللہؓ نے دیکھا کہ ان کو اس (نکاح) کی کوئی حاجت نہیں ہے تو مجھے اشارہ سے بلایا اور کہا اے علقمہ! تو میں ان کے پاس پہنچا اور وہ (حضرت عبداللہؓ حضرت عثمانؓ سے) کہہ رہے تھے سن لیجئے اگر آپ یہ کہتے ہیں (اگر آپ کا یہ مشورہ ہے کہ میں نکاح کروں) اور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا اے جوانو! تم میں جو بھی جماع پر قادر ہو تو نکاح کرلے اور جو جماع پر قادر نہ ہو (مگر شہوت ہوتی ہو) تو اسے روزہ رکھنا چاہئے (یعنی بکثرت روزے رکھے) کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا (شہوت کو توڑنے والا ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۸، ومر الحديث ص۲۵۵، أخرجه مسلم، ابو داؤد في النكاح.

۲۶۶۵ باب مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ البَاءَةَ فَلْيَصُمْ

جو شخص (غربت کی وجہ سے) نکاح کرنیکی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے

باءۃ کے معنی باءۃ کے معنی جماع اور نکاح کے ہیں لیکن حدیث میں نکاح کے لوازم واسباب مراد ہیں (یعنی نکاح کے بعد کی ذمہ داریاں نان نفقہ وسکنی وغیرہ) مطلب یہ ہے کہ نفس جماع مراد نہیں ہے کیونکہ اگر جماع ہی کی استطاعت نہ ہو تو پھر روزہ رکھنے کی حاجت ہی نہیں فافہم۔

۴۷۲۷ حدّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصِ بنِ غِيَاثٍ قال حدثنا اَبِي قال حدثنا الاَعمشُ قال حدّثَنِي عُمَارَةُ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ يَزِيْدَ قال دَخَلتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالاَسْوَدِ عَلٰى عبدِ اللّٰهِ فقالَ

عبدُ اللّٰہِ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شَبَابًا لانَجِدُ شَیْئًا فقالَ لَنا رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ البَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ. ﴾

ترجمہ | عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عبداللہؓ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں جوان تھے مگر ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی (یعنی نکاح کے اسباب ولوازم نفقہ وسکنی پر قادر نہ تھے جو شادی کر سکیں) تو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت (غربت وناداری کی وجہ سے) نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ روزہ رکھے کیونکہ یہ شہوت (خواہش نفسانی) کو توڑنے والا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۵۸، ومر الحدیث ص ۲۵۵، وص ۷۵۸۔

﴿ بَابُ [۲۶۶۶] کَثْرَۃِ النِّسَاءِ ﴾

بیک وقت کئی بیویاں رکھنے کا بیان

(یعنی اگر عدل وانصاف کر سکے تو درست ہے)۔

۴۷۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اخبرنا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ قال اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ قال حَضَرنا مَعَ ابنِ عَبَّاسٍ جَنَازَۃَ مَیْمُوْنَۃَ بِسَرِفَ فقالَ ابنُ عَبَّاسٍ ھٰذِہٖ زَوْجَۃُ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَھَا فَلاتُزَعْزِعُوْھَا وَلَا تُزَلْزِلُوْھَا وَارْفُقُوْا فَاِنَّہٗ کانَ عند النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تِسْعٌ کان یَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا یَقْسِمُ لِوَاحِدَۃٍ. ﴾

ترجمہ | عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ مقام سرف میں ام المومنین حضرت میمونہؓ کے جنازہ میں شریک تھے حضرت ابن عباسؓ نے (لوگوں سے) کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اسے اٹھاتے وقت حرکت مت دو (بلکہ ادب ملحوظ رہے) اور نہ زیادہ ہلاؤ بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ لے کر چلو (کیونکہ امہات المومنین کا احترام مرنے کے بعد بھی مثل حیات باقی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت نو بیویاں تھیں، ان میں آٹھ کی باری مقرر تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔

عندالوفات نو بیویاں سودہ بنت زمعہ، عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، ام حبیبہ، صفیہ، جویریہ، میمونہ رضی اللہ عنہن۔ ان میں حضرت سودہؓ کی باری اس لئے مقرر نہیں تھی کہ سودہؓ نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنی باری اپنی خوشی سے حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔ ازواج مطہرات کی کل تعداد گیارہ ہے نو مذکورہ کے علاوہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ، یہ دونوں حضور اقدس ﷺ کی حیات ہی میں انتقال کر گئی تھیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۵۹، اخرجه مسلم والنسائي في النكاح.

۴۷۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ قال حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِه فى لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَه تِسْعُ نِسْوَةٍ، وقال لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس ہو آتے تھے اور آپ ﷺ کی نو بیویاں تھی۔

وقال لی: امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا نبی اکرم ﷺ سے پھر یہی حدیث بیان کی۔

(اس سند کے بیان سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ قتادہ کے سماع کی انسؓ سے اس میں صراحت ہے)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۵۸، ومر الحديث في كتاب الغسل ص ۴۱، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری دوم / ص ۲۲۰۔

۴۷۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ الحَكَمِ الاَنْصَارِيُّ قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن رَقَبَةَ عن طَلْحَةَ اليَامِيِّ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ قال قال لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قلتُ لَا قال فَتَزَوَّجْ فَاِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الاُمَّةِ اَكْثَرُهَا نِسَاءً. ﴾

ترجمہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تو نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا نکاح کر لو اس لئے کہ اس امت کے بہترین شخص جو تھے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی بہت سی بیویاں تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اكثرها نساء".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۸۔

فان خير هذه الأمة: وقيل المعنى خير امة محمد الخ. (قس)

بعض حضرات نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں مگر چار آخری حد ہے کہ بیک وقت کسی مسلمان کے لئے چار سے زیادہ جائز نہیں انبیائے کرام علیہ السلام کا معاملہ الگ ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی روحانی طاقت کے ساتھ جسمانی طاقت بھی بہت زائد ہے۔

مزید تفصیل کے لئے نصر الباری جلد دوم ص ۲۲۳ کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

﴿ بَابٌ مَنْ هَاجَرَ اَوْعَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيْجِ امرأةٍ فلَهُ مَانَوٰى ﴾ ۲۶۶۷

جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اسکی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا

۴۷۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ قال حدثنا مالِكٌ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ عن محمَّدِ بنِ اِبْراهِيْمَ عنِ الحارِثِ عن عَلْقَمَةَ بنِ وَقَّاصٍ عن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ قال قالَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَلْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِه فهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوامْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فهِجْرَتُهُ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ. ﴾

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے اس لئے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔ (یعنی ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۵۸، ومر الحديث ص ۲، وص ۱۳، وص ۳۴۳، وص ۵۵۱، ویاتی ص ۹۸۹، وص ۱۰۲۸۔

﴿ باب ۲۶۶۸ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ ﴾

فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کو صرف قرآن مجید (پورا قرآن یا بعض قرآن) یاد ہو اور مسلمان ہو

اس باب میں حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ (جو ص۷۵۲ پر گذر چکی ہے "فی باب القراءة عن ظهر القلب")۔

۴۷۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قال حدثنا يَحْيٰى قال حدثنا اِسْمَاعِيْلُ قال حدثني قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قال كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يارسولَ اللّٰهِ! اَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عن ذٰلِك. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں (بیویاں) نہیں تھیں اس لئے ہم نے کہا یارسول اللہ! ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کرلیں؟ آنحضور ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

(آجکل کی نس بندی بھی خصی ہونا ہی ہے جو مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم)

مطابقۃ للترجمۃ جب خصی ہونے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا تو اب شہوت نکالنے کے لئے نکاح باقی رہ گیا پس معلوم ہوا کہ مفلس کو بھی نکاح کرنا درست ہے، حضرت سہلؓ کی حدیث میں اس کی صراحت گذر چکی ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۹، ومر الحديث ص۶۶۴۔

تشریح وفيه تحريم الاختصاء لما فيه من تغيير خلق الله تعالى ولما فيه من قطع النسل وتعذيب الحيوان.

﴿ باب ۲۶۶۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لِاَخِيْهِ انْظُرْ اَىَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حتى اَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا ﴾

رواهُ عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوْفٍ.

کسی شخص کا اپنے بھائی (مسلمان) سے یہ کہنا کہ تم دیکھ لو تم میری جس بیوی کو چاہو (پسند کرو) میں اسے تمہارے لئے طلاق دیدوں گا (تم اس سے نکاح کر لینا)

- اس کو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بھی روایت کیا ہے۔

(حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایات کیلئے دیکھئے بخاری ص ۲۷۵)۔

۴۷۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ عن سُفيانَ عن حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ قال قَدِمَ عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوفٍ فآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَينَه وَبَيْنَ سَعْدِ بنِ الرَّبِيعِ الاَنْصارِيِّ وعندَ الاَنْصَارِيِّ امْرَأتَانِ فعَرَضَ عَلَيْهِ ان يُنَاصِفَه اَهْلَهُ وَمَالَه فقالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فى اَهْلِكَ ومالِكَ دُلُّونِى عَلَى السُّوقِ فَاَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ اَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ اَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فقالَ مَهْيَمْ ياعبدَ الرَّحمٰنِ فقالَ تَزَوَّجْتُ اَنْصَارِيَّةً قال فَمَا سُقْتَ اِلَيْهَا قال وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قال اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (ہجرت کر کے مدینہ) آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاریؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے پاس دو بیویاں تھیں انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ وہ انکے اہل (بیوی) اور مال میں سے آدھا لے لیں اس پر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا اللہ تعالیٰ آپکے اہل اور آپکے مال میں برکت دے (اور زیادہ دے) مجھے تو بازار کا راستہ بتادو، چنانچہ آپؓ بازار آئے (اور تجارت کی) تو کچھ پنیر اور کچھ گھی نفع کمایا پھر چند دنوں کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا اور ان (عبدالرحمٰنؓ) پر زردی کا نشان تھا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ (یہ زردی کیسی ہے؟) انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کرلی ہے (تو چونکہ شادی کے موقعہ پر عورتوں کے خوشبو میں زعفران پڑتا تھا تو نکاح کے بعد عبدالرحمٰنؓ نے اختلاط کیا تو زوجہ کی تازہ خوشبو یعنی زعفران کا دھبہ کپڑے میں لگ گیا) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر میں کیا دیا؟ عرض کیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا پھر ولیمہ کرا اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وعند الانصارى امرأتان فعرض عليه ان يناصفه اهله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۹، ومر الحديث ص۲۷۵، وص۳۰۶، وص۵۳۳، وص۵۶۱، ويأتى ص۷۷۷، وص۸۹۸۔

﴿ بَابُ ۲۶۷۰ مَايُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالخِصَاءِ ﴾

باب: مجرد رہنا اور خصی ہونا (یعنی اپنے تئیں نامرد بنادینا) مکروہ ہے

۴۷۳۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ قال حدثنا ابراهيمُ بنُ سَعْدٍ قال اَخْبرنا ابنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بنَ المُسَيَّبِ يقولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بنَ اَبِى وَقَّاصٍ يقولُ رَدَّ رَسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه

عليه وسلم عَلٰى عُثْمَانَ بنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَو اَذِنَ له لَاخْتَصَيْنَا. ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کی غیر شادی شدہ رہنے کی درخواست کو رد فرمادیا (یعنی عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہیں دی) اگر آپ ﷺ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۹، ويأتي متصلاً ص۷۵۹۔

۴۷۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قال اخبرنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال اخبرني سَعِيْدُ بنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّه سَمِعَ سَعْدَ بنَ اَبِي وَقَّاصٍ يقولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَلٰى عثمانَ بنِ مَظْعُونٍ وَلَو اَجَازَ له التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا. ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے تبتل کی اجازت نہیں دی یعنی نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو اجازت نہیں دی تھی اگر حضور ﷺ تبتل کی اجازت دے دیتے تو ہم بھی اپنے کو خصی بنا لیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۵۹، ومر الحديث ص۷۵۹۔

۴۷۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عن اِسْمَاعِيْلَ عن قَيْسٍ قال قال عبدُ اللّٰهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَيْسَ لَنا شَيْءٌ فَقُلْنا اَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عن ذٰلِك ثُمَّ رَخَّصَ لَنا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثم قَرَأَ عَلَيْنَا "يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَاتُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ".

وقال اَصْبَغُ اَخْبَرَنِي ابنُ وَهْبٍ عن يُوْنُسَ بنِ يَزِيْدَ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن اَبِي سَلَمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي العَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَااَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قلتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثم قلتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قلتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يااَبَاهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْذَرْ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کو جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی (روپیہ) نہیں تھا (کہ ہم شادی کر لیتے) اس لئے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر آپ ﷺ نے ہمیں رخصت دی (اجازت دیدی) کہ ہم کپڑے کے عوض (ایک مدت کے

لئے) کسی عورت سے نکاح کرلیں۔ (هذا نکاح المتعة).

ثم قرأ علينا: پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ آیت پڑھ کر سنائی (سورہ مائدہ آیت ر۸۷) ''اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کرو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں، اور حد سے آگے نہ بڑھو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا''۔

وقال اصبغ الخ: اور اصبغ بن فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس بن یزید سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں جوان آدمی ہوں، اور میں اپنے اوپر زنا سے ڈرتا ہوں اور میں وہ نہیں پاتا (یعنی میرے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں) کہ جس سے عورتوں سے شادی کرلوں، یہ سن کر حضور ﷺ خاموش رہے، پھر میں نے وہی عرض کیا آپ ﷺ پھر خاموش رہے میں نے پھر اسی طرح عرض کیا آپ ﷺ پھر خاموش رہے پھر میں نے وہی عرض کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے ابو ہریرہ! تم جو کچھ کرو گے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اب تم خصی ہو جاؤ یا باز رہو''

(مطلب یہ ہے کہ خصی ہونا بیکار ہے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور پورا ہوگا پھر نامرد ہو کر گناہ کا ارتکاب عقل ودانش کے بھی خلاف ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۵۹، ومر الحديث ص۶۶۴۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ متعہ کی اباحت کے قائل تھے، ممکن ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہو جب نکاح متعہ حلال تھا۔

۲۔ یا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو متعہ کی حرمت کا علم نہ ہوا ہو پھر بعد میں جب حرمت متعہ کی روایت پہنچی تو عبداللہؓ نے رجوع کرلیا۔

متعہ کی مفصل تشریح وبحث کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم رص ۲۸۲۔

۲۶۷۱ ﴿بَابُ نِكَاحِ الأَبْكَارِ﴾

وقال ابنُ اَبِی مُلَيْكَةَ قال ابنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنكِحِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِكْرًا غَيرَكِ.

کنواری عورتوں سے نکاح کرنے کا بیان

اور ابن ابی ملیکہ (یعنی عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ) نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا

. کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا۔ وصله فی تفسير النور ص ۶۹۹.
(واقعہ کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۴۵۹، وص ۴۶۰)۔

۴۷۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِي اَخِي عن سُلَيْمَانَ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ لَونَزلت وَادِيًا وفِيهِ شَجرةٌ قد اُكِلَ مِنهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤكَلْ مِنهَا فى اَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيْرَكَ قال فى الَّذِى لَمْ يُرْتَعْ مِنهَا تَعْنِى اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَتزوَّجْ بِكْرًا غيرَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایئے اگر آپ کسی وادی میں اتریں (کسی میدان میں جائیں) اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا گیا ہو (اونٹ چر گئے ہوں) اور آپ ایسے درخت بھی پائیں جس سے کچھ نہیں کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت میں جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا ہو مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لم يتزوج بكرًا غيرها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۰۔

۴۷۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اُرِيتُكِ فِى الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِى سَرَقَةِ حَرِيْرٍ فيقولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فاِذَا هِىَ اَنْتِ فاَقُولُ اِنْ يَكُنْ هٰذا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں دیکھا کہ ایک شخص (جبرئیل علیہ السلام) تجھ کو حریر کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے پھر میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو دیکھا کہ تو ہے میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج عائشة وهى بكر بعد رؤيته اياها فى المنام الصادق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۰۔

* * *

۲۶۷۲ باب تزويج الثيبات

وَقَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لاتَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ اَخَوَاتِكُنَّ.

شادی شدہ عورتوں سے نکاح کرنے کا بیان

اور ام المومنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر نکاح کے لئے مت پیش کیا کرو۔

۴۷۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيْرٍ لِي قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيْرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِي كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ قَالَ بِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے (یعنی غزوہ تبوک) سے واپس ہو رہے تھے میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے ملے اور اپنے نیزہ سے میرے اونٹ کو بھڑکایا پھر تو میرا اونٹ چل پڑا جیسا کہ کسی عمدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی پھر دیکھا تو وہ نبی اکرم ﷺ تھے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تو جلدی کیوں کر رہا ہے؟ میں نے عرض کیا ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے آپ ﷺ نے پوچھا کنواری سے یا ثیبہ (شادی شدہ) سے؟ میں نے عرض کیا ثیبہ سے، آپ ﷺ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہ کی تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہونے لگے تو حضور ﷺ نے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہو تا کہ پریشان (پراگندہ) بالوں والی کنگھی کرلے اور جن کے شوہر غائب تھے وہ اپنے بال صاف کرلیں (یعنی بناؤ سنگھار کرلیں)۔

تشریح دوسری حدیث میں اس کے خلاف ہے کہ رات کو آدمی سفر سے آکر اپنے گھر میں نہ جائے، مگر وہ محمول ہے اس پر کہ جب گھر والوں کو دن سے اس کے آنے کی خبر نہ ہو اور یہاں لوگوں کے آنے کی خبر گھر والوں کو دن سے ہوگئی ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا ذرا دم لے کر جاؤ تا کہ عورتیں اپنا بناؤ سنگار کرلیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثيب".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۰، ومر الحديث ص ۶۳، وص ۲۸۲، وص ۳۰۹ تا ص ۳۱۰، وص ۳۲۱، وص ۳۴۲، وص ۳۵۵، وص ۳۷۵، وص ۴۰۱، وص ۴۱۶، وص ۴۳۴، وص ۵۸۰، ويأتي ص ۷۸۹، وص ۸۰۸، وص ۹۴۵۔

۴۷۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا شُعْبَةُ قال حدثنا مُحَارِبٌ قال سَمِعْتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقول تَزَوَّجْتُ فقالَ لِي رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَاتَزَوَّجْتَ فقلتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فقالَ مَالَكَ وَلِلْعَذارى وَلِعَابِها فذَكَرتُ ذٰلِك لِعَمْرِو بنِ دِيْنارٍ فقالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ قالَ لِي رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هَلَّا جَارِيَةً تُلاعِبُهَا وَتُلاعِبُكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا تو نے کس سے شادی کی ہے؟ تو میں نے عرض کیا ایک ثیبہ عورت سے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے کھیل کود سے؟ (کیوں پرہیز کیا؟) محارب نے کہا پھر میں نے آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو عمرو بن دینار نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تزوجت ثيبًا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۰، ومر الحديث مرارًا.

۲۶۷۳ ﴿ بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الكِبَارِ ﴾

کم عمر کی عورت سے زیادہ عمر والے مرد کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم

۴۷۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حدثنا اللَّيْثُ عن يَزِيْدَ عن عِرَاكٍ عن عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَطَبَ عَائِشَةَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فقالَ له اَبُوبَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوكَ فقالَ اَنْتَ اَخِي فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ. ﴾

ترجمہ | عروہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عائشہؓ سے شادی کے لئے ابوبکرؓ کو پیغام دیا تو ابوبکرؓ نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ میں تو آپ ﷺ کا بھائی ہوں، (تو عائشہؓ آپ کی بھتیجی ہوئی آپ بھتیجی سے کیسے نکاح کریں گے؟) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو میرا دینی بھائی ہے اور اللہ کی کتاب کے مطابق بھائی ہو (انما المؤمنون اخوة) اور عائشہ

میرے لئے حلال ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبیّ صلی اللّٰه عليه وسلم تزوج عائشة وهی صغيرة وكان عمرها ست سنين. (عمدہ) اور آنحضور ﷺ کی عمر شریف پچاس سے متجاوز تھی۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۰۔

تشریح | یہ حدیث بظاہر مرسل ہے اس لئے کہ عروہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا ہے لیکن درحقیقت متصل ہے عروہ نے یہ حدیث اپنی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ولكن الظاهر ان عروة حمله عن عائشة يدل عليه ان اباالعباس الطرفی ذكره فی كتابه مسندًا عن عروة عن عائشة رضی اللّٰه عنها. (عمدہ)

۲۔ اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ کم عمر کی عورت سے بڑی عمر کے مرد کا نکاح جائز ہے۔

۲۶۷۴
﴿ بَابٌ اِلٰى مَنْ يَنْكِحُ؟ ..... ﴾

..... وَاَیُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ وَمَايُسْتَحَبُّ اَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطْفِهِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ.

کن عورتوں سے نکاح کرے؟

(بصورتِ مجہول کن عورتوں سے نکاح کیا جائے؟) اور کونسی عورت بہتر ہے؟
اور اپنی نسل کے لئے اچھی عورت کو چننا (رفیقہ حیات بنانا) مستحب ہے مگر یہ واجب نہیں ہے۔

۴۷۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قال اَخبرنا شُعَيْبٌ قال حدثنا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النبیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم قال خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِی صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِی ذَاتِ يَدِهٖ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہے جو بچے پر اس کے بچپنے میں بہت مہربان ہوتی ہے اور شوہر کے مال واسباب کی خوب حفاظت کرتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فی النوع الاول والثانی واما الثالث فبطريق اللزوم لانه اذا ثبت ان نساء قريش خير النساء فالمتزوج منهن قد تخير لنطفه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۰، ومر الحديث ص۴۸۸، وياتی ص۸۰۸۔

﴿ بَابُ ۲۶۷۵ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ ... ﴾

... وَمَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا.

باندیوں کو ہمبستری کیلئے رکھنے کا بیان

اور اس شخص کا ثواب جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے شادی کرلی (اسے دہرا ثواب ملے گا)۔

۴۷۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قال حدثنا عبدُ الوَاحِدِ قال حدثنا صَالِحُ بنُ صَالِحِ الهَمْدَانِيُّ قال حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قال حدَّثَنِي اَبُوبُرْدَةَ عن اَبِيْهِ قال قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِندَهُ وَلِيْدَةٌ فعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا مَمْلُوكٍ اَدَّى حَقَّ مَوَالِيْهِ وَحَقَّ رَبِّهٖ فَلَهُ اَجْرَانِ قال الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قد كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْمَا دُوْنَهُ اِلَى المَدِيْنَةِ وقالَ اَبُوبَكْرٍ عن اَبِي حَصِيْنٍ عن اَبِي بُرْدَةَ عن اَبِيْهِ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَعْتَقَهَا ثُمَّ اَصْدَقَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو وہ اسے تعلیم دے اور اس کو اچھی طرح تعلیم دے اور اس کو خوب اچھی طرح ادب سکھائے اس کے بعد اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا، اور اہل کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر ایمان لائے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے مالکوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے، عامر شعبی نے (اپنے شاگرد کو اس حدیث کو سنانے کے بعد) کہا کہ بغیر کسی محنت ومشقت کے اسے سیکھ لو اس سے پہلے طالب علموں کو اس حدیث سے کم کے لئے بھی مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا، اور ابوبکر نے بیان کیا ابوحصین سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعریؓ) سے، اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے، اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس باندی کو (نکاح کرنے کے لئے) آزاد کردیا اور یہی آزادی اس کی مہر مقرر کی۔

تشریح مفصل تحقیق وتشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول رص ۴۴۸۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۶۱، ومر الحديث ص ۲۰، وص ۳۴۶، رر، وص ۴۲۲، وص ۴۹۰۔

۴۷۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ تَلِيْدٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بنُ حَازِمٍ عن اَيُّوبَ

عن محمّدٍ عن اَبی هُرَیْرَةَ قال قالَ النّبیُّ صلی الله علیه وسلم ح وَحَدَّثَنَا سُلیمانُ عن حَمّادِ بنِ زَیْدٍ عن اَیّوبَ عن محمّدٍ عن اَبی هُرَیْرَةَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ اِلاّ ثَلَاثَ کَذَبَاتٍ بَیْنَمَا اِبْرَاهِیْمُ مَرَّ بِجَبّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَکَرَ الحَدِیْثَ فَاَعْطَاهَا هَاجَرَ قالَتْ کَفَّ اللّٰهُ یَدَ الکَافِرِ وَاَخْدَمَنِی آجَرَ قالَ اَبُوهُرَیْرَةَ فَتِلْکَ اُمُّکُمْ یَابَنِی مَاءِ السَّمَاءِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ (دوسری سند) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی جھوٹ بات نہیں نکلی ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے اور آپؑ کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت سارہؓ تھیں پھر پورا واقعہ بیان کیا (کہ بادشاہ کے سامنے آپ نے حضرت سارہؓ کو اپنی بہن (یعنی دینی بہن) کہا) پھر اس بادشاہ نے حضرت ہاجر (ہاجرہؓ) کو دیا حضرت سارہؓ نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو روک دیا اور میری خدمت کے لئے آجر (یعنی ہاجرہ) کو دلوایا حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یعنی اے عرب والو! یہی ہاجرہؓ تمہاری ماں ہیں۔

مختصر تشریح حضرت ہاجرہ اس بادشاہ کی لڑکی تھی اس بادشاہ نے حضرت سارہ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرامات کو دیکھا اور ایک معزز روحانی گھرانہ دیکھ کر اپنی اور اپنی بیٹی ہاجرہ کی سعادت مندی سمجھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حرم میں ہاجرہ کو داخل کر دیا اسی ہاجرہ کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور عرب لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں، عرب لوگوں کو آسمان کے پانی کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ عرب میں نہریں اور چشمے بہت کم تھے ان کا گذر بارش کے پانی پر تھا۔

کذبات ثلاثہ جن تین باتوں کو جھوٹ کہا گیا ہے وہ درحقیقت جھوٹ نہیں تھیں:

۱۔ حضرت سارہ کو بہن کہنا دین وایمان کے اعتبار سے تھا کیونکہ دین کی بناء پر ہر مؤمن مرد وعورت بھائی بہن ہیں۔

۲۔ دوسرا واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ کفار آپؑ کو بھی اپنے ساتھ اپنے تہوار میں شامل کرنا چاہتے تھے آپؑ نے فرمایا تھا میں بیمار ہوں یہ بھی جھوٹ نہ تھا اس لئے کہ ان کافروں کی حرکاتِ بد، شرک وبت پرستی دیکھ کر آپ بہت دکھی تھے اس لئے آپ نے اپنے کو بیمار کہا۔

۳۔ تیسرا موقعہ آپؑ کی بت شکنی کے وقت تھا جبکہ آپؑ نے بطور استفہام اس فعل کو بڑے بت کی طرف منسوب کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة کماقال ابن المنیر من جهة ان هاجر کانت مملوکة وقد صح ان ابراهیم اولدها بعد ان ملکها فهی سُریة. (قس) وفی مسند ابی یعلی فاستوهبها ابراهیم من سارة فوهبتها له. (قس)

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۷۶۱، ومر الحدیث ص ۲۹۵، وص ۳۵۹، وص ۴۷۳، ویاتی ص ۱۰۲۸۔

۴۷۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ قال اَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلاثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ اُمِرَ بِالاَنْطَاعِ فَاَلْقٰى فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَه فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْمِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُه فَقَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَ لَهَا خَلْفَه وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن قیام کیا اور یہیں ام المومنین حضرت صفیہؓ بنت حیی کے ساتھ خلوت کی پھر میں نے آنحضور ﷺ کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا، دسترخوان بچھانے کا حکم ہوا (حضرت بلالؓ نے چمڑے کا دسترخوان بچھایا) اور آپ ﷺ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھا اور یہی آنحضرت ﷺ کا ولیمہ تھا تو مسلمانوں نے کہا صفیہ امہات المومنین میں سے ایک ہیں یا باندی ہیں؟ (مطلب یہ ہے کہ بعض صحابہؓ شک میں پڑ گئے کہ آنحضور ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے بیوی بنایا ہے یا باندی رکھا ہے؟) تو کچھ لوگوں نے کہا آنحضور ﷺ نے انہیں پردے میں رکھا تو وہ امہات المومنین میں سے ہوں گی اور اگر پردے میں نہیں رکھا تو یہ باندیوں میں سے ہوں گی پھر جب کوچ کرنے کا وقت ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے ان کے لئے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور ان کے درمیان اور لوگوں کے درمیان پردہ کھینچ دیا تا کہ لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الصحابة ترددوا في ان صفية هل هي زوجته اوسريته فيطابق الجزء الاول من الترجمة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۷۶۱، ومر فی المغازی ص ۶۰۶، ویاتی ص ۷۷۵، وص ۸۱۱۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم غزوۂ خیبر ص ۲۷۷ تا ص ۲۸۰۔

﴿ ۲۶۷۶ بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الاَمَةِ صَدَاقَهَا ﴾

جس نے باندی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا

۴۷۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا حَمَّادٌ عن ثَابِتٍ وشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۶۱، ومر الحديث ص ۱۲۹، وص ۲۹۸۔

تحقیق وتشریح صداق: بفتح الصاد جیسے سَحاب اور بالکسر جیسے کِتاب بمعنی مہر، ج صُدُق بضمتین واصدقة.

وجہ تسمیہ لانه يظهر به صدق ميل الرجل الى المرأة، یعنی اس سے صدق رغبت الی المرأۃ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص مال خرچ کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔

مہر کا بیان اور مذاہب ائمہ ① امامین الہمامین (امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ) امام احمدؒ فی روایۃ اور جمہور فقہاء کے نزدیک مہر کے لئے مال متقوم ہونا شرط ہے، غیر مال جیسے تعلیم قرآن وغیرہ کو مہر بنانا درست نہیں۔

② امام شافعیؒ واحمدؒ فی روایۃ کے نزدیک مہر کا مال متقوم ہونا ضروری نہیں۔

دلائل جمہور ① ارشاد الٰہی: "اُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ" الآية (سورہ نساء/۲۴) (ان مذکورہ کے علاوہ تمہارے لئے حلال کردی گئیں اپنے مالوں کے ذریعہ تلاش کرو) یہاں صراحۃً مہر کے لئے مال کو شرط قرار دیا گیا، چنانچہ آیت کا ترجمہ شیخ الہندؒ نے ان الفاظ سے کیا ہے: "اور حلال ہیں تم کو سب عورتیں ان کے سوا بشرطیکہ طلب کرو ان کو اپنے مال کے بدلے" مطلب یہ کہ محرمات کے علاوہ عورتیں مالوں کے ذریعہ تلاش کرو، اس سے صاف معلوم ہوا کہ نکاح مہر سے خالی نہیں ہوسکتا مہر نکاح کے لوازمات میں سے ہے اگرچہ نکاح کے وقت مہر کا ذکر لازم اور شرط نہیں ہے نکاح بغیر ذکر مہر بلکہ نفی مہر کی صورت میں بھی درست ہوگا اور مہر مثل واجب ہوگا۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مہر وہ چیز ہونی چاہئے جس کو مال کہا جاسکے کیونکہ آیت مذکورہ میں طلب بالمال کی قید ہے اس لئے حنفیہ کے یہاں مہر کے لئے مال ہونا شرط ہے۔

② ارشاد ربانی: "وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً" الآية (بقرہ/۲۳۷) یہاں طلاق قبل الدخول میں مہر مفروض کو تنصیف کرنے کا حکم دیا فیقتضی كون المفروض محتملاً للتنصيف وهو المال.

مقدار مہر مہر کی جانب اکثر میں کوئی اختلاف نہیں، بالاتفاق زیادتی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے باہم تراضی سے جتنا چاہے مہر مقرر کرلے البتہ مستحب یہ ہے کہ غلو نہ کیا جائے جیسا کہ سیدنا عمرؓ سے منقول ہے:

خطبنا عمرؓ فقال الا لاتغالوا بصُدُقِ النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله كان اولاكم بها النبي ﷺ الخ. (ابوداؤد جلد اول ص ۲۸۷ / کتاب النکاح)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے مہروں کو زیادہ آگے مت بڑھاؤ اس لئے کہ مہر کی زیادتی اگر کوئی دنیوی عزت یا تقویٰ اور بزرگی کی چیز ہوتی تو پھر اس کے سب سے زیادہ مستحق نبی اکرم ﷺ ہوتے، حالانکہ آپ ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو (ایک کے علاوہ) بارہ اوقیہ سے زائد مہر نہیں عطا کیا اور نہ آپ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کو اس مقدار سے زائد مہر دیا گیا۔

① حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک مہر کی مقدار کم سے کم دس درہم ہونا چاہئے۔

② امام مالکؒ کے نزدیک ربع دینار (پاؤ دینار) سے کم مہر نہیں ہوسکتا۔

③ - ④ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اقل مہر کی بھی کوئی مقدار متعین نہیں بلکہ زوجین جس مقدار پر راضی ہوجائیں وہی مہر صحیح ہوگا خواہ ایک ہی درہم ہو۔

حضرات شوافع رحمہم اللہ جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں ایک تو سہل بن سعدؓ کی حدیث ہے جس میں ارشاد نبوی ہے: "مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ" (بخ) اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن کو مہر قرار دیکر نکاح درست ہے۔

جواب: جواب یہ ہے کہ یہ استدلال اس پر موقوف ہے کہ بما کا بار عوض و مقابلہ کے لئے ہو جس کی کوئی دلیل نہیں اگر بار کو سببیہ لیا جائے تو استدلال صحیح نہ ہوگا کیونکہ معنی اس تعلیم قرآن کی وجہ سے جو تجھے یاد ہے میں نے اس کو تیرے ملک یعنی نکاح میں دیا اس صورت میں نکاح درست ہوگا اور مہر مثل لازم ہوگا۔

۲۔ یہ ہے کہ یہ ابتدائے اسلام پر محمول ہے تا کہ قرآن حکیم کی تعلیم زیادہ سے زیادہ عام ہو پھر بعد میں لامهر باقل من عشر دراهم کا حکم صادر کردیا گیا۔

۳۔ یہ اس آدمی کے لئے خصوصی امر ہے۔ بعض روایات میں تو ہے کہ انگوٹھی اور جوتوں کے ایک جوڑے پر نکاح کا جواز معلوم ہوتا ہے مگر ان روایات میں احتمالات ہیں:

۱۔ ممکن ہے کہ یہ جوڑے اور انگوٹھی کی قیمت دس درہم کے برابر ہو۔

۲۔ یہ صرف مہر معجل کے طور پر ہو کہ سر دست ایسا کرو کہ قرآن سکھادو پھر وسعت پر مہر مثل آئے گا۔ واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال.

مہر فاطمی کی مقدار مہر فاطمی کی مقدار پانچ سو درہم ہے جو تولہ کے حساب سے (کہ تولہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے) ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ بھر چاندی ہوئی لہٰذا اگر کوئی مہر فاطمی مقرر کرے تو چاندی کی مقدار مذکور مقرر کرے اور اس چاندی کی مقدار کی قیمت اس وقت کی معتبر ہوگی جب مہر کی ادائیگی ہو۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ﴾ ۲۶۷۷

لِقَوْلِه تَعَالٰى "اِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ".

مفلس کا نکاح کرانا درست ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ نور میں) ہے اگر وہ (دولہا دلہن) نادار ہیں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں مالدار کر دیگا۔

مقصد امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ غربت و ناداری صحت نکاح کے لئے مانع نہیں ہے لیکن اگر آئندہ نان ونفقہ نہ دے سکے گا تو قاضی شریعت تفریق کر سکتا ہے۔

۴۷۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ اَبِى حَازِمٍ عن اَبِيْهِ عن سَهْلِ بنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قال جَاءَتْ امْرَاَةٌ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَتْ يارسولَ اللّٰهِ! جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِي قال فَنَظَرَ اِلَيْهَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَصَعَّدَ النَّظَرَ فيها وَصَوَّبَه ثُمَّ طَاْطَاَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم رَاْسَه فلمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّه لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يارسولَ اللّٰهِ! اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فقالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قال لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰهِ فقالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فقالَ لا وَاللّٰهِ مَاوَجَدْتُ شَيْئًا فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فقالَ لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا ولٰكِنْ هٰذا اِزَارِى قال سَهْلٌ مَالَه رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُه فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَاتَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْه شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فجَلَسَ الرَّجُلُ حتى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فرآهُ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مُوَلِّيًا فَاَمَرَ به فدُعِيَ فلمَّا جَاءَ قالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرآنِ قال مَعِى سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَاُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قال نَعَمْ قال اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت (خولہ بنت حکیم یا ام شریک) رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں اپنے آپ کو آپ ﷺ کے لئے ہبہ کرنے حاضر ہوئی ہوں (آپ بیوی کی طرح مجھ میں تصرف کیجئے) حضرت سہلؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر آپ ﷺ نے اوپر سے لے کر

نیچے تک دیکھا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا، جب اس عورت نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی اس کے بعد آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان سے نکاح کی ضرورت نہیں ہے تو میرا نکاح ان سے کر دیجئے آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس (مہر میں دینے کیلئے) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم! یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو ممکن ہے تمہیں کوئی چیز مل جائے وہ گئے اور واپس آ گئے اور عرض کیا نہیں خدا کی قسم! میں نے کچھ نہیں پایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آؤ وہ گئے پھر واپس آ گئے اور عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ یہ میرا تہبند (جو میں پہنے ہوا ہوں) حاضر ہے، حضرت سہلؓ نے بیان کیا کہ ان صحابی کے پاس چادر نہیں تھی اس نے کہا کہ میرے اس تہبند میں آدھا اس خاتون کو دیتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ خاتون تمہارے اس تہبند کو کیا کرے گی اگر تم اسے پہنو گے تو اس کیلئے اس میں سے کچھ نہ بچے گا اور اگر وہ پہن لے تو تمہارے لئے کچھ نہیں رہے گا اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں آنحضور ﷺ نے حکم دے کر بلوایا جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں انہوں نے گن کر بتائیں، آنحضور ﷺ نے پوچھا تو بغیر دیکھے یاد سے ان سورتوں کو پڑھ سکتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے انہیں تمہارے نکاح میں دیا اس قرآن کی (ان سورتوں کی) وجہ سے جو تمہیں یاد ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | الحديث هنا ص ۷۶۱ تا ص ۷۶۲، ومر الحديث ص ۳۱۰، وص ۷۵۲، ويأتي ص ۷۶۷، وص ۷۶۸، وص ۷۷۰ تا ص ۷۷۱، وص ۷۷۲، وص ۷۷۳ تا ص ۷۷۴، وص ۱۱۰۳، اخرجه مسلم، ابو داؤد، ترمذی فی النکاح.

۲۶۷۸ ﴿بَابُ الْاَكْفَاءِ فِي الدِّيْنِ﴾

وَقَوْلِهٖ "وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا" (الفرقان/۵۴)

نکاح کرنے والوں کا دین میں برابر ہونے کا بیان

اور ارشاد الٰہی: اللہ وہی ہے جس نے پانی (نطفہ) سے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنایا اور تیرا رب بڑی قدرت والا ہے۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ نکاح کے لئے دین میں کفاءت و برابری شرط ہے یعنی کافر مسلمان کا کفو نہیں ہو سکتا۔

تحقیق: اکفاء: بفتح الهمزة الاولى جمع كُفْءٍ بضم الكاف وسكون الفاء بعدها همزة وهو

المثل و النظیر. (عمدہ)

تشریح کفاءت کے معنی ہمسری اور برابری کے ہیں اور یہ کفاءت حق المرأۃ ہے کیونکہ شریف خاندان کی عورت اس کو گوارہ نہیں کریگی کہ کسی کمینے، گھٹیا خاندان کے مرد کی فراش بنے لہٰذا کفاءت ضروری ہے، البتہ عورت کی جانب میں کفاءت ضروری نہیں یعنی مرد شریف اور اعلیٰ خاندان کا ہو اور عورت کمتر خاندان کی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ عدم کفاءت کی صورت میں عار جو لاحق ہوتا ہے وہ عورت کو لاحق ہوتا ہے مرد کو کسی صورت میں لاحق نہیں ہوتا اسلئے کہ عورت شوہر کی ماتحتی میں ہوتی ہے اور اعلیٰ کا ادنیٰ کے ماتحت ہونا موجب عار ہے نہ کہ برعکس لہٰذا عورت کا مرد سے کمتر و کم درجہ ہونا مضر نہیں۔

تنبیه: اس مسئلے میں جزئیات کی تفصیل کے لئے بہشتی زیور کا مطالعہ کیجئے۔

۴۷۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ قال اخبرنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قال اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ بنُ الزُّبَیْرِ عن عَائِشَةَ اَنَّ اَبَاحُذَیْفَةَ بنَ عُتْبَةَ بنِ رَبِیْعَةَ بنِ عَبْدِ شَمْسٍ و کانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم تَبَنّٰی سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ بِنْتَ اَخِیْهِ هِنْدَ بِنْتَ الوَلِیْدِ بنِ عُتْبَةَ بنِ رَبِیْعَةَ وَهُوَ مَوْلًی لِامْرَاَةٍ مِنَ الاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰی النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم زَیْدًا. و کانَ مَنْ تَبَنّٰی رَجُلًا فی الجَاهِلِیَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَیْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِیْرَاثِهِ حتی اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُدْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ اِلٰی قَوْلِه وَمَوَالِیْكُم فرُدُّوا اِلٰی آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ یَعْلَمْ لَه اَبٌ کانَ مَوْلًی وَاَخًا فِی الدِّیْنِ فجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَیْلِ بنِ عَمْرٍو القُرَشِیِّ ثُمَّ العَامِرِیِّ وَهِیَ امْرَاَةُ اَبِی حُذَیْفَةَ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقَالَتْ یارسولَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا نَرٰی سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰه فِیْهِ مَاقَدْ عَلِمْتَ فذَكَرَ الحَدِیْثَ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس (ھشم جو حضرت معاویہؓ کے ماموں تھے) نے جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک تھے حضرت سالمؓ بن معقل کو لے پالک (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا اور اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے ان کا نکاح کر دیا اور سالمؓ ایک انصاری عورت کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے زیدؓ کو متبنیٰ (لے پالک) بنایا تھا زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو متبنیٰ بنالیتا تو لوگ اس کو اسی کی طرف منسوب کر کے پکارتے (یعنی اس کا بیٹا کہتے) اور وہ متبنیٰ اس کی میراث کا وارث ہوتا تھا (یعنی مرنے کے بعد ترکہ پاتا تھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ" (ان لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو) ارشاد الٰہی: وموالیکم تک۔ تو لوگ انہیں ان کے اصلی باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارنے لگے اب جس کے حقیقی باپ کا علم نہ ہوتا اسے مولیٰ اور دینی بھائی کہا جاتا، پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری جو ابوحذیفہ کی بیوی ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! ہم تو سالم

کو بیٹا سمجھتے تھے اب اللہ نے جو حکم نازل فرمایا وہ آپ کو معلوم ہے پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من تزويج ابى حذيفة بنت اخيه هند السالم الذى تبناه وهو مولى لامراة من الانصار ولم يعتبر فيه الكفاءة الا فى الدين. (مطلب یہ ہے کہ سالم غلام تھے مگر ابوحذیفہؓ نے اپنی بھتیجی کا جو شرفائے قریش میں سے تھیں ان سے نکاح کردیا تو معلوم ہوا کہ کفاءت میں صرف دین کا لحاظ واتحاد کافی ہے)۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۲، ومر فى المغازى ص۵۷۰۔

۴۷۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَااَجِدُنِى اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّى وَاشْتَرِطِى وَقُولِى اَللّٰهُمَّ مَحِلِّى حيثُ حَبَسْتَنِى وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت ﷺ کے چچا تھے) اور آپ ﷺ نے ضباعہ سے فرمایا شاید تونے حج کا اردہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا حج کر (یعنی حج کا احرام باندھ لے) اور احرام باندھتے وقت شرط لگادے اور کہہ لے کہ اے اللہ! تو مجھ کو جہاں پر روک دیگا میں وہیں احرام کھول ڈالونگی (یعنی مرض کی وجہ سے جہاں تو روک دیگا میں اس وقت حلال ہوجاؤنگی) اور حضرت ضباعہؓ حضرت مقداد بن اسودؓ کی زوجیت میں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وكانت اى ضباعة تحت المقداد بن الاسود". یعنی ضباعہ بنت زبیر قریشی ہاشمی حضرت مقداد بن اسودؓ کے نکاح میں تھیں اور مقدادؓ قریشی نہیں تھے اس سے معلوم ہوا کہ صرف دین میں کفاءت شرط ہے نسب وخاندان میں کفاءت وہمسری صحت نکاح کے لئے شرط نہیں، بخاریؒ کا مقصد ظاہر ہوگیا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۲، ومر الحديث ص۵۷۰۔

جمہور کے نزدیک کفاءت صحت نکاح کے لئے اگرچہ شرط نہیں ہے مگر معتبر ضرور ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے کہ کفاءت نکاح میں معتبر ہے پس اگر کوئی عورت اپنا نکاح غیر کفو سے کرے تو اولیاء کو زوجین کے درمیان تفریق کرنے کا حق ہے دفعًا لضرر العار عن انفسهم.

جواب: اجيب باحتمال انها واولياؤها اسقطوا حقهم من الكفاءة. (قس)

بہرحال اگر مرد عالم فاضل متقی اور پرہیزگار ہو تو وہ اپنے سے اعلیٰ نسب کا کفو ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم

۴۷۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيٰى عن عُبَيْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بنُ اَبِي سَعِيْدٍ عن اَبِيْهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال تُنْكَحُ المَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، اور اس کے خاندانی (عزت) کی وجہ سے، اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے، اور تو دیندار عورت سے (نکاح کر کے) کامیابی حاصل کر (جس کے اخلاق واطوار اچھے ہوں ورنہ) تیرا ہاتھ خاک آلود ہو (یعنی آخر میں تجھ کو ندامت ہوگی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وَلِدِيْنِهَا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۲۔

۴۷۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِي حَازِمٍ عن اَبِيْهِ عن سَهلٍ قال مَرَّ رَجُلٌ علٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال مَاتقُولُونَ فى هذا قالوا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشَفَّعَ وَاِنْ قالَ اَنْ يُسْتَمَعَ قال ثمّ سَكَتَ فمَرَّ رَجُلٌ مِن فُقَرَاءِ المُسْلِمِيْنَ فقالَ ماتقُولُونَ فى هٰذا قالوا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لايُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لايُشَفَّعَ واِنْ قالَ اَنْ لايُسْتَمَعَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هٰذا خَيْرٌ مِن مِلْءِ الاَرْضِ مِثْلِ هٰذا. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو مالدار تھے) رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے (حاضرین سے) پوچھا کہ ان کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ (یہ کیسا شخص ہے؟) لوگوں نے عرض کیا یہ اس لائق ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات بغور سنی جائے، حضرت سہلؓ نے بیان کیا کہ یہ سن کر حضور اقدس ﷺ خاموش رہے پھر غریب فقیر مسلمانوں میں سے ایک صاحب (جعیل بن سراقہؓ) گذرے تو حضور ﷺ نے پوچھا کہ ان کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا یہ اس لائق ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کریں تو سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو سنا نہ جائے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اس پہلے شخص کی طرح دنیا بھر سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "هذا خير" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۲، ويأتي ص ۹۵۴۔

تشریح حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کفو میں دراصل دیندار ہی ہونا ضروری ہے کوئی بے دین آدمی کتنا ہی مالدار ہو ایک دیندار عورت کا کفو نہیں ہوسکتا۔

هذا خير الخ اى هذا الفقير خير من ملء الارض مثل هذا الغنى واطلاقه التفضيل على الغنى المذكور لايلزم منه تفضيل كل فقير على كل غنى كما لايخفى. (قس)

﴿ بَابُ ۲۶۷۹ الْاَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةِ ﴾

مال میں کفو، اور غریب کا مالدار عورت سے نکاح کرنے کا بیان

۴۷۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حدثنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عن ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ "وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى" قالتْ يَاابْنَ اُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ اَنْ يَّنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عن نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوا فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قالتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بعدَ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ "وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ" الى قوله "وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ" فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ اَنَّ الْيَتِيمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ ومالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عنها فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَاَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قالتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَنْكِحُوهَا اِذَا رَغِبُوا فِيهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰى فِي الصَّدَاقِ ﴾

ترجمہ عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آیت کریمہ "وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى" (سورہ نساء) کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہؓ نے کہا اے میرے بھانجے! یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور وہ ولی اس کی خوبصورتی اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اس سے نکاح کرلینا چاہتا ہو) لیکن اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ اس صورت میں انہیں نکاح کی اجازت ہے جب وہ ان کا مہر انصاف سے پورا ادا کریں گے (اگر وہ ایسا نہ کریں تو) آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زیر پرورش لڑکی کے سوا نکاح کرلیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ" الی قولہ

وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْکِحُوهُنَّ تک نازل کی (سورہ نساء) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور مالدار ہو تو ان کے ولی ان کے ساتھ نکاح میں اور ان کے خاندان میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے نکاح کر لیتے ہیں، لیکن جب ان میں حسن و جمال کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ اسے چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا آیت کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس یتیم لڑکی کو اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی طرف کوئی رغبت و میلان نہ ہو اسی طرح انہیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف رغبت ہو تو ان سے نکاح کریں مگر یہ کہ اس یتیم لڑکی کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی اس کا پورا حق ادا کریں تب اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الرجل اذا كان ولى اليتيمة الغنية وهو فقير يجوز له ان يتزوجها اذا اقسط فى صداقها وعدل فصح ان الكفاءة معتبرة فى المال.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۶۲ تا ص۷۶۳، ومر الحديث ص۳۳۹، وص۳۸۷، وص۶۵۸، وص۶۶۱، وص۷۵۸، ويأتى ص۷۷۰، وص۷۷۲، ومسلم، وابو داؤد فى النكاح.

۲۶۸۰ ﴿ بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالىٰ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ.

اس کا بیان کہ عورت کی نحوست سے بچا جائے

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: ''اے مسلمانو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے تمہارے دشمن ہیں''۔ (سورہ تغابن ر۱۴)

تحقیق و تشریح الشؤم بضم المعجمة بعدها واو ساكنة وقد تهمز وهو ضد اليمن. (فتح) یعنی برکت کی ضد یعنی نحوست۔ واضح رہے کہ یہاں نحوست کے معنی بدفالی کے نہیں بلکہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو، بداخلاق زبان دراز ہو، آیت کریمہ میں من ازواجکم الخ میں مِن تبعیضیہ سے معلوم ہوا کہ بعض عورت منحوس ہوتی ہے جس کی بداخلاقی و زبان درازی سے شوہر پریشان رہتا ہے۔

۴۷۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حدثنى مَالِكٌ عن ابنِ شِهَابٍ عن حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابنى عَبْدِاللهِ بنِ عُمَرَ عن عبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال الشُّؤْمُ فى الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست عورت، گھر اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے (یعنی نحوست اور بے برکتی اگر ہو سکتی ہے تو ان مذکورہ میں ہو سکتی ہے)۔

نحوست سے مراد مذکور ہو چکی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۳، ومر الحديث ص ۴۰۰، ويأتي ص ۸۵۶، وص ۸۵۹ بطوله فيهما.

۴۷۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مِنْهالٍ قالَ حدثنا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ قال حدثنا عُمَرُ بنُ محمَّدٍ العَسْقَلانِيُّ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عُمَرَ قال ذَكَرُوا الشُّؤمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنْ كَانَ الشُّؤمُ فى شَيءٍ ففى الدَّارِ وَالمَرْأَةِ وَالفَرَسِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے نحوست کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۳۔

۴۷۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مَالِكٌ عن اَبِي حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال اِنْ كَانَ فى شَيءٍ فَفِي الفَرَسِ وَالمَرْأَةِ وَالمَسْكَنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوتی۔ (معلوم ہوا کہ دراصل نحوست کسی چیز میں نہیں اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۳۔

۴۷۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا شُعْبَةُ عن سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قال سَمِعْتُ اَبَاعُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عن اُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَاتَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ مردوں کو نقصان پہنچانے والا نہیں چھوڑا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الشؤم اشد منهن الخ.

تعددموضعہ والحدیث ھنا ص۷۶۳۔

۲۶۸۱ ﴿ بَابُ الحُرَّةِ تَحْتَ العَبْدِ ﴾

آزاد عورت غلام کی زوجیت میں ہو (جائز ہے)

۴۷۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن رَبِيْعَةَ بنِ اَبِي عبدِ الرَّحْمٰنِ عنِ القَاسِمِ بنِ محمَّدٍ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ فِی بَرِيْرَةَ ثَلاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فخُيِّرَتْ وقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم الوَلاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم وبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَاُدْمٌ مِنْ اُدْمِ البَيْتِ فقالَ اَلَمْ اَرَ البُرْمَةَ فقِيْلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَاتَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قال هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہؓ کی ذات سے تین احکام معلوم ہوئے وہ آزاد ہوئیں تو انہیں اختیار دیا گیا (کہ اپنے سابق شوہر کے نکاح میں رہے یا اس سے الگ ہو جائے) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے، اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی آگ پر تھی (یعنی گوشت کی ہانڈی چولہے پر تھی) اور آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا کوئی سالن لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا (چولھے پر) ہانڈی (گوشت کی) تو میں نے دیکھی تھی؟ عرض کیا گیا کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہؓ کو صدقہ میں ملا تھا اور آپ ﷺ صدقہ نہیں کھاتے ارشاد فرمایا وہ بریرہ کے لئے صدقہ ہے اب ہمارے لئے ان کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم کھا سکتے ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان زوج بريرة كان عبدًا.

تعددموضعہ والحدیث ھنا ص۷۶۳، ومر الحدیث ص۶۵، وص۲۰۲، باقی کے لئے نصر الباری پنجم ص۱۵۹ر دیکھئے، وأخرجه مسلم فی الزکاة والعتق والنسائی فی الطلاق.

۲۶۸۲ ﴿ بَابٌ لَايَتَزَوَّجُ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى "مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ" وقال عَلِيُّ بنُ الحُسَيْنِ يَعْنِي مَثْنٰى اَوْ ثُلَاثَ اَوْرُبَاعَ وقولُه جَلَّ ذِكْرُه اُولِی اَجْنِحَةٍ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ يعنی مثنٰی اَوْثُلاثَ اَوْرُبَاعَ.

چار سے زیادہ عورتیں (بیک وقت) نکاح میں نہیں رکھ سکتے

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "دو بیویاں رکھو یا تین یا چار" (واؤ بمعنی او ہے) اور حضرت علی بن حسین (یعنی امام

زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم) نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دو دو رکھو یا تین تین، یا چار چار (مطلب یہ ہے کہ واؤ بمعنی او ہے) جیسے سورہ فاطر میں اس کی نظیر موجود ہے "اُولی اجنحة مثنیٰ وثلث ورباع" یعنی دو پنکھ والے فرشتے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھ والے (مطلب یہ ہے کہ یہاں بھی واؤ بمعنی او ہے)۔

۴۷۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ قال اخبرنا عَبْدَةُ عن هشام عن اَبِیْهِ عن عائشةَ "فَاِنْ خِفْتُمْ اَلاَّ تُقْسِطُوا فی الیَتٰمٰی" قال الیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِیُّهَا فَیَتَزَوَّجُهَا علی مَالِهَا وَیُسِیْئُ صُحْبَتَهَا وَلَا یَعْدِلُ فی مَالِهَا فَلْیَتَزَوَّجْ مَنْ طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ان خفتم" الآیہ (اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کرسکو گے) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو ولی اس سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرتے اور اچھی طرح اس سے سلوک نہ کرتے اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کرتے تو ایسے شخص کو چاہئے اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۷۶۳، ومر الحدیث ص۳۳۹، کتاب التفسیر ص۶۵۸، وص۶۶۱، وص۷۵۸، ویاتی ص۷۷۰، وص۷۷۲۔

مقصد ائمہ اربعہ اور جمہور علماء اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ ایک شخص ایک وقت میں چار سے زیادہ عورتیں اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا اگر چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح باطل ہوگا۔

روافض وخوارج کا رد روافض نے ایک وقت میں نو بیویوں کی اجازت دی ہے وہ کہتے ہیں کہ "ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع" واؤ کے ساتھ ہے جو جمع کے لئے آتا ہے پس معنی ہوئے دو اور تین مجموعہ پانچ ہوئے اور رباع چار مجموعہ نو ہوئے۔

امام بخاریؒ نے امام زین العابدین علی بن حسینؒ کا قول لاکر بتلایا کہ آیت کریمہ میں واؤ بمعنی او ہے، بخاریؒ نے امام زین العابدینؒ کا قول لاکر خاص کر اس لئے رد کیا کہ روافض امام زین العابدین کو امام کہتے ہیں اور بہت مانتے ہیں حتی کہ روافض ان کو معصوم مانتے ہیں۔

خوارج خارجیوں نے اٹھارہ تک جائز کہا ہے کہ مثنیٰ وغیرہ معدول ہے عدد مکرر سے یعنی مثنیٰ کے معنی ہیں دو دو، تو یہ چار ہوئے اور ثلاث کے معنی ہیں تین تین، یہ چھ ہوئے مجموعہ دس ہوئے اور رباع کے معنی چار چار، مجموعہ آٹھ ہوئے تو اب اٹھارہ ہوگئے۔

﴿بابُ۲۶۸۳ وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي اَرْضَعْنَكُمْ ...﴾

وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

اس بات کا بیان کہ تم پر تمہاری وہ مائیں حرام ہیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے

اور (حدیث نبوی کا بیان کہ) جو رشتہ نسب (خون) سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت (دودھ) سے بھی حرام ہوتا ہے۔

۴۷۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حَدَّثَنِي مالِكٌ عن عبدِ اللهِ بنِ اَبِي بَكْرٍ عن عَمْرَةَ بِنْتِ عبدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوجَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاذِنُ فِى بَيْتِ حَفْصَةَ قالتْ فَقُلْتُ يارسولَ اللهِ! هذا رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ فى بَيْتِكَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اُرَاهُ فُلاَنًا لِعَمِّ حفصةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قالتْ عَائِشَةُ لو كانَ فُلاَنٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَاتُحَرِّمُ الوِلاَدَةُ. ﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت عائشہؓ نے سنا کہ ایک صاحب ام المومنین حضرت حفصہؓ کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص حفصہ کا رضاعی چچا ہے تو حضرت عائشہؓ نے اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق عرض کیا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو میرے پاس آتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! بیشک رضاعت بھی ان لوگوں کو حرام کرتی ہے جسے ولادت حرام کرتی ہے۔ (یعنی نسبی رشتے کی طرح رضاعی رشتے بھی ہیں تو جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ سب رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں سوائے چند مستثنیات کے جو کتب فقہ میں مذکور ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للشق الثانى من الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۴، ومر الحديث ص ۳۶۱، وص ۴۳۸۔

۴۷۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيٰى عن شُعْبَةَ عن قَتَادَةَ عن جابِرِ بنِ زَيْدٍ عن ابنِ عباسٍ قال قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ الاَ تَزَوَّجُ ابنَةَ حَمْزَةَ قال اِنَّهَا ابنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وقال بِشْرُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قال سَمِعْتُ جَابِرَ بنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا (والقائل ہو علی بن ابی طالبؓ) کہ آپ حضرت حمزہؓ

کی بیٹی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور بشر بن عمر نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن زید سے اس طرح حدیث کی ہے۔

(امام بخاریؒ کا مقصد اس سند کے لانے سے یہ ہے کہ قتادہ کا سماع جابر بن زید سے ثابت ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للشق الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۴، ومر الحديث ص ۳۶۰۔

۴۷۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا الحَكَمُ بنُ نَافِعٍ قال اخبرنا شُعَيبٌ عنِ الزُّهرِيِّ قال اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ اَبِي سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يارسولَ اللّٰهِ! انْكِحْ اُخْتِي بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ فقال اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ ذٰلِكَ لايَحِلُّ لِي قلتُ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قال بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قلتُ نَعَمْ فقالَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِي حَجْرِي مَاحَلَّتْ لِي اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ قال عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِي لَهَبٍ كانَ اَبُولَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا مَاتَ اَبُولَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قال لَهُ مَاذَا لَقِيْتَ قال اَبُولَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ اَنِّي سُقِيْتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ. ﴾

ترجمہ | زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیانؓ کی بیٹی سے نکاح کر لیجئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ (کہ تمہاری سوکن تمہاری بہن بنے؟) میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ کے لئے تنہا میں ہی نہیں ہوں (یعنی بغیر سوکن کے تو میں اب بھی نہیں ہوں اگر میں اکیلی آپ کی بیوی ہوتی تو پسند نہ کرتی) اور میں پسند کرتی ہوں کہ خیر میں میری بہن میری شریک ہو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے (لانہ جمع بین الاختین اور جمع بین الاختین ناجائز ہے) ام حبیبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میری پرورش میں میری ربیبہ نہ ہوتی (یعنی میری بیوی کی بیٹی نہ ہوتی) جب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی اس لئے کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ (دونوں) کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے دیکھو تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ سے نکاح کرنے کے لئے نہ کہو، عروہ راوی نے بیان کیا کہ ثویبہ

ابولہب کی لونڈی تھی ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا (جب اس نے آنحضرت ﷺ کے پیدا ہونے کی خبر ابولہب کو دی تھی) پھر اس نے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا تھا پھر جب ابولہب مر گیا تو ابولہب کے ایک رشتہ دار (حضرت عباسؓ) نے خواب میں ابولہب کو برے حال میں دیکھا تو خواب ہی میں پوچھا کیسی گذری؟ کیا حال ہے؟ ابولہب نے کہا جب سے میں تم لوگوں سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا مگر ایک ذرا سا پانی (پیر کے دن) مل جاتا ہے (ابولہب نے اپنے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے درمیان ایک گڑھے کی طرف اشارہ کیا) یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔

زینب بنت ابی سلمہ | یہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی صاحبزادی تھیں جو ان کے سابق شوہر حضرت ابوسلمہ سے تھیں ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا مختصر حال جلد نہم ص ۶۲۴ر میں گذر چکا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في الشق الثاني.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۴، ویاتی ص ۷۶۵، وص ۷۶۶، وص ۷۶۸، وص ۸۰۹، ابوداؤد اول ص ۲۸۰ تا ص ۲۸۱۔

﴿ بَابُ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ ﴾ ۲۶۸۴

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى "حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ" وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيْلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرِهِ.

اس شخص کی دلیل جس نے کہا دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں

(یعنی دو سال کے بعد رضاعت سے حرمت نہ ہوگی) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ الآية (سورہ بقرہ ر۲۳۳) دو پورے سال اس شخص کے لئے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے۔ (ورنہ اس میں کمی بھی جائز ہے) اور رضاعت کم ہو تو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی، (یہ ضروری نہیں کہ پانچ بار چوسے۔ قليل الرضاع وكثيره سواء اذا حصل في مدة الرضاع يتعلق به التحريم.) (ہدایہ)

۴۷۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قال حدثنا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ عن اَبِيْهِ عن مَسْرُوْقٍ عن عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فقالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فقالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ بدل گیا گویا کہ آپ ﷺ نے اس کو پسند نہیں فرمایا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ

میرا رضاعی بھائی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو سوچ سمجھ کر کہو کون تمہارا بھائی ہے؟ رضاعت وہی معتبر ہے جو بچپنے میں بھوک بند کرے۔ (یعنی جب دودھ کے سوا دوسری غذا نہیں ہوتی یعنی دو برس کے اندر دودھ پیا ہو)۔

تشریح یہ شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے جیسا کتاب الشہادات ص ۳۶۱ ر میں تصریح ہے: "قلت اخی من الرضاعة".

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: "قال فی الفتح لم الف علی اسمه واظنه ابنا لابی قعیس. (قس) اور یہ ابو قعیس حضرت عائشہؓ کے رضاعی باپ تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فانما الرضاعة من المجاعة" لان الترجمة فی ذکر الرضاع.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۶۴، ومر الحديث ص ۳۶۱۔

﴿ بَابُ لَبَنِ الفَحْلِ ﴾ ۲۶۸۵

الفحل بفتح الفاء وسكون الحاء المهملة الرجل (قس) الماء به الزوج، ای فی بيان حكم لبن زوج المرأة المرضعة ونسبة اللبن اليه مجازية لانه السبب فيه.

مطلب یہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت رضیع کی رضاعی ماں ہوجاتی ہے اور مرضعہ کا زوج رضیع کے لئے رضاعی باپ ہوجاتا ہے جس سے رضیع اور مرضعہ کے درمیان حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے اسی طرح رضیع اور زوج مرضعہ کے درمیان حرمت نکاح ثابت ہوجاتی ہے۔

۴۷۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ عن عائِشَةَ اَنَّ اَفْلَحَ اَخا اَبِي القُعَيْسِ جاءَ يَسْتَاذِنُ عَلَيْها وَهُوَ عَمُّها مِنَ الرَّضاعَةِ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الحِجَابُ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَه فلمَّا جاءَ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَاَمَرَنِي اَنْ آذَنَ لَه. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح نے انکے یہاں اندر آنے کی اجازت چاہی اور وہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اندر آنے کی اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آنحضور ﷺ کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے متعلق بتایا تو آنحضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اندر آنے کی اجازت دیدوں۔ (کیونکہ وہ میرے رضاعی چچا تھے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ثبوت الحرمة بين عائشة وبين افلح المذكور

الذی هو عمها من الرضاع فلذلك اذن لها بدخول افلح علیها.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص۴۷۶۴، ومر الحدیث ص۳۶۰، وص۷۰۷، ویاتی ص۷۸۸، وص۹۰۹۔

تشریح | اکثر علماء وائمہ اربعہؒ کا یہی قول ہے کہ جیسے دودھ پلانے سے مرضعہ حرام ہو جاتی ہے ویسے ہی اس مرضعہ کا وہ خاوند بھی جس خاوند کے جماع کی وجہ سے عورت کو دودھ ہوا ہے۔ واللہ اعلم

۲۶۸۶ ﴿ بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ ﴾

دودھ پلانے والی کی شہادت کا بیان

یعنی اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاعت کی گواہی دے یعنی دعویٰ کرے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

۴۷۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قال اخبرنا اَيُّوبُ عن عبدِ اللّٰهِ بن اَبِي مُلَيْكَةَ قال حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عن عُقْبَةَ بنِ الحارِثِ قال وَقَدْ سَمِعْتُه مِنْ عُقْبَةَ لٰكِنِّي لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قال تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي اِنِّي قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قلتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قال كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَاَشَارَ اِسْمَاعِيْلُ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِي اَيُّوبَ. ﴾

ترجمہ | عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ انہوں نے عقبہ بن حارثؓ سے، عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث خود عقبہؓ سے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کے واسطہ سے سنی ہوئی حدیث زیادہ یاد ہے حضرت عقبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت (ام یحیٰ بنت ابی اہاب) سے نکاح کیا پھر ایک کالی عورت ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹی ہے (آپ ﷺ کو عقبہؓ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گذرا) آپ ﷺ نے عقبہؓ سے (یعنی مجھ سے) چہرہ مبارک پھیر لیا پھر میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اب تو اس عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے؟ جبکہ ایک عورت کہہ چکی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو۔ اس حدیث کے راوی اسماعیل بن ابرہیم نے اپنی شہادت

اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا جیسے ایوب سختیانیؒ نے اس حدیث کو روایت کرتے وقت اشارہ کیا تھا۔ (یعنی ایوب کا اشارہ نقل کر رہے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "قال كيف بها" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۶۴ تا ص ۷۶۵، ومر الحديث ص ۱۹، وص ۲۷۶، وص ۳۶۰، وص ۳۶۳۔

تشریح مفصل ومدلل تشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری اول ص ۴۳۶ تا ص ۴۳۷۔

﴿باب ۲۶۸۷ مَايَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ" اِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهِ "اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا" وقال انسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ لَايَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهٗ مِنْ عَبْدِهٖ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وقال ابْنُ عَبَّاسٍ مَازَادَ عَلٰى اَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَاُمِّهٖ وَابْنَتِهٖ وَاُخْتِهٖ.

عورتوں میں سے جو حلال ہیں (یعنی جن سے نکاح کرنا جائز ہے)

اور جو حرام ہیں (یعنی جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے) ان کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الآية (سورہ نساء) کا بیان، حرام کردی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں، ارشاد الٰہی ان اللہ کان علیمًا حکیمًا تک۔

وقال انس الخ: اور حضرت انسؓ نے فرمایا: والمحصنٰت من النساء سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں (اس عورت سے بھی نکاح حرام ہے جو کسی کے نکاح میں ہے تاوقتیکہ وہ بذریعہ طلاق یا وفات زوج نکاح سے جدا نہ ہو جائے اور عدت پوری نہ کر لے)

اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو تو اس کو غلام سے چھین کر یعنی طلاق دلوا کر اس سے صحبت کرے، لیکن اکثر مفسرین و جمہور کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خاوند والی عورتیں لڑائی میں قید ہو کر آئیں اور تمہاری لونڈیاں بنیں تو اس سے جماع کرنا درست ہے گو ان کے خاوند کافر دار الکفر میں زندہ موجود ہوں اور طلاق بھی نہ دی ہو۔

وقال لاتنکحوا الخ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں۔

وقال ابن عباسؓ: اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا چار بیویوں سے زیادہ حرام ہے۔ (یعنی چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرنا حرام ہے) جیسے اپنی ماں، اپنی بیٹی اور بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وقال لَنَا اَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ حدثنا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ عن سُفْيَانَ قال حَدَّثَنِي حَبِيْبٌ عن سَعِيْدٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ" الآية وَجَمَعَ عبدُ اللّٰهِ بنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابنَةِ عَلِيٍّ وامْرَأَةِ عَلِيٍّ وقال ابنُ سِيرِيْنَ لابَأسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قال لابَأسَ بِهِ وَجَمَعَ الحَسَنُ بنُ الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَي عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيْعَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ تَحْرِيْمٌ لِقَوله تَعَالَى "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَاوَرَاءَ ذٰلِكُمْ" قال ابنُ عباسٍ إِذَا زَنَا بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امرَأَتُهُ وَيُرْوٰى عن يَحْيَى الكِنْدِيِّ عنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ مَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ اَدْخَلَه فِيْهِ فلا يَتَزَوَّجَنَّ اُمَّه وَيَحْيَى هٰذا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وقال عِكْرِمَةُ عنِ ابنِ عبّاسٍ إِذَا زَنَا بِهَا لاتَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عن اَبِي نَصْرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ حَرَّمَه وَاَبُونَصْرٍ هٰذا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ عنِ ابنِ عَبّاسٍ وَرُوِيَ عن عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ وجَابِرِ بنِ زَيْدٍ وَالحَسَنِ وَبَعْضِ اَهْلِ العِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وقال اَبُوهُرَيْرَةَ لاتَحْرُمُ عَلَيْهِ حتى يُلْزِقَ بِالأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعُ وَجَوَّزَه ابنُ المُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وقالَ الزُّهْرِيُّ قال عَلِي لاتَحْرُمُ وَهٰذَا مُرْسَلٌ.

ترجمہ اور ہم سے امام احمد بن حنبلؒ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوریؒ سے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نسب سے (خون کی رو سے) تم پر سات (عورتیں) حرام کی گئیں اور صہر سے (سسرالی رشتہ سے) سات حرام کی گئیں پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ" الآية (سورہ نساء/۲۳)

وقال لنا أحمد بن حنبل وهو الإمام المشهور وأخذ البخاري عنه مذاكرة ولم يقلا حدثنا ولا اخبرنا.

وجمع عبدالله بن جعفر الخ: اور عبداللہ بن جعفر (ابن ابی طالب) نے جمع کیا حضرت علیؓ کی صاحبزادی (زینب) اور حضرت علیؓ کی بیوی (لیلیٰ بنت مسعود) کے درمیان، اور ابن سیرین نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور حسن بصریؒ نے ایک مرتبہ اس کو مکروہ کہا پھر کہنے لگے اس میں کوئی حرج نہیں۔

تشریح حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ نے حضرت علیؓ کی صاحبزادی زینب سے نکاح کیا اور انہی کے ساتھ ان کی بیوی لیلیٰ بنت مسعود سے نکاح کیا اور جب زینب کا انتقال ہوگیا تو حضرت علیؓ کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم

سے نکاح کیا اس نکاح میں کوئی حرج نہیں اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے حضرت امام حسن بصریؒ نے پہلے مکروہ کہا مگر رجوع کرلیا اور فرمایا لاباس به.

وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيْعَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ تَحْرِيْمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَاءَ ذٰلِكُمْ".

اور حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے چچا کی دو بیٹیوں کے درمیان (یعنی دو چچا کی ایک چچا محمد بن علی اور دوسرے چچا عمر بن علی کی بیٹی) ایک رات میں جمع کیا (نکاح کیا)۔ اور جابر بن زید ابوالشعثاء تابعی نے اس نکاح مذکور کو مکروہ جانا قطع رحمی کی وجہ سے (اسلئے کہ عام طور پر اکثر سوکنوں میں جھگڑا ہوجاتا ہے جو قطع رحم کا سبب بنے گا) اور اس میں تحریم نہیں ہے یعنی یہ حرام نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ان کے سوا اور سب عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں"۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا زَنَا بِاُخْتِ امْرَاَتِهٖ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ.

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کرے تو اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی۔

وَيُرْوٰى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ جَعْفَرٍ مَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ اِنْ اَدْخَلَهٗ فِيْهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ اُمَّهٗ وَيَحْيٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوْفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ.

ترجمہ | یحییٰ بن قیس کندی سے روایت ہے انہوں نے شعبی (یعنی عامر بن شراحیل) سے اور ابوجعفر سے، دونوں نے کہا اگر کوئی شخص (لونڈے سے) لواطت کرے اور دخول کردے تو اس کی ماں سے شادی نہ کرے، اور یہ یحییٰ معروف نہیں ہے ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

لواطت کا حکم | لواطت سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ اس مسئلے میں ائمہ کرام وفقہائے کرام کے درمیان اختلاف ہے، احنافؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ قال ابن بطال اما تحريم النكاح باللواطة فاصحاب ابى حنيفةؒ ومالكؒ والشافعیؒ لايحرمون شيئا. (عمدہ)

ويحيى هذا غير معروف الخ: اس سے مقصد یہ ہے کہ غیر معروف العدالۃ یعنی ان کی عدالت مشہور نہیں ہے، امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں اور ابن حاتم نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے بارے میں کوئی جرح ذکر نہیں کی اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ (قس)

وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا زَنَا بِهَا لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرَّمَهٗ وَاَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ سَمَاعُهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

اور عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں (ساس) سے زنا کرلی تو اس کی بیوی اس

پر حرام نہیں ہوگی، اور ابونصر سے منقول ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے حرام قرار دیا کہ بیوی حرام ہو جائے گی۔
اور ان ابونصر کا ابن عباسؓ سے سماع معروف نہیں ہے۔

تشریح وعدم المعرفة بسماعه هو قول البخاریؒ اور ابوزرعہ نے کہا یہ اسدی ہیں اور ثقہ ہیں اور انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت بھی کی ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ عز وجل کے اس قول کے معنی پوچھے "وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ". (عمدہ)

اس کے بارے میں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: **فان كانت الطريق اليه صحيحة فهو يرد قول البخاری ولا شك ان عدم معرفة البخاری بسماعه من ابن عباس لاتستلزم نفی معرفة غيره به على ان الاثبات اولى من النفی.** (عمدہ)

زنا سے حرمت مصاہرت اگر کوئی اپنی ساس سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوگی یا نہیں؟ یہ فرع ہے اس بات کی کہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ فقہائے اسلام وائمہ کرام میں اختلاف رہا ہے احناف کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اور یہی ثابت ہے ابراہیم نخعیؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ سے، کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو زانی کے اصول وفروع مزنیہ پر اور مزنیہ کے اصول وفروع زانی پر حرام ہو جائیں گے۔ **كما فی الهداية:**

ومن زنٰى بامرأة حرمت عليه امها وبنتها وقال الشافعیؒ الزنا لايوجب حرمة المصاهرة.

تفصیل کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کیجئے۔

وَرُوِیَ عن عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ وجَابِرِ بنِ زَيْدٍ وَالحَسَنِ وَبَعْضِ اَهْلِ العِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ. وقال اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَحْرُمُ عَلَيْهِ حتى يَلْتَزِقَ بِالاَرْضِ يَعْنِی تُجَامِعَ وَجَوَّزَه ابنُ المُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِیُّ وقالَ الزُّهْرِیُّ قال عَلِیٌّ لاتَحْرُمُ وَهٰذَا مُرْسَلٌ.

ترجمہ اور حضرت عمران بن حصینؓ (صحابی) اور جابر بن زیدؒ (تابعی) اور حسن بصریؒ اور بعض اہل عراق (جیسے ابراہیم نخعیؒ امام ابوحنیفہؒ واصحابہ) **كلهم يقولون ان من وطی ام امرأته الخ** سب کا یہی قول ہے جب کسی نے بیوی کی ماں یعنی ساس سے زنا کرلیا تو بیوی حرام ہو جائے گی، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حرام نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین سے چپکا دے یعنی ہمبستری کرلے۔ مطلب یہ ہے کہ بیوی اس وقت تک حرام نہ ہوگی جب تک کہ ساس سے ہمبستری نہ کرلے، اور سعید بن میسبؒ اور عروہ بن زبیرؒ اور زہریؒ کہتے ہیں کہ بیوی حرام نہیں ہوگی۔ اور زہریؒ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مذکورہ صورت میں بیوی حرام نہیں ہوگی اور یہ روایت مرسل یعنی منقطع ہے۔

❁ ❁ ❁

۲۶۸۸ باب قَوْلِهِ "وَرَبَائِبُكُمُ اللاتِي فِي حُجُورِكُمْ ... مِنْ نِسَائِكُمُ اللاتِي دَخَلتُمْ بِهِنَّ.

وقَالَ ابْنُ عبّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيْسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الجِمَاعُ، وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا هُنَّ بَنَاتُهُ فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِأُمِّ حَبِيْبَةَ لاتَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلا أَخَواتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلائِلُ وَلَدِ الأَبْنَاءِ هُنَّ حَلائِلُ الأَبْنَاءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيْبَةَ وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم رَبِيْبَةً لَه إِلٰى مَنْ يَّكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اور جن بیویوں سے تم صحبت کر چکے ہو ان کی وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں تم پر حرام ہیں۔

تشریح واجمعوا على ان الرجل اذا تزوّج امرأة ثم طلقها اوماتت قبل ان يدخل بها حل له تزويج ابنتها وهو قول الحنفية والثوری ومالك والاوزاعی. (عمدہ)

وقال ابن عباسؓ الخ: اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا (قرآن مجید میں) دخول اور مسیس اور لماس (بکسر اللام) سب سے مراد جماع ہی ہے۔ (تفصیل وتشریح کے لئے جلد ۹ رص ۷۷ ارد یکھئے)۔

ومن قال بنات ولدها الخ: اور جس نے کہا عورت (بیوی) کی اولاد کی بیٹیاں اس کی بیٹیاں ہیں تحریم کے معاملے میں (یعنی بیوی کی اولاد کی اولاد مثلاً پوتی اور نواسی بھی حرام ہیں) نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ام حبیبہؓ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نہ پیش کرو۔ وَكَذٰلِكَ حَلائِلُ وَلَدِ الأَبْنَاءِ هُنَّ حَلائِلُ الأَبْنَاءِ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹوں کی بیویوں کے حکم میں ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ بیویوں کے فروع اور فروع کی بیویاں سب حرام ہیں) وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيْبَةَ وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ اور کیا بیوی کی اس بیٹی کو بھی ربیبہ کہیں گے جو ماں کی شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟

تشریح یہ مسئلہ اختلافیہ ہے امام بخاریؒ نے هَل لا کر اسی اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے:

① جمہورؒ کے نزدیک فی حجورکم کی قید اتفاقی ہے بطور شرط یعنی احترازی نہیں ہے چونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ عورت سابق شوہر کی بیٹی کو عقد ثانی کے بعد بھی اپنے پاس رکھتی ہے لہٰذا بیوی کی لڑکی مطلق حرام ہے اگرچہ شوہر کی پرورش میں نہ ہو۔

④ وعند الظاهرية لاتحريم الا اذا كانت فى حجره. (عمدہ) یعنی ظاہریہ کے نزدیک حجر کی قید احترازی ہے یعنی اگر شوہر کی پرورش میں نہیں تو حرام نہیں۔

وَدَفَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم رَبِيبَةً لَه اِلٰى مَنْ يَكْفُلُهَا.

اور نبی اکرم ﷺ اپنی ایک ربیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کوایک شخص (نوفل اشجعی) کے حوالہ کی جواس کی پرورش کرے، معلوم ہوا کہ حضرت زینب بنت ام سلمہ آنحضور ﷺ کی پرورش میں نہیں تھی پھر بھی حضور اقدس ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: لو انها لم تكن ربيبتى فى حجرى ماحلت لى" جیسا کہ باب (۲۶۸۳) کے تحت دوسری حدیث میں یہ ارشاد گذر چکا ہے۔

وَسَمَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ابْنَ ابْنَتِهِ اِبْنًا.

اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسہ (حضرت امام حسنؓ) کو بیٹا فرمایا۔ كما مر فى المناقب.

۴۷۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قال حدثنا سُفْيَانُ قال حدثنا هِشَامٌ عن اَبِيْهِ عن زَيْنَبَ عن اُمِّ حَبِيبَةَ قالت قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قال فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قال اَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرَكَنِي فِيْكَ اُخْتِي قال اِنَّهَا لاتَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قال ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ قلتُ نَعَمْ قال لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَاحَلَّتْ لِي اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلاتَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ اَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هشامٌ دُرَّةُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ام حبیبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ابوسفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا میلان ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نکاح کرلیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کروگی؟ میں نے عرض کیا میں تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری سوکنیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لئے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہوجائے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جاسکتا) میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی دُرّہ کو نکاح کا پیغام بھیج رہے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا ام سلمہؓ کی لڑکی کے پاس؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی مجھے اور اس کے والد (ابوسلمہ) کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (تو وہ میری بھتیجی ہوئی) دیکھو تم لوگ میرے نکاح کے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

اور لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اس میں ام سلمہؓ کی بیٹی کا نام بھی مذکور ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۵ تاص۷۶۶، ومر الحديث ص۷۶۴، ويأتى ص۷۶۸، وص۸۰۹۔

﴿ باب ۲۶۸۹ وَاَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَاقَدْ سَلَفَ ﴾

بابٌ: اى هذا بابٌ (بالتنوين) فى قوله تعالىٰ: "وان تجمعوا بين الاختين" فى موضع رفع عطفًا علىٰ المحرمات اى حرم عليكم الجمع بين الاختين.

یعنی تم پر حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (ایک نکاح میں) جمع کرو سوا اس کے جو گذر چکا (کہ وہ معاف ہے)

۴۷۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عن ابنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْنَبَ ابنَةَ اَبِى سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! اَنْكِحْ اُخْتِى بِنْتَ اَبِى سُفْيَانَ قال وَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِى فى خَيْرٍ اُخْتِى فقالَ النَّبِىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّ ذٰلِكَ لَايَحِلُّ لِى قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ! اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِى سَلَمَةَ قال بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ فقلتُ نَعَمْ قال فَوَاللّٰهِ لَوْلَمْ تَكُنْ فى حَجْرِى مَاحَلَّتْ لِى اِنَّها لَابْنَةُ اَخِى مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِى وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَىَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ. ﴾

ترجمہ | ام المومنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی بیٹی (عزہ) سے آپ نکاح کرلیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرے گی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میں کوئی تنہا تو آپ کے پاس ہوں نہیں (یہاں تو ماشاء اللہ آٹھ سوکنیں موجود ہیں) اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہوجائے، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہے (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! خدا کی قسم! اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا امّ سلمہؓ کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (اس لئے وہ میرے لئے رضاعی بھتیجی ہوگئی) تم لوگ میرے نکاح کے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. (اى فى قوله فلا تعرضن الخ).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۶، ومر الحديث ص۷۶۴، وص۷۶۵ تاص۷۶۶، ويأتى ص۷۶۸، وص۸۰۹۔

﴿ باب ۲۶۹۰ لَاتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ﴾

پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت (یعنی بھتیجی) سے نکاح نہیں کیا جاسکتا

۴۷۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اخبرنا عَبْدُ اللّٰهِ قال اخبرنا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قال نَهٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْخَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وابنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِي عن اَبِى هُرَيْرَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو، اور داؤد بن ابی ہند اور عبداللہ بن عون (دونوں) نے اس حدیث کو شعبی سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۶۶۔

۴۷۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال لَايُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۶۶۔

۴۷۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اخبرنا عبدُ اللّٰهِ قال اخبرنا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يقولُ نَهٰى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا فنُرى خَالَةَ اَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِاَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عن عائِشَةَ قالتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی سے اور عورت کے ساتھ اس کی خالہ سے نکاح کیا جائے (زہریؒ نے کہا) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی (حرام ہونے میں) اسی

درجہ میں ہے اس لئے کہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام جانو جو نسب سے حرام ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص٧٦٦۔

﴿ بَابُ الشِّغَارِ ﴾ ۲۶۹۱

نکاح شغار کا بیان

شغار کی تحقیق شغار بكسر الشين المعجمة وتخفيف الغين المعجمة. (عمدہ) یہ قتال کے وزن پر باب مفاعلة کا مصدر ہے شاغر يشاغر مشاغرة وشِغارًا وهو في اللغة الرفع الخ (عمدہ) شغار کے لغوی معنی رفع کے ہیں کہا جاتا ہے شغر الكلب جب وہ پیشاب کرنے کے لئے ایک ٹانگ اٹھائے، تو چونکہ نکاح شغار میں عقد سے مہر کو اٹھا دیا بنا بریں اس کو شغار کہا گیا۔

شغار کی تعریف خود حدیث سے معلوم ہوگی۔

۴۷۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مَالِكٌ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهٗ الآخرُ ابنَتَهٗ لَيسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ دوسرا اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دے اور دونوں کے درمیان مہر کچھ نہ ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "عن الشغار".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص٧٦٦، ويأتي ص١٠٢٩، واخرجه مسلم، والنسائي، وابوداؤد، والترمذي، وابن ماجه كلهم في النكاح.

تشریح یہ نکاح بالاتفاق ناجائز اور ممنوع ہے کرنے والا گنہگار ہوگا لیکن اگر کوئی کرلے تو کیا حکم ہے؟ اقوال مختلف ہیں:

۱۔ حنفیہ کے نزدیک نکاح ہو جائے گا اور دونوں پر مہر مثل واجب ہوگا۔ ۲۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح باطل ہے۔

حنفیہ کہتے ہیں: لان النكاح مما لايبطل بالشروط الفاسدة وههنا شرط فيه مالا يصلح مهرًا فيبطل شرطه ويصح عقده. والله اعلم

﴿ بَابٌ ۲۶۹۲ هَلْ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِاَحَدٍ ﴾

کیا کوئی عورت کسی (مرد) کیلئے اپنے آپ کو ہبہ کرسکتی ہے؟

تشریح مطلب یہ ہے کہ لفظ ہبہ سے نکاح درست ہوگا یا نہیں؟ جس کی صورت یہ ہے کہ ایک عورت نے ایک مرد سے کہا وهبت نفسي لك، اور مرد نے کہا قبلت اور مہر کا کوئی ذکر نہیں کیا تو اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

① امام شافعیؒ کے نزدیک لفظ ہبہ سے نکاح نہیں ہوگا۔

② وقال ابوحنيفة وأصحابه والثورى ينعقد به العقد ولها صداق المثل. (عمدہ) صاحب ہدایہ فرماتے ہیں: وينعقد بلفظ النكاح والتزويج والهبة والتمليك والصدقة وقال الشافعيؒ لاينعقد الا بلفظ النكاح والتزويج.

۴۷۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَلَامٍ قال حدثنا ابنُ فُضَيْلٍ قال حدثنا هِشَامٌ عن اَبِيْهِ قال كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ مِنَ اللَّائِى وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا تَسْتَحْيِى الْمَرْأَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فلمَّا نَزَلَتْ "تُرْجِى مَنْ تَشَاءُ مِنهُنَّ" قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! مَااَرٰى رَبَّكَ اِلاَّ يُسَارِعُ فى هَوَاكَ - رَوَاهُ اَبُوسَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ ومُحَمَّدُ بنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. ﴾

ترجمہ عروہ نے بیان کیا کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا تھا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرتے شرماتی نہیں؟ پھر جب آیت "تُرْجِى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ" (سورہ احزاب/۵۱) نازل ہوئی تو میں نے کہا یارسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس حدیث کو ابوسعید (محمد بن مسلم بن ابی الوضاح) مؤدب اور محمد بن بشر اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من اول الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۶۶، ومر الحديث ص۷۰۶۔

* * *

﴿ باب ۲۶۹۳ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ ﴾

حالت احرام میں نکاح کا بیان

۴۷۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حدثنا ابنُ عُيَيْنَةَ قالَ حدثنا عَمْرٌو قال اخبرنا جابِرُ بنُ زَيْدٍ قال اَنْبَانَا ابنُ عبّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت میمونہؓ سے) احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷٦٦، ومر الحديث ص ۲۴۸، وفي المغازي ص ٦١١۔

تشریح | مفصل ومدلل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۳۱۸۔

﴿ باب ۲۶۹۴ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ اَخِيْرًا ﴾

رسول اللہ ﷺ نے آخر میں نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا

۴۷۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اِسْمَاعِيلَ قالَ حدثنا ابنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يقولُ اَخْبَرَنِي الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ وَاَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ عن اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا قالَ لِابنِ عباسٍ اِنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ. ﴾

ترجمہ | حسن بن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبداللہ بن محمد بن علی نے اپنے والد (محمد بن حنفیہ) سے خبر دی کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷٦۷، ومر في المغازي ص ٦۰٦، ويأتي ص ۸۳۰، وص ۱۰۲۹ تا ص ۱۰۳۰۔

۴۷۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِي جَمْرَةَ قال سَمِعْتُ ابنَ عَبّاسٍ سُئِلَ عن مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فقالَ لَه مَوْلًى لَه اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الحَالِ الشَّدِيْدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ اَوْنَحْوَهُ فقالَ ابنُ عَبّاسٍ نَعَم. ﴾

ترجمہ | ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا ان سے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کے متعلق

پوچھا گیا تو انہوں نے اجازت دی پھر ان کے ایک غلام (عکرمہ) نے ان سے کہا یہ اجازت سخت حالت میں تھی اور عورتوں میں کمی تھی یا اس کے مثل کسی ضرورت سے، تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہاں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يتضمن النهي عن الترخيص المطلق فافهم. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۷۔

۴۷۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قال حدثنا سُفْيَانُ قال عَمْرٌو عنِ الحَسَنِ بنِ محمَّدٍ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بنِ الاَكْوَعِ قال كُنَّا في جَيْشٍ فاتانا رسولُ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ اِنَّه قَدْاُذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وقال ابنُ اَبِي ذِئبٍ حَدَّثَنِي اِياسُ بنُ سَلَمَةَ بنِ الاَكْوَعِ عن اَبِيْهِ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فعِشْرَةُ مَابَيْنَهُمَا ثَلاثُ لَيَالٍ فاِنْ اَحَبَّا اَنْ يَّتَزَايَدَا اَوْيَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَاأَدْرِي اَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ مَنْسُوخٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک لشکر میں تھے پھر ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد آیا (قيل انه بلال. (عمدہ، قس) کہنے لگا تم لوگوں کو متعہ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے اس لئے تم لوگ نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو مرد اور عورت آپس میں طے کرلیں (اور کوئی مدت معین نہ کریں) تو (کم سے کم) تین رات مل کر رہیں پھر اگر دونوں مدت بڑھانا چاہیں یا چھوڑنا چاہیں تو چھوڑ دیں (یعنی طرفین کی رضامندی پر اجازت ہے) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم صرف خاص ہم لوگوں کے لئے تھا یا سب کے لئے عام ہے۔

قال ابو عبداللہ: امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ خود حضرت علیؓ نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح متعہ کی حلت منسوخ ہوگئی (جیسا کہ حدیث گذر چکی کہ حضور اقدس ﷺ نے خیبر کے دن نکاح متعہ سے منع فرمادیا)۔

تشریح | نکاح متعہ کی تحقیق و مفصل مدلل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۲۸۲۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قال ابوعبد الله وبيّنه علي عن النبي صلى الله

عليه وسلم انه منسوخ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۷۔

﴿بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ﴾ ۲۶۹۵

کسی عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد پر پیش کرنا (تا کہ وہ اس سے نکاح کر لے)

۴۷۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدثنا مَرْحُومٌ قال سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قال كُنْتُ عندَ اَنَسٍ وعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قال اَنَسٌ جاءَتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يارسولَ اللّٰهِ! أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فقالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَااَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْءَتَاهُ وَاسَوْءَتَاهُ قال هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا. ﴾

ترجمہ | ثابت بنانی نے بیان کیا کہ میں حضرت انسؓ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی ایک صاحبزادی بھی تھیں حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور حضور ﷺ پر اپنے آپ کو پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر حضرت انسؓ کی صاحبزادی بولیں کہ وہ کیسی بے حیا عورت تھی؟ ہائے بے شرمی! ہائے بے شرمی! حضرت انسؓ نے کہا وہ تم سے بہتر تھیں اس نے نبی اکرم ﷺ کی طرف رغبت کی اور اپنے آپ کو حضور اقدس ﷺ پر پیش کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "تعرض عليه نفسها" وفى قوله "فعرضت عليه نفسها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۶۷، ويأتى الحديث ص ۹۰۴، اخرجه ابن ماجة والنسائى فى النكاح.

تشریح | علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: فيه جواز عرض المرأة نفسها على الرجل الصالح وانه لاعار عليها فى ذلك بل فيه دلالة على فضيلتها نعم ان كان لغرض دنيوى فقبيح. (قس)

۴۷۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ اَبِي مَرْيَمَ قال حدثنا اَبُوغَسَّانَ قال حَدَّثَنِي اَبُوحَازِمٍ عن سَهْلٍ اَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ لَهُ رَجُلٌ يارسولَ اللّٰهِ! زَوِّجْنِيهَا فقال مَاعِنْدَكَ قال مَاعِنْدِي شَيْءٌ قال اذْهَبْ فالْتَمِسْ وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فقالَ لَا وَاللّٰهِ! مَاوَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِي

وَلَهَا نِصْفُهُ قال سَهْلٌ وَمَالَهُ رِدَاءٌ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْه شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حتى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فقالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرآنِ فقالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرآنِ.﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے (نکاح کے لئے) پیش کیا پھر ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس (مہر کے لئے) کیا ہے اس صحابی نے عرض کیا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے وہ صحابی گئے اور واپس آگئے اور عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے کوئی چیز نہیں پائی اور مجھے تو لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ یہ میرا تہبند میرے پاس ہے اس کا آدھا انہیں دیدیجئے، حضرت سہلؓ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تو اس کو پہنے گا تو اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا اور اگر یہ اسے پہن لے گی تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا پھر وہ صحابی بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا اور بلایا، یا انہیں بلایا گیا، پھر آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے کہا مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں چند سورتیں انہوں نے گنائیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہم نے تمہارے نکاح میں اس کو اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان امراة عرضت نفسها على النبي ﷺ".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۶۷، ومر الحديث ص ۳۱۰۔ باقی مواضع کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد ششم، ص ۲۲۸۔

تعلیم قرآن کو مہر بنانا: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ششم ص ۲۲۸۔

۲۶۹۶
﴿بَابُ عَرْضِ الإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الخَيْرِ﴾

کسی انسان کا اپنی بیٹی یا اپنی بہن کو کسی نیک آدمی کے سامنے پیش کرنا (تا کہ نکاح کر لے)

۴۷۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ قال حدثنا إبراهيمُ بنُ سَعدٍ عن صالحِ بنِ كَيْسَانَ عن ابنِ شِهَابٍ قال أخبرني سَالِمُ بنُ عبدِ اللهِ أنَّه سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ

عُمَرَ بنَ الخطّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حفصةُ بنتُ عُمَرَ مِن خُنَيْسِ بنِ حُذَافَةَ السَّهمِيِّ وَكانَ مِنْ اَصْحَابِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فتُوُفِّيَ بِالمَدِينَةِ فقالَ عُمَرُ بنُ الخطّابِ اَتَيْتُ عُثمانَ بنَ عَفَّانَ فعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فقالَ سَأَنْظُرُ في اَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثمَّ لَقِيَنِي فقالَ قدبَدَا لِي اَنْ لا اَتَزَوَّجَ يومِي هذا فقالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ اَبابَكْرٍ الصِّدِّيقَ فقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حفصةَ بنتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوبَكْرٍ فلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلى عُثمانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثمَّ خَطَبَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فلَقِيَنِي اَبُوبَكْرٍ فقالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قال عُمَرُ قلتُ نَعَمْ قال اَبُوبَكْرٍ فانّه لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلّا اَنِّي كُنْتُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَو تَرَكَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَبِلْتُهَا.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ جب حفصہ بنت عمرؓ بیوہ ہوگئیں ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہؓ جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے مدینہ منورہ میں وفات پا گئے حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس آیا اور میں نے ان کے لئے حفصہ کو (نکاح کے لئے) پیش کیا تو انہوں نے کہا میں اس معاملہ میں غور کروں گا میں چند دنوں ٹھہرا رہا پھر حضرت عثمانؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے کہ میں اس فیصلے پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں، حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملاقات کی اور میں نے کہا اگر آپ منظور کریں تو میں حفصہ بنت عمر کا نکاح آپ سے کردوں یہ سن کر ابوبکرؓ خاموش رہے اور مجھ کو کوئی جواب نہیں دیا ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمانؓ کے معاملہ سے زیادہ رنج ہوا پھر میں کچھ دنوں ٹھہرا رہا اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے حفصہ کا نکاح آنحضور ﷺ سے کردیا پھر ابوبکرؓ مجھ سے ملے اور کہا جب تم نے حضرت حفصہؓ کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا اس پر میرے خاموش رہنے سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ واقعی تکلیف ہوئی تھی حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت حفصہؓ کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اقدس ﷺ کے راز کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا اگر رسول اللہ ﷺ اس کو چھوڑ دیتے تو میں حفصہ کو قبول کر لیتا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص٧٦٧ تا ص٧٦٨، ومر الحديث ص١٧١٥، ويأتى ص٧٧٠، وص٧٧٣۔

۴۷۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدثنا اللَّيْثُ عن يَزِيْدَ بنِ اَبِى حَبِيْبٍ عن عِرَاكِ بنِ مالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِى سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قالتْ لِرَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّا قَدْ تَحدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنتَ اَبِى سَلَمَةَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَعَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَوْلَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَاحَلَّتْ لِى اِنَّ اَبَاهَا اَخِى مِنَ الرَّضَاعَةِ. ﴾

ترجمہ | زینب بنت ابی سلمہؓ نے خبر دی کہ حضرت ام حبیبہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہم لوگ تو یہ باتیں کررہے تھے (یعنی ہمیں معلوم ہوا ہے) کہ آپ درّہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ام سلمہؓ (اس کی ماں) پر؟ اگر میں ام سلمہ سے نکاح نہ کئے ہوتا (اور دُرّہ میری ربیبہ نہ ہوتی) تب بھی درہ میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ اس کے والد میرے رضاعی بھائی تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هذا الحديث طرف من الحديث الذى مضى قريبًا فى باب ”وان تجمعوا بين الاختين وفيه قالت ام حبيبة يارسول الله انكح اختى بنت ابى سفيان“ الخ یعنی امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس روایت کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے جو اوپر گذرچکا ہے اس میں باب کا مطلب موجود ہے کہ ام المومنین ام حبیبہؓ نے اپنی بہن کو حضور اکرم ﷺ پر پیش کیا تھا کہ آپ اس سے نکاح کرلیں۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص٧٦٨، ومر الحديث ص٧٦٤، وص٧٦٥ تا ص٧٦٦۔

۲۶۹۷ ﴿ بابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ”وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِه ... ﴾

... مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْاَكْنَنْتُمْ فِى اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ“ الآية الى قوله ”غَفُورٌ حَلِيْمٌ“ اَكْنَنْتُمْ اَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْئٍ صُنْتَهٗ فَهُوَ مَكْنُوْنٌ. وقال لِى طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عن مَنْصُورٍ عن مُجَاهِدٍ عن ابنِ عبّاسٍ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ يقولُ اِنِّى اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّهٗ تَيَسَّرَ لِى امْرَاَةٌ صَالِحَةٌ وقال القَاسِمُ يقولُ اِنَّكِ عَلَىَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّى فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكِ خَيْرًا اَوْنَحْوَ هٰذا وقال عَطاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوْحُ يقولُ اِنَّ لِى حَاجَةً وَاَبْشِرِى وَاَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتقولُ هِىَ قد اَسْمَعُ مَاتَقولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَاِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فى عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقالَ الحَسَنُ لا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عن ابنِ عَبَّاسٍ

الكتابُ اَجلَه تَنقَضِي العِدّةُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ بقرہ/۲۳۵) ''اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم . . .

.....(ان زیرِعدت عورتوں کو) پیغام نکاح کے بارے میں کوئی بات اشارۃً کہو (مثلاً یہ کہ میرا ارادہ کہیں نکاح کرنے کا ہے) یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی پوشیدہ رکھو (تو اس میں کوئی گناہ نہیں) اللہ کو تو علم ہے'' ارشادالٰہی غفور حلیم تک۔ اکننتم بمعنی اضمرتم ہے یعنی دل میں چھپایا۔ و کل شیء صُنته اور ہر وہ چیز جس کو تو نے چھپا کر حفاظت سے رکھی وہ مکنون کہلاتی ہے۔

وقال لی طلق: امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے طلق بن غنّام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن معتمر سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، انہوں نے آیت کریمہ: ''فیما عرضتم به من خطبة النساء'' کی تفسیر میں کہا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے کہے جو عدت میں ہو میرا ارادہ نکاح کرنے کا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت میسر آئے۔

وقال القاسم: اور قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؒ نے کہا کہ (تعریف یہ ہے کہ) عدت میں عورت سے کہے کہ تم میرے نزدیک شریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور بیشک اللہ تمہیں بھلائی پہنچائے گا یا اسی طرح کا اور کوئی کلمہ۔

وقال عطاء: اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اشارہ کنایہ سے کہے صاف صاف نہ کہے کہ میں تم سے نکاح کرتا ہوں یا کروں گا یہ جائز نہیں مثلاً کہے مجھے نکاح کی ضرورت ہے اور کہے تمہیں بشارت ہو، اور تو اللہ کے فضل سے اچھی ہے (تمہارے چاہنے والے درجنوں ہیں) اور عورت اس کے جواب میں کہے تمہاری بات میں نے سن لی ہے اور صاف کوئی وعدہ نہ کرے اور ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے۔ اور اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کرلیا پھر بعد میں اس سے نکاح کرلیا تو دونوں میں جدائی نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح ہو گیا) اور امام حسن بصریؒ نے کہا لاتُواعِدُوهُنّ سِرًّا سے یہ مراد ہے کہ (عدت کے اندر) عورت سے خفیہ وعدہ نہ لو اس سے مراد زنا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ عورت سے چھپ کر زنا نہ کرو)۔

ويذكر عن ابن عباسؓ: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ الكتاب اجله سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

تشریح تنقضي العدةُ: العدة تنقضي کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے البتہ دوسرا نسخہ ہے انقضاء العدةِ اس صورت میں العدةِ مکسور ہوگا۔ واللہ اعلم

* * *

﴿ بَابُ ۲۶۹۸ النَّظْرِ اِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ ﴾

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کا بیان

(یعنی جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو اس کو کسی بہانے ایک مرتبہ دیکھ سکتا ہے کیونکہ زندگی بھر کا معاملہ ہے اور دیکھی بھالی چیز پسندیدہ ہوتی ہے)۔

۴۷۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ قالتْ قال لی رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم رَاَيْتُكِ فی الْمَنَامِ يَجِئُ بِكِ الْمَلَكُ فی سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فقالَ لِی هٰذِه امْرَأتُكَ فَكَشَفْتُ عن وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِیَ فقلتُ اِنْ يَكُ هٰذا مِنْ عندِ اللّٰهِ يُمْضِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبریل علیہ السلام) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لایا اور مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ تو ہے پھر میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "رأيتك فی المنام" ورؤيته صلی اللّٰه عليه وسلم كاليقظة فان رؤيا الانبياء وحی.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۸، ومر الحديث ص۵۵۱، وص۷۶۰، وياتی ص۱۰۳۸۔

۴۷۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عن اَبِی حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم فقالتْ يارسولَ اللّٰهِ! جِئْتُ لِاَهَبَ لَكَ نَفْسِی فَنظَرَ اِلَيْهَا رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم فَصَعَّدَ النَّظْرَ اِلَيْهَا وَصَوَّبَه ثم طَأْطَأَ رَاسَهٗ فلمَّا رَاَتِ الْمَرْأَةُ اَنَّه لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فقالَ اَیْ رسولَ اللّٰهِ! اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فقالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْئٍ قال لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰهِ مَاوَجَدْتُ شَيْئًا قالَ اذْهَبْ اِلَی اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فذَهَبَ ثم رَجَعَ فقالَ لا وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰهِ! مَاوَجَدْتُ شَيْئًا قال انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فذَهَبَ ثم رَجَعَ فقالَ لَا وَاللّٰهِ! يارسولَ اللّٰهِ! وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ هٰذا اِزَارِی

قال سَهْلٌ مَالَهُ رِدَاءٌ فلَهَا نِصفُه فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ماتَصْنَعُ بِإزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَئٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَئٌ فجَلَسَ الرَّجُلُ حتى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فرَآهُ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مُوَلِّيًا فَاَمَرَ به فدُعِيَ فلمَّا جَاءَ قال مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرآنِ قال مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قال اَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قال نَعَمْ قال اذْهَبْ فقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَامَعَكَ مِنَ القُرْآنِ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچی کرلی اور سر کو جھکا لیا تو جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں اتنے میں آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کردیجئے آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس (مہر میں دینے کے لئے) کچھ ہے؟ اس نے کہا خدا کی قسم! یارسول اللہ! میرے پاس تو کچھ نہیں ہے حضور ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کچھ مل جائے چنانچہ وہ گئے پھر واپس لوٹ کر آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! خدا کی قسم! میں نے کچھ نہیں پایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے پھر وہ صاحب گئے اور واپس آکر عرض کیا خدا کی قسم! یارسول اللہ! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی لیکن میرا یہ تہبند حاضر ہے، حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی (ان صحابی نے کہا) ان خاتون کو اس تہبند میں سے آدھا عنایت فرمادیجئے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے تہبند کو لے کر کیا کرے گی اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے لئے اس میں سے کچھ نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے لئے کچھ باقی نہ رہے گا اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے پھر کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھا تو انہیں بلانے کے لئے حکم دیا اور وہ بلائے گئے جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کو قرآن شریف کی کون کون سورتیں یاد ہیں انہوں نے کہا فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں اس نے ان سورتوں کو گنایا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔ (ان سورتوں کو اسے یاد کرادو)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۸ تا ص۷۶۹، ومر الحديث ص ۳۱۰، وص۷۵۲، وص۷۶۱، وياتى

ص ۵۱۷۷، وص ۵۱۷۷، وص ۵۱۷۷، وص ۵۱۷۷، وص ۵۸۷۳، وص ۱۰۳ ۱۱۔

﴿ بَابُ مَنْ قَالَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ ﴾ ۲۶۹۹

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ" فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وقال "وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حتّٰى يُؤْمِنُوا" وقال "وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ" وقال يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حدثنا ابنُ وَهْبٍ عن يُونُسَ ح قال وحدثنا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قال حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قال حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَه اَوِ ابْنَتَهٗ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَاَتِهٖ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِي اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ، وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَادُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْ يَمْتَنِعَ حتّٰى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَافُلَانُ تُسَمِّي مَنْ اَحَبَّتْ بِاسْمِهٖ فَيَلْحَقُ بِهٖ وَلَدُهَا وَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَاتَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ اَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِيَ ابْنَهٗ لَايَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهٗ اِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

جن حضرات نے کہا بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: واذا طلقتم النساء الآیۃ (سورہ بقرہ/۲۳۲) اور جب تم عورتوں کو طلاق

(رجعی) دے چکو پھر وہ اپنی مدت (عدت) پوری کرلیں تو تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں اس نہی میں ثیب بھی داخل ہے اور اسی طرح کنواری بھی۔ (یعنی اس میں ثیبہ اور باکرہ دونوں قسم کی عورتیں داخل ہیں لعموم لفظ النساء) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولا تُنکِحوا المشرکین اور (عورتوں کا) نکاح مشرکین سے نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَاَنکِحُوا الایامٰی منکم" (سورہ نور/۳۲) تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کردیا کرو (یعنی جن کا نکاح موجود نہ ہو خواہ اول ہی سے نکاح نہ کیا ہو یا زوجین میں سے کسی ایک کی موت سے یا طلاق سے نکاح ختم ہوچکا ہو)۔

مسئلۂ ولایت ولایت کے معنی ہیں تنفیذ الامر علی الغیر یعنی غیر پر حکم نافذ کرنا، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ عورت اپنا نکاح کسی صورت میں کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کرسکتی ہے تو کس صورت میں؟

مذاہب ائمہ ① امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ حرہ عاقلہ بالغہ اپنا ولی خود ہے وہ اپنا نکاح خود کرسکتی ہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں: "وینعقد نکاح الحرة العاقلة البالغة برضائها وان لم یعقد علیها ولی بکرًا کانت او ثیبًا عند ابی حنیفةؒ وابی یوسفؒ فی ظاهر الروایة. (ہدایہ ثانی)

② امام مالکؒ وامام شافعیؒ سے منقول ہے: وقال مالك والشافعی لاینعقد النکاح بعبارة النساء اصلاً. (ہدایہ ثانی) امام ترمذیؒ نے امام احمدؒ کو بھی امام شافعیؒ کے ساتھ شمار کیا ہے یعنی ائمہ ثلاث کا مذہب یہی ہے کہ عورت بالغ ہو یا نابالغ، باکرہ ہو یا ثیبہ، اجازت ولی کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی، اگر وہ نکاح بغیر اجازت ولی کرے تو نکاح نہیں ہوگا۔

امام بخاریؒ کا یہی مذہب ہے چنانچہ بخاریؒ نے ترجمہ قائم فرمایا لانکاح الا بولی اور یہ اس حدیث کا لفظ ہے جس کو امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے: "عن ابی موسیٰ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلم لَانِکاحَ اِلَّا بولیٍّ" (ترمذی اول/ص ۱۳۰، ایضاً رواہ ابوداؤد)

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ترجمہ میں ذکر کیا ہے لیکن اسکو اپنی کتاب بخاری میں درج نہیں کیا چونکہ یہ حدیث بخاری کی شرط پر نہیں تھی نیز امام مسلمؒ نے بھی اس حدیث کی تخریج نہیں کی، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "وفیه کلام کثیر" (عمدہ)

افادہ: یہ حدیث احناف کے خلاف نہیں ہے البتہ عورت جب بچی نابالغ تھی تو اس کا ولی باپ دادا وغیرہ تھا لیکن جب عاقل بالغ ہوگئی تو اپنا ولی خود ہے اپنا مال خود فروخت کرسکتی ہے اپنی ضرورت کے لئے چیزیں خرید سکتی ہے اسی طرح نکاح بھی کرسکتی ہے اور یہ نکاح بغیر ولی نہیں ہے چنانچہ اگر عورت بالغ بھی ہے مگر معتوہہ مجنونہ ہے تو چونکہ عاقلہ نہیں ہے اس لئے محتاج ولی ہے۔

دلائل بخاریؒ امام بخاریؒ نے تین آیتوں سے استدلال فرمایا ہے: ۱۔ سورہ بقرہ آیت ۲۳۲/ میں ہے: "فَلَا تَعضُلُوهُنَّ اَن یَّنکِحنَ اَزوَاجَهُنَّ" بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ لاتعضلوهن میں خطاب اولیاء کو

ہے، فرمانا چاہتے ہیں کہ اگر نکاح کرنے کا حق اولیاء کو نہ ہوتا تو روکنے کا حق بھی نہ ہوتا۔

جواب: ہم احناف کہتے ہیں کہ خطاب طلاق دینے والے شوہروں سے ہے کہ جب تم طلاق دے چکے تو تم کو یہ حق نہیں رہا کہ اگر وہ کسی صالح شخص سے نکاح کرنا چاہیں تو انہیں روکو، اور اگر خطاب اولیاء ہی سے مانا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ حکم ایک خاص سنت اور ایک شرعی ہدایت کی حیثیت میں ہے کیونکہ عام طور پر اولیاء عورتوں کو بلا استحقاق اپنی خواہش کا پابند رکھنا چاہتے ہیں انہیں عرف وعادت کی بناء پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں نکاح سے روکنے کا حق نہیں۔

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فان طلقها فلاتحل له من بعد حتی تنکح زوجًا غیره" اس آیت میں نکاح کی نسبت عورت کی طرف کی گئی ہے، جس سے صاف معلوم ہوا کہ نکاح بعبارۃ النساء صحیح ہے۔

۳۔ نیز عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث بھی ہماری دلیل ہے کہ: "الایم احقّ بنفسها من ولیّها"۔

امام بخاریؒ نے دوسری آیت یہ پیش کی ہے: "ولاَ تُنکِحوا المشرکین حتی یومنوا" علامہ عینیؒ فرماتے ہیں الآیة منسوخة بقوله والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم۔ ۲۔ احتمال ہے کہ آیت میں خطاب اولیاء سے نہیں بلکہ عورتوں سے ہو۔ فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال.

۳۔ امام بخاریؒ نے تیسری آیت یہ پیش کی ہے: وَاَنْکِحُوا الایامیٰ منکم تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کردیا کرو، ایامیٰ ایم کی جمع ہے جو ہر مرد وعورت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس کا نکاح موجود نہ ہو تو ایامی اس عورت کو بھی کہتے ہیں جس کا شوہر نہ ہو اور اس مرد کو بھی جس کی بیوی نہ ہو تو اگر اَنکحوا سے ولایت نکاح مراد لی جائے تو لازم آئے گا کہ مرد کا بھی نکاح بغیر ولی کے صحیح نہ ہو حالانکہ اس کا قائل کوئی نہیں۔

ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم الخ: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے تھے ان میں سے ایک تو وہی نکاح تھا جو آج کل لوگ کرتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی ولیہ (زیر پرورش رشتہ دار لڑکی مثلاً بہن، بھتیجی وغیرہ) یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا مہر مقرر کرتا پھر اس سے نکاح کرتا۔

دوسرا نکاح یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا کہ جب تو حیض سے پاک ہوجائے تو فلاں شخص (جو اونچے خاندان کا اور بہادر ہوتا اس) کو بلالے اور اس سے جماع کر، اور اس کا شوہر اس سے الگ رہتا اور اسے چھوتا بھی نہیں یہاں تک کہ اس عورت کا حمل اس (شریف بہادر) مرد سے ظاہر ہوجائے جس سے وہ عورت عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو جب اس کا حمل ظاہر ہوجاتا تو اس کا شوہر اس سے صحبت کرتا اگر چاہتا اور شوہر یہ معاملہ اس خواہش میں کرتا کہ لڑکا شریف اور عمدہ ہو اور یہ نکاح نکاح استبضاع کہلاتا تھا۔

اور ایک دوسرا نکاح یہ تھا (یعنی اقسام اربعہ میں سے تیسری قسم نکاح کی یہ تھی) کہ چند لوگ جن کی تعداد دس سے کم

ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آمد و رفت رکھتے اور اس عورت سے صحبت کرتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو وضع حمل پر چند دن گذرنے کے بعد وہ عورت ان سب مردوں کو بلواتی اس موقعہ پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا تھا (سب کو آنا پڑتا) یہاں تک کہ سب اس عورت (رنڈی) کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ عورت ان سے کہتی کہ جو تمہارا معاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اب میں نے یہ بچہ جنا اے فلاں یہ تیرا بیٹا ہے وہ جس کا چاہتی نام لے دیتی چنانچہ اس کا بچہ اسی مرد سے لاحق ہوتا جس مرد کا نام عورت نے لیا اور وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔

ونکاح الرابع: اور چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ جمع ہوتے اور کسی عورت کے پاس جاتے عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی یہ بغایا تھیں (یعنی زانیہ، رنڈیاں تھی) یہ عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتیں تاکہ علامت ہو پس جو چاہتا ان کے پاس جاتا جب ان میں سے کوئی حاملہ ہو جاتی اور بچہ پیدا ہو جاتا تو اس عورت کے پاس آنے والے سب جمع ہو جاتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے اور بچے کی صورت شکل ناک نقشہ دیکھ کر جس کے بارے میں کہہ دیتا اس کے بچہ کو اسی مرد کے ساتھ لاحق کر دیتے اور وہ بچہ اسی کے ساتھ پکارا جاتا اور وہ شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا تھا پھر جب حضور اقدس ﷺ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو جاہلیت کے تمام نکاحوں کو ختم کر دیا صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "الا نكاح الناس اليوم" مطلب یہ ہے کہ اس کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے کہ ایک شخص کسی کو اس کی بیٹی یا بہن کے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے پھر اس سے نکاح کرتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کا حق ولی کو حاصل ہے۔ جواب گذر چکا ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۶۹، واخرجه ابو داؤد في النكاح.

۴۷۸۲. ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ "وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ" قَالَتْ هٰذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَىٰ بِهَا فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آیت ومايتلى عليكم في الكتاب الخ یعنی وہ (آیات بھی) جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو ممکن ہے کہ اس کے مال میں بھی شریک ہو اور وہی لڑکی کا زیادہ حقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں

کرنا چاہتا پھر اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے مرد سے اس کا نکاح نہیں کر دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں حصہ دار بنے۔ (اپنی بیوی کے حصہ کا دعویدار ہو کر)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ولا ينكحها" لانه يدل على انه له الولاية في الجملة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۷۰، ومر الحديث ص۳۳۹، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری ششم ص۳۸۴۔

۴۷۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حدثنا هِشَامٌ قال اَخبَرَنا مَعْمَرٌ قال حدثنا الزُّهرِيُّ قال اخبرني سالِمٌ اَنَّ ابنَ عُمَرَ اَخبره اَنَّ عُمَرَ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالمَدِيْنَةِ فقالَ عُمَرُ لَقِيْتُ عُثمانَ بنَ عَفَّانَ فعَرَضْتُ عَلَيهِ فقلتُ اِن شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فقالَ سَاَنْظُرُ فِي اَمْرِي فلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثم لَقِيَنِي فقالَ بَدَا لِي اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَومِي هٰذا قال عُمَرُ فلَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ فقلتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب حفصہ بنت عمرؓ حضرت خنیس بن حذافہ سہمیؓ سے بیوہ ہوئیں اور حضرت خنیسؓ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور بدری صحابی تھے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی تو حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ سے ملا اور انہیں پیش کش کی اور میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں تو عثمانؓ نے کہا میں اپنے معاملہ میں غور کر لوں گا پھر میں نے چند دن انتظار کیا اس کے بعد پھر وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں حضرت ابوبکرؓ سے ملا اور میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان شئت انكحتك" معلوم ہوا کہ حفصہؓ کا نکاح عمرؓ کی ولایت میں تھا۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۷۰، ومر الحديث ص۵۷۱، وص۷۶۷، ويأتي ص۷۷۳۔

۴۷۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ اَبِي عَمْرٍو قال حَدَّثَنِي اَبِي قال حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عن يُوْنُسَ عَنِ الحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قال حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بنُ يَسَارٍ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ قال زَوَّجْتُ اُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فطَلَّقَهَا حتى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فقلتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ فطَلَّقْتَهَا ثم جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْكَ اَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَاسَ بِه وَكَانَتِ المَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فاَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الآيَةَ فلا تَعْضُلُوْهُنَّ فقلتُ الآنَ

اَفْعَلُ یارسولَ اللّٰہِ قال فزوَّجَھا اِیَّاہُ.

ترجمہ | امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ آیت فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن کی تفسیر میں مجھ سے معقل بن یسارؓ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی ایک بہن (جمیل بضم الجیم) کا نکاح ایک شخص (ابو البدّاح بفتح الموحدة والدال المھملة المشددة) سے کردیا تھا اس نے اسے طلاق دے دی جب اس کی عدت پوری ہوگئی تو وہ شخص (ابو البداح) اس (جمیل میری بہن) سے نکاح کا پیغام لے کر آیا تو میں نے اس سے کہا میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کردیا اور اس کو تیری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو؟ ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اب کبھی وہ تیرے پاس دوبارہ نہیں جائے گی اور وہ شخص (ابو البداح) کچھ برا آدمی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فلا تعضلوھن الآیۃ کہ تم ان عورتوں کو مت روکو تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اب میں کردوں گا۔ بیان کیا کہ پھر معقلؓ نے اپنی بہن کا نکاح اس شخص سے کردیا (اور قسم کا کفارہ ادا کیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة عند من لايرى النكاح الّا بولىّ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۰۔

باب ۲۷۰۰ اِذَا كَانَ الوَلِىُّ هُوَ الخَاطِبُ

وَخَطَبَ المُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ امرَأَةً هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَاَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وقال عَبْدُالرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ لِاُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ اَتَجْعَلِيْنَ اَمْرَكِ اِلَيَّ قالتْ نَعَمْ فقالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وقال عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ اَنِّى قَدْ نَكَحْتُكِ اَوْ لِيَامُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِهَا وَقالَ سَهْلٌ قالتِ امرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَهَبُ لَكَ نَفْسِى فقالَ رَجُلٌ يارسولَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا.

جب ولی ہی خود نکاح کا پیغام دینے والا ہو

(یعنی اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا چاہے تو کیا خود اپنا نکاح کرے یا دوسرے ولی کا محتاج ہے کہ اس سے نکاح کرائے؟ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: اختلف فی ذلک فقال الشافعیة الخ (قس) یعنی اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں جب ولی خود اس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے مثلاً کوئی لڑکی اپنے چچازاد بھائی کی ولایت میں ہے اور بھائی یعنی ولی اس سے نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کے دوسرے ولی یعنی دوسرے چچازاد بھائی سے نکاح کرالے اگر

کوئی دوسرا ولی نہ ہو تو قاضی اس عورت کا ولی بن جائے گا الخ)۔ (قس)

وخطب المغيرة بن شعبة الخ: اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس عورت کے سب سے قریب تر رشتہ دار وہی تھے پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا انہوں نے حضرت مغیرہ کا نکاح کر دیا۔

اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ام حکیم بنت قارظؓ سے کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالے کرتی ہو؟ (کہ میں جس سے چاہوں تیرا نکاح کر دوں) اس نے کہا ہاں! تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا تو میں نے خود تجھ سے نکاح کیا۔

اور عطاء بن ابی رباحؒ نے کہا (جب ابن جریج نے ان سے پوچھا کہ عورت کا چچازاد بھائی جو اس کا ولی ہو وہی اس سے نکاح کرنا چاہے تو عطاء نے کہا) ایسی صورت میں اگر گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا عورت کے کنبہ والوں میں سے (گو دور کے رشتہ دار ہوں) کسی کو حکم دیدے (وہ اس کا نکاح پڑھا دے)۔

اور سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا میں اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کو ہبہ کرتی ہوں پھر ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ (چنانچہ حضور ﷺ نے اس صحابی کا نکاح اس سے کر دیا۔ کما مر)

۴۷۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا ابنُ سَلَامٍ قال اخبرنا اَبُو مُعَاوِيَةَ قال حدثنا هِشَامٌ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ في قولِهِ "وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ" اِلىٰ آخِرِ الآيَةِ قالتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُونُ في حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ في مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ في مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فنَهَاهُمُ اللّٰهُ اَنْ ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے ارشاد الٰہی: "وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ" الخ کی تفسیر میں مروی ہے کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو کسی مرد کی پرورش میں ہو اور وہ لڑکی اس مرد (ولی) کے مال میں شریک و حصہ دار ہو اور وہ خود (کسی وجہ سے) ان سے نکاح نہ کرنا چاہے اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا بھی پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں دوسرا شخص اس کے مال میں حصہ دار بنے اس غرض سے وہ اس لڑکی کو روکے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فيرغب عنها ان يتزوجها" لانه اعم من ان يتولى ذلك بنفسه اويامر غيره فيزوجه.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۰۔

۴۷۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ الْمِقْدَامِ قال حدثنا فُضَيْلُ بنُ سُلَيْمَانَ قال. حدثنا اَبُو حَازِمٍ حدثنا سَهْلُ بنُ سَعْدٍ كُنَّا عِندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ

تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَه فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيهَا يَارسولَ اللّٰهِ! قال اَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قال مَاعِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قال وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قال وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ قال لا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قال نَعَمْ قال اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئی اور اپنے آپ کو حضور اقدس ﷺ کے لئے پیش کیا آنحضور ﷺ نے نظر نیچی اور اوپر کر کے دیکھا آپ ﷺ کو وہ عورت پسند نہ آئی (دوسرا نسخہ بتشدید الدال ہے آپ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا) پھر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ صحابی نے عرض کیا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اور لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ میں اپنی چادر پھاڑ کے آدھی انہیں دیدوں گا اور آدھی خود رکھوں گا آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں، تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن مجید کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فقال رجل من اصحابه زوجنيها" الخ یعنی صحابی نے نکاح کا پیغام دیا اور حضور ﷺ جو سب مسلمانوں کے ولی تھے آپ ﷺ نے اس عورت سے اس کا نکاح کر دیا۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۰ تا ص۷۷۱، ومر مرارًا.

﴿ بَابٌ ۲۷۰۱ انكاحِ الرَّجُلِ وُلْدَهُ الصِّغَارَ ﴾

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ" فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ.

مرد کا اپنی چھوٹی اولاد (نابالغ بچوں) کا نکاح کرنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے (جو سورہ طلاق میں ہے) اور وہ عورتیں جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے پہلے عدت تین مہینے رکھی ہے۔

۴۷۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قال حدثنا سُفْيَانُ عن هِشَامٍ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ

تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور نو سال کی عمر میں رخصت ہوکر آنحضور ﷺ کے پاس آئیں اور نو برس آپ ﷺ کے پاس رہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان ابابكرؓ زوج النبى صلى الله عليه وسلم بنته عائشة وهى صغيرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۱، ومر الحديث ص ۵۵۱، ويأتى ص ۷۷۵۔

تحقیق وتشریح | وُلده: بضم الواو وسكون اللام جمع وَلَد، ويروى بفتح الواو والدال وهو اسم جنس يتناول الذكور والاناث. (عمدہ)

امام بخاریؒ کا عمدہ استنباط ہے کیونکہ تین مہینے کی عدت بغیر طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہوسکتا اس سے صاف معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکیوں کا نکاح کردینا درست ہے جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ کا نکاح صرف چھ سال کی عمر میں کردیا، حضور اقدس ﷺ کی وفات کے وقت عائشہؓ اٹھارہ برس کی تھیں۔

﴿بَابُ ۲۷۰۲ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ﴾

وقال عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِلَيَّ حَفْصَةَ فَاَنْكَحْتُهُ.

باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام (یا بادشاہ) سے کرنے کا بیان

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہؓ کا پیغام میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح حفصہ سے کردیا۔

۴۷۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قال حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَ هِشَامٌ وَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِيْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان سے صحبت کی تو ان کی عمر نو برس کی تھی ہشام نے بیان کیا کہ مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ حضرت عائشہؓ حضور اقدس ﷺ کے پاس نو برس رہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وهو ان ابابكر ابا عائشة زوجها من النبى صلى

الله عليه وسلم وهو الإمام.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۱، ومر الحديث ص ۵۵۱، ويأتي ص ۷۷۵، ۱۱، ۱۱۔

﴿ بَابٌ ۲۷۰۳ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ ﴾

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

سلطان بھی ولی ہے

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کردیا اس قرآن کی وجہ سے جو تیرے پاس (یعنی تجھے یاد) ہے۔

۴۷۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن اَبِي حازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقالتْ اِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فقامَتْ طَوِيْلاً فقالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قال هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قال مَاعِنْدِي اِلَّا اِزَارِي فقالَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ جَلَسْتَ لااِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فقالَ مااَجِدُ شَيْئًا فقالَ الْتَمِسْ وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَلَمْ يَجِدْ فقالَ اَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قال نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فقالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں پھر وہ دیر تک کھڑی رہی اتنے میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگر آنحضور ﷺ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کا نکاح مجھ سے فرمادیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تیرے پاس انہیں مہر میں دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اس تہبند کے سوا، اور کچھ نہیں، تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم اپنا یہ تہبند اس کو دیدو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لئے تہبند بھی نہیں رہے گا کوئی اور چیز تلاش کرلو اس صحابی نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کچھ تو تلاش کرو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی اسے وہ بھی نہیں ملی تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں ان سورتوں کا انہوں نے نام لیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تیرا نکاح اس عورت سے ان سورتوں کی وجہ سے کردیا جو تم کو یاد ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة والحديث قد مرّ غير مرّة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۱۔

﴿ بَابٌ ۲۷۰۴ لَايُنْكِحُ الاَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ اِلَّا بِرِضَاهَا ﴾

باپ یا کوئی دوسرا ولی کنواری یا بیوہ عورت کا نکاح اسکی رضامندی کے بغیر نہ کرے

۴۷۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا معاذُ بنُ فَضَالَةَ قال حدثنا هِشامٌ عن يَحْيٰى عن اَبِى سَلَمَةَ اَنَّ اباهُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النبىَّ صلى الله عليه وسلم قال لَاتُنْكَحُ الاَيِّمُ حتّٰى تُسْتَامَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حتّٰى تُسْتَاذَنَ قالوا يارسولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ اِذْنُها قال اَنْ تَسْكُتَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کنواری لڑکی اذن کیونکر دے گی (وہ تو شرم کے مارے بول نہیں سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۱، ویاتی ص ۱۰۳۰، وص ۱۰۳۱۔

۴۷۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ الرَّبِيْعِ بنِ طَارِقٍ اخبرنا اللَّيْثُ عنِ ابنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عن اَبِى عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ عن عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِى قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کنواری عورت (کہتے ہوئے) شرماتی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی رضامندی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم قال ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالت يارسول الله! ان البكر تستحيى قال رضاها صمتها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۱، ویاتی ص ۱۰۲۷۔

﴿ بَابٌ ۲۷۰۵ اِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِىَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُوْدٌ ﴾

اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا (درانحالیکہ وہ اس نکاح سے ناراض تھی) تو اسکا نکاح باطل ہے

(یہ نکاح رد کر دیا جائیگا) ترجمہ اگرچہ عام ہے لیکن باب کی حدیث سے معلوم ہوگا کہ یہ حکم ثیبہ کے نکاح میں ہے۔

۴۷۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثَنِى مَالِكٌ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ القَاسِمِ عن اَبِيْهِ عن

عبدالرَّحمٰنِ وَمُجَمِّعِ اِبنَي يَزِيْدَ بنِ جارِيَةَ عن خَنساءَ بِنتِ خِذَامِ الاَنصارِيةِ اَنَّ اَباهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت خنساء بنت خذام انصاریہؓ سے روایت ہے کہ انکے والد نے ان کا نکاح کردیا تھا وہ ثیبہ تھیں انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لئے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور ﷺ نے اس نکاح کو رد فرمادیا (فسخ کردیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۱ تا ص ۷۷۲، ويأتي ص ۷۷۲، وص ۱۰۲۷، وص ۱۰۳۱۔

۴۷۹۳ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قال اَخبَرَنَا يَزِيْدُ اَخبَرَنَا يَحْيىٰ عنِ القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبدَالرَّحمٰنِ بنَ يَزِيْدَ وَمُجَمِّعَ بنَ يَزِيْدَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَجُلاً يُدعىٰ خِذَامًا اَنكَحَ اِبنَةً لَهُ نَحْوَهُ. ﴾

ترجمہ | عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں نے بیان کیا کہ خذام نامی ایک صحابی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کردیا تھا پھر سابق حدیث کی طرح بیان کی جو اوپر گذری۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۲، ومر الحديث ص ۷۷۱، ويأتي ص ۱۰۲۷، وص ۱۰۳۱۔

﴿ بَابُ (۲۷۰۶) تَزْوِيجِ اليَتِيمَةِ ﴾

لِقَولِهِ تعالىٰ "وَاِنْ خِفتُم اَلاَّ تُقسِطُوا فِي اليَتَامىٰ فَانكِحُوا مَاطَابَ لَكُمْ" وَاِذَا قَالَ لِلوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلاَنَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً اَوْقَالَ مَامَعَكَ فقالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا اَوْلَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

یتیم لڑکی کا نکاح کرنے کا بیان

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورہ نساء میں) اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کرسکو گے تو دوسری عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کرلو۔ اور اگر کسی نے یتیم لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کردو پھر ولی ایک گھڑی تک خاموش رہا (پھر قبول کیا) یا ولی نے یہ پوچھا تیرے پاس (مہر کے لئے) کیا ہے؟ تو اس نے کہا میرے پاس فلاں فلاں مال ہے، یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کردیا تو نکاح جائز ہوجائے گا (اور چونکہ مجلس ایک ہے اس لئے ایجاب وقبول کے درمیان کی خاموشی سے نقصان نہ ہوگا) اس باب میں حضرت سہلؓ کی

حدیث نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے جو گذر چکی ہے۔

۴۷۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اخبرنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ قَالَ لَهَا يَااُمَّتَاهُ "وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى، اِلٰى مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ" قَالَتْ عَائِشَةُ يَاابْنَ اُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ "وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ، اِلٰى تَرْغَبُوْنَ"، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَاَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِيْنَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوهَا اِذَا رَغِبُوا فِيهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ. ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ اے ام المومنین! اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم الّا تقسطوا الخ تا الی ماملکت ایمانکم، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے میرے بھانجے! یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور وہ ولی اس کی خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا مہر کم کردے تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کی ممانعت کی گئی ہے البتہ اگر پورا پورا مہر ادا کرنے میں انصاف کرے تو نکاح کی اجازت ہے اور (اگر انصاف نہیں کر سکتے تو) انہیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یستفتونك في النساء تا ترغبون" اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکی جب صاحب مال وصاحب جمال ہوتی ہے تب تو مہر میں کمی کر کے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگانا پسند کرتے ہیں اور جب دولتمندی اور خوبصورتی میں کمی ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جس طرح مال ودولت وحسن وجمال نہ ہونے کی صورت میں اس کو چھوڑ دیتے ہیں اسی طرح اس وقت بھی ان کے لئے اس سے نکاح کرنا درست نہیں جب وہ مالدار وخوبصورت ہو البتہ اگر انصاف سے چلیں اور اس کا پورا حق مہر کا دیں تو نکاح کر لیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث وهو ان حكم اليتيمة في التزو:

بها ماذكره فيه.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۷۲، ومر الحديث ص۳۳۹، وتعليقاً ص۳۸۷، وص۶۵۸، وص۶۶۱، وص۷۵۸، وص۷۶۳، وص۷۷۰، ويأتي ص۱۰۳۰، ح وقال الليث مر ص۷۶۳۔

﴿ بَابٌ ۲۷۰۷ اِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِيْ فُلَانَةَ ... ﴾

..... فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَاِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ اَرَضِيْتَ اَوْقَبِلْتَ.

اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کردو

اور اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے کردیا تو نکاح ہوگیا گو وہ مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا یا نہیں۔

۴۷۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعمانِ قال حدثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن اَبِى حازِمٍ عن سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فقالَ مالِى الْيَومَ فى النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فقالَ رَجُلٌ يارسولَ اللّٰهِ! زَوِّجْنِيهَا قال ماعِنْدَكَ قال ماعِنْدِى شَيْئٌ قال اَعْطِهَا وَلَو خاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قال ماعِنْدِى شَيْئٌ قال فَمَا عِنْدَكَ مِنَ القُرْآنِ قال كَذَا وَكَذَا قال مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ پر (نکاح کے لئے) پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا آج کل تو مجھ کو عورتوں کی ضرورت نہیں ہے اتنے میں ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا نکاح مجھ سے کردیجئے آپ ﷺ نے پوچھا تمہارے پاس (مہر میں دینے کے لئے) کیا ہے؟ اس نے عرض کیا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی سہی اس نے عرض کیا حضور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے پوچھا اچھا قرآن میں سے تجھ کو کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں نے انہیں تیرے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تم کو یاد ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فقال رجل" الخ ولا يخفى ذلك على الفطن.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۷۲، ومر الحديث ص۳۱۰، وص۷۵۲، وص۷۶۱، وص۷۶۷، وص۷۶۸، وص۷۷۱۔

﴿ بابُ ۲۷۰۸ لَایَخطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْیَدَعَ ﴾

اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا پیغام چھوڑ دے

(مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو دوسرا شخص اس کو پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا اپنا ارادہ بدل دے۔ اور یہ خطبہ علی الخطبہ کی ممانعت اس وقت ہے جبکہ ولی کی رضامندی اور میلان الی الخاطب الاول معلوم ہو لیکن اگر معلوم ہو کہ خاطب کا ارادہ بدل گیا ہے وہ دوسری جگہ پیغام دے رہا ہے تو اس صورت میں پیغام دینا جائز ہے)۔

اور جس صورت میں منع وارد ہے پھر بھی اگر ثانی کے لئے نکاح ہو جائے تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے عند الجمہور ہو جائے گا۔

۴۷۹۶/۱ ﴿ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بنُ اِبْرَاهِیْمَ قال حدثنا ابنُ جُرَیْجٍ قال سَمِعْتُ نافِعًا یُحَدِّثُ اَنَّ ابنَ عُمَرَ کانَ یقولُ نَهَی النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَنْ یَّبِیْعَ بَعْضُکُم عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حتی یَتْرُکَ الخاطِبُ قَبْلَه اَوْیَاذَنَ له الخَاطِبُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع کرے اور نہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام بھیجے یہاں تک کہ پیغام بھیجنے والا چھوڑ دے یا اس کو پیغام بھیجنے کی اجازت دیدے۔

تشریح اس حدیث میں دو مسائل ہیں:

۱۔ مسئلہ بیع علی البیع کا ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کسی نے ایک سامان خریدا خیار شرط کے ساتھ اب مدت خیار کے اندر اس خریدار سے کوئی شخص کہے کہ تو نے جو چیز خریدی ہے اس بیع کو فسخ کردو میں یہ سامان اس سے کم قیمت میں دیتا ہوں۔ ۲۔ یا اس سے اچھی چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں یہی بیع علی البیع ہے جو ناجائز و حرام ہے، اسی طرح شراء علی الشراء بھی حرام ہے مثلاً بائع سے کوئی شخص کہے کہ تو نے جو چیز فروخت کی ہے اس کی بیع فسخ کر دے میں زیادہ قیمت پر خرید لوں گا یہ بھی ناجائز ہے۔

۲۔ دوسرے مسئلہ کی وضاحت باب ؎ کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی شقه الثانی.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۷۲.

۴۷۹۶/۲ ﴿ نوٹ: اس حدیث کو صفحہ ۲۰۹ پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

﴿ بَابُ تَفْسِيْرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ ﴾ ۲۷۰۹

پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا

۴۷۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قال اخبرنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرَنِي سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّه سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ قال عُمَرُ لَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رسولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَقِيَنِي اَبُوبَكْرٍ فقال اِنَّه لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فيما عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّي قد عَلِمْتُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قد ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بنُ عُقْبَةَ وابنُ اَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا جب (میری بیٹی) حضرت حفصہؓ بیوہ ہوئیں تو میں حضرت ابوبکرؓ سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کردوں (لیکن ابوبکرؓ نے کچھ جواب نہیں دیا) پھر میں کئی راتوں تک منتظر رہا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کا پیغام بھیجا پھر ابوبکرؓ مجھ سے ملے اور فرمایا آپ نے جو صورت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہؓ کا ذکر کیا ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کا راز کھولنا نہیں چاہتا تھا (اس لئے میں نے کوئی جواب نہیں دیا آپ برا نہ مانتا) اگر حضور اقدس ﷺ انہیں چھوڑ دیتے تو میں انہیں ضرور قبول کر لیتا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق نے بھی زہریؒ سے روایت کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فلقيني ابوبكر" الى آخره. یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کر دی۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۳، ومر الحديث ص۵۷۱، وص۷۶۷، وص۷۷۰۔

﴿ بَابُ الْخُطْبَةِ ﴾ ۲۷۱۰

اى باب استحباب الخطبة بضم الخاء قبل العقد. (قس)

خطبہ کا بیان

تشریح نکاح کے پہلے خطبہ پڑھنا جمہور کے نزدیک مسنون و مستحب ہے صرف بعض اہل ظواہر کے نزدیک شرط نکاح ہے، حافظ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وقد شرطه فى النكاح بعض اهل الظاهر وهو شاذ. (فتح)

خطبۂ نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ وَاَيْضًا قال فَمَنْ رَغِبَ عن سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ اَوْ كَمَا قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم.

۴۷۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ قال سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ يقولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ مِنَ البَيَانِ سِحْرًا. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ دو آدمی مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے اور خطبہ دیا (تقریر کی نہایت فصیح و بلیغ) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بعض تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فخطبا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۳، ويأتي ص۸۵۸۔

﴿ باب ۲۷۱۱ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيْمَةِ ﴾

نکاح اور ولیمہ میں دُف بجانا

۴۷۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ قال حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ ذَكْوَانَ قال قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ

فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ ۞ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ ۞ فَقَالَ دَعِي هٰذِهٖ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِيْنَ. ﴾

ترجمہ حضرت رُبَیّع بنت معوذ بن عفراء نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے (کتاب المغازی میں تصریح ہے غداۃ بُنی علیّ الخ یعنی جس روز میری شادی ہوئی تھی اس کی صبح کو حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے) پھر اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے تو اے خالد! میرے پاس بیٹھا ہے پھر ہمارے یہاں کی چند لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا ''اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو آئندہ کل ہونے والی ہے'' اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ چھوڑ دو اور اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۳، ومر الحديث ص۵۷۰۔

﴿ بَابٌ ۲۷۱۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً'' ﴾

وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَاَدْنٰى مَايَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ''وَآتَيْتُمْ اِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا'' وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ ''اَوْتَفْرِضُوا لَهُنَّ'' وقال سَهْلٌ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ''اور عورتوں کا مہر خوش دلی سے دو''

اور مہر زیادہ رکھنے کا بیان اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ نساء میں) اور تم نے ان عورتوں میں سے کسی کو ڈھیر کا ڈھیر مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو اور اللہ جل ذکرہ کے اس ارشاد کی تفسیر (جو سورہ بقرہ میں ہے) یا تم ان کے لئے کچھ (مہر کے طور پر) مقرر کرو۔ اور حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو (تلاش کر کے لاؤ)۔

۴۸۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قال حدثنا شُعْبَةُ عَنْ عبدِ العَزِيْزِ بنِ صُهَيْبٍ عن اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ عَوفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَشَاشَةَ العُرْسِ فَسَاَلَهُ فَقَال اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وعن قَتَادَةَ عن

انَسٍ انَّ عبدَ الرَّحمٰنِ بنَ عَوفٍ تزَوَّجَ امْرَاَةً علٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے شادی کی خوشی ان میں دیکھی توان سے پوچھا انہوں نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا ہے اور قتادہ نے حضرت انسؓ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا۔(اس میں سونے کی تصریح مذکور ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم لما سمع من عبدالرحمن ماقاله سكت فيدل على ان المهر غير مقدر وانه على التراضى بين الزوجين. (عمدہ)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۷۷۲۔

تشریح امام بخاریؒ کے ترجمۃ الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک مہر کی کمی بیشی کی کوئی حد نہیں ہے بس تراضی طرفین پر مدار ہے، گذر چکا ہے۔

ہمارے یہاں اکثر مہر کی کوئی حد نہیں مگر اقل مہر کی حد دس درہم ہے دلائل نقلیہ وعقلیہ کے پیش نظر اکثر علماء کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ مہر دس درہم سے کم اور پانچ سو درہم سے زیادہ نہ ہو کیونکہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کا یہی مہر تھا۔

﴿بَابُ ۲۷۱۳ التَّزوِيجِ عَلَى القُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ﴾

قرآن مجید(کی تعلیم)پر نکاح کرنا،اور بغیر ذکر مہر کے نکاح کرنا

یعنی اگر مہر کا ذکر نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہوجائے گا اور مہر مثل لازم ہوگا۔

۴۸۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدثنا سُفيانُ قال سَمِعْتُ اَبَاحَازِمٍ قال سَمِعْتُ سَهلَ بنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يقولُ اِنِّي لَفِي القَومِ عند رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فقالَتْ يارسولَ اللّٰه! اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيهَا رَايَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فقالَتْ يارسولَ اللّٰه! اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيهَا رَايَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فقالتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيهَا رَايَكَ فقامَ رَجُلٌ فقالَ يارسولَ اللّٰه! اَنْكِحْنِيهَا قال هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيءٍ قال لا قالَ اذْهَبْ فاطْلُبْ وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فقالَ مَاوَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ

حَدِيْدٍ قال هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَئٌ قالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قال اذْهَبْ فَقَدْ اَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یارسول اللہ! میں اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں اب حضور جو چاہیں کریں حضور اکرم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا وہ پھر (دوبارہ) کھڑی ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو حضور کیلئے ہبہ کردیا ہے اب آپ جو چاہیں کریں حضور اکرم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا وہ خاتون تیسری مرتبہ کھڑی ہوئیں اور عرض کیا کہ انہوں نے (یعنی میں نے) اپنے آپ کو حضور کیلئے ہبہ کردیا ہے اب حضور جو چاہیں کریں پھر ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کردیجئے حضور اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کیلئے) ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ اور تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو (لے آؤ) وہ گئے اور تلاش کیا پھر واپس آکر عرض کیا میں نے کچھ نہیں پایا اور نہ لوہے کی ایک انگوٹھی ملی، آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ قرآن ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! میرے پاس فلاں فلاں سورہ ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے تیرا نکاح اس قرآن مجید کی وجہ سے کردیا جو تیرے ساتھ ہے۔ (تجھے یاد ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فان فيه التزويج على القرآن من غير ذكر صداق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۳ تا ص ۷۷۴، ومر الحديث ص ۳۱۰، وص ۷۵۲، وص ۷۶۱، وص ۷۶۷، وص ۷۶۸، وص ۷۷۱، وص ۷۷۲، ويأتي ص ۷۷۴، وص ۸۷۲، وص ۱۱۰۳۔

باب ۲۷۱۴ المَهْرِ بِالعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ

سامان واسباب اورلوہے کی انگوٹھی مہر میں

(یعنی مہر کے لئے روپیہ ضروری نہیں سامان بھی مہر میں دے سکتے ہیں)

۴۸۰۲ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قال حدثنا وَكِيْعٌ عن سُفْيَانَ عن اَبِى حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قال لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَو بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ نکاح کرلو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فى قوله "تزوج ولو بخاتم من حديد".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۷۴، ومر آنفا ص۷۷۴۔

﴿ بابٌ الشُّرُوْطِ فِي النِّكَاحِ ﴾ ۲۷۱۵

وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَقَالَ المِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قال حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي.

نکاح میں شرطوں کا بیان (یعنی نکاح کے وقت کی شرطیں)

وقال عمرؓ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق کا پورا کرنا اسی وقت ہوگا جب شرط پوری کی جائے۔

وقال المسورؓ: اور حضرت مسور بن مخرمہؓ نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص بن ربیع) کا ذکر فرمایا اور دامادی کے سلسلے میں ان کی تعریف کی اور خوب کی کہ دامادی کا حق انہوں نے ادا کیا فرمایا کہ جو بات انہوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

۴۸۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عبدِ المَلِكِ قال حدَّثَنَا لَيْث عن يَزِيْدَ بنِ اَبِي حَبِيْب عن اَبِي الخَيْرِ عن عُقْبَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اَحَقُّ مَا اَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الفُرُوْجَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کے لائق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ (یعنی نکاح کے وقت کی شرطیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معناه وهو وقوع الشرط في النكاح.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۷۴، ومر الحدیث ص۳۷۶۔

شروط فی النکاح | حدیث مذکور میں ایک قاعدہ کلیہ کا بیان ہے مگر بعض شرطیں ایسی ہوتی ہیں جس کا ایفاء واجب نہیں اس لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ شروط کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ وہ شرطیں جو مقتضائے عقد کے موافق ہیں جیسے مہر، نان نفقہ، سکنی وغیرہ ان شرائط کا پورا کرنا سب کے نزدیک واجب ہے خواہ ان کی شرط لگائی جائے یا نہ لگائی جائے یہ چیزیں بغیر شرط کے بھی صرف نکاح سے واجب اور ضروری ہیں۔

۲۔ ایسی شرطیں جو کتاب وسنت کے خلاف ہیں مثلاً عدم مہر کی شرط لگانا، یا عدم النفقہ والسکنی کی شرط، ان کی ایفاء کسی کے نزدیک جائز نہیں جیسا کہ امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے: وروی عن علی بن ابی طالب انه قال شرط الله قبل

شرطها كانه راى للزوج ان يخرجها وان كانت اشترطت على زوجها ان لايخرجها وذهب بعض اهلم العلم الى هذا وهو قول سفيان الثورى وبعض اهل الكوفة. (ترمذی اول ص۱۳۴)

۳. اگر نکاح کے وقت عورت نے یہ شرط لگائی کہ تم میرے گھر سے یا میرے شہر سے باہر نہیں لے جاسکتے یا کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کرسکتے، اس قسم کی شرطوں کا پورا کرنا صرف حنابلہ کے نزدیک واجب ہے. جمہور ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک نہیں۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۲۷۱۶ الشُّرُوطِ الَّتِي لاتَحِلُّ فِي النِّكَاحِ﴾

وَقَالَ ابنُ مَسْعُودٍ لَاتَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا.

وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

۴۸۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ مُوسٰى عن زَكَرِيَّاءَ هو ابنُ أَبِي زَائِدَةَ عن سَعدِ بنِ إبراهيمَ عن أَبِي سَلَمَةَ عن أَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال لايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَاقُدِّرَ لَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ اس لئے کرے کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود انڈیل لے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کی مقدر میں ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لايحل لامرأة تسأل طلاق اختها".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۴، ومر الحديث ص۲۸۷، وص۳۷۶۔

تشریح اس حدیث میں بہن سے مراد حقیقی بہن نہیں ہے بلکہ دینی بہن ہے مراد وہ عورت ہے جو پہلے سے مرد کے نکاح میں ہو۔

﴿بَابُ ۲۷۱۷ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ﴾

وَرَوَاهُ عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوفٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم.

شادی کرنے والے کیلئے زرد رنگ کا بیان

اس کو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۴۸۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال أخبرنا مالِكٌ عن حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عن أنَسِ بنِ

مالِكٍ اَنَّ عبدَ الرّحمٰنِ بنَ عَوفٍ جاءَ اِلٰی رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وَبِهٖ اَثَرُ صُفرَةٍ فسَاَلَهٗ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فاَخبَرَهٗ اَنّهٗ تَزَوّجَ امْرَاَةً مِنَ الاَنصَارِ قال کَمْ سُقتَ اِلَیهَا قال زِنَةَ نَواةٍ مِنْ ذَهَبٍ قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوْلِمْ وَلَو بِشَاةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران کے اوپر زردی کا نشان تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس (زردی) کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اسے مہر کتنا دیا ہے؟ انہوں نے بتایا ایک گٹھلی کے برابر سونا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ (کی دعوت) کرو خواہ ایک بکری کا ہو۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وبه اثر صفرة".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۷۴، ومر الحديث ص۲۷۵، وص۵۳۳، وص۵۶۱، وص۷۵۹، ويأتي ص۷۷۷ وغيره۔

شادی میں زعفرانی رنگ اوراس میں اقوال

دولہا کے لئے زعفرانی زردی شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک مکروہ وممنوع ہے۔ ۲ مالکیہ کے نزدیک یجوز فی الثوب دون البدن ان کا استدلال حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لايقبل الله صلوة رجل في جسده شئ من خلوق.

حنفیہ وشافعیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰنؓ کی حدیث سے مرد کے لئے زردی لگانے کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے زردی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کے دولہن کی زردی ان کے کپڑے میں لگ گئی تھی۔ واللہ اعلم

۲۷۱۸
﴿ بابٌ ﴾

اى هذا بابٌ وهو كالفصل لما قبله.

۴۸۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيٰى عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ قال اَوْلَمَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم بِزَيْنَبَ فَاَوْسَعَ الْمُسْلِمِيْنَ خُبْزًا وَّلَحْمًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ اِذَا تَزَوَّجَ فَاَتٰى حُجَرَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْعُو وَيَدْعُوْنَ لَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَااَدْرِیْ اَخْبَرْتُهٗ اَوْ اُخْبِرَ بِخُرُوْجِهِمَا. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ کے ساتھ نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور

مسلمانوں کو خوب روٹی اور گوشت کھلایا (کھانے سے فراغت کے بعد) آپ باہر نکلے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ ﷺ کا معمول تھا پھر آپ ﷺ امہات المومنین کے حجروں میں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور انہوں نے آپ ﷺ کے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ واپس زینب کے حجرے پر آئے تو آپ ﷺ نے دو صحابہ کو دیکھا (کہ ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں یہ حال دیکھ کر) پھر آپ لوٹ گئے (حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ) مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں صحابی چلے گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | یہ باب بلاترجمہ ہے ولم یذکر لفظ باب فی روایة النسفی و کذا فی شرح ابن بطال.
علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: والاوجه ان یقال ان المطابقة من حیث انه ﷺ امر بالولیمة فی الحدیث السابق وفی هذا الحدیث اولم هو وبین امره بشئ وفعله ایاه اتحاد. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۷۴، ومر فی سورة الاحزاب ص۷۰۶، و۷۰۷، ویاتی ص۷۷۷، وغیرہ۔

باب ۲۷۱۹ كَيْفَ يُدْعٰى لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا (نوشاہ) کو کس طرح دعا دی جائے

۴۸۰۷ حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عن ثَابِتٍ عن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ قال مَاهٰذا قال اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قال بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا بارك الله لك (اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے) دعوت ولیمہ کر خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان قوله صلى الله علیه وسلم "بارك الله لك" یوضح معنى قوله كيف يدعى للمتزوج.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۷۴ تا ص۷۷۵، ومر الحدیث ص۲۷۵، وص۵۳۳، وص۵۶۱، وص۷۵۹، ویاتی ص۷۷۷، وغیرہ۔

مقصد | قال ابن بطال انما اراد بهذا الباب والله اعلم رد قول العامة عند العرس بالرفاء والبنين. (فتح) یعنی نکاح کے بعد دولہا کو ان الفاظ سے دعا دیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں بارك الله لك جیسا کہ حدیث

مذکور سے معلوم ہوا نیز بارك عليك الله وجمع بينكما في خير، كما في الترمذى. (قس)

﴿ بَابُ(۲۷۲۰) الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِيْنَ العَرُوْسَ وَلِلْعَرُوسِ ﴾

ان عورتوں کیلئے جو دولہن کو (بناؤ سنگار کر کے) دولہا کے پاس لائیں اور دولہن کیلئے دعا کا بیان

(کہ کیونکر دعا دی جائے؟)

۴۸۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاَتَتْنِي اُمِّي فَاَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الاَنْصَارِ فِي البَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری ماں (ام رومان) میرے پاس آئیں اور مجھے آنحضرت ﷺ کے گھر کے اندر لے گئیں اس وقت گھر کے اندر انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں انہوں نے (مجھ کو اور میری والدہ کو) یوں دعا دی مبارک مبارک اللہ کرے کہ تم اچھی ہو اور تمہارا نصیب اچھا ہو۔

﴿ بَابُ(۲۷۲۱) مَنْ اَحَبَّ البِنَاءَ قَبْلَ الغَزْوِ ﴾

جس نے غزوہ سے پہلے دلہن کے پاس جانا پسند کیا

(یعنی جہاد میں جانے سے پہلے صحبت کر لینا بہتر ہے تا کہ دل گھر میں نہ لگا رہے)

۴۸۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ المُبَارَكِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لايَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی (حضرت یوشع یا حضرت داؤد علیہما السلام) نے غزوہ کیا (یعنی جہاد میں جانے کا ارادہ کیا) تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا میرے ساتھ جہاد میں ایسا شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور اس کے ساتھ کا ارادہ رکھتا ہو اور ابھی اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كلام هذا النبي يشعر بان البناء ينبغي ان

يكون قبل حضوره الغزو.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۵، ومر الحديث ص ۴۴۰۔

﴿ بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ﴾ ۲۷۲۲

جس نے نو سال کی عمر کی بیوی کے ساتھ صحبت کی

(جب وہ جوان ہوگئی ہو)۔

۴۸۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قال حدثنا سُفْيَانُ عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عن عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا. ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عائشہؓ سے نکاح کیا تو عائشہؓ کی عمر چھ سال کی تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال کی تھی اور حضرت عائشہؓ حضور اقدس ﷺ کے پاس نو سال رہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۵، ومر الحديث ص ۵۵۱، وص ۱۷۷۔

﴿ بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ ﴾ ۲۷۲۳

سفر میں (نئی دلہن سے) صحبت کرنے کا بیان

۴۸۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قال اخبرنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عن حُمَيْدٍ عن أَنَسٍ قال أَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فكانَتْ وَلِيمَتَهُ فقالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فقالوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّا لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المومنین حضرت صفیہ بنت حییؓ کے ساتھ خلوت کی میں نے آپ ﷺ کے ولیمہ پر مسلمانوں کو بلایا اس دعوت میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا آپ ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجور اور پنیر اور گھی رکھ دیا اور یہی آنحضور ﷺ کا ولیمہ تھا، اب مسلمان کہنے لگے کہ حضرت صفیہؓ امہات المومنین میں سے ایک ہیں یا آپ ﷺ کی لونڈی ہیں (کیونکہ وہ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں) اس پر بعض نے کہا اگر آنحضور ﷺ نے صفیہؓ کیلئے پردہ کرایا تب تو امہات المومنین میں سے (یعنی بیوی) ہوں گی اور اگر پردے کا اہتمام نہیں کیا تو پھر وہ ایک کنیز کی حیثیت سے ہیں چنانچہ جب آپ ﷺ نے کوچ کا ارادہ فرمایا تو حضرت صفیہؓ کیلئے اپنے پیچھے جگہ بنائی اور انکے درمیان اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈلوایا۔

(جس سے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ حضرت صفیہؓ کو حضور ﷺ نے آزاد کر کے شادی کر لی ہے اور حضرت صفیہؓ امہات المومنین میں سے ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وهو بناء النبى صلى الله عليه وسلم على صفية وهو فى السفر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۵، ومر فى المغازى ص۶۰۶، وص۷۶۱، ويأتى ص۸۱۱۔

تشریح پوری تفصیل کے لئے کتاب المغازی غزوۂ خیبر کا مطالعہ کیجئے۔

۲۷۴۴ ﴿بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيْرَانٍ﴾

دن کے وقت دلہن کے پاس جانا سواری اور روشنی کے اہتمام کے بغیر

۴۸۱۲ ﴿حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِى الْمَغْرَاءِ قال حدثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ تَزَوَّجَنِى النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم فَاَتَتْنِى اُمِّى فَاَدْخَلَتْنِى الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِى اِلَّا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ضُحًى.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا پھر مجھے کسی چیز نے خوف زدہ نہیں کیا سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ اچانک چاشت کے وقت میرے پاس آ گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فلم يرعنى الا رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى" یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس دن کو چاشت کے وقت بغیر سواری اور بغیر روشنی کے

تشریف لے گئے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۷۵، و مر الحدیث ص ۱۷۱، و ص ۷۷۵۔

تشریح | سبحان اللہ! شرعی و اسلامی شادی کتنی سہل اور آسان ہے کہ بارات کی ضرورت ہے نہ مشعل کی اور نہ رات ہی کی قید ہے جب سہولت ہو شادی کرلے آج کل کی طرح فضول خرچی سے اجتناب ضروری ہے۔

﴿باب ۲۷۲۵ الانماطِ وَنحوها للنساء﴾

عورتوں کے لئے جھالردار چادر وغیرہ بچھانے کا بیان

(یا باریک پردہ لٹکانا یہ سب جائز ہے بشرطیکہ تصویریں نہ ہوں)

۴۸۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا سُفْيَانُ قال حدثنا محمَّدُ بنُ المُنْكَدِرِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هَل اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قال اِنَّها سَتَكُونُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا (جب انہوں نے شادی کی) تم نے جھالردار چادریں بھی لی ہیں یا نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالردار چادریں کہاں ہیں؟ ارشاد فرمایا عنقریب میسر ہو جائیں گی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۷۵، و مر الحدیث ص ۵۱۲۔

﴿باب ۲۷۲۶ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِيْنَ المَرْأَةَ اِلٰى زَوْجِهَا﴾

ان عورتوں کا بیان جو دلہن کو (بناؤ سنگھار کرکے) شوہر کے پاس لے جائیں

۴۸۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا الفَضْلُ بنُ يَعْقُوبَ قال حدثنا محمَّدُ بنُ سَابِقٍ قال حدثنا اِسْرَائِيْلُ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتْ امْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الاَنْصَارِ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم ياعائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو ایک انصاری کے پاس زفاف کیلئے بھیجا تو

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! تمہارے ساتھ لہو (دف بجانے والا) نہیں تھا؟ اس لئے کہ انصار کو کھیل پسند ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "زفت امرأة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۵۔

تشریح | معلوم ہوا کہ شادی کے موقع پر دف بجانا نابالغ لڑکیوں کا گانا بجانا جائز ہے مگر ڈھول باجہ جو آج کل رائج ہے قطعاً ناجائز و حرام ہے۔

﴿بَابُ ۲۷۲۷ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ﴾

وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ عن اَبِی عثمانَ وَاسمُهُ الجَعْدُ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قال مَرَّ بِنَا فی مَسْجِدِ بَنِی رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يقولُ كانَ النبیُّ ﷺ اِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قال كانَ النبیُّ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فقالَتْ لِی اُمُّ سُلَيْمٍ لو اَهْدَيْنَا لِرَسولِ اللّٰهِ ﷺ هَدِيَّةً فقُلتُ لَهَا افْعَلِی فَعَمَدَتْ اِلٰی تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فی بُرْمَةٍ فَاَرْسَلَتْ بِهَا مَعِی اِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا اِلَيْهِ فقالَ ضَعْهَا ثُمَّ اَمَرَنِی فقالَ ادْعُ لِی رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِی مَنْ لَقِيتَ قال فَفَعَلْتُ الَّذِی اَمَرَنِی فَرَجَعْتُ فَاِذَا البَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهِ فَرَاَيْتُ النبیَّ ﷺ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی تِلْكَ الحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بها ماشاءَ اللّٰه ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُونَ مِنه ويقولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قال حتی تَصَدَّعُوا كُلُّهُم عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِیَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قال وَجَعَلْتُ اَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النبیُّ ﷺ نَحْوَ الحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فی اِثْرِهِ فَقُلْتُ اِنَّهُمْ قَد ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ البَيْتَ وَاَرْخَی السِّتْرَ وَاِنِّی لَفِی الحُجْرَةِ وَهُوَ يَقولُ "يٰاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ اِنَاهُ وَلٰكِن اِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَانِسِينَ لِحَدِيثٍ اِنَّ ذٰلِكُم كَانَ يُؤْذِی النَّبِیَّ فَيَسْتَحْيِی مِنكُمْ وَاللّٰهُ لَايَسْتَحْيِی مِنَ الحَقِّ" قال اَبُوعُثمانَ قال اَنَسٌ اِنَّه خَدَمَ رسولَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ.

دولہا (دلہن) کو تحفہ دینے کا بیان

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، ابوعثمان جعد نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ (بصرہ کی) مسجد بنی رفاعہ

میں ہمارے پاس سے گذرے تو میں نے ان سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ام سلیمؓ کے گھر کی طرف سے گذرتے تو ان کے پاس جاتے اور ان کو سلام کرتے پھر حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب (بنت جحش) کے دولہا بنے تو ام سلیمؓ (میری ماں) مجھ سے کہنے لگیں اگر اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تحفہ بھیجیں تو اچھا ہوتا؟ میں نے کہا مناسب ہے چنانچہ انہوں نے کھجور اور گھی اور پنیر لے کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور اس کو میرے ہاتھ میں دیکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا پھر میں اس کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھ دے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا چند افراد کا نام لے کر کہ انہیں بلا لاؤ اور بھی جو کوئی تجھ کو (راستے میں) ملے انہیں بھی بلا لے، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کیا جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اس حلوے پر رکھا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے فرمایا (برکت کی دعا فرمائی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لئے بلانا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے جاتے تھے کہ اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے۔

بیان کیا کہ تمام لوگ کھا کر فارغ ہو گئے پھر نکل گئے جن کو نکلنا تھا اور تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے حجروں پر گئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے گیا اور میں نے راستے میں عرض کیا کہ اب وہ تین آدمی بھی چلے گئے ہیں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور حضرت زینبؓ کے حجرے میں آئے میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سورہ احزاب کی یہ آیت) تلاوت کر رہے تھے "مسلمانو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لئے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے اس وقت جاؤ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت دیکھ کر کھانے کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ جب بلائے جاؤ تو اندر جاؤ اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل پڑو باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو ایسا کرنے سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے چلے جاؤ) اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا" ابو عثمان (جعفر بن دینار) کہتے تھے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لو اهدينا الى قوله فانطلقت بها اليه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۵ تا ص۷۷۶، حديث انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا مر بجنبات ام سليم دخل عليها الخ ومر الحديث موصولاً ص۷۰۶، وص۷۰۷، وص۷۷۴، وص۷۷۶ وغیرہ۔ قوله قال ابو عثمان قال انس انه خدم رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين.

تاتی هذه القطعة موصولة فی ص۷۷۶، وص۸۹۲، وص۹۲۱، فی کلها طرفًا من حدیث.

﴿بَابُ اِسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا﴾

۲۷۲۸

دلہن کے پہننے کیلئے کپڑے اور زیور وغیرہ عاریۃً لینے کا بیان

۴۸۱۵ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عن هشام عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّها اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم ناسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مانَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْه مَخْرَجًا وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةٌ.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی بہن) حضرت اسماءؓ سے ایک ہار عاریۃً لے لیا تھا وہ راستے میں گم ہوگیا (یعنی گر گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اسے تلاش کرنے کے لئے بھیجا تلاش کرتے ہوئے ان لوگوں پر نماز کا وقت آگیا (اور پانی نہیں تھا) اس لئے ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی پھر جب وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ سے اس کا شکوہ کیا اس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی پھر حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا اے عائشہ! اللہ تم کو جزائے خیر دے خدا کی قسم! تمہارے اوپر جب کبھی کوئی آفت آئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے دور کیا اور مزید براں یہ کہ مسلمانوں کے لئے برکت اور بھلائی ہوئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وغیرها" یعنی حدیث میں اگرچہ کپڑا مانگنے کا ذکر نہیں ہے لیکن ترجمۃ الباب میں وغیرہا ہے جس میں زیور ہار سب آگئے یہ معلوم ہے کہ امام بخاریؒ ادنیٰ مناسبت کو کافی سمجھتے ہیں۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۷۷۶، ومر الحدیث ص۴۸، وص۵۱۸، وص۵۳۲، وص۶۵۹، وص۶۶۳، ویاتی ص۷۹۰، وص۸۷۴، وص۱۰۱۲۔

تشریح حضرت عائشہؓ کے ہار گم ہونے کا واقعہ دو مرتبہ ہوا ہے مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد ہشتم غزوہ بنی المصطلق کا مطالعہ کیجئے۔

* * *

﴿ باب ۲۷۲۹ مایقولُ الرَّجلُ اِذا اَتی اَهْلَهٗ ﴾

جب شوہر اپنی بیوی کے پاس آئے تو اسے کونسی دعا پڑھنی چاہئے

(یعنی جب جماع کا ارادہ کرے)

۴۸۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا سَعْدُ بنُ حَفْصٍ قال حدثنا شَيْبَانُ عن مَنْصُورٍ عن سَالِمِ بنِ اَبِی الْجَعْدِ عن كُرَيْبٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال قالَ النّبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَمَا لَو اَنَّ اَحَدَهُمْ يقولُ حِينَ يَاتِي اَهْلَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ اَوْقُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبدًا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سن لو اگر کوئی شخص تم میں سے اپنی بیوی سے صحبت کرنے لگے تو یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا (یعنی میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! مجھ کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور شیطان کو دور رکھ اس سے جو اولاد تو ہمیں عنایت کرے) پھر اس عرصہ میں ان دونوں کو کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۷۶، ومر الحديث ص۲۶، وص۴۶۳، ويأتي ص۹۴۵۔

﴿ بابُ ۲۷۳۰ اَلْوَلِيمَةُ حَقٌّ ﴾

وقال عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوفٍ قال لِي النَّبِيُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوْلِمْ وَلَو بِشَاةٍ.

ولیمہ حق ہے

اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔

۴۸۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي اَنَسُ بنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ كانَ ابنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم الْمَدِينَةَ فكانَ اُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِينَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاَنَا ابنُ عِشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ اَعْلَمَ

النَّاسِ بِشَانِ الحِجَابِ حِيْنَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَاأُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِزَيْنَبَ ابنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا القَومَ فَاَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهطٌ مِنهُم عِندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاَطَالُوا المَكْثَ فقامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَمَشَيْتُ مَعَهُ حتى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُم خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حتى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فإِذَا هُم جُلُوسٌ لَم يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَرَجَعْتُ مَعَهُ حتى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُم خرجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فإِذَا هُم قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الحِجَابُ.

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال کی تھی میری ماں اور بہنیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کے لئے مجھ کو تاکید کرتی رہتی تھیں چنانچہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی دس سال تک خدمت کی اور جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا اور پردہ کے حکم کے متعلق میں سب سے زیادہ جاننے والوں میں سے ہوں کہ کب نازل ہوا سب سے پہلے پردے کا حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بن جحشؓ سے نکاح کے بعد انہیں اپنے گھر لائے تھے نبی اکرم ﷺ ان کے دولہا ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے لیکن ان میں سے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے گھر میں (کھانا کھالینے کے بعد بھی) دیر تک وہیں بیٹھے (باتیں کرتے) رہے آخر نبی اکرم ﷺ اٹھ کر باہر نکل گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا تاکہ یہ لوگ بھی چلے جائیں آنحضرت ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے پاس دروازے پر آئے پھر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اس لئے آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ آیا جب آپ ﷺ اندر آئے زینبؓ کے پاس تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں ابھی تک نہیں گئے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ لوٹ گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آگیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ عائشہؓ کے دروازے پر پہنچے اور آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے تو پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آگیا تو دیکھا کہ واقعی وہ لوگ جا چکے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان میں پردہ ڈال دیا اور پردہ کا حکم نازل ہوگیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فدعا القوم فاصابوا من الطعام" لان الطعام كان للوليمة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۷۶ تا ص۷۷۷، وسیاتی ذکر الخدمة ص۸۹۲ مفرداً، وص۹۲۱ مقروناً مع حدیث الحجاب.

﴿بَابُ الوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ﴾ ۲۷۳۱

ولیمہ میں ایک بکری بھی کافی ہے

۴۸۱۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قال حدثنا سُفْيَانُ قال حدثني حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قال سَأَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ عَوفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قال وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وعن حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قال لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ نَزَلَ المُهَاجِرُونَ عَلَى الأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوفٍ عَلَى سَعْدِ بنِ الرَّبِيعِ فقالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عن إِحْدَى امْرَأَتَيَّ قال بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ في أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پوچھا جب انہوں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کی تھی کہ تو نے اس کو مہر کتنا دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا دیا، اور حمید نے (بالسند السابق) بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب (حضور اکرم ﷺ اور مہاجرین صحابہ ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو مہاجرین نے انصار کے یہاں قیام کیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام کیا (اور نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ کو حضرت سعدؓ کا بھائی بنادیا تھا) تو سعدؓ نے ان سے کہا میں آپ کو اپنا مال تقسیم کردیتا ہوں (آپ آدھا لے لیں) اور اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو آپ کے لئے چھوڑ دوں گا عبدالرحمٰنؓ نے کہا اللہ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے (یعنی میں ہاتھ پاؤں رکھتا ہوں صرف بازار بتلادو محنت کر کے کماؤں گا) پھر وہ بازار نکل گئے اور تجارت شروع کی اور کچھ پنیر اور گھی نفع میں کمایا (اسی طرح تجارت کرتے رہے) پھر نکاح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "أَوْلِمْ ولو بِشَاةٍ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۷۷، ومر الحدیث ص۲۷۵، وص۳۰۶، وص۵۳۳، وص۵۶۱، وص۷۵۹، ویاتی ص۸۹۸۔

۴۸۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ قال حدثنا حَمَّادٌ عن ثابِتٍ عن اَنَسٍ قال مَااَوْلَمَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم عَلٰى شَيءٍ مِنْ نِّسَائِه مَااَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینبؓ کا کیا، ام المومنین حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے بکری ذبح کر کے روٹی گوشت کھلایا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۷، ويأتي ايضًا ص ۷۷۷۔

۴۸۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عن عبدِ الوَارِثِ عن شُعَيْبٍ عن اَنَسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَها وَجَعَلَ عِتقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا پھر ان سے نکاح کیا ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور ان کا ولیمہ مالیدہ سے کیا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۷، ومر الحديث ص ۷۶۱۔

حضرت صفیہؓ: تفصیل کے لئے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۲۶۸ کا مطالعہ کیجئے۔

تحقیق وتشریح | صداق بفتح الصاد بروزن سَحاب وبالكسر بروزن كتاب بمعنی مہر۔
مہر کی مشروعیت کتاب اللہ وسنت اور اجماع سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ واحل لكم ماوراء ذلكم ان تبتغوا باموالكم.

آیت کریمہ میں مال کی تصریح ہے اس لئے حنفیہ کے نزدیک مہر کا مال ہونا ضروری ہے گذر چکا ہے کہ کم سے کم دس درہم ہے۔ دلیل حضرت جابرؓ کی مرفوع حدیث ہے: لا مهر اقل من عشرة دراهم، كما مر.

۴۸۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنَا زُهَيرٌ عن بَيَانٍ قال سَمِعْتُ اَنَسًا يقولُ بَنَى النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بِامْرَاَةٍ فَاَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالاً اِلَى الطَّعَامِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک خاتون (زینب بنت جحشؓ) کو نکاح کر کے لائے تو مجھ کو بھیجا اور میں نے لوگوں کو ولیمہ کھانے کے لئے بلایا۔ (کما مر آنفا)

مطابقة للترجمة | هذا وجه آخر عن انس بن مالكؓ.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۷۷۔

• • •

﴿باب ۲۷۳۲ مَنْ اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ اَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ﴾

بعض بیوی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا اور بعض میں کم؟ (جائز و درست ہے)

۴۸۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن ثَابِتٍ قال ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ اَنَسٍ فقالَ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَوْلَمَ عَلٰى اَحَدٍ مِن نِسَائِهِ مَااَوْلَمَ عَلَيْهَا اَوْلَمَ بِشَاةٍ. ﴾

ترجمہ | ثابت بنانی نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ کے سامنے حضرت زینب بنت جحشؓ کے نکاح کا ذکر کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے جیسا اپنی ازواج میں کسی کے لئے ولیمہ کرتے نہیں دیکھا آنحضور ﷺ نے ان کا ولیمہ ایک بکری سے کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۷، ومر الحديث ص ۷۷۷، واخرجه مسلم ايضًا.

﴿باب ۲۷۳۳ مَنْ اَوْلَمَ بِاَقَلَّ مِنْ شَاةٍ﴾

جس نے ایک بکری سے کم کا ولیمہ کیا

۴۸۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ يُوسُفَ قال حدثنا سُفيانُ عن مَنْصُورِ بنِ صَفِيَّةَ عن اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنتِ شَيْبَةَ قالتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ نِسائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت صفیہ بنت شیبہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دو مد (تقریباً پونے دو سیر) جو سے کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۷۷۔

﴿باب ۲۷۳۴ حَقِّ اِجَابَةِ الوَلِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ﴾

وَمَنْ اَوْلَمَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ.

ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا حق ہے

اور جس نے سات دن اور اس کے مثل دعوت ولیمہ کو جاری رکھا (جائز ہے بشرطیکہ ریا و ناموری کے لئے نہ ہو) اور نبی اکرم ﷺ نے (ولیمہ کی دعوت کے لئے) ایک دن یا دو دن کچھ مقرر نہیں فرمایا (معلوم ہوا کہ اگر اللہ توفیق دے تو شادی کے بعد دو دن اور دو دن سے زائد دعوت ولیمہ کا سلسلہ جاری رکھ سکتا ہے)۔

ولیمہ: ولیمہ وہ دعوت ہے جو نکاح کے بعد بیوی سے خلوت کے بعد کی جاتی ہے اور یہ مسنون ہے۔ واللہ اعلم

۴۸۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰه بنُ يُوسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الوَلِيْمَةِ فلْيَاْتِهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ پر بلایا جائے تو اسے جانا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۷، ويأتي ص۷۷۸۔

۴۸۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيٰى عن سُفْيانَ قال حدثني مَنْصُورٌ عن اَبِي وَائِلٍ عن اَبِي مُوسٰى عنِ النَّبِيِّ ﷺ قال فُكُّوا العَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا المَرِيْضَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو اور بیمار کی عیادت کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واجيبوا الداعي".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۷، ومر الحديث ص۴۲۸، ويأتي ص۸۰۹، وص۸۴۳، وص۱۰۶۳۔

تشریح کوئی مسلمان ناحق قید و بند میں پھنس جائے تو ان کی آزادی کے لئے مال زکوٰۃ سے بھی خرچ کیا جا سکتا ہے، آج کل ایسے واقعات بکثرت ہوتے رہتے ہیں مگر بعض مسلمان بے توجہی برتتے ہیں اس طرف توجہ ضروری ہے۔

۴۸۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الرَّبِيْعِ قال حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ عنِ الاَشْعَثِ عن مُعَاوِيَةَ بنِ سُوَيْدٍ قال البَرَاءُ بنُ عازِبٍ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عن سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيْضِ وَاِتِّبَاعِ الجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ العَاطِسِ وَاِبْرَارِ القَسَمِ وَنَصْرِ المَظْلُومِ وَاِفْشَاءِ السَّلامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عن خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الفِضَّةِ وعنِ المَيَاثِرِ وَالقَسِّيَّةِ وَالاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ تابَعَه اَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عن اَشْعَثَ في

اِفْشَاءِ السَّلَامِ.﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع فرمایا ہمیں آنحضرت ﷺ نے بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، (یعنی یرحمك الله کہنے) قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، اور جو مسلمان ملے سب کو سلام کرنے اور دعوت قبول کرنے کا حکم دیا۔ اور ہمیں آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے، اور ریشمی گدے سے اور قسی، استبرق اور دیباج کے پہننے سے، (یہ ریشم کی قسمیں ہیں)۔ ابوعوانہ اور شیبانی نے ابوالاحوص کی متابعت کی افشاء سلام میں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واجابة الداعي".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۷، ومر الحديث ص۳۳۱، ويأتي ص۸۴۲، وص۸۴۳، وص۸۶۸، وص۸۷۰، وص۸۷۱، وص۹۱۹، وص۹۲۱، وص۹۸۴۔

۴۸۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عن اَبِيْهِ عن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قال دَعَا اَبُوْاُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم في عُرْسِه وكَانَتْ امْرَاَتُهُ يَوْمَئِذٍ خادِمَهُمْ وَهِيَ العَرُوْسُ قال سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَاسَقَتْ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْقَعَتْ لَه تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فلمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابواسید ساعدیؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی شادی میں دعوت دی اور ان کی بیوی ہی اس روز ان کی خادمہ تھیں اور وہی دلہن تھیں حضرت سہلؓ نے کہا تم لوگ جانتے ہو کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا رات میں انہوں نے کچھ کھجوریں پانی میں بھگو دی تھیں جب حضور ﷺ کھانا کھا چکے تو یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۸، ويأتي ص۷۷۸، وص۷۷۹، وص۸۳۷، وص۸۳۸، وص۹۸۹۔

تشریح | لفظ خادم مذکر و مؤنث دونوں پر بولا جاتا ہے۔ اسی طرح لفظ عروس بھی دولہا اور دلہن دونوں پر بولا جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ پینا جائز ہے جبکہ اس میں نشہ نہ ہو۔

﴿ بَابٌ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﴾ ۲۷۳۵

جس نے دعوت چھوڑ دی اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کی

۴۸۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قال اخبرنا مالِكٌ عن ابنِ شِهابٍ عنِ الاَعْرَجِ عن

اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقیروں کو چھوڑ دیا جائے (نہ کھلایا جائے) اور جس نے دعوت چھوڑ دی اس نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۸۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ولا خلاف ان الوليمة فی العرس سنة مشروعة وليست بواجبة ومَاوَرد فيه من الامر فمحمول على الاستحباب. (عمدہ) لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ اس میں ڈھول باجا و منہیات شرعیہ ہیں تو کم از کم علماء کو پرہیز کرنا چاہئے تا کہ کچھ تنبیہ ہو۔

﴿بَابُ مَنْ اَجَابَ اِلٰی کُرَاعٍ﴾ ۲۷۳۶

جس نے کھر (پایہ) کی دعوت کی اسے بھی قبول کرنا چاہئے

۴۸۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عن اَبِی حَمْزَةَ عنِ الْاَعْمَشِ عن اَبِی حَازِمٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النَّبِیِّ ﷺ قال لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے کھر کی بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے وہ کھر بھی ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں قبول کروں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۸، ومر الحديث ص۳۴۹۔

﴿بَابُ اِجَابَةِ الدَّاعِی فِی الْعُرْسِ وَغَیْرِهَا﴾ ۲۷۳۷

دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا شادی وغیرہ میں

۴۸۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قال قال ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عن نَافِعٍ قال سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ

رَسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَجِیبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِیتُم لَهَا قال وَکَانَ عبدُاللّٰهِ یَاتِی الدَّعْوَةَ فِی العُرْسِ وَغَیْرِ العُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں دعوت دی جائے تو دعوت قبول کرو، نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہؓ دعوت میں شریک ہوتے تھے شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور دعوت ہو، حالانکہ آپؓ روزے سے ہوتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "وکان عبد اللّٰه یاتی الدّعوة" الی آخره.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۷۷۸۔

﴿باب ۲۷۳۸ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ اِلَی العُرْسِ﴾

شادی میں عورتوں اور بچوں کے جانے کا بیان (یعنی جائز ہے)

۴۸۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ المُبَارَكِ قال حَدَّثَنَا عبدُ الوَارِثِ قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِیزِ بنُ صُهَیْبٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال اَبْصَرَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم نِسَاءً وَصِبْیَانًا مُقْبِلِینَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فقالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُم مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو کسی شادی میں آتے ہوئے دیکھا تو آپ مارے خوشی کے جلدی سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا یا اللہ! (تو گواہ رہ) تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔

تشریح | کیونکہ حضرات انصار نے آنحضرت ﷺ کو اپنے شہر میں جگہ دی، آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے ہر مشکل کے مواقع پر آپ ﷺ کے ہم دوش رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۷۷۸، ومر الحدیث ص ۵۳۴۔

تشریح | صـ۵۳۴ پر امام بخاریؒ نے اس حدیث پر ترجمہ قائم کیا ہے: "باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم للانصار انتم احبُّ الناس الیّ".

﴿باب ۲۷۳۹ هَلْ یَرْجِعُ اِذَا رَاٰی مُنْکَرًا فِی الدَّعْوَةِ﴾

وَرَاٰی ابنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِی البَیْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابنُ عُمَرَ اَبَا اَیُّوبَ فَرَاٰی فِی البَیْتِ

سِتْرًا عَلَى الجدَارِ فَقَالَ ابنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فقال مَنْ كُنْتُ اَخشىٰ عَليهِ فلَمْ اَكُنْ اَخْشىٰ عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لااَطْعَمُ طَعَامًا فَرَجَعَ.

اگر دعوت میں جاکر وہاں کوئی امر منکر (خلاف شرع کام) دیکھے تو لوٹ آئے یا کیا کرے؟

اور حضرت ابن مسعودؓ نے گھر میں (جہاں ان کو دعوت ولیمہ میں بلایا گیا تھا) ایک تصویر دیکھی تو وہ واپس آگئے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی دعوت کی تو حضرت ابوایوبؓ نے ان کے گھر میں دیوار پر پردہ پڑا ہوا دیکھا حضرت ابن عمرؓ نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا کہ عورتوں نے ہم کو مجبور کردیا ہے اس پر حضرت ابوایوبؓ نے کہا اور لوگوں کے متعلق تو مجھے اس کا خطرہ تھا لیکن تمہارے متعلق میرا یہ خیال نہیں تھا (کہ تم بھی ایسا کرو گے) واللہ میں تمہارے یہاں کھانا نہیں کھاؤں گا چنانچہ وہ واپس آگئے۔

تشریح دیواروں پر پردہ ڈالنا بہ نیت زینب و فیشن سلف ناپسند فرماتے تھے اسی لئے حضرت ابوایوبؓ نے ناپسند فرمایا اور لوٹ آئے۔ اللّٰهم بلغ سلامیٰ علیه.

۴۸۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حدثني مَالِكٌ عن نافِعٍ عنِ القاسِمِ بنِ محمَّدٍ عن عائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَنَّها اَخبَرَتْهُ اَنَّها اشتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فلمَّا رَآهَا رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قَامَ عَلَى البابِ فَلَمْ يَدْخل فعَرَفْتُ فى وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ فقُلْتُ يارسولَ اللّٰه! اَتوبُ اِلَى اللّٰه وَاِلىٰ رَسُولِه مَاذَا اَذْنَبْتُ فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مَابَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قالتْ فقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فقالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يومَ القِيامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ وقالَ اِنَّ البَيْتَ الَّذِى فِيْهِ الصُّوَرُ لاتَدْخُلُهُ المَلائِكَةُ. ﴾

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر تشریف نہیں لائے اور میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار محسوس کر لئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا غلطی کی ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گدا یہاں کیسے آیا؟ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تصویریں تم نے بنائی ہیں انہیں

زندہ کرو (ان میں جان ڈالو) آپ ﷺ نے فرمایا جن گھروں میں تصویریں (مورتیاں) ہوتی ہیں ان میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔ (بے جان چیزوں کی تصویریں جیسے مسجد، مدرسہ اور درخت وغیرہ مستثنیٰ ہیں)۔

مطابقۃ للترجمۃ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "وموضع الترجمة منه قولها قام على الباب فلم يدخل" (فتح) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: كان من جملة المنكرات التى تقتضى جواز ترك اجابة الدعوة وجود الصورة فيها احتاج الى بيان كون الصورة من جملة الموانع عن حضور الدعوة فذكر هذا الحديث الذى فيه مايقتضى منع الحضور فى المكان الذى فيه الصورة سواء كان فيه دعوة اولا. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۷۸، ومر الحديث ص۲۸۳، وص۴۵۸، ويأتى ص۸۸۰، وص۸۸۱، وص۱۱۲۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص ۵۵/ مزید تشریح: جس دعوت میں حرام کام ہوتا ہو تو اگر اس کے دور کرنے کی قدرت ہو تو اس کو دور کردے ورنہ لوٹ کر چلا جائے کھانہ نہ کھائے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ[۲۷۴۰] قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِى الْعُرُسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ ﴾

شادی میں عورت مردوں کا کام کاج خود اپنی ذات سے کرے تو کیسا ہے؟

(یعنی دعوت ولیمہ کے موقعہ پر خود دلہن اپنے شوہر کے مہمانوں کی ضیافت اور خدمت کرے، تو کیسا ہے؟)

۴۸۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ قال حدثنا اَبُوغَسَّانَ قال حَدَّثَنِى اَبُوحَازِمٍ عن سَهْلٍ قال لَمَّا عَرَّسَ اَبُواُسَيْدِ السَّاعِدِىُّ دَعَا النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ اِلَيْهِمْ اِلَّا امْرَأَتُه اُمُّ اُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِى تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فلمَّا فَرَغَ النَّبِىُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت ابو اسید ساعدیؓ نے شادی کی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی اس موقعہ پر کھانا ان کی دلہن ام اسیدؓ ہی نے تیار کیا تھا اور انہوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انہوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب نبی اکرم ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے حضور ﷺ کے لئے اس کا شربت بنایا اور بطور تحفہ آپ ﷺ کو پلایا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "الا امراته ام اسيد بلّت تمرات فى تور".

تعدد موضعہ الحديث هنا ص۷۷۸ تا ص۷۷۹، ويأتى ص۷۷۹، وص۸۳۷، وص۸۳۸، وص۹۸۹۔

﴿ باب ۲۷۴۱ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ ﴾

شادی میں کھجور کا شربت اور کوئی شربت بنانا جو نشہ آور نہ ہو

۴۸۳۴ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حدثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عن أَبِي حَازِمٍ قال سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدِ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَتَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْقَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. ﴾

ترجمہ | ابوحازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سہل بن سعدؓ سے سنا کہ حضرت ابواسید ساعدیؓ (هو ابن سعد الساعدی) نے اپنی شادی کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ کو دعوت دی اس روز ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھیں حالانکہ وہ دلہن تھیں بیوی نے کہا یا سہلؓ نے کہا (راوی کو شک تھا) کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کیا تیار کیا تھا میں نے آپ ﷺ کے لئے ایک پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث سهل الذي مضى في الباب الذي قبله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۹، ومر الحديث ص۷۷۸، ويأتي ص۷۷۹، وغیرہ۔

﴿ باب ۲۷۴۲ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ ﴾

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ.

عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا

اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

۴۸۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قال حدثني مَالِكٌ عن أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت مثل پسلی کے (ٹیڑھی) ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی کجی کے باوجود فائدہ حاصل کرلو گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للشطر الثانى من الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۹، ومر الحديث ص۴۶۹، ويأتى ص۷۷۹۔

﴿ بَابُ ۲۷۴۳ الوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ ﴾

بفتح الواو اى الوصية والصاد المهملة وهو بمعنى الوصية.

عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کے بارے میں وصیت نبوی کا بیان

۴۸۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ نَصْرٍ قال حدثنا حُسَيْنُ الجُعْفِيُّ عن زَائِدَةَ عن مَيْسَرَةَ عن اَبِى حَازِمٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الآخِرِ فلا يُؤْذِى جَارَهُ وَاسْتَوصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فاسْتَوصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ (میری وصیت قبول کرو)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "استوصوا بالنساء خيرًا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۹۔

۴۸۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حدثنا سُفْيَانُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنَارٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الكَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰى نِسَائِنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم هَيْبَةَ اَنْ يُنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ فلمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم اپنی عورتوں (بیویوں) سے بات کرتے اور ان کے ساتھ خوش طبعی کرنے سے پرہیز کرتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نازل ہو جائے پھر جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو کھل کر (عورتوں) سے بات کرتے اور خوش طبعی کرتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وانبسطنا" لان الانبساط اليهن من جملة الوصاية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۹، اخرجه ابن ماجه فى الجنائز.

﴿بَابٌ ۲۷۴۴ قُوا اَنفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا﴾

(ارشاد ربانی سورہ تحریم میں) لوگو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ

۴۸۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قال حدثنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فالإمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ اَلاَ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے (اپنے ماتحتوں کے بارے میں پرسش ہوگی) سوال ہوگا پس امام (حاکم) نگہبان ہے اس سے سوال ہوگا، اور مرد اپنی بیوی بچوں کا نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے اس سے پرسش ہوگی اور غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا سن لو تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے تم میں سے ہر ایک سے (قیامت کے دن) سوال ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "والرجل راعٍ على اهله" لان اهل الرجل من جملة رعيته.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۷۹، و مر الحديث ص۱۲۲، باقی مواضع کے لئے دیکھئے جلد چہارم ص۹۲۔

﴿بَابٌ ۲۷۴۵ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الاَهْلِ﴾

اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک (اچھا معاملہ) کرنے کا بیان

۴۸۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بنُ حُجْرٍ قالا اَخْبَرَنا عِيسَى بنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُرْوَةَ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ جَلَسَ

اِحْدٰی عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَایَکْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَیْئًا قَالَتِ
الْاُوْلٰی زَوْجِی لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَاْسِ جَبَلٍ لَاسَهْلٍ فَیُرْتَقٰی وَلَا سَمِیْنٍ فَیُنْتَقَلُ
قَالَتِ الثَّانِیَةُ زَوْجِی لَااَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّی اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْکُرْهُ اَذْکُرْ عُجَرَهُ
وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِی الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْکُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ
زَوْجِی کَلَیْلِ تِهَامَةَ لَاحَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِی اِنْ
دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا یَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِی اِنْ اَکَلَ لَفَّ
وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا یُوْلِجُ الْکَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ
زَوْجِی غَیَایَاءُ اَوْعَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ کُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّکِ اَوْفَلَّکِ اَوْجَمَعَ کُلًّا لَکِ قَالَتِ
الثَّامِنَةُ زَوْجِی اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِی رَفِیْعُ
الْعِمَادِ طَوِیْلُ النِّجَادِ عَظِیْمُ الرَّمَادِ قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِی
مَالِکٌ وَمَا مَالِکٌ مَالِکٌ خَیْرٌ مِنْ ذٰلِکَ لَهُ اِبِلٌ کَثِیْرَاتُ الْمَبَارِکِ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ
وَاِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَیْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِکُ قَالَتِ الْحَادِیَةَ عَشْرَةَ زَوْجِی
اَبُوزَرْعٍ فَمَا اَبُوزَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَیَّ وَبَجَّحَنِی
فَبَجِحَتْ اِلَیَّ نَفْسِی وَجَدَنِی فِی اَهْلِ غُنَیْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِی فِی اَهْلِ صَهِیْلٍ وَاَطِیْطٍ
وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِی زَرْعٍ
فَمَا اُمُّ اَبِی زَرْعٍ عُکُوْمُهَا رَدَاحٌ وَبَیْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِی زَرْعٍ
مَضْجَعُهُ کَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَیُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِی زَرْعٍ
طَوْعُ اَبِیْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ کِسَائِهَا وَغَیْظُ جَارَتِهَا جَارِیَةُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا جَارِیَةُ
اَبِی زَرْعٍ لَاتَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا تَنْقِیْثًا وَلَا تَمْلَاُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا قَالَتْ
خَرَجَ اَبُوزَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِیَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا کَالْفَهْدَیْنِ یَلْعَبَانِ
مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ فَطَلَّقَنِی وَنَکَحَهَا فَنَکَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِیًّا رَکِبَ
شَرِیًّا وَاَخَذَ خَطِّیًّا وَاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا وَاَعْطَانِی مِنْ کُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ کُلِی
اُمَّ زَرْعٍ وَمِیْرِی اَهْلَکِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ کُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْهِ مَابَلَغَ اَصْغَرَ آنِیَةِ اَبِی
زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کُنْتُ لَکِ کَاَبِی زَرْعٍ لِاُمِّ
زَرْعٍ قَالَ اَبُوعبدِ اللّٰهِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَاتُعَشِّشُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا قَالَ

ابو عبدِ اللّٰہِ وقال بَعضُهُمْ فَاَتَقَمَّحُ بِالمِيمِ وَهٰذا اَصَحُّ.﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) گیارہ عورتیں جمع ہوئیں اور آپس میں اس عہد و پیمان کے ساتھ بیٹھیں کہ وہ اپنے اپنے شوہروں کے صحیح حالات بیان کردیں کچھ چھپائیں نہیں۔

تحقیق وتشریح | حدثنا سليمان بن عبدالرحمن (المعروف بابن بنت شرحبيل الدمشقي ولد سنة ثلاث وخمسين ومائة وتوفي سنة ثلاثين ومائتين). وعلي بن حُجر بضم الحاء المهملة وسكون الجيم. وعيسى بن يونس بن ابي اسحاق السبيعي، وعبدالله بن عروة بن الزبير بن العوام يروى عن ابيه عروة ويروى عنه اخوه هشام بن عروة.

جلس احدى عشرة: قاعدے کے اعتبار سے جلست ہونا چاہئے تھا جیسا کہ ابوعوانہ کی روایت میں جلست ہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قال ابن التين التقدير جلس جماعة احدى عشرة، اور جماعت چونکہ مؤنث غیر حقیقی ہے اس لئے فعل کو مذکر لانا درست ہے جیسے قال نسوة في المدينة صحیح ہے اور فعل مذکر ہے۔

فتعاهدن: اى الزمن انفسهن عهدًا: یعنی ان عورتوں نے اپنے اوپر لازم کرلیا، عہد کیا۔

تعاقدن: اى عقدن على الصدق من ضمائرهن عقدا ان لايكتمن الخ یعنی سچ بولنے کا اپنے دل سے عہد کرلیا اپنے اپنے شوہروں کے حالات صحیح صحیح بیان کریں گی کچھ چھپائیں گی نہیں۔

قالت الاولىٰ: پہلی (عورت) نے کہا میرا شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے اور وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پر ہے نہ راستہ ہی آسان کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فربہ ہے (یعنی گوشت بھی فربہ عمدہ نہیں کہ مشقت اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی سے) منتقل کیا جائے۔ زوجی مبتدا ہے لحمُ جملٍ خبر ہے، غثٌ بفتح الغين المعجمة وتشديد المثلثة بصورت جر جمل کی صفت اور بصورت رفع لحم کی صفت ہوگی۔ لاسهلَ فيُرتقى بضم التحتية بصیغہ مجہول، لاسَهلَ فتحہ کے ساتھ بغیر تنوین کے اسی طرح ولا سمينَ اگر پڑھیں تو لا نفی کا اسم ہوگا اور اگر مجرور پڑھیں تو جبل کی صفت ہوگی اور رفع مع التنوین پڑھیں تو مبتدا محذوف کی خبر ہوگی اى لاهو سهلٌ ولا سمينٌ مقصد یہ ہے کہ میرا شوہر ناکارہ دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے اونٹ کا گوشت تو ایسے بھی مرغوب نہیں ہوتا پھر پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو تو کریلا نیم چڑھا یعنی وہ ایک بیکار ہستی ہے جس میں کوئی نفع نہیں پھر بدخلق اور متکبر ہے اس سے کسی بھلائی کی توقع نہیں اس پہلی عورت کا نام کسی شارح نے نہیں بتایا اور اس کا مقصد واضح طور پر شوہر کی مذمت ہے۔

قالت الثانية: دوسری عورت نے کہا (اس کا نام عمرہ بنت عمرو تمیمی ہے یہ بھی اپنے شوہر کی مذمت کررہی ہے) میں تو اپنے شوہر کی حالت ظاہر نہیں کرسکتی مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اس کا ذکر شروع کردوں تو کچھ نہ چھوڑوں اور اس کے ظاہری اور باطنی سارے عیوب بیان کردوں گی۔

تشریح ابث از باب نصر پھیلانا، بکھیرنا، ظاہر کرنا، لا اذرہ ضمیر کے مرجع میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ اس کا مرجع خبر ہو اس صورت میں معنی ہوں گے کہ میرے شوہر کے حالات اتنے کثیر ہیں کہ اگر سب کو بیان کرنا چاہوں تو کچھ نہ کچھ رہ جائیں گے سب بیان نہ کرسکوں گی اس لئے اس عورت نے اشارے پر اکتفاء کرلیا دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس کا مرجع خود شوہر ہو اب مطلب یہ ہوگا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں اپنے شوہر کے حالات بیان کروں اور اسے معلوم ہوجائے تو وہ مجھے جدا کردے گا اور میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں اس سے تعلق اور اولاد کی وجہ سے۔

ان اذکرہ اذکرْ بالجزم جواب اِنْ، عُجَرَہ: بضم العین المهملة وفتح الجیم والمراد ظاهری عیوب، **بُجرَہ: بضم الباء الموحدة وفتح الجیم** دونوں ضمیر راجع ہیں زوج کی طرف، بمعنی باطنی عیوب، نیز الم وغم ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں فرمایا تھا **الی اللّٰہ اشکو عجری وبجری ای همومی واحزانی.**

اشکال: بعض شراح نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس دوسری عورت نے معاہدہ کے خلاف اپنے شوہر کی بات کہنے سے انکار کردیا مگر صحیح یہ ہے کہ اس نے مختصر الفاظ میں سب کچھ کہہ دیا کہ میرا شوہر سرتاپا مجسمہ عیوب ہے اس کے عیوب شمار سے باہر ہیں، اس کا مقصد بھی شوہر کی مذمت ہے۔

قالت الثالثة: تیسری نے کہا (اس کا نام حیی بنت کعب یمانی ہے)۔ (قس)

میرا خاوند بے ڈھب لمبا ہے اگر میں اس کے بارے میں کچھ بولوں (یعنی عیب بیان کروں) تو طلاق دیدی جاؤں اور اگر چپ رہوں تو لٹکی رہوں (یہ بھی اپنے شوہر کی برائی بیان کررہی ہے کہ وہ بے ڈھب تاڑ کی طرح لمبا ہے جو بے وقوفی کی علامت ہے یا اس لئے لمبائی کو ذکر کیا کہ بدصورت بھی ہے کیونکہ تاڑ کی لمبائی جو بلا مناسب مٹاپے کے ہو وہ بدنما معلوم ہوتا ہے نیز بدخلق بھی ہے کہ اگر میں کوئی بات زبان سے نکالوں اپنی کوئی ضرورت ظاہر کروں تو طلاق دیدے گا اس اندیشہ سے اپنی ضرورت بھی اس سے بیان نہیں کرسکتی بس میں معلق لٹکی ہوئی ہوں یعنی شوہر والی بھی ہوں مگر میری ضرورتوں کا اسے خیال نہیں جیسے بلا خاوند کوئی عورت ہو، مگر چونکہ اس کی منکوحہ ہوں اس لئے کوئی دوسرا شوہر تلاش نہیں کرسکتی)۔

قالت الرابعة: چوتھی عورت **(وهی مهدد بفتح المیم واسکان الهاء وفتح الدال المهملة بنت ابی هَرُوله)** نے کہا میرا شوہر تہامہ کی رات کے مثل (معتدل مزاج ہے) نہ گرم اور نہ ٹھنڈا نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی ملال۔

تشریح یہ چوتھی عورت اپنے شوہر کی خوبی بیان کرتی ہے تعریف کرتی ہے **زوجی کلیل تِهامه، تِهامه بکسر التاء الفوقیة** مکہ معظمہ اور اس کے گردونواح کو کہتے ہیں وہاں کی رات ہمیشہ معتدل رہتی ہے چوتھی عورت اپنے شوہر کی تعریف کرتی ہے کہ نہ زیادہ چاپلوسی کرتا ہے نہ بیزار رہتا ہے نہ اس کے پاس رہنے سے خوف ہوتا ہے نہ طبیعت اکتاتی ہے۔

لاحر ولاقر فتحہ بلا تنوین پڑھیں تو عبارت ہوگی **لاحر فیه ولا قر** یعنی اس میں نہ گرمی ہے نہ ٹھنڈک، اصل

مفہوم ہوگا لا ذوحر ولا ذو قرّ تخفیف کے لئے مضاف کو حذف کردیا گیا۔ ۲ رفع مع التنوین لا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ بضم القاف وهو البرد اس کی نظیر آیت کریمہ میں ہے لا بیعٌ فیه ولا خلّة. مخافة خوف یعنی اس میں کوئی شر نہیں جس سے خوف ہو۔ ولا سَامة ملال، اکتاہٹ یعنی اس کے ساتھ رہنے میں اکتاہٹ وبوریت نہیں ہوتی۔

قالت الخامسة: پانچویں عورت (اسمها كَبْشة بالموحدة الساكنة والمعجمة تمدح زوجها) (قس) نے کہا میرا شوہر اگر گھر میں آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اور باہر نکلتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور جو کچھ (مال) گھر میں ہوتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتا۔

تشریح فهد از سمع فَهَدًا چیتے جیسا ہونا، اس عورت نے اپنے شوہر کو تشبیہ دی ہے کثرت نوم میں کیونکہ چیتا کثرت نوم سے موصوف ومعروف ہے، اَسِد از سمع شیر بن جانا، بہادر ہونا، عهِد از سمع اس نے عہد لیا، اس نے تاکید کی (ای عماله عهد فی البیت من ماله) یعنی گھر کے مال کی حفاظت کے لئے تاکید کی، خرچ ہونے پر کوئی سوال نہیں کرتا پوچھتا بھی نہیں کہ کس کام میں خرچ ہوا۔ (قس) اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ اس پانچویں عورت کبشہ نے اپنے شوہر کی تعریف کی یا مذمت کی؟ اس کے کلام سے دونوں مذمت وتعریف نکل سکتی ہے۔ اگر اس کے کلام کو مذمت پر محمول کیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ جب وہ گھر آتا ہے تو آتے ہی چپ چاپ سو جاتا ہے جیسے چیتے کو نیند بہت مرغوب ہے وہ نہیں دیکھتا ہے کہ بیوی کی کیا ضرورت ہے کوئی بات چیت نہیں بس آیا اور سو گیا نہ کچھ پوچھنا نہ خبر لینا، اور جب باہر جاتا ہے تو شیر کی طرح چوکنا ہو جاتا ہے ہر طرف کی خبر رکھتا ہے۔

اور اگر اس عورت کے کلام وبیان کو شوہر کی تعریف پر محمول کیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ گھریلو معاملات میں مداخلت نہیں کرتا کہ فلاں کام کیوں کیا؟ فلاں مال کس کام میں خرچ کیا؟ الغرض کسی چیز میں دخل نہیں دیتا گھر میں جو چیز آگئی میں جس طرح چاہتی ہوں کھاتی پیتی اور خرچ کرتی ہوں کوئی باز پرس نہیں۔

اس کے برعکس جب باہر جاتا ہے تو شیر کے مانند رہتا ہے تمام معاملات پر نظر رکھتا ہے ڈانٹ ڈپٹ بھی کرتا ہے اس طرح اس پانچویں عورت کے کلام میں مدح اور ذم دونوں پہلو مفہوم ہو سکتے ہیں مگر شارح بخاری علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: تمدح زوجها. (قس)۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ درحقیقت اس میں تعریف ہی ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ شوہر سخی بھی ہے اور بیوی سے غایت محبت کے ساتھ مکمل اعتماد کرتا ہے۔

قالت السادسة: چھٹی عورت (اسمها هند تذم زوجها). (قس) بولی میرا شوہر اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے (یعنی کثیر الخوار ک پیٹو ہے) اور جب پیتا ہے تو صاف کر جاتا ہے (ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا ہے پورا برتن خالی کر دیتا ہے) اور اگر سوتا ہے تو تنہا ہی چادر میں لپٹ جاتا ہے میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ میری پریشانی یا ضرورت معلوم کر سکے۔

تشریح لفّ باللام المفتوحة والفاء المشددة فعل ماضی از نصر لپیٹنا یعنی کھانے کو پورے طور پر چٹ کرجانا، اشتفّ والاشتفاف فی الشرب ان یستوعب جمیع مافی الاناء، ماخوذ من الشفافة بضم الشين وهی مابقی فی الاناء من الشراب فاذا شربها قلیل اشتفها، یعنی جو کچھ برتن میں ہو سب کو صاف وخالی کردیتا ہے۔ التفّ کپڑے میں لپٹ جانا یا گھر کے ایک گوشہ میں سورہنا۔ لایولج از افعال ایلاج بمعنی ادخال یعنی داخل کرنا یعنی اپنا ہاتھ عورت کی طرف نہیں بڑھاتا۔ البث پراگندگی حال، غم، پریشانی، اس چھٹی عورت کے کلام میں بھی تعریف اور مذمت دونوں کا احتمال ہے لیکن اس کے کلام میں مذمت کا پہلو غالب ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے اور علماء کی رائے بھی ہے کہ یہ عورت اپنے شوہر کی مذمت کررہی ہے کہتی ہے کہ جب کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے گھر والوں کے لئے کچھ نہیں چھوڑتا اور جب پیتا ہے تو برتن خالی کردیتا ہے اور غیروں اور اجنبیوں کی طرح الگ اپنی چادر میں لپٹ کر سو جاتا ہے مجھ سے لپٹنا تو درکنار کبھی بدن کو ہاتھ نہیں لگاتا کہ میرے بدن کی گرمی سردی جان سکے میرے دکھ درد کو معلوم کرسکے۔

اگر اس میں مدح وتعریف کا پہلو مان لیا جائے جیسا کہ بعض کی رائے ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ جب کھاتا ہے تو سب کچھ کھاتا ہے اس کے دسترخوان پر مختلف انواع کے کھانے ہیں، ہر طرح کے میوہ جات ہیں اسی طرح جب پینے کا نمبر آتا ہے تو کبھی دودھ کبھی شراب وشربت الغرض بہت سخی ہے بخیل وکنجوس نہیں ہے اور عورت کے عیوب نہیں تلاش کرتا کوتاہیوں کی طرف نظر نہیں کرتا۔

قالت السّابعة: ساتویں عورت (اسمها حبی بنت علقمة، تلم زوجها.) (قس)

کہنے لگی میرا خاوند احمق بے عقل ہے (اتنا بے وقوف کہ بات بھی نہیں کرسکتا) یا عاجز نامرد ہے ہر وہ بیماری جو ہوسکتی ہو وہ اس میں موجود ہے تیرا سر پھوڑ دے یا بدن زخمی کردے یا دونوں ہی کرگذرے۔

تشریح غیایا او عیایاء یہ شک راوی ہے والشك من عیسی بن یونس بن أبی اسحاق السبیعی الراوی. (قس) نیز نسائی میں غیایاء بغیر شک کے ہے۔

غیایا بالغین المعجمة فمعناه لایهتدی الی مسلك. (عمدہ) یعنی گمراہ، بے عقل، عیایاء بفتح العین المهملة وتخفیف الیاء عیّ سے ماخوذ جس کے معنی ہیں کام سے عاجز، صحبت سے عاجز نامرد۔

طباقاء احمق، کلام سے عاجز۔ داء مرض، بیماری۔ کل داء له داء: له داء خبر ہے کل داء کی یعنی دنیا میں جتنے عیوب لوگوں میں متفرق ہیں وہ سارے عیو . س میں موجود ہیں۔

شجك از نصر زخمی کردینا، سر پھوڑ دینا، فلّك ہڈی توڑنا، یہاں کاف خطاب سے مراد خود بیان کرنے والی عورت ہے ای شجنی وفلّنی.

یہ ساتویں عورت حبی بنت علقمہ مکمل طور پر اپنے شوہر کی مذمت کررہی ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔

قالت الثامنة: آٹھویں عورت (اسمها یاسر بنت اوس بن عبد، تمدح زوجها.) (عمدہ، قس)۔ نے کہا میرے شوہر کا چھونا خرگوش کا چھونا ہے اور اس کی خوشبو زعفران کی خوشبو ہے۔

تشریح المس چھونا، الف لام بعوض مضاف الیہ ہے ای مسّه. ارنب خرگوش، یعنی چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہوا ہے۔

یہ آٹھویں عورت اپنے شوہر کی تعریف کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرا شوہر نرم مزاج ہے غصہ کا نام ہی نہیں اس میں لذت جسمانی اور روحانی دونوں موجود ہیں بدن نرم و نازک کہ لپٹنے کو جی چاہے اور وہ اپنی خوبیوں میں مشہور ہے جیسے خوشبو ہر جگہ پھیلے اور سب کو محبوب اسی طرح وہ مشہور اور محبوب ہے۔

قالت التاسعة: نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستون کی عمارت والا ہے دراز قامت ہے (یعنی قد آور بہادر ہے) بہت زیادہ راکھ والا یعنی بڑا مہمان نواز ہے اس کا گھر مجلس (یعنی پنچایت گھر کے) قریب ہے۔

تشریح ان عورتوں میں پہلی عورت اور اس نویں عورت کا نام معلوم نہ ہو سکا علامہ قسطلانیؒ جوان عورتوں کے نام بتاتے ہیں اور ان کے مقصد کی طرف اشارہ کرتے ہیں یہاں آکر فرماتے ہیں: "ولم تسم تمدح زوجها" رفيع العماد عماد کے معنی ہیں ستون، وہ چیز جس کا سہارا لیا جائے اس کی جمع عَمَد بفتحتين ہے، رفیع العماد عالی شان عمارت سے مراد اگر بڑی عمارت ہو تب تو شوہر کی ریاست اور مالدار ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے اونچا محل مالدار ہی تیار کراتا ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اونچے مکان سے مراد حسب و نسب ہے۔

طویل النِّجَاد: بکسر النون پرتلہ، لمبے پرتلہ والے سے کنایہ ہے طویل القامت، دراز قامت مردوں میں ممدوح ہے بشرطیکہ اعتدال سے زیادہ نہ ہو۔ عظیم الرَّماد بہت زیادہ راکھ والا کنایہ ہے سخاوت سے، کہ کھانا بہت زیادہ پکتا ہے کہ راکھ کے ڈھیر لگ جاتے ہیں غریبوں، مسافروں کو خوب کھلاتا ہے، الناد: مجلس، پنچایت گھر، مجلس شورہ سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ذی رائے و سمجھدار ہے لوگ ہر مجلس میں اسکو بلا کر رائے مشورہ لیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

قالت العاشرة: دسویں عورت (اسمها كبشة كاسم الخامسة بنت الارقم بالراء والقاف، تمدح زوجها) (قس، وعمدہ) نے کہا میرا شوہر مالک ہے اور مالک کیا ہے؟ (یعنی مالک کا کیا حال بیان کروں وہ ان سب سے جواب تک کسی نے کی ہے یا ان سب تعریفوں سے جو میں بیان کروں گی بہت ہی زیادہ بہتر اور قابل تعریف ہے) اس کے اونٹ بہت ہیں جو اکثر تھانوں میں رہتے ہیں چراگاہ میں (چرنے کے لئے) کم جاتے ہیں جب وہ اونٹ باجہ کی آواز سنتے ہیں تو وہ یقین کر لیتے ہیں کہ وہ ذبح ہونے والے ہیں۔

تشریح مبارك: مَبْرك ظرف کی جمع ہے اونٹ بیٹھنے کی جگہ اسی طرح مسارح مَسْرح کی جمع ہے بمعنی چراگاہ، مِزهر: بکسر المیم ایک قسم کا باجہ جو لکڑی سے بجایا جائے جمع مَزاهر، عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی مہمان آجاتا تو

اونٹ کے ذبح سے پہلے یہ باجا بجاتے تھے۔ هو الك: هالكة بمعنی ہلاک ہونے والی کی جمع مطلب یہ ہے کہ باجہ سنتے ہی جانور یقین کر لیتے کہ ہلاکت یعنی ذبح کا وقت قریب آ گیا۔

مطلب صاف وظاہر ہے کہ اس عورت نے اپنے شوہر کی سخاوت کی تعریف کی ہے۔

قالتِ الحَادِيَةُ عَشْرَة: (وهی ام زرع بنت أكيمل بن ساعدة اليمنية واسمها عاتكة تمدح زوجها) (عمدہ، قس)

ترجمہ گیارہویں عورت نے کہا میرا شوہر ابو زرع تھا ابو زرع کی کیا تعریف کروں اس نے تو میرے کانوں کو زیورات سے جھکا دیا اور (کھلا کھلا کر) میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا اس نے مجھے ایسا خوش کیا کہ میں خود کو بھلی لگنے لگی اس نے مجھے مقام شق میں تھوڑی سی بکریوں والے میں پایا (یا اس نے مجھے ایسے گھرانے میں پایا جو بمشکل چند بکریوں کے مالک تھے) پھر ابو زرع (شادی کر کے) ایسے گھرانے میں لایا جو گھوڑے اور اونٹ اور کھیتی کے بیل والے اور کسان تھے (ہر قسم کی ثروت موجود تھی) پھر مزید یہ کہ میں اسکے یہاں کچھ بھی کہتی ہوں تو برا نہیں مانا جاتا تھا اور سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں (کوئی جگا نہیں سکتا تھا) اور پیتی ہوں تو خوب سیر ہو کر پیتی ہوں (یعنی کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ سیر ہو کر چھوڑ دیتی تھی)۔

تشریح اناس: فعل ماضی از باب افعال اناسة لٹکانا، بھاری کر دینا، ہلا دینا، حُلِي: بضم الحاء المهملة وكسر اللام وتشديد الياء جمع حَلْي بفتح الحاء وسكون اللام وتخفيف الياء سونے چاندی کا زیور۔ (عمدہ)

وبَجَّحَني: بتشديد الجيم من التبجيح از تفعل خوش کر دینا، بَجِحَتْ بسكون التاء ونفسي فاعله از سمع وفتح، بشق: بكسر المعجمة قال الخطابي هكذا الرواية والصواب بفتح الشين وهو موضع بعينه. (فتح) بکسر الشین مشقت کے معنی میں یعنی بڑی مشقتوں میں تنگدستی میں تھے فجعلني في اهل صهيل یعنی وہ مجھے ایسے گھر میں لے آیا جو گھوڑے اور اونٹ کے مالک تھے۔ صهيل از فتح صهيلاً وصهالاً گھوڑے کا ہنہنانا، اطيط از ضرب اطيطًا اونٹوں کا آواز نکالنا، بلبلانا، مراد اونٹ ہے کہا جاتا ہے هم اهل اطيط وصهيل وہ اونٹ اور گھوڑے والے ہیں مقصد یہ ہے کہ وہ اہل ثروت و مالدار ہیں۔ دائس اسم فاعل از نصر دوسًا ودياسًا بیل وغیرہ چلا کر غلہ نکالنا دائس غلہ گاہنے والا سے مراد بیل بھی ہو سکتا ہے اور دانہ نکالنے والے آدمی بھی۔

مُنَقّ: صاف کرنے والا، تنقية غلے کو بھوسہ سے الگ وصاف کرنے والا، مقصد یہ ہے کہ وہ ایک بڑا کاشتکار ہے جس کے یہاں ہر شعبے کے الگ الگ ملازم ہیں۔

فلا أقَبّح: بضم الهمزة وفتح القاف والموحدة المشددة بعدها حاء مهملة مبنيًا للمفعول. (قس) از باب تفعيل تقبيح برا جاننا، برا سمجھنا، مطلب یہ ہے کہ میں اس کے پاس کچھ بھی بولتی ہوں تو میری بات کو قبیح نہیں سمجھا جاتا، غایت محبت کی وجہ سے مجھے ذلیل نہیں کیا جاتا۔

ارقد فاتصبح: از نصر رقود سونا بھمزة وفوقية ومهملة وموحدة مشددة مفتوحات ثم حاء مهملة ای انام الصبحة. (قس)

یعنی میں صبح تک سوتی رہتی ہوں مجھے کسی کام وخدمت کے لئے کوئی جگا نہیں سکتا۔

اتقنح: از باب تفعل، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ صحیحین میں نون ہی کیساتھ روایت ہے، عمدۃ القاری، فتح الباری اور ارشاد الساری میں اخیر حدیث میں یہ زائد ہے: قال ابو عبدالله قال بعضهم فاتقمح بالميم وهذا اصح.

امام بخاریؒ نے کہا اتقمح میم کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ترجمہ گذر چکا ہے۔

امّ أبی زرع: ابوزرع کی ماں (یعنی میری خوشدامن) میں ان کی کیا تعریف کروں؟ ان کے بڑے برتن بھرے رہتے اور ان کا گھر کشادہ تھا۔

تشریح عكومُها رداح: عكوم بضم العين المهملة والكاف والميم عِكم بكسر العين کی جمع ہے کجلود جمع جِلد، جھولے اور بوریاں جس میں کپڑے اور سامان رکھے جاتے ہیں۔

رداح: بكسر الراء وبفتحها بڑا اور بھاری یعنی عكومها مبتدا اور رداح خبر ہے۔ قال الكرمانی الرداح مفرد والعكوم جمع يعنی كيف يكون المفرد خبرًا عن الجمع؟ مختلف جوابات دیئے گئے ہیں: ای عكومها كلها رداح، ۲۔ رداح مصدر ہو بروزن کمال، طلاق، ای علی حذف مضاف ای عكومها ذات رداح. (قس)

فساح بفتح الفاء وسیع، کشادہ، خلاصہ یہ اپنی خوشدامن کے کثرت مال واسباب اور وسعت مکان کی تعریف کررہی ہے۔

ابن ابی زرع: ابوزرع کا بیٹا؟ تو ابوزرع کے بیٹے کا کیا کہنا کہ (ایسا دبلا پتلا نرم ونازک بدن) اس کی خواب گاہ یعنی سونے کا حصہ (پسلی وغیرہ) ستی ہوئی ٹہنی کی طرح یا ستی ہوئی تلوار کی طرح سے باریک، بکری کے بچہ کا ایک دست اس کا پیٹ بھر دے (شکم سیر کردے)

تشریح مضجعة: بفتح الميم سونے کی جگہ یا سوتے وقت بدن کا جو حصہ بستر سے لگتا ہے یعنی پسلی، كمسل شطبة: بفتح الميم والسين المهملة وتشديد اللام بمصدر میمی بمعنی مسلول یا ظرف مکان معناه كمسلول الشطبة، شطبة: بفتح الشين المعجمة کھجور کی سبز شاخ، تلوار۔ مقصد یہ ہے کہ ابوزرع کا بیٹا ایسا پتلا جو سبز شاخ کے ایک ٹکڑے کی طرح ہے اور ایسا کم خوراک کہ بکری کے ایک بچے کا دست اس کا پیٹ بھر دیتا ہے، عرب لوگ مردوں میں دبلے پتلے نازک بدن کو پسند کرتے ہیں۔ اور عورتوں کے لئے موٹی تازی ہونا پسند کیا جاتا ہے۔

الجَفرة: بفتح الجيم وسكون الفاء بکری کا بچہ۔

بنت ابی زرع: ابوزرع کی بیٹی! سبحان اللہ اس کی کیا تعریف کی جائے باپ کی فرماں بردار ماں کی تابعدار، موٹی تازی اپنے سوتن کی جلن تھی المراد بالجارہ الضرّہ. ملء کساءھا: وہ اپنی چادر کو بھرے ہوئے ہے یعنی موٹی تازی تندرست ہے۔ (عمدہ، قس)

جاریۃ ابی زرع: ابوزرع کی باندی! اس کا بھی بڑا کمال تھا کہ ہماری باتیں باہر نہیں پھیلاتی ہمارے کھانے تک کی چیز بھی بے اجازت خرچ نہیں کرتی اور ہمارے گھر کو کوڑا کرکٹ سے بھرا نہیں رکھتی۔

لاتبث حدیثنا: بث یبث از نصر پھیلانا، ظاہر کرنا، لاتُنقث میرتنا: تنقیث کے معنی ہیں خیانت کرنا، چوری کرنا۔

میرۃ: بکسر المیم غلہ، خوراک، گھر میں جمع کیا ہوا مال۔ تعشیش پرندے کا گھونسلہ بنانا، لاتملأ بیتنا تعشیشا گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں کرتی بلکہ صاف و شفاف رکھتی تھی۔

قالت خرج ابوزرع: ام زرع نے بیان کیا کہ (ہماری یہ حالت تھی، کہ ابوزرع سے لے کر اس کی ماں، بیٹی بیٹا باندی سب باکمال قابل تعریف تھے گھر نور علی نور تھا ہماری یہ حالت تھی لطف کے دن گذر رہے تھے) کہ ایک دن ابوزرع ایسے وقت نکلا جب کہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے (مکھن نکالے جا رہے تھے) اچانک ابوزرع نے ایک ایسی عورت کو دیکھا جس کے ساتھ چیتے کے مانند دو بچے تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے رواں روی سے کھیل رہے تھے پھر ابوزرع نے مجھے طلاق دیدی اور اس عورت سے نکاح کرلیا تو میں نے بھی ابوزرع کے بعد ایک ایسے سردار آدمی سے نکاح کرلیا جو گھوڑے کا اچھا سوار اور عمدہ نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دیدیئے ہیں اور ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا ام زرع خود بھی کھا اور اپنے عزیز و اقربا کو بھی کھلاؤ (تیرے لئے عام اجازت ہے) لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو جمع کروں تب بھی ابوزرع کو چھوٹی سی عطار کے برابر نہیں پہنچ سکتی، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں (بالسند الاول) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ! میں بھی تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لئے تھا۔

قال ابوعبداللہ الخ: امام بخاریؒ نے کہا کہ سعید بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے (اس میں باندی کے ذکر میں) لاتملأ بیتنا تعشیشا کی جگہ ولا تعشش بیتنا تعشیشا کے الفاظ ہیں (معنی وہی ہیں کہ ہمارے گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں کرتی بلکہ صاف شاف رکھتی تھی) نیز امام بخاریؒ نے کہا کہ الفاظ واشرب فاتقنح میں بعض حضرات نے فاتقمح میم کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی الاحسان فی معاشرۃ الاھل علی مالا یخفی من الحدیث. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۷۹ تا ص۷۸۰، اخرجہ مسلم فی الفضائل، واخرجہ الترمذی فی

الشمائل و النسائی ایضًا فی عشرۃ النساء.

۴۸۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدثنا هِشَامٌ اَخبَرَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالَتْ كانَ الحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرابِهِم فسَتَرَنِي رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاَنَا اَنْظُرُ فما زِلْتُ اَنْظُرُ حتی كُنْتُ اَنَا اَنْصَرِفُ فاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ حبشی لوگ (حبشہ کے فوجی لوگ) اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے (یعنی جہاد کے لئے اپنے ہتھیاروں سے مشق کرر ہے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے (اپنے جسم مبارک سے) میرے لئے پردہ کیا اور میں وہ کھیل دیکھتی رہی اور دیر تک دیکھتی رہی یہاں تک کہ خود ہی اکتا کر لوٹ آئی اب تم خود ہی اندازہ کرلو کہ ایک کم عمر لڑکی کھیل کو کتنی دیر دیکھ سکتی ہے۔

(حضرت عائشہؓ کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کریمانہ ایسے تھے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ اس طرح شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے کہ انہیں جائز تماشہ دکھلاتے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في اشتماله على ذكر حسن المعاشرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۰، ومر الحديث ص۶۵، وص۱۳۰، وص۱۳۵، وص۴۰۷، وص۵۰۰، ویاتی ص۷۸۸، مسلم ۹۱ تا ص۹۲۔

﴿ بابُ مَوعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا ﴾ ۲۷۴۶

کسی شخص کی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے بارے میں نصیحت

۴۸۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ قال اخبرنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِاللّٰهِ بنِ اَبِي ثَوْرٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبّاسٍ قال لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بنَ الخطّابِ عنِ المَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اللَّتَيْنِ قال اللّٰهُ تعالٰی "اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فقد صَغَتْ قُلُوبُكُمَا" حتّٰی حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَه بِاِدَاوَةٍ فتبرَّزَ ثم جاءَ فسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فتوضَّأَ فقُلْتُ له يَااَمِيرَ المُؤْمِنِيْنَ! مَنِ المَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اللَّتَانِ قال اللّٰهُ تَعالٰى "اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا" قال وَاعَجَبًا لَكَ يَاابنَ عَبّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ

وَحفصةُ ثم استقبلَ عُمرُ الحديثَ يَسوقُه قال كُنتُ أنا وَجارٌ لي مِنَ الأنصارِ في بَني أُميّةَ بنِ زَيدٍ وَهُم مِن عَوالي المَدينةِ وَكُنّا نَتناوبُ النُّزولَ عَلى النبيِّ صلى الله عليه وسلم فَينزِلُ يَومًا وَأنزِلُ يومًا فإذا نَزلتُ جئتُه بِما حَدثَ مِن خَبرِ ذٰلكَ اليومِ مِنَ الوَحيِ أو غَيرِه وَإذا نَزلَ فَعلَ مِثلَ ذٰلك وَكُنّا مَعشرَ قُريشٍ نَغلِبُ النّساءَ فلمّا قَدِمنا عَلَى الأنصارِ إذا قَومٌ تَغلِبُهم نِساؤُهم فطَفِقَ نِساؤُنا يَأخُذنَ مِن آدابِ نِساءِ الأنصارِ فصَخِبتُ عَلى امرَأتي فَراجَعتني فأنكَرتُ أن تُراجِعَني قالت وَلِمَ تُنكِرُ أن أُراجِعَكَ فوَاللهِ إنّ أزواجَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم لَيُراجِعنَهُ وَإنّ إحداهُنّ لَتَهجُرُهُ اليومَ حتى اللّيلِ فأفزَعَني ذٰلكَ وَقُلتُ لَها قد خابَ مَن فَعلَ ذٰلكَ مِنهُنّ ثم جَمعتُ عَلَيّ ثِيابي فنَزلتُ فَدَخلتُ عَلى حفصةَ فقلتُ لَها أي حَفصةُ أتُغاضِبُ إحداكُنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم اليومَ حتّى اللّيلِ قالت نَعم فقُلتُ قَد خِبتِ وَخَسِرتِ أفتَأمَنِينَ أن يَغضَبَ اللهُ لِغضَبِ رَسولِه صلى الله عليه وسلم فتَهلِكي لاتَستكثِري النبيّ صلى الله عليه وسلم وَلا تُراجِعيهِ في شيءٍ وَلا تَهجُريهِ وَسَليني مابَدا لَكِ وَلا يَغُرّنّكِ أن كانَت جارَتُكِ أوضأ مِنكِ وَأحبَّ إلى النبيِّ صلى الله عليه وسلم يُريدُ عائشةَ قال عُمرُ فكُنّا قَد تَحدّثنا أنّ غَسّانَ تُنعِلُ الخيلَ لِغزوِنا فَنزلَ صاحِبي الأنصاريُّ يَومَ نَوبَتِهِ فَرجعَ إلَينا عِشاءً فضَربَ بابي ضَربًا شَديدًا وقال أثَمّ هُوَ فَفَزِعتُ فخَرَجتُ إلَيهِ فقال قد حَدثَ اليومَ أمرٌ عَظيمٌ قُلتُ ماهُوَ أجاءَ غَسّانُ قال لا بَل أعظَمُ مِن ذٰلكَ وَأهوَلُ طَلّقَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم نِساءَهُ فقُلتُ خابَت حَفصةُ وَخَسِرَت قَد كُنتُ أظُنُّ هذا يُوشِكُ أن يَكونَ فجَمعتُ عَلَيّ ثِيابي فصَلّيتُ صَلوٰةَ الفَجرِ مَعَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم فَدخلَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم مَشرُبَةً له فاعتَزلَ فِيها وَدَخلتُ عَلى حَفصةَ فإذا هِيَ تَبكي فقُلتُ مايُبكِيكِ ألَم أكُن حَذّرتُكِ هذا أطَلّقَكُنّ النبيُّ صلى الله عليه وسلم قالت لا أدرِي ها هُوَ ذا مُعتَزِلٌ في المَشرُبَةِ فخَرجتُ فجئتُ إلَى المِنبَرِ فإذا حَولَه رَهطٌ يَبكِي بَعضُهُم فجَلَستُ مَعَهُم قَليلاً ثم غَلَبَني ماأجِدُ فجئتُ المَشرُبَةَ التي فِيها النبيُّ صلى الله عليه وسلم فقُلتُ لِغلامٍ له أسوَدَ استأذِن لِعُمرَ فدَخلَ الغُلامُ فكَلّمَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم ثم رَجعَ فقال كَلّمتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم وَذَكَرتُكَ له فصَمتَ فانصَرَفتُ حتّى جَلَستُ مَعَ الرّهطِ

الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَدَخَلْتُ عَلَى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يارسولَ اللّٰهِ! أَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لا فَقُلْتُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يارسولَ اللّٰهِ! لَوْرَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَارَأَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَجَلَسَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يارسولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تعالى آيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَاقَالَتْ عَائِشَةُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ بہت دنوں سے میرے دل میں یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمر بن

خطابؓ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں (سورہ تحریم میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما" (اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا بلاشبہ تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ پڑے (جھک گئے) ہیں) بالآخر ایک مرتبہ انہوں نے حج کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ وہ راستہ سے ہٹ کر (قضاء حاجت کے لئے) مڑے تو میں بھی لوٹا لے کر ان کے ساتھ مڑا پھر انہوں نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر اس لوٹے سے پانی ڈالا پھر انہوں نے وضوء کیا تو میں نے اس وقت ان سے پوچھا کہ یا امیر المومنین! نبی اکرم ﷺ کے ازواج میں سے وہ دو کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما" حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی (آیت کے شان نزول کے متعلق) اور فرمایا کہ میں اور میرے انصاری پڑوسی (اسمه اوس بن خولی او عتبان بن مالك والاول هو الراجح. (قس) وهو الأصح. عمدہ) جو بنوامیہ بن زید کے محلہ میں رہتے تھے جو عوالی مدینہ میں سے ہے ہم نے (عوالی سے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے باری مقرر کر رکھی تھی چنانچہ ایک دن وہ حاضری دیتے اور ایک دن میں حاضری دیتا تو جب میں حاضر خدمت ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں لے آتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جب وہ حاضر خدمت ہوتے وہ بھی ایسا ہی کرتے اور ہم خاندان قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے پھر جب ہم (ہجرت کر کے مدینہ) انصار کے پاس آئے تو دیکھا کہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ عورتیں ان پر غالب ہیں پھر ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا چنانچہ ایک بار میں نے اپنی بیوی (زینب بنت مظعون) کو ڈانٹا تو اس نے بھی لوٹ کر (ترکی بہ ترکی) جواب دے دیا میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے خدا کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی حضور اکرم ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں اور بعض تو آنحضرت ﷺ سے ایک دن رات الگ رہتی ہیں میں اس پر کانپ اٹھا اور میں نے اس سے کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا وہ خائب وخاسر رہی پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے لئے) روانہ ہوا پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے گھر گیا اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی اکرم ﷺ کو ایک ایک دن رات تک ناراض رکھتی ہو حفصہ نے کہا جی ہاں! (کبھی ایسا ہو جاتا ہے) اس پر میں نے کہا پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی کیا تمہیں اس کا خوف نہیں رہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ناراضگی کی وجہ سے اللہ ناراض ہو جائے اور تم برباد ہو جاؤ خبردار! نبی اکرم ﷺ سے زیادہ فرمائش نہ کیا کرو (مطالبات نہ کیا کرو) اور نہ کسی معاملے میں جواب دیا کرو اور نہ آپ ﷺ سے بولنا چھوڑو تمہیں جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور تم اپنی پڑوسن (عائشہؓ) سے دھوکہ نہ کھانا وہ تم سے زیادہ حسین ہے اور نبی اکرم ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں حضرت عمرؓ کا اشارہ حضرت

عائشہؓ کی طرف تھا۔

(قال القرطبي اختار عمرؓ تسميتها جارة ادبًا منه الخ). (عمدہ)

قال عمر: حضرت عمرؓ نے بیان کیا اور ہم میں یہ بات مشہور تھی کہ ملک غسان ہم سے لڑنے کے لئے گھوڑوں کی نعل بندی کرا رہا ہے (ہم پر حملہ کرنے کے لئے فوجی تیاریاں کر رہا ہے) اور میرے انصاری ساتھی اپنی باری کے دن خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عشاء کے وقت ہمارے پاس واپس آئے اور اس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہا کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر اس کے پاس نکلا تو اس نے کہا آج تو بڑا حادثہ ہو گیا میں نے کہا کیا بات ہوئی؟ کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ حادثہ اس سے بڑا اور اس سے زیادہ خوفناک ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے تو میں نے (یعنی حضرت عمرؓ نے) کہا حفصہ تو خائب و خاسر ہوئی میں پہلے ہی سے یہ خیال کر رہا تھا کہ عنقریب یہ ہوگا پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے (اور مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا) پھر فجر کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) نبی اکرم ﷺ تو اپنے ایک بالا خانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں تنہائی اختیار کر لی اور میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی میں نے کہا روتی کیوں ہو؟ کیا میں نے تجھے ڈرایا نہیں تھا (میں نے تمہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا) کیا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں، حضور اقدس ﷺ اس وقت بالا خانہ میں تنہا تشریف فرما ہیں میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ اس کے گرد کچھ صحابہ موجود ہیں اور ان میں سے بعض رو رہے ہیں تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے میں نے حضور اکرم ﷺ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اندر آنے کی اجازت لے لو غلام اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور ﷺ خاموش رہے چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے پھر میرا غم مجھ پر غالب آ گیا تو میں دوبارہ آیا اور غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت لے لو تو غلام اندر گیا اور واپس آ کر مجھ سے کہا میں نے حضور ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو حضور ﷺ خاموش رہے میں پھر واپس آ گیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں پھر غلام کے پاس واپس آیا اور کہا کہ عمر کے لئے اجازت حاصل کرو غلام اندر گیا اور میرے پاس واپس آ کر کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا اور حضور ﷺ خاموش رہے میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو دیکھا کہ مجھ کو غلام بلا رہا ہے اور غلام نے کہا حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اجازت دیدی ہے تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ ﷺ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے مبارک پہلو پر پڑ گئے تھے آپ ﷺ ایک چمڑے کے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی میں نے حضور ﷺ کو سلام کیا اور میں نے کھڑے کھڑے عرض کیا

یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے؟ آنحضور ﷺ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں، میں نے کہا "اللہ اکبر" پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے رسول اللہ ﷺ کو مانوس کرنے کے لئے (آپ ﷺ کا رنج کم کرنے کے لئے) یہ کہا یارسول اللہ! آپ دیکھئے! ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے (عورتوں کو اپنے دباؤ میں رکھتے تھے) پھر جب ہم مدینہ آئے تو دیکھا کہ یہ لوگ ایسے (زن مرید) ہیں کہ ان پر ان کی عورتیں غالب رہتی ہیں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ دیکھئے میں پہلے حفصہ کے پاس گیا تھا اور میں نے اس سے کہا تھا کہ اپنی پڑوسن (سوکن) کی وجہ سے دھوکہ میں مت رہنا کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور تم سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہے پڑوسن سے مراد حضرت عائشہؓ تھیں اس پر نبی اکرم ﷺ دوبارہ مسکرائے جب میں نے حضور اکرم ﷺ کو مسکراتے دیکھا تو میں بیٹھ گیا پھر میں نے اپنی نظر اٹھا کر حضور اقدس ﷺ کے گھر کا جائزہ لیا خدا کی قسم! میں نے آنحضور ﷺ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی سوائے تین سامانوں کے (جو وہاں موجود تھے) پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے اس لئے کہ فارس اور روم کو فراخی اور وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیا دی گئی حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابن خطاب! کیا ابھی تک تو اسی خیال میں ہے (کہ دنیا کی دولت ووسعت بہت عمدہ چیز ہے) یہ تو وہ لوگ ہیں (روم وفارس) جنہیں دنیا کے مزے (آسائشیں) دنیا ہی کی زندگی میں جلدی دیدیئے گئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کردیجئے (کہ میں نے دنیاوی شان وشوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج سے انتیس روز الگ رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حفصہؓ نے حضور ﷺ کے راز کی بات حضرت عائشہؓ سے کہدی تھی آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر عتاب کیا تو حضور ﷺ کو اس کا بہت رنج ہوا (اور آپ ﷺ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا) پھر جب انتیسویں رات گذر گئی تو حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے عائشہؓ سے ابتداء کی حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے یہاں ایک مہینہ تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو انتیس ہی دن گذرے ہیں میں تو ایک ایک دن شمار کر رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ انتیس کا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضور ﷺ کے ساتھ رہنے یا الگ ہوجانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضور ﷺ اپنی ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر فرمایا) تو میں نے آنحضور ﷺ ہی کو پسند کیا اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنی تمام ازواج کو اختیار دیا تو سب نے وہی کہا جو حضرت عائشہؓ کہہ چکی تھیں۔ (یعنی حضور ﷺ ہی کو سب نے اختیار کیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ فدخلت علی حفصۃ فقلت ای حفصۃ الی قولہ یرید عائشۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۸۰ تا ص۷۸۲، ومر الحدیث ص۱۹، وص۳۳۴ تا ص۳۳۵، ویاتی ص۷۸۴، وص۷۸۵، وص۱۰۷۸، ومسلم فی الطلاق.

﴿بَابٌ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا﴾ ۲۷۴۷

عورت کا اپنے شوہر کی اجازت سے نفل روزہ رکھنے کا بیان

تشریح | قولہ تطوعًا یجوز ان یکون متطوعۃ فیکون نصبا علی الحال ویجوز ان یکون صفۃ لمصدر محذوف ای صوما تطوعًا وانما قید باذن الزوج لانھا لاتصوم التطوع الا باذنہ لان حقہ مقدم عل صوم التطوع بخلاف رمضان فانہ لایحتاج فیہ الی الاذن لانہ ایضًا صائم الخ. (عمدہ)

۴۸۴۲ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قال اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰہِ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عن ھَمَّامِ بنِ مُنَبِّہٍ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتصُومُ المَرْأَۃُ وَبَعْلُھَا شاھد الاَّ بِاِذْنِہ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت کا شوہر موجود ہو تو کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ. یعنی حدیث سے عدم جواز معلوم ہو گیا۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۸۲، ایضًا ص۷۸۲۔

﴿بَابٌ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَۃُ مُھَاجِرَۃً فِرَاشَ زَوْجِھَا﴾ ۲۷۴۸

جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گذارے (تو کیا حکم ہے؟)

۴۸۴۳ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدثنا ابنُ اَبِی عَدِیٍّ عن شُعْبَۃَ عن سُلَیْمَانَ عن اَبِی حازِمٍ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امرَاَتَہُ اِلٰی فِرَاشِہ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ لَعَنَتْھَا الْمَلاَئِکَۃُ حتی تُصْبِحَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ

آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کردے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضحها لانه ليس فيها الحكم بالجواز وعدم الجواز.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۲، ومر الحديث ص۴۵۹۔

تشریح عورت کا انکار اسی وقت قابل لعن ہوگا جب بلا وجہ بلا عذر ہو مثلاً عورت حیض کی حالت میں ہو یا بیماری وغیرہ کا عذر ہو تو مستحق لعنت نہیں۔

۴۸۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن زُرَارَةَ عن اَبِی هُرَيْرَةَ قال قالَ النبیُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا بَاتَتِ المَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا المَلٰئِكَةُ حتى تَرْجِعَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اس عمل سے باز آجائے (یعنی شوہر کے بستر پر آجائے) واللہ اعلم۔

﴿ بابٌ ۲۷۴۹ لا تاذَنُ المَرْاَةُ فی بَيْتِ زَوجِهَا لِاَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ ﴾

عورت اپنے شوہر کے گھر میں شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت نہ دے۔

۴۸۴۵ ﴿ حَدَّثَنا اَبُو اليَمَانِ قال اَخبَرَنا شُعَيبٌ قال حدَّثنا اَبُوالزِّنادِ عَنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قال لا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُومَ وزَوْجُهَا شاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلا تَاذَنُ فی بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَمَا اَنْفَقَتْ مِن نَفَقَةٍ مِن غَيْرِ اَمْرِهِ فَاِنَّهُ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ اَيضا عن مُوسٰى عن اَبِيهِ عن اَبِی هُرَيْرَةَ فی الصَّوْمِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر (حسب دستور) خرچ کرے گی تو اسے بھی یعنی خاوند کو بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔

اس حدیث کو ابوالزناد موسیٰ بن ابی عثمان سے بھی اور انہوں نے اپنے والد (سعید تبان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

روایت کیا اور اس میں صرف روزہ کا ہی ذکر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ولا تاذن فی بيته الا باذنه"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۲، ويأتی مختصرا ص۸۰۷۔

﴿ بابٌ ۲۷۵۰ ﴾

ای هذا باب بالتنوين من غير ترجمة فهو كالفصل من سابقه

۴۸۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا اِسْمَاعِيْلُ قال اَخْبَرَنَا التَّيْمِىُّ عن اَبِى عُثمانَ عن اُسَامَةَ عنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قال قُمْتُ على بابِ الجَنَّةِ فكانَ عامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا المَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَد اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ على بابِ النَّارِ فاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ. ﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی اور مالدار (جنت کے دروازہ پر حساب کے لئے) روک دیئے گئے ہیں البتہ جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیدیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة السابقة من جهة الاشارة الى ان النساء غالبا يرتكبن النهى المذكور ولذا كن اكثر من دخل النار:

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۲، واخرجه مسلم فی آخر كتاب الدعوات والنسائى فی عشرة النساء.

(مطلب صاف ہے کہ مساکین وفقراء امت مالداروں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ فاذا عامة الخ اذا هى الفجائية وعامة من دخلها مبتدأ خبره النساء).

﴿ بابُ ۲۷۵۱ كُفْرَانِ العَشِيْرِ ﴾

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الخَلِيْطُ مِنَ المُعَاشَرَةِ فِيْهِ عن اَبِى سَعِيْدٍ عنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم.

عشیر کی ناشکری کا بیان

عشیر سے مراد شوہر ہے اور عشیر ساتھی کو بھی کہتے ہیں اور یہ معاشرہ سے ماخوذ ہے (جس کے معنی خلط یعنی ملا دینے کے

ہیں) اور اس باب میں ابو سعید خدریؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۴۸۴۷ ﴿ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن عباس انہ قال خسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ ﷺ والناس معہ فقام قیاما طویلا نحوا من سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلک فاذکروا اللہ قالوا یارسول اللہ! رأیناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا ثم رأیناک تکعکعت فقال انی رأیت الجنۃ او أریت الجنۃ فتناولت منھا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ مابقیت الدنیا ورأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط ورأیت اکثر اھلھا النساء قالوا لم یارسول اللہ! قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط. ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے بہت طویل قیام کیا اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی جاسکے پھر طویل رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر بہت دیر تک قیام کیا اور یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر آپ ﷺ نے (دوسرا) طویل رکوع کیا یہ رکوع (طوالت میں) پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سجدہ کیا اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا اور یہ قیام اول سے کم تھا پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا اس کے بعد کھڑے ہوئے پھر طویل قیام کیا اور یہ قیام اول قیام سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع طویل کیا اور یہ اول رکوع سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدہ کیا (دو سجدے کئے) پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا (گرہن ختم ہو چکا تھا) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا (کہ نماز ہی میں) اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لی پھر

ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت دیکھی تھی یا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ شک راوی) مجھے جنت دکھائی گئی تھی میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے اور میں نے دوزخ دیکھی میں نے آج (دوزخ) کی طرح ہیبتناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے کفر کی وجہ سے، لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور ان کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتے رہو پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی ایک بات اپنی مرضی کے خلاف دیکھی تو کہہ دے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يكفرون العشير".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۲ تا ص۷۸۳، ومر الحديث ص۹، وص۶۲، وص۱۰۳، وص۱۴۳، وص۴۵۴۔

۴۸۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُثْمانُ بنُ الهَيْثَمِ قال حَدَّثَنَا عَوفٌ عن اَبِي رَجَاءٍ عن عِمْرَانَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اطَّلَعْتُ فى الجَنَّةِ فرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ، تَابَعَهُ اَيُّوبُ وَسَلْمُ بنُ زَرِيْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ وہی لوگ زیادہ ہیں جو (دنیا میں) فقراء اور غریب تھے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔

اس حدیث کو عوف کے ساتھ ابو رجاء سے ایوب سختیانی اور سلم بن زریر نے بھی روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انهن لماكن مصرات على كفر النعمة وعدم الشكر فى حق ازواجهن وهو معصيته والمعصية من اسباب العذاب استحققن دخول النار.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۳، ومر الحديث ص۴۶۰، ويأتي ص۹۵۵، وص۹۶۹۔

﴿ بَابٌ [۲۷۵۲] لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ ﴾

قَالَهُ اَبُو جُحَيْفَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے

اس کی روایت ابو جحیفہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۴۸۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقاتِلٍ قال اخبرنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبرنا الاَوْزَاعِيُّ قال حَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ اَبِي كَثِيرٍ قال حَدَّثَنِي اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ قال حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ عَمْرِو بنِ العَاصِ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ياعبدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُومُ النَّهارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يارسولَ اللّٰهِ! قال فلا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبداللہ! مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ تم ہر روز دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کر (یعنی بلا روزے بھی رہو) رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۸۳، ومر الحديث ص۱۵۴، ۲۶۵، ص۲۶۶، وص۴۸۵، وص۷۵۵، وص۷۵۶، ويأتي ص۹۰۵، وص۹۲۸، واخرجه مسلم في الصوم.

﴿ بَابٌ ۲۷۵۳ الْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا ﴾

بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے

۴۸۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اخبرنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبرنا موسَى بنُ عُقْبَةَ عن نافِعٍ عن ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عن رَعِيَّتِهِ وَالاَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ علٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ علٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عن رَعِيَّتِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگراں (حاکم) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور امیر نگراں ہے اور مرد نگراں ہے اپنے گھر والوں پر، اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اسکے بچوں پر نگراں ہے اور تم میں سے ہر ایک نگراں ہے، اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمرأة راعية على بيت زوجها".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۸۳، ومر الحديث ص۱۲۲، ۳۲۴، وص۳۴۷، وص۳۸۴، وص۷۷۹ ويأتي

ص ۱۰۵۷۔

﴿ باب ۲۷۵۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی "الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَی النِّسَاءِ ... ﴾

... بِمَا فَضَّلَ اللّٰه بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ الی قوله اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا".

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ نساء میں) مرد عورتوں پر حاکم ہیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض (مرد) کو بعض (عورت) پر (عقل میں، قوت میں، نبوت، اور خلافت میں) فضیلت دی ہے تا ارشاد الٰہی بیشک اللہ بڑی رفعت والا بڑی عظمت والا ہے۔

۴۸۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ قال حدثنا سُليمانُ قال حدثني حُمَيْدٌ عن اَنَسٍ قال آلٰی رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ فی مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فقيلَ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّكَ آلَيْتَ عَلٰی شَهْرٍ قال اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی اور اپنے ایک بالا خانہ میں بیٹھ رہے پھر انتیس دن کے بعد وہاں سے اتر کر آئے تو کہا گیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کا عہد کیا تھا (یعنی ایک مہینہ نہ آنے کی قسم کھائی تھی مہینے کے اندر کیسے آگئے؟) آپ ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ انتیس کا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان في الآية "واهجروهن في المضاجع، وقد هجرهن صلی اللّٰه علیه وسلم شهرًا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۳، ومر الحديث ص۵۵، وغیرہ۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم ص۴۰۱۔

﴿ باب ۲۷۵۵ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ نِسَاءَهُ فِيْ غَيْرِ بُيُوْتِهِنَّ ﴾

وَيُذْكَرُ عن مُعَاوِيَةَ بنِ حَيْدَةَ رَفَعَه غَيْرَ اَنْ لَّاتُهْجَرَ اِلَّا في البَيْتِ وَالاَوَّلُ اَصَحُّ.

نبی اکرم ﷺ کا اپنی بیویوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھروں میں نہیں گئے

اور حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ عورت کا چھوڑنا گھر ہی میں ہو مگر پہلی حدیث (یعنی حضرت انسؓ کی) زیادہ صحیح ہے۔

مطلب یہ ہے شوہر کے لئے دوسرے گھر میں جا کر رہنا بھی صحیح ہے جیسے شوہر کو یہ بھی اختیار ہے کہ زوجہ کے گھر ہی میں رہ کر اپنے بستر الگ کرلے۔

۴۸۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عنِ ابنِ جُرَیْجٍ حٓ وَحَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قال اَخبَرَنا عبدُاللّٰهِ قال اخبرنا ابنُ جُرَیْجٍ قال اخبرني يَحْيَى بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ صَيْفِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ بنَ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ الحَارِثِ اَخبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللّٰهُ عليه وسلم حَلَفَ لايَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهرًا فلمَّا مَضٰى تِسعَةٌ وَّعِشْرُونَ يومًا غَدَا عَلَيْهِنَّ اَوْ رَاحَ فقِيْلَ لَهٗ يانَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ اَنْ لاتَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهرًا قال اِنَّ الشَّهرَ يَكُونُ تِسعَةً وَّعِشرِيْنَ يَومًا. ﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھالی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے پھر جب انتیس دن گذر گئے تو آنحضور ﷺ صبح کے وقت ان کے پاس تشریف لے گئے یا شام کے وقت گئے تو حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا (القائل عائشہؓ) کہ اے اللہ کے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے (مہینے کے اندر کیسے آگئے؟) آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ان في طريق من طرق هذا الحديث غير ام سلمة انه قعد في مشربة له وذلك انه صلى اللّٰه عليه وسلم لما هجر بعض نسائه طلع الى مشربة له وقعد فيها ومنه تؤخذ المطابقة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۴ تا ص۷۸۴، ومر الحديث ص۲۵۶۔

۴۸۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بنُ مُعَاوِيَةَ قال حَدَّثَنَا اَبُويَعْفُورٍ قال تَذَاكَرنا عِنْدَ اَبِي الضُّحٰى فقالَ حَدَّثَنَا ابنُ عَبَّاسٍ قال اَصْبَحْنَا يومًا وَنِساءُ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَبْكِيْنَ عندَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنهُنَّ اَهْلُهَا فخَرَجْتُ اِلَى المَسْجِدِ فاِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ فجَاءَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ فصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم وَهُوَ فِي غُرفَةٍ لَهٗ فسَلَّمَ فلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثمَّ سَلَّمَ فلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثمَّ سَلَّمَ فلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فنَادَاهُ فدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَ اَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ فقالَ لا وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهرًا فمَكَثَ تِسعًا وَّعِشرِيْنَ ثمَّ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ. ﴾

ترجمہ | ابو یعفور (عبد الرحمٰن بن عبید الکوفی) نے بیان کیا کہ ہم نے ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) کی مجلس میں (مہینہ پر) بحث کی (یعنی کسی نے کہا مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور کسی نے کہا انتیس دن کا) تو ابوالضحیٰ نے کہا کہ ہم سے حضرت ابن

عباسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج رو رہی تھیں ان ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے پاس ان کے گھر والے موجود تھے پھر میں مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ پوری مسجد لوگوں سے بھرگئی ہے اتنے میں حضرت عمر بن خطابؓ نے (باہر سے) سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا پھر (دوبارہ) سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا پھر سلام کیا پھر لیکن کوئی جواب نہیں ملا (تو حضرت عمرؓ واپس لوٹنے لگے) پھر (بلالؓ نے) ان کو پکارا (اجازت ملنے پر) چنانچہ عمرؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا حضور نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے صرف ایک مہینہ تک ان سے الگ رہنے کی قسم کھائی ہے چنانچہ حضور اقدس ﷺ انتیس دن تک الگ رہے پھر اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۴، اخرجه النسائي في الطلاق.

تشریح بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رباح غلام نے حضرت عمرؓ کے لئے اجازت طلب کی تھی لیکن ابونعیم کی روایت میں یہ صراحت ہے کہ بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی، تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ رباح بالاخانہ کے زینے پر باہر بیٹھے تھے اور بلالؓ اندر حضور اقدس ﷺ کے پاس تھے جب حضور ﷺ نے اجازت دی تو بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی جس کی اطلاع رباح نے حضرت عمرؓ کو دی۔ واللہ اعلم

۲۷۵۶
﴿بابُ مايُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ﴾

وَقَوْلِهِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

عورتوں کو مارنا مکروہ ہے

اور ارشاد الٰہی: "واضربوهنّ" سے مراد وہ مار ہے جو سخت نہ ہو۔

(مطلب یہ ہے کہ شدید ضرورت پر مثلاً وطی سے انکار یا ترک صلوۃ پر معمولی مار پیٹ جائز ہے)

۴۸۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن هِشَامٍ عن أَبِيهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال لايَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا في آخِرِ اليَوْمِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۴، ومر الحديث ص ۷۳۷، وياتى ص ۸۹۲۔

﴿ بَابٌ ۲۷۵۷ لَا تُطِيعُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا فِيْ مَعْصِيَةٍ ﴾

عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے

۴۸۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قال حدثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عن صَفِيَّةَ عن عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ اِبْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَاْسِهَا فَجَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَه فقالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا اَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِهَا فقالَ لا اِنَّه قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی اس کے بعد اس کے سر کے بال (بیماری کی وجہ سے) گر گئے تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور کہا (یارسول اللہ!) میرے شوہر نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے بالوں میں (دوسرے مصنوعی بال) جوڑلوں آنحضور ﷺ نے فرمایا ہرگز ایسا مت کر بال جوڑنے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۴، وياتى ص ۸۷۸، اخرجه مسلم فى اللباس.

﴿ بَابٌ ۲۷۵۸ قَوْلِه "وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا" ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رخی کا خوف ہو"

۴۸۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قال اخبرنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ "وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا" قَالَتْ هِيَ الْمَرْاَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تقولُ لَهُ اَمْسِكْنِيْ وَلَا تُطَلِّقْنِيْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِيْ فَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِيْ فَذٰلِكَ قولُه تعالى "فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ" ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ کے متعلق: وان امراة خافت الآية اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا بے رغبی کا خوف محسوس کرے، عائشہؓ نے فرمایا آیت میں اس عورت کا بیان ہے کہ جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اس کو اپنے پاس زیادہ نہ بلاتا ہو بلکہ اس کو طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو پھر یہ عورت شوہر سے کہے کہ تو مجھے اپنی زوجیت میں رہنے دو اور مجھ کو طلاق نہ دو تم میرے سوا دوسری عورت سے شادی بھی کر سکتے ہو میرے خرچ سے بھی تم آزاد ہو اور میرے لئے باری کی بھی کوئی پابندی نہیں (تمہاری مرضی پر ہے) اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا: فلا جناح عليهما الآية پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہر حال بہتر ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۷۸۴، ومر الحديث ص ۳۳۱، وص ۳۷۱، وص ۶۶۲۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم ص ۱۶۹۔

﴿ بَابُ العزلِ ﴾ ۲۷۵۹

عزل کا بیان

۴۸۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سَعِيدٍ عنِ ابنِ جُرَيْجٍ عن عَطَاءٍ عن جابرٍ قال كُنَّا نَعزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه فسر الابهام الذى فى الترجمة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۷۸۴، وسياتى ص ۷۸۴۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۱۹۹، "عزل اور اس کا حکم"۔

۴۸۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جابرًا قال كُنَّا نَعزِلُ وَالقُرآنُ يَنزِلُ وعن عَمرٍو عن عَطَاءٍ عن جَابِرٍ قال كُنَّا نَعزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالقُرآنُ يَنزِلُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا ہم عزل کرتے تھے (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عزل کرنا (یعنی جماع کے وقت منی کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکالنا) آنحضور ﷺ کے زمانہ میں

بعض صحابہ سے ثابت ہے اور آنحضور ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ قرآن مجید ہی میں اس کے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا۔)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه فسر الابهام الذى فى الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۴، ومر الحديث ص۷۸۴۔

سوال: مسلم میں حضرت جذامہ بنت وہب اخت عکاشہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور اقدس ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ذاك الواد الخفى (یہ وأد خفی ہے یعنی زندہ درگور کرنا ہے) تو اس حدیث سے ممانعت ثابت ہوتی ہے چنانچہ ابراہیم نخعیؒ، سالم بن عبداللہ اور طاؤس وغیرہ نے استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ عزل مکروہ ہے۔

جواب: جذامہ کی روایت حضرت جابرؓ کی حدیث سے منسوخ ہے۔ ۲۔ جابرؓ کی حدیث صحت کے اعتبار سے قوی تر ہے۔ واللہ اعلم

۴۸۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمّدِ بنِ اَسْمَاءَ قال حدثنا جُوَيْرِيَةُ عن مالِكِ بنِ اَنَسٍ عن الزُّهْرِيِّ عن ابنِ مُحَيْرِيْزٍ عن اَبِى سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ قال اَصَبْنَا سَبْيًا فكُنَّا نَعْزِلُ فسَأَلنا رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقال اَوَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قالَها ثلاثًا ما مِنْ نَسَمَةٍ كائِنَةٍ الى يوْمِ القِيامَةِ اِلَّا هِىَ كائِنَةٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ (غزوہ بنی المصطلق میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں تو ہم عزل کرتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (عزل کا حکم پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو؟ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔ (پس تمہارا عزل کرنا عبث ہے یعنی آپ ﷺ نے اس کو پسند نہیں فرمایا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۴، ومر الحديث ص۲۹۷، وص۳۳۵، وص۵۹۳، ویاتی ص۹۷۷، وص۱۱۰۱۔

﴿ باب ۲۷۶۰ القُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا ﴾

سفر کے ارادہ کے وقت اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کا بیان

۴۸۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حدثنا عبدُ الوَاحِدِ بنُ اَيْمَنَ قال حَدَّثَنِى ابنُ اَبِى مُلَيْكَةَ عن القاسِمِ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسائِهِ

فطارَتِ القُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وكانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم إذَا كانَ بِاللَّيْلِ سارَ مَعَ عائِشَةَ يَتحدَّثُ فقالتْ حفصَةُ ألاَ تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنظُرِينَ وَأَنْظُرُ فقالتْ بَلَى فَرَكِبَتْ فجاءَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم إلى جَمَلِ عائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حتى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عائِشَةُ فلمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ وتَقُولُ يا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلاَ أَسْتَطِيعُ أنْ أقُولَ لَهُ شَيْئًا.

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تو ایک مرتبہ قرعہ حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کے نام کا نکلا اور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت حضرت عائشہؓ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آج کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاؤں تا کہ تو بھی دیکھے (کہ میرا اونٹ کیسا چلتا ہے) اور میں بھی دیکھوں (کہ تیرا اونٹ کیسا چلتا ہے) عائشہؓ نے کہا ٹھیک ہے اور وہ حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہو گئیں نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس آئے اور اس پر حفصہؓ سوار تھیں آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا پھر چلے ایک جگہ اترے اور عائشہؓ نے اپنے پاس حضور ﷺ کو نہیں پایا تو جب لوگ اترے تو حضرت عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لئے اور دعا کرنے لگی کہ اے میرے رب مجھ پر بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے اور میں حضور اقدس ﷺ کو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی (کیونکہ قصور اپنا تھا نہ دوسرے کے اونٹ پر سوار ہوتیں نہ آنحضور ﷺ کی ہمکلامی سے محروم رہتیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۴، واخرجه مسلم فى الفضائل والنسائى فى عشرة النساء.

تشریح جس کی ایک سے زائد بیویاں ہوں اور وہ سفر کرنا چاہے اور اپنے ساتھ کسی بیوی کو لے جانا چاہے تو بہتر اور مستحب یہ ہے کہ قرعہ اندازی کرے تا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو لیکن قرعہ اندازی لازم و واجب نہیں۔

۲۷۶۱

﴿بابُ المَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يُقْسَمُ ذٰلِكَ﴾

عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اسکی تقسیم کس طرح کی جائیگی

۴۸۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ إسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عن هِشَامٍ عن أبِيهِ عن عائِشَةَ أنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وكانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَقْسِمُ

لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی اور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور حضرت سودہؓ کی باری کے دن رہتے تھے۔

تشریح حضرت سودہؓ جب بوڑھی ہوگئی تھیں اور ان کو خطرہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ مجھ کو طلاق نہ دے دیں تو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة"

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۸۵، واخرجه مسلم في النكاح.

﴿ بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ ﴾ ۲۷۶۲

"وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ الٰى قوله وَاسِعًا حَكِيْمًا.

عورتوں یعنی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرنا واجب ہے

(ارشاد الٰہی) اور تم سے پورا پورا انصاف تو عورتوں میں نہیں ہوسکتا ہے آخر آیت واسعا حکیما تک (سورہ نساء ر ۱۲۹، ۱۳۰)۔

تشریح شریعت نے بیک وقت چار عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت تو دی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ عدل وانصاف کی بھی تاکید کی ہے کیونکہ عام حالات میں چند بیویوں کے درمیان انصاف قائم رکھنا مشکل ہوجاتا ہے عدل وانصاف کا مطلب یہ ہے کہ کھانے، کپڑے اور باری باری رہنے میں برابر رکھے۔

﴿ بَابُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ ﴾ ۲۷۶۳

جب ثیبہ پر کنواری سے نکاح کرے؟

(یعنی اگر کسی کے نکاح میں ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے تو جائز ہے)۔

۴۸۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا بِشْرٌ قال حدَّثنا خالِدٌ عن اَبِى قِلَابَةَ عن اَنَسٍ وَلَو شِئْتُ اَنْ اَقُولَ قال النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم ولٰكِن قال السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے (راوی ابوقلابہ یا حضرت انسؓ نے) کہا اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے (آنے والی حدیث) ارشاد فرمائی لیکن بیان کیا کہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی (ثیبہ رکھ کر) کنواری سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو تین دن اس کے پاس رہے (اس کے بعد باری باری دونوں کے پاس رہا کرے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۵، اخرجه مسلم في النكاح والترمذي ايضًا في النكاح وابن ماجه.

تحقیق | اصل الثيب ثويب اجتمعت الواو والياء وسبقت احداهما بالسكون فقلبت الواو ياء وادغمت الياء في الياء فافهم. (عمدہ)

﴿بَابٌ۲۷۶۴ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ﴾

کنواری بیوی کے ہوتے ہوئے اگر کسی نے ثیبہ سے شادی کی تو کوئی گناہ نہیں

۴۸۶۳ ﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ قال حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عن سُفْيَانَ قال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَخَالِدٌ عن اَبِي قِلَابَةَ عن اَنَسٍ قال مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قال اَبُوقِلَابَةَ وَلَو شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عن اَيُّوبَ وَخَالِدٍ قال خَالِدٌ وَلَو شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ.﴾

ترجمہ | ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی ثیبہ بیوی کی موجودگی میں کنواری سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کنواری بیوی کے ہوتے ہوئے ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے اس کے بعد باری کی پابندی کرے ابوقلابہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً بیان کی ہے اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ایوب اور خالد سے، خالد نے کہا اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انسؓ نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً بیان کی ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۵، ومر ايضًا ص۷۸۵۔

۲۷۶۵ ﴿بَابٌ مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ﴾

جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا (اور صحبت کی) آخر میں ایک غسل کیا

۴۸۶۴ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ الأعلى بنُ حَمَّادٍ قال حدثنا يَزِيدُ بنُ زُرَيْعٍ قال حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الوَاحِدَةِ وَلَهُ يومَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ ایک رات میں اپنی ساری بیویوں کے پاس ہو آتے اور اس وقت حضور اقدس ﷺ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۵، ومر الحديث ص۴۱، وص۴۲، وص۷۵۸، باقی کے لئے دیکھئے جلد دوم ص۲۲۰۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم ص۲۲۱۔

۲۷۶۶ ﴿بَابٌ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اليَوْمِ﴾

مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانے کا بیان

(مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی بیویوں کے پاس دن میں جا سکتا ہے گو ان کی باری نہ ہو)۔

۴۸۶۵ ﴿حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ كَانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا انصَرَفَ مِنَ العَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِن اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی کے قریب بھی (بیٹھ) جاتے (مگر صحبت نہیں کرتے) چنانچہ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر ٹھہر گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في دخوله صلى الله عليه وسلم على نسائه في اليوم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۷۸۵، ویاتی الحدیث ص۷۹۳۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو چند بیویاں ہوں تو ہر ایک کی خیریت اور حال چال معلوم کرنے کے لئے جب چاہے جا سکتا ہے۔

۲۷۶۷ ﴿ بَابٌ اِذَا اسْتَاذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ ... ﴾

...فِی اَنْ یُمَرَّضَ فِی بَیْتِ بَعْضِهِنَّ فَاَذِنَّ لَهُ.

اگر مرد اپنی بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کیلئے .....

... اپنی دوسری بیویوں سے اجازت طلب کرے اور اسے اجازت دی جائے (تو یہ درست ہے اور وہ بیماری بھر اس بیوی کے پاس رہ سکتا ہے)۔

۴۸۶۶ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ قال حدَّثَنِی سُلَیمانُ بنُ بِلالٍ قال هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِی اَبِی عن عائِشَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم كَانَ یَسْاَلُ فی مَرَضِهِ الَّذِی مَاتَ فِیهِ اَینَ اَنا غَدًا اَینَ اَنَا غَدًا یُرِیْدُ یومَ عائِشَةَ فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ یَكُونُ حیثُ شاءَ فكانَ فِی بَیْتِ عائِشَةَ حتی ماتَ عِندَهَا قالتْ عائِشَةُ فماتَ فِی الیَومِ الَّذِی كانَ یَدُورُ عَلَیَّ فِی بَیْتِی فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وانَّ رَاسَهُ لَبَیْنَ نَحْرِی وَسَحْرِی وَخالَطَ رِیْقُهُ رِیْقِی.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الموت میں (بار بار) پوچھا کرتے تھے کل میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا؟ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ عائشہؓ کی باری کب آئے گی؟ (آپ ﷺ کو عائشہؓ کی باری کا انتظار تھا) چنانچہ آپ ﷺ کی ازواج نے آپ کو اجازت دے دی کہ آنحضور ﷺ جہاں چاہیں بیماری کے ایام میں رہ سکتے ہیں پھر آنحضور ﷺ حضرت عائشہؓ ہی کے گھر میں رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے پاس آپ ﷺ کی وفات ہوئی، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی وفات اسی دن ہوئی جو میری باری کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جب حضور اقدس ﷺ کو اپنے یہاں بلایا تو حضور ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان تھا اور (اللہ تعالیٰ کا مزید فضل واحسان کہ) اللہ تعالیٰ نے (وفات کے وقت) آپ ﷺ کا لعاب دہن میرے تھوک سے ملا دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فاذن له ازواجه".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۷۸۵، ومرّ الحدیث ص۱۲۲، وص۱۸۶، وص۴۲۷، وص۵۳۳، وص۶۳۸، وص۶۳۹، وص۶۴۰۔

۲۷۶۸ ﴿ بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بعض نِسَائِهِ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ ﴾

اگر کسی شخص کو اپنی ایک بیوی سے زیادہ محبت (دلی لگاؤ) ہو تو کچھ گناہ نہ ہوگا،

۴۸۲۷ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ العزيزِ بنُ عبدِاللهِ حَدَّثَنا سُلَيمانُ عن يَحْيَىٰ عن عُبَيْدِ بن حُنَيْنٍ سَمِعَ ابنَ عباسٍ عن عُمَرَ دَخَلَ عَلىٰ حَفصَةَ قال يَا بُنَيَّةُ لايَغُرَّنَّكِ هٰذِه الَّتِي اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِيَّاهَا يُرِيْدُ عائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلىٰ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فتَبَسَّمَ. ﴾

ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ حضرت حفصہؓ کے یہاں گئے اور فرمایا اے بیٹی اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آجانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر ناز ہے آپ کا اشارہ حضرت عائشہؓ کی طرف تھا (حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بیان کی تو آپ ﷺ مسکرا دیے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "حب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها يعني عائشة فانه صلى الله عليه وسلم كان يحبها اكثر من سائر نسائه ولا حرج على الرجل اذا آثر بعض نسائه في المحبة اذا سوى بينهن في القسم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۸۵، ومر ص ۳۳۴ تا ص ۳۳۵، وص ۷۳۰، وص ۷۸۱۔

۲۷۶۹ ﴿ بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهىٰ مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ ﴾

جو چیز نہیں ملی جھوٹ موٹ بیان کرنا اسی طرح اپنی سوکن کا دل جلانے کیلئے فخر کرنا ممنوع ہے

(یعنی جھوٹ موٹ کہنا کہ میرے شوہر نے مجھکو یہ یہ چیزیں دی ہیں ممنوع ہے)

۴۸۲۸ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثنا حمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن هِشامٍ عن فاطِمَةَ عن اَسْماءَ عنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم ح وحَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ المُثنىٰ قال حدَّثنا يَحْيىٰ عن هِشامٍ حدَّثَتْنِي فاطِمَةُ عن اَسماءَ اَنَّ امْرَأَةً قالتْ يا رسولَ اللّٰهِ اِنَّ لي ضَرَّةً فهَلْ عَلَيَّ جُناحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِن زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِيْنِي فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ. ﴾

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے (خود حضرت اسماءؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی داستانیں سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا ہے تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسے نہ دیا گیا ہو اس کے حصول کو ظاہر کرنیوالا اس شخص جیسا ہے جو فریب کے دو کپڑے پہننے والا۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ صرف اپنی سوکن کا دل جلانے کے لئے، چڑھانے کے لئے سوکن سے یہ کہے کہ میرے شوہر نے مجھکو یہ دیا ہے یہ دیا ہے حالانکہ شوہر نے نہ دیا ہو فرمایا کہ یہ جائز نہیں یہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسروں کے جوڑے مانگ کر پہن لے اور لوگوں پر ظاہر کرے کہ یہ کپڑے میرے ہیں ایسی شیخی کرنے والا اخیر میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وقوله المتشبع يشمل شطرى الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۵، واخرجه مسلم.

۲۷۷۰ ﴿ بَابُ الْغَيْرَةِ ﴾

وقال وَرَّادٌ عنِ الْمُغِيْرَةِ قال سَعْدُ بنُ عُبَادَةَ لو رَأَيْتُ رَجُلا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي.

غیرت کابیان

اور وراد (مغیرہ کے منشی) نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو میں اپنی تلوار سے فوراً قتل کر ڈالوں اس کو دھار سے نہ چوڑی طرف سے صرف ڈرانے کیلئے اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

تشریح واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً" الاية (سورہ نور ر۴) (یعنی جو لوگ آزاد بیویوں پر حرام کاری کی تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لا سکیں تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اس وقت حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس آیت میں تو یہ حکم نازل ہوا ہے میں تو اگر ایسے حرام کام کو دیکھوں تو نہ اس کو جھڑکوں نہ ہٹاؤں نہ چار گواہ لاؤں بلکہ فوراً ٹھکانے لگادوں میں اگر اتنے گواہ لاؤں گا تو وہ زنا کرکے چل دے گا اس پر آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم اپنے سردار کی غیرت کی باتیں سن رہے ہو؟ انصار بولے یا رسول اللہ ﷺ ان کے مزاج میں بہت غیرت ہے اس نے ہمیشہ کنواری سے نکاح کیا اور جب اسے طلاق دے دی

تو اس کی غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ اس عورت سے نکاح کر سکے۔

۴۸۶۹ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفصٍ قال حدَّثنا اَبِی قال حدَّثنا الاَعْمَشُ عن شَقِيقٍ عن عبدِاللّٰه عنِ النبيِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال ما مِنْ اَحَدٍ اَغيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ وَمَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيهِ المَدْحُ مِنَ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں یہی وجہ ہے کہ اس نے بدکاریوں کو حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۶، ومرّ الحديث ص ٦٦٨، ويأتي ص ۱۱۰۱۔

۴۸۷۰ ﴿حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ عن مالِكٍ عن هِشامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ اَنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال يا اُمَّةَ محمّدٍ مَا اَحَدٌ اَغيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَن يَّرىٰ عَبْدَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ يَزْنِي يا اُمَّةَ محمّدٍ لَو تَعلَمُونَ مَا اَعلَمُ لَضَحِكتُم قَلِيلًا وَلَبَكَيتُم كَثِيرًا.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے امت محمد اللہ سے بڑھ کر اور کوئی غیرت مند نہیں کہ وہ اپنے بندہ کو یا بندی کو زنا کرتے دیکھے اے امت محمد اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۶، ومرّ الحديث ص۱۴۲ بطوله.

۴۸۷۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حدَّثنا هَمَّامٌ عن يَحْيٰ عن اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ عُروَةَ بنَ الزُّبَيرِ حدَّثَهٗ عن اُمِّهٖ اَسمَاءَ اَنَّها سَمِعَتْ رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ لا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وعن يَحْيٰ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبا هُرَيرةَ حدَّثَه اَنَّهٗ سَمِعَ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے۔

اور (اسی سند سے) یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۸٦۔

۴۸۷۲ ﴿حدَّثنا ابُونُعَيم قال حدَّثنا شَيْبَانُ عن يَحْيىٰ عن ابى سَلَمَةَ انَّهٗ سَمِعَ ابَاهُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم انَّهٗ قال اِنَّ الله تعالىٰ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللهِ اَن يَّاتِىَ المُؤمِنُ ماحَرَّمَ الله.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب مومن وہ کام کرے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۷۸٦۔

۴۸۷۳ ﴿حدَّثنا مَحْمُودٌ قال حدَّثنا اَبُو اُسامَةَ قال حدَّثنا هِشامٌ قال اَخْبَرنِى اَبِى عن اَسْماء بنتِ اَبِى بَكْرٍ قالتْ تزَوَّجَنِى الزُّبَيْرُ وَما لَهٗ فى الاَرْض مِن مالٍ ولامَمْلوكٍ ولاشَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهٖ فكنتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَاَسْتَقِى الماءَ وَاَخْرِزُ غَرْبَه واَعْجِنُ ولَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُو كانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِى مِنَ الاَنصارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وكنتُ انقُلُ النَّوى مِن اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي اَقْطَعَهٗ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم عَلىٰ رَاسِى وَهِىَ مِنِّى عَلىٰ ثُلُثَى فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يومًا وَالنَّوىٰ عَلىٰ رَاسِى فلَقِيْتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِنَ الاَنصارِ فدَعَانِى ثمَّ قال اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِى خَلْفَهٗ فاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسِيْرَ مَعَ الرِّجَالِ وذَكَرتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهٗ وَكانَ اَغْيَرَ النَّاسِ فعَرَفَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اَنِّى قَدِاسْتَحْيَيْتُ فمَضىٰ فجِئْتُ الزُّبَيْرَ فقُلتُ لَقِيَنِى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وَعلىٰ رَاسِى النَّوىٰ وَمَعَه نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِه فاَنَاخَ لِاَرْكَبَ فاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فقَالَ وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوىٰ كانَ اَشَدُّ عَلَيَّ مِن رُكُوبِكِ مَعَهٗ قالتْ حتى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بَخادِمٍ يَكْفِيْنِى سِيَاسَةَ الفَرَسِ فكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِى.﴾

ترجمہ | حضرت بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ حضرت زبیرؓ نے مجھ سے نکاح کیا تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال کوئی غلام کوئی چیز نہیں تھی میں ہی ان کا گھوڑا چراتی اور پانی پلاتی اور میں ان کے پانی کا ڈول خود سیتی اور آٹا گوندھتی اور میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں اور بڑی سچی عورتیں تھیں اور حضرت زبیرؓ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دی تھی اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی

گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی یہ زمین میرے گھر سے دو میل پر تھی ایک روز میں آرہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ انصار کے کئی آدمی تھے آنحضرت ﷺ نے مجھکو بلایا پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے) کہا اخ اخ حضور اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کرلیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور حضرت زبیرؓ کی غیرت کا بھی خیال آیا اور حضرت زبیرؓ بڑے ہی باغیرت تھے حضور اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں اس لئے آپ ﷺ آگے بڑھ گئے پھر میں حضرت زبیرؓ کے پاس آئی اور ان سے میں نے واقعہ کا ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی تھی اور میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چند صحابہ بھی تھے پھر آپ ﷺ نے اونٹ مجھے بیٹھانے کے لئے بیٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا اس پر حضرت زبیرؓ نے کہا خدا کی قسم مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو گٹھلیاں لانے کے لئے نکلے اگر تو آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوار ہوجاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی اسماءؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میرے والد ابوبکرؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیجد یا وہ گھوڑے کا سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی گویا والد ماجد ابوبکرؓ نے (غلام بھیج کر) مجھ کو آزاد کردیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وذكرت الزبير وغيرته"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۶۔

تشریح | یہ واقعہ نزول حجاب سے پہلے کا ہے۔ واللہ اعلم

۴۸۷۴ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قال حدثنا ابنُ عُلَيَّةَ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ قال كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فيها طعامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم في بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حتى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ اِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي الْبَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ مطہرہ (حضرت عائشہؓ) کے یہاں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک ام المومنین (حضرت زینب بنت جحشؓ) نے ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا تو جس کے گھر میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا چنانچہ پیالہ گر گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پھر نبی اکرم ﷺ نے پیالہ کے ٹکڑوں کو جمع کیا پھر اس کھانے کو جمع کرنے لگے جو اس پیالے میں تھا اور (حاضرین مجلس سے) فرمانے لگے

کہ تمہاری ماں کو غیرت آ گئی ہے اس کے خادم کو روکے رکھا یہاں تک کہ ایک پیالہ اس کے گھر سے لایا گیا جس کے گھر میں پیالہ ٹوٹا تھا اور آنحضور ﷺ نے وہ نیا کٹورہ اس کو واپس کیا جس کا پیالہ توڑا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا پیالہ ان کے گھر میں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "غارت امكم"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۶، ومرّ الحديث ص ۳۳۷۔

۴۸۷۵ ﴿حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ اَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ قال حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن محمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال دَخَلْتُ الجَنَّةَ اَوْ اَتَيْتُ الجَنَّةَ فَاَبْصَرْتُ قَصْرًا فقُلْتُ لِمَنْ هٰذا قالُوا لِعُمَرَ بنِ الخطابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فلَمْ يَمْنَعْنِي اِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قال عُمَرُ بنُ الخطابِ يا رسولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يا نَبِيَّ اللّٰهِ اَوَعَلَيْكَ اَغارُ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا یا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطابؓ کا میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن میں رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۶، ومرّ الحديث ص۵۲۰، ويأتي ص۱۰۴۰۔

تشریح آنحضور ﷺ پوری امت کے لئے پدر بزرگوار کی طرح تھے اور حضرت عمرؓ کے تو آپ ﷺ داماد بھی تھے اس لئے اس قدر قربت پر غیرت کا سوال ہی نہیں تھا اور یہ واقعہ خواب کا ہے کما مر۔

۴۸۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰه عن يُونُسَ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرَنِي ابنُ المُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال بَيْنَما نحنُ عِنْدَ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم جُلُوسٌ فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بَيْنَما اَنَا نائِمٌ رَاَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ فاِذا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلَى جانِبِ قَصْرٍ فقلتُ لِمَنْ هٰذا قال هٰذا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي المَجْلِسِ ثُمَّ قال اَوَعَلَيْكَ يا رسولَ اللّٰهِ اَغارُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر

رہی تھی میں نے پوچھا کہ محل کس کا ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ کا میں ان کی غیرت کا خیال کر کے واپس چلا آیا حضرت عمرؓ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے اس پر رو دیے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸٦، تا ۷۸۷، ومرّ الحديث ص ۴٦۰، وص ۵۲۰، ويأتي ص ۱۰۴۰۔

﴿بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ﴾ ۲۷۷۱

عورتوں کی غیرت اوران کی ناراضگی کا بیان

۴۸۷۷ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنِي أَبُوأُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن أَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ قال لِي رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَىٰ قالتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فقال أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَلَيَّ رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَاوَرَبِّ محمدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَىٰ قُلتِ لَاوَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قالتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يا رسولَ الله مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں پہچان لیتا ہوں جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہو جاتی ہو عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا حضور ﷺ یہ کیسے پہچانتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں ابراہیم کے رب کی قسم! عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ناراضگی کے وقت صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی (دل میں مکمل محبت وعظمت رہتی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للشطر الثاني للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۷، ويأتي ص ۸۹۷۔

۴۸۷۸ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قال حَدَّثَنَا النَّضْرُ عن هِشَامٍ قال أَخْبَرَنِي أَبِي عن عائِشَةَ أَنَّهَا قالتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرسولِ الله صلى الله عليه وسلم كَمَا غِرْتُ عَلَىٰ خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رسولِ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الجنةِ مِن قَصَبٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی عورت پر مجھے اتنی غیرت (رشک) نہیں آئی جتنی ام المومنین حضرت خدیجہؓ پر آئی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر وحی کی گئی تھی کہ آپ حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۷، و مرّ الحديث ص ۵۳۸، وص ۵۳۹، ويأتی ص ۸۸۸، وص ۱۱۱۵۔

تشریح | ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایک بوڑھی عورت کی تعریف کیا کرتے ہیں وہ مرگئی تو اللہ نے اس سے بہتر بیوی آپ کو دے دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی۔

۲۷۷۲ ﴿ بابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عنِ ابْنَتِهِ فی الغَيْرةِ وَالإِنْصَافِ ﴾

غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے مدافعت اور اس کیلئے انصاف کی طلب

۴۸۷۹ ﴿حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدَّثَنا اللَّيثُ عنِ ابنِ اَبی مُلَيْكَةَ عَنِ المِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ قال سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم يَقولُ وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ اِنَّ بَنِی هِشَامِ بنِ المُغِيْرَةِ اِسْتَاذَنُونِی فی اَنْ يُنْكِحُوا اِبْنَتَهُمْ عَلِیَّ بنَ اَبی طَالِبٍ فلا آذَنُ ثُمَّ لا آذَنُ ثُمَّ لا آذَنُ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ ابنُ اَبی طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِی وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فاِنَّما هِیَ بِضْعَةٌ مِنِّی يُرِيْبُنِی مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِی مَا آذَاهَا.﴾

ترجمہ | حضرت مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابوجہل کا باپ تھا) کی اولاد (حارث بن ہشام اور سلمہ بن ہشام) نے مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح حضرت علیؓ بن ابی طالب سے کر دیں تو میں تو اجازت نہیں دوں گا، ہرگز اجازت نہیں دوں گا کبھی اجازت نہیں دوں گا البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی (فاطمہؓ) کو طلاق دیدے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے (تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا) کیونکہ وہ (فاطمہؓ) میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے وہ مجھکو بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہونچتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف پہونچتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الاخبار عن ذب النبی صلی اللّٰه عليه وسلم عن ابنته فاطمةؓ فی الغيرة والانصاف لها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۷، ومرّ الحديث ص ۵۲۸، وص ۵۳۲، ويأتی ص ۷۹۵۔

تشریح | دوسری روایت میں ہے میں حرام کو حلال نہیں کرتا نہ حلال کو حرام کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی

اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک کے پاس مل کر نہیں رہ سکتی اس کے بعد علیؓ نے فوراً پیغام کو رد کر دیا۔

۲۷۷۳ ﴿باب یقل الرجال ویکثر النساء﴾

وقال ابوموسٰی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وترى الرَّجُلَ الوَاحِدَ تتبعُه اربعونَ امرَأةً يَلُذْنَ بِه مِن قِلَّةِ الرِّجالِ وَكثرةِ النساءِ.

(قیامت کے قریب) مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بہت ہو جائیں گی

اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پناہ میں رہیں گی کیونکہ مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

۴۸۸۰ ﴿حدثنا حفصُ بنُ عُمَرَ الحَوضِی قال حدثنا هِشامٌ عن قَتادَةَ عن انسٍ قال لأحدثنكم حديثًا سَمِعْتُهُ مِن رسولِ الله صلى الله عليه وسلم لا يُحدثكم به احدٌ غيري سَمِعتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ إنَّ مِنْ أشراطِ السَّاعَةِ أن يُرفَعَ العِلمُ ويكثُرَ الجهلُ ويكثُرَ الزِّنا ويكثُرَ شربُ الخمرِ ويقلَّ الرِّجالُ ويكثُرَ النِّساءُ حتى يكونَ لِخمسينَ امرأةً القَيِّمُ الوَاحِدُ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں تم لوگوں سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آنحضرت ﷺ سے سن کر اب تم سے بیان کرنے والا میرے سوا اور کوئی نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ (قرآن وحدیث کا) علم اٹھالیا جائیگا اور جہالت بڑھ جائیگی زنا کی کثرت ہو جائیگی اور شراب لوگ زیادہ پینے لگیں گے مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائیگی حالت یہ ہو جائیگی کہ پچاس پچاس عورتوں کا نگراں (سنبھالنے والا) ایک مرد ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۸۷، ومرّ الحديث ص ۱۸، ويأتی ص ۸۳۶، وص ۱۰۰۵ تا ۱۰۰۶۔

۲۷۷۴ ﴿باب لایخلونّ رجلٌ بامرأةٍ الا ذو محرمٍ﴾

وَالدُّخولُ عَلَى المُغِيبَةِ.

محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی نہ اختیار کرے

اور جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں (سفر وغیرہ میں گیا ہو) ان کے پاس جانے کا حکم۔

۴۸۸۱ ﴿حدَّثنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدَّثنا لَيْثٌ عن يَزِيْدَ بنِ اَبِى حَبِيْبٍ عن اَبِى الخَيْرِ عن عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال اِيَّاكُمْ وَالدُّخولَ عَلَى النِساءِ فقالَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصارِ يا رسولَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الحَمْوَ قال الحَمْوُ المَوْتُ.﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر الجهنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں میں جانے سے بچتے رہو اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاوج کے سامنے جاسکتا ہے یا نہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا دیور موت (ہلاکت) ہے

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للشطر الاول من الترجمة ظاهرة (جب عورتوں کے پاس جانا منع ہوا تو تنہائی بطریق اولی منع ہوگی۔)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۷، اخرجه مسلم فى الاستئذان والترمذى فى النكاح والنسائى فى عشرة النساء.

شوہر کا بھائی یعنی دیور | حَمو سے خاوند کے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن سے اس عورت کا نکاح جائز ہے جیسے خاوند کا بھائی، بھتیجہ وغیرہ لیکن وہ رشتہ دار مراد نہیں ہیں جو محرم ہیں جیسے خاوند کا باپ، بیٹا وغیرہ ان کا ملنا جائز ہے۔

ہمارے ہندوستان میں انتہائی غلط دستور ورواج ہے کہ عورتیں اپنے دیور سے بے تکلف خلوت کرتی ہیں یہ قطعاناجائز وحرام ہے دیور سے پردہ واجب ہے۔

۴۸۸۲ ﴿حدَّثنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰه قال حدَّثنا سُفيانُ قال حَدَّثَنا عَمْرٌو عن اَبِى مَعْبَدٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ عنِ النَّبِىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا مَعَ ذِى مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فقال يا رسولَ اللّٰهِ امْرَاَتِى خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فى غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قال ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اس پر ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تو واپس جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۸۷، ومرّ الحديث ص۲۵۰، وص۴۲۱، وص۴۳۰۔

* * *

۲۷۷۵ ﴿ بَابُ مَا يَجُوزُ اَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ عِنْدَ النَّاسِ ﴾

لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے

(مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی خلوت جائز ہے کہ لوگ دیکھیں مگر دونوں کی بات نہ سنیں چونکہ دراصل یہ خلوت نہیں ہے)۔

۴۸۸۳ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثَنا غُنْدَرٌ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن هِشامٍ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ قال جاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فخلَا بِهَا فقالَ وَاللّٰهِ اِنَّكُنَّ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور حضور اقدس ﷺ نے لوگوں سے ایک سو ہو کر تنہائی میں اس سے گفتگو کی اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے عزیز تر ہو۔

(تنہائی سے یہ مطلب ہے کہ ایسے مقام پر ہو گئے کہ لوگ دیکھ رہے ہوں لیکن بات نہیں سنیں)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فخلا بها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۷، ومرّ الحديث ص ۵۳۴، ويأتي ص ۹۰۳۔

۲۷۷۶ ﴿ بَابُ مَا يُنْهٰى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ ﴾

عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا .....

..... (یعنی مصنوعی ہجڑے کا) عورتوں کے پاس جانا ممنوع ہے۔

۴۸۸۴ ﴿حَدَّثَنَا عُثمانُ بنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حدَّثَنا عَبْدَةُ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم كانَ عِنْدَهَا وفي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فقال الْمُخَنَّثُ لِاَخِي اُمِّ سَلَمَةَ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فقال النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم لَايَدْخُلَنَّ هذا عَلَيْكُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک مخنث

بھی تھا (واسم هذا المخنث هيت بكسر الهاء وسكون الياء) اس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کو دکھلاؤں گا کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (مٹاپے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (اے ام سلمہ!) یہ مخنث اب تمہارے پاس ہرگز نہ آئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث. (اى لايدخلن هذا عليكم).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۸۷ تا ص ۷۸۸، ومرّ الحديث فى المغازى ص ۶۱۹۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائے جلد ہشتم مغازی ص ۳۹۲، وص ۳۹۳۔

۲۷۷۷ ﴿بَابُ نَظَرِ الْمَرْاَةِ اِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ﴾

جب تہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا حبشیوں اور دوسرے مردوں کو دیکھنا

۴۸۸۵ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عن عِيْسٰى عنِ الْاَوْزَاعِيِّ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فى الْمَسْجِدِ حتى اَكُونَ اَنَا الَّذِى اَسْاَمُ فاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی چادر سے مجھکو چھپائے ہوئے ہیں اور میں حبشہ کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اکتا گئی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی کھیل تماشہ کی شائق ہو کر کتنی دیر تک دیکھ سکتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۸۸، ومرّ الحديث ص ۶۵، وص ۱۳۰، وص ۱۳۵۔ باقی کیلئے دیکھئے جلد سوم ص ۳۷۔

۲۷۷۸ ﴿بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ بِحَوَائِجِهِنَّ﴾

عورتوں کا اپنی ضرورتوں کیلئے باہر نکلنا (درست ہے)

۴۸۸۶ ﴿حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بنُ اَبِى الْمَغْرَاءِ قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائشةَ قالت خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فقال اِنَّكِ وَاللّٰهِ

یاسَوْدَةُ مَا تَخفَيْنَ عَلَيْنا فرَجَعَتْ اِلَى النبي صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشّٰى وَاِنَّ فِى يَدِهٖ لَعَرْقًا فأنزِلَ عَلَيهِ فَرُفِعَ عَنهُ وَهُوَ يقولُ قَدْ اَذِنَ اللّٰه لكُنَّ اَنْ تخرُجنَ لِحَوائِجِكُنَّ.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ لیا اور پہچان گئے پھر کہا اے سودہ خدا کی قسم تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں (اگر چہ تم جلباب بڑی چادر میں ہو تب بھی میں پہچان سکتا ہوں) یہ سنکر حضرت سودہؓ واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور آنحضور ﷺ اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا کھا رہے تھے آپ ﷺ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی اسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لئے باہر نکل سکتی ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۸، ومرّ الحديث ص ۲۶، وفي التفسير ص ۷۰۷، ويأتي ص ۹۲۲۔

تشریح | مسئلہ حجاب پر مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ثانی ص ۳۴، وص ۳۵۔

﴿بابُ اِستِيذَانِ المَرْاَةِ زَوْجَهَا فِى الخُرُوجِ اِلَى المَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ﴾ ۲۷۷۹

مسجد وغیرہ میں جانے کیلئے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت لینا

(اجازت لے کر جا سکتی ہے)۔

۴۸۸۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حدَّثنا سُفيانُ حدَّثنا الزُّهْرِيُّ عن سَالِمٍ عن اَبِيهِ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِذَا اسْتَاذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى المَسْجِدِ فلايَمْنَعْهَا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في المسجد وفي غير المسجد بالقياس عليه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۸۸، ومرّ الحديث ص ۱۱۹، وص ۱۲۰، وص ۱۲۳۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد چہارم ص ۶۸۔

حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں: جواز خروجهن مقيد بعلم الفتنة.

﴿ بَابُ ۲۷۸۰ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظْرِ اِلَى النِّسَاءِ فِى الرَّضَاعِ ﴾

رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے

(مطلب یہ ہے کہ دودھ کے رشتہ سے بھی عورت محرم ہوجاتی ہے بے پردہ اس کو دیکھ سکتے ہیں)۔

۴۸۸۸ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنا مالِكٌ عن هِشام بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ اَنّها قالتْ جَاءَ عَمِّى مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حتّى اَسْاَلَ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فجاءَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَسَاَلْتُهُ عن ذٰلِكَ فقال اِنَّهُ عَمُّكِ فاذَنِي لَهُ قالتْ فقُلْتُ يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِى الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِى الرَّجُلُ قالتْ فقال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّهُ عَمُّكِ فلْيَلِجْ عَلَيْكِ قالتْ عائِشَةُ وذٰلِك بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الحِجَابُ قالتْ عائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الوِلَادَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا (افلح) آئے اور میرے پاس اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں (اجازت نہیں دے سکتی) پھر آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو تمہارے (رضاعی) چچا ہیں انہیں آنے کی اجازت دے دو عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عورت نے مجھے دودھ پلایا تھا کسی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا (رضاعی) ہیں اس لئے وہ تمہارے پاس آسکتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ہمارے لئے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی وہ حرام ہوجاتی ہیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فى قوله "انه عمك فليلج عليك اى فليدخل".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۸۸، ومرّ الحديث ص ۳۶۰، وص ۷۰۷، وص ۷۶۴، ويأتى ص ۹۰۹۔

﴿ بَابُ ۲۷۸۱ لَاتُبَاشِرُوْا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا ﴾

کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح نہ ملے کہ اپنے شوہر سے حلیہ بیان کرے

۴۸۸۹ ﴿حَدَّثَنَا محمد بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن مَنْصُورٍ عن اَبِى وَائِلٍ عن عَبْدِ اللهِ

بنِ مَسعُودٍ قال قال النَّبِیُّ صلی اللہ علیه وسلم لا تُباشِرِ المَرْاَۃُ المَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھا لِزَوْجِھا کَاَنَّهُ یَنظُرُ اِلَیْھا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت سے نہ چمٹے پھر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة جزء الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۷۸۸، وهذا الحديث اخرجه النسائی فی عشرۃ النساء.

۴۸۹۰ ﴿حَدَّثَنا عُمَرُ بنُ حَفصِ بنِ غِیاثٍ قال حدَّثَنا اَبِی قال حَدَّثَنا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنِی شَقِیقٌ قال سَمِعْتُ عبدَاللہ قال قالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیه وسلم لا تُباشِرُ المَرْاَۃُ المَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھا لِزَوْجِھا کانَّه یَنْظُرُ اِلَیْھا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے نہ چمٹے کہ پھر اپنے خاوند سے اس کا حلیہ بیان کرنے لگے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ هذا طريق آخر فی الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۷۸۸، و مرّ الحديث ص ۷۸۸۔

تشریح | اس نہی میں حکمت یہ ہے کہ بیوی کسی عورت کا حلیہ اپنے شوہر سے بیان کرے گی تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اس عورت کے حسن و جمال اور اوصاف حسنہ بیان کرے گی تو یہ خطرہ ہے کہ شوہر اس پر فدا ہو کر اپنی عورت (واصفہ) کو طلاق نہ دیدے اور یہ فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔

(۲) اور اگر بدصورتی و برائی بیان کرے گی تو غیبت ہے جو حرام ہے۔

﴿ باب ۲۷۸۲ قَوْلِ الرَّجُلِ لَاَطُوفَنَّ اللَّیْلَةَ علیٰ نِسَائِهِ ﴾

کسی مرد کا یہ کہنا کہ میں آج رات اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤنگا

۴۸۹۱ ﴿حَدَّثَنِی مَحْمُوْدٌ قال حدَّثَنا عبدُالرزاقِ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ ابنِ طاؤُسٍ عن اَبِیهِ عن اَبِی هُرَیْرَۃَ قال قال سُلَیْمانُ بنُ داوُدَ لَاَطُوفَنَّ اللَّیْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَۃٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَۃٍ غُلاماً یُقاتِلُ فی سَبِیلِ اللہ فقال لهُ المَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللہُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنهُنَّ اِلَّا اِمْرَاَۃٌ نِصْفَ اِنْسانٍ قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لو قالَ اِنْ شاء اللہ لَمْ یَحنَثْ وکانَ ارجی لِحاجَتِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ میں آج رات سو بیویوں کے پاس جاؤں گا اور (اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے پیدا ہونگے جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے فرشتے نے ان سے اس وقت کہا کہ آپ انشاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۸۸، ومرّ الحديث تعليقا ص۳۹۵، وص۴۸۷، ویاتی ص۹۸۲، وص۹۹۴، وص۱۱۱۳، مسلم ثانی ص۴۹۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر المنعم ص۲۹۴ تا ص۳۰۱۔

۲۷۸۳ ﴿ بابٌ لا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلاً اِذا اَطالَ الْغَيْبَةَ ... ﴾

... مَخافَةَ اَنْ يُخَوِّنَهُما اَوْ يَلْتَمِسَ عَثْراتِهِمْ.

طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر (اطلاع کے بغیر) رات کے وقت نہ آئے

ممکن ہے کہ اہل خانہ پر خیانت کا شبہ پیدا ہو یا ان کے عیب نکالنے کا۔

۴۸۹۲ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنا مُحَارِبُ بنُ دِثَارٍ قال سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبدِ اللهِ قال كان النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَكْرَهُ اَنْ يَّاتِيَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ طُرُوقًا.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص سفر سے رات کو (اچانک) اپنے گھر آئے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "يكره ان ياتی الرجل اهله طروقا".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۸۸، ویاتی ص۷۸۸ والحدیث ص۲۴۲۔

تشریح | یہ ممانعت مکروہ تنزیہی ہے ناجائز و حرام نہیں ہے۔

۴۸۹۳ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قال اَخْبَرَنا عبدُالله قال اَخْبَرَنا عاصِمُ بنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قال رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا طَالَ اَحَدُكُمُ الغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلاً.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہے تو یکا یک رات کو اپنے گھر نہ آ جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا يطرق اهله ليلا".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۸۸، ومرّ الحديث ص ۷۸۸، ويأتي ص ۲۴۲۔

تشریح آج کی ترقی یافتہ دنیا میں دور دراز سے آنے والے حضرات آسانی سے اس حدیث پر عمل کر سکتے ہیں کہ بذریعہ ٹیلیفون اور موبائل سے اپنے گھر والوں کو اطلاع دیدیں اگر حدیث ہذا پر عمل کرنے کی نیت سے اطلاع دینگے تو یہ اطلاع دینا بھی ایک کار ثواب ہوگا۔

اللہ کا شکر ہے کہ اکیسواں پارہ ختم ہوا اب بائیسواں پارہ بفضلہ و کرمہ شروع کرتا ہوں۔

بائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿بابُ طَلَبِ الوَلَدِ﴾ ۲۷۸۴

بچہ کی طلب کا بیان

۴۸۹۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عن هُشَيْم عن سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عن جابرٍ قال كنتُ مَعَ رسُولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم في غَزْوَةٍ فلمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فاذا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ اِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قال فَبِكْرًا تزوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قلت بَلْ ثَيِّبًا قال فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وتُلَاعِبُكَ قال فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدخُلَ فقال اَمْهِلُوا حتّٰى تَدْخُلُوا لَيْلًا اَىْ عِشَاءً لِكَىْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قال وحدثنى الثِّقَةُ انّه قال فى هذالحديثِ اَلْكَيْسَ اَلْكَيْسَ يا جابِرُ يعنى الوَلَدَ.﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ (غزوہ تبوک) میں تھا جب ہم وہاں سے لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کررہا تھا (میں چاہتا تھا کہ مدینہ جلد پہونچوں) اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے میں۔ نے مڑکر دیکھا تو دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیوں جلدی کررہے ہو؟ میں نے عرض کیا میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے (اس وجہ سے چاہتا ہوں کہ مدینہ جلدی پہنچوں) آپ نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے وہ تجھ سے کھیلتی، جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہونچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہوجائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو رات کو عشاء کے وقت جاؤ تاکہ پراگندہ بال والی کنگھی کرلیں اور زیرناف کے بال صاف کرلیں، ہشیم راوی نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے حدیث میں یہ بھی فرمایا یا جابر! الكيس الكيس حضور ﷺ کا مقصد بچہ تھا (یعنی ہمبستری کا مقصد صرف قضاء شہوت نہ ہو بلکہ اولاد کی خواہش ہو)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله " الكيس الكيس ياجابر " امام بخاریؒ نے اس کی تفسیر

کی یعنی الولد.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۷۸۹، یہ حدیث بخاری میں تقریباً بیس جگہ ہے دیکھئے جلد سوم ص ۲۱۔

وفی روایۃ محمد بن اسحاق عند ابن خزیمہ فی صحیحہ فاذا قدمت فاعمل عملا کیسا وفیہ قال جابر فدخلنا حین امسینا فقلت للمرأۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا امرنی ان اعمل عملا کیسا قالت سمعا وطاعۃ فدونک قال فبت معھا حتی اصبحت (تس) الکیس الکیس. سے مراد ہے کہ خوب خوب جماع کیجیو حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب میں گھر پہنچا تو میں نے بیوی سے کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے یہ حکم دیا ہے تو اس نے کہا بسر وچشم بجالاؤ چنانچہ میں صبح تک جماع کرتا رہا۔

۴۸۹۵ ﴿حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ الوَلِيْدِ قال حدَّثنا محمّدُ بنَ جعفرٍ قال حَدَّثنا شُعْبَةُ عن سَيَّارٍ عنِ الشَّعْبِي عن جابر بن عبدِاللّٰه انَّ النَّبِيَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِذا دَخَلْتَ لَيلاً فلاَ تَدخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حتی تَستَحِدَّ المُغِيْبَةُ وَتَمتَشِطَ الشَّعِثَةُ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ، تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰه عن وَهْبٍ عن جَابِرٍ عنِ النّبِي صلی اللّٰه علیه وسلم فی الْكَيْسِ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا جب رات کے وقت تم مدینہ پہنچو تو گھر میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ وہ عورت جس کا خاوند غائب (سفر) میں تھا وہ اپنا موئے زیر ناف صاف کر لے اور پراگندہ بال والی کنگھی کر لے جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر لازم ہے کیس (یعنی دانائی کا راستہ اختیار کرو کہ صرف قضاء شہوت مقصود نہ ہو) اس روایت کی متابعت عبید اللہؒ نے وہب بن کیسان سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

(بعض روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اولاد طلب کرو بانجھ سے پرہیز کرو)۔

مطابقتہ للترجمۃ ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۷۸۹، ومر مرارًا کثیرۃ.

۲۷۸۵
﴿ باب تَستَحِدُّ المُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطُ ﴾

جب خاوند سفر سے آئے تو عورت اپنا موئے زیر ناف صاف کر لے اور کنگھی وغیرہ کر لے

تاکہ خاوند کا پورا پورا میلان ہو۔

۴۸۹۶ ﴿حَدَّثَنَا يَعقُوبُ بنُ اِبراهِيمَ قال حدَّثنا هُشَيْمٌ قال اَخبَرَنا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعبِيِّ عن

جابِرِ بن عبدِ اللّٰهِ قال كُنَّا مَعَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم في غزوَةٍ فلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ المَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِي قَطُوفٍ فلَحِقَني راكِبٌ مِنْ خَلْفِي فنَخس بَعِيْرِي بِعَنَزَةٍ كانَتْ مَعَهُ فسارَ بَعِيرِي كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ راءٍ مِنَ الإِبِلِ فالتفتُّ فاذا انا بِرَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقُلْتُ يا رَسُولَ اللّٰهِ اِنّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قال اَتَزَوَّجْتَ قلتُ نَعَمْ قال اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قال قُلتُ بَل ثَيِّبًا قال فهلّا بِكْرًا تُلاعِبُها وتُلاعِبُكَ قال فلما قَدِمْنَا ذَهَبْنا لِنَدْخُلَ فقال اَمْهِلُوا حتى نَدْخُلوا لَيلًا اى عِشاءً لِكَي تَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدُّ المُغِيبَةُ.

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (غزوہ تبوک) میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ کے قریب پہونچے تو میں اپنے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرنے لگا اتنے میں پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملے اور میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے ساتھ تھی مارا تو میرا اونٹ بہت ہی اچھی چال سے چلنے لگا جیسا کہ تم نے اچھی چال (تیز رفتار) اونٹ کو دیکھا ہوگا میں نے مڑ کر جو دیکھا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری شادی نئی ہوئی ہے آپ نے دریافت کیا کہ تم نے شادی کرلی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا کنواری سے کی ہے یا ثیبہ سے؟ جابرؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ ثیبہ سے کی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی جابرؓ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ پہونچے تو ہم شہر میں داخل ہونے لگے لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ اب رات کو عشاء کے وقت گھر میں داخل ہونا تاکہ پراگندہ بال والی عورت کنگھی کرلے اور جس کا شوہر غائب تھا (سفر میں تھا) وہ عورت زیر ناف کا بال صاف کرلے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا وجه آخر في حديث جابر المذكور فيما قبله.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۸۹، باقی کے لئے دیکھئے جلد سوم ص ۲۱۔

﴿ بابٌ ۲۷۸۶ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ... ﴾

اِلٰى قوله "لم يَظْهَرُوا على عَوراتِ النِّساءِ".

ارشاد الٰہی: اور عورتیں اپنی زینت (یعنی مواضع زینت) کو نہ ظاہر کریں ...

... مگر اپنے شوہروں یا باپ دادوں وغیرہ کے سامنے تا ارشاد الٰہی "لم يظهروا على عورات النساء" (سورہ نور آیت ۳۱) تفصیل تفاسیر و کتب فقہ میں دیکھئے۔

۴۸۹۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا سفيانُ عن اَبي حَازِمٍ قال اخْتَلَفَ النّاسُ بِاَيِّ

شیٍ دُووِیَ جُرْحُ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یومَ اُحُدٍ فسألوا سَهْلَ بنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ وكانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِیَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالمَدِینَةِ فقالَ وَمَا بَقِیَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی كانَتْ فَاطِمَةُ تغسِلُ الدَّمَ عن وَجْهِهٖ وَعَلِیٌّ يَاتِی بِالمَاءِ عَلٰی تُرْسِهٖ فَاُخِذَ حَصِيرٌ فحُرِّقَ فحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ.

ترجمہ ابوحازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف ہوا کہ جنگ کے موقع پر (جب حضور اقدس ﷺ زخمی ہو گئے تھے تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کونسی دوا استعمال کی گئی تھی پھر لوگوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا اور آپ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے مدینہ میں حضرت سہیلؓ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے پھر ایک چٹائی جلائی گئی اور اس کو آپ ﷺ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

مطابقته للترجمة وجه المطابقة بين هذه الآية وبين الحديث انما يظهر من "الا لبعولتهن او آبائهن".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۷۸۹، ومرّ الحديث فی الطهارة ص ۳۸، باقی کے لئے دیکھئے جلد دوم ص ۱۹۰۔

باب ۲۷۸۷ وَالَّذِینَ لَمْ یَبْلُغُوا الحُلُمَ مِنْکُمْ

اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے

(ان کے سامنے بھی عورتوں کو اپنے مواضع زینت کھولنے کی اجازت دی)

۴۸۹۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ قال اَخبرنا عبدُ اللّٰہِ قال اخبرنا سُفیانُ عن عبدِ الرحمنِ بنِ عابِسٍ سَمِعْتُ ابنَ عبّاسٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم العِيدَ اَضْحٰی او فِطْرًا قال نَعَمْ وَلَوْلاَ مَكَانِی مِنْهُ مَاشَهِدْتُهٗ يَعْنِی مِنْ صِغَرِهٖ قال خَرَجَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَلاَ اِقَامَةً ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰی آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰی بِلاَلٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلاَلٌ اِلٰی بَيْتِهٖ.

ترجمہ عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا کہ آپ سے کسی نے پوچھا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں شریک تھے فرمایا ہاں! اگر مجھ کو رسول اللہ ﷺ سے قرب حاصل نہیں ہوتا

(رشتہ دار نہ ہوتا) تو اپنی کم سنی کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکتا ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید کی نماز کے لئے نکلے اور آپ نے نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ سنایا لیکن ابن عباسؓ نے (عید کی نماز میں) اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا پھر آپ ﷺ (نماز وخطبہ سے فراغت کے بعد) عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں اور زیور نکال کر حضرت بلالؓ کو دینے لگیں اس کے بعد آپ ﷺ بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر تشریف لائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | حضرت ابن عباسؓ نے عورتوں کے مواضع زینت کان، حلق وغیرہ دیکھے، کیونکہ حضرت ابن عباسؓ اس وقت بچے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے۔

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۷۸۹، ومرّ الحدیث ص۱۱۹، وص۱۳۳، ویاتی ص۱۰۸۹۔

﴿باب۲۷۸۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ﴾

وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ.

ایک مرد کا دوسرے سے پوچھنا کیا تم نے رات اپنی عورت سے صحبت کی؟

اور اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کے وقت مارنا۔

۴۸۹۹ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ القَاسِمِ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ قالتْ عَاتَبَنِي اَبُوبَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِي.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ (میرے والد) حضرت ابوبکرؓ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے لیکن میں حرکت بھی اس وجہ سے نہ کرسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ ﷺ سو رہے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | الحدیث المذکور مطابق للجزء الثانی من الترجمۃ.

چنانچہ فتح الباری میں صرف جزء ثانی ترجمہ میں مذکور ہے۔

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۷۸۹ تا ص۷۹۰، باقی کے لئے دیکھئے جلد دوم ص۳۲۴۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ الطلاق

ای هذا کتاب فی بیان احکام الطلاق و انواعه و وجه المناسبة بین الکتابین ظاهر. (عمدہ)

امام بخاریؒ کتاب النکاح مع متعلقات سے فراغت کے بعد کتاب الطلاق یعنی طلاق کے احکام ومسائل، مصالح وفوائد ذکر فرمارہے ہیں، چونکہ نکاح وجود میں سابق ہے اور طلاق لاحق اسلئے تعلیم میں بھی نکاح کے احکام کو پہلے اور طلاق کے احکام کو بعد میں ذکر کیا گیا اور دونوں میں جوڑ توڑ کی مناسبت ظاہر ہے۔

طلاق کے لغوی معنی | ومعنی الطلاق فیّ اللغة رفع القید مطلقا وهو ماخوذ من اطلاق البعیر وهو ارساله من عقاله. (عمدہ)

یعنی لغت میں طلاق کے معنی بند کھولدینے اور چھوڑ دینے کے ہیں یہ مشتق ہے اطلاق بمعنی ارسال سے اطلق البعیر اونٹ کی رسی کھولدی، نکاح میں اس کا استعمال باب تفعیل سے ہوتا ہے یعنی تطلیق سے اور غیر نکاح میں باب افعال سے کمامرّ اطلق البغیر یہی وجہ ہے کہ انت مطلّقة بتشد اللام میں نیت کی حاجت نہیں بخلاف انت مطلقة بسکون الطاء و تخفیف اللام میں نیت کی حاجت ہے۔

اصطلاحی معنی | وفی الشرع رفع قید النکاح. (عمدہ) یعنی اس قید و پابندی کو اٹھادینا جو نکاح کی وجہ سے زوجین میں ہوتی ہے یعنی رشتہ نکاح کو ختم کردینا۔

وقولِ اللّٰهِ تَعالیٰ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ.

(سورہ طلاق آیت۱): اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت پر اور عدت کا شمار کرتے رہو۔

تشریح | نبی کو مخاطب بنا کر یہ ساری امت سے خطاب ہے یعنی جب کوئی شخص کسی ضرورت اور مجبوری سے اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ عدت پر طلاق دے اور معلوم ہے کہ حنفیہ کے نزدیک مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں لہذا حیض سے پہلے حالت طہر میں طلاق دینا چاہئے تا کہ سارا حیض گنتی میں آئے۔

اَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَ عَدَدْنَاهُ، وطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ.

احصیناه کے معنی ہیں حفظناه ہم نے اسے یاد کیا اور اسے شمار کرتے رہے۔ اور طلاق سنت یہ ہے کہ اسے ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ بنالے۔

اقسام طلاق طلاق کی اولا دو قسمیں ہیں طلاق سنت اور طلاق بدعت، پھر طلاق سنت کی دو قسمیں ہیں طلاق احسن اور طلاق حسن:

۱- طلاق احسن یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے ایسے طہر میں جس میں اس نے جماع نہ کیا ہو اور اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور بس یعنی اس کے بعد دوسری اور تیسری طلاق نہ دے۔

۲- طلاق حسن یہ ہے کہ شوہر مدخول بہا کو تین طلاق دے تین طہر میں۔

۳- طلاق بدعت یہ ہے کہ شوہر اپنی منکوحہ کو ایک کلمہ سے تین طلاق دے یا ایک طہر میں تین طلاق دے یا حیض کی حالت میں طلاق دے مزید تفصیل کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کیجئے

۴۹۰۰ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وسَلَّمَ عن ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی (آمنہ بنت غفار) کو طلاق دیدی اور وہ حائضہ تھیں تو حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو کہ رجعت کرلے اور اس عورت کو اپنے پاس (یعنی اپنے نکاح میں) رہنے دے یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر جب حیض سے پاک ہو (یعنی حیض بند ہو جائے) اس کے بعد اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دیدے ہم بستری سے پہلے، پس یہی (طہر کی) وہ عدت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (مردوں کو) حکم دیا ہے کہ اسی عدت میں عورتوں کو طلاق دیا جائے۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۷۹۰، ومرّ الحدیث ص۷۲۹، ویاتی ص۷۹۰، وص۷۹۱، وص۸۰۲، وص۱۰۹۰، واخرجه مسلم، وابوداؤد، والنسائی فی الطلاق.

باب ۲۷۸۹ اِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ يُعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ

اگر حائضہ کو طلاق دیدی جائے تو اس طلاق کو شمار کیا جائیگا

(یعنی یہ طلاق بھی صحیح ہوگی)

۴۹۰۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ أَرَأَيْتَهُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ، وَقَالَ أَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ.

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی پھر حضرت عمرؓ نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا چاہئے کہ رجعت کرلیں (انس بن سیرین نے بیان کیا کہ) میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائیگی؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی؟

(فَمَهْ اصله فما للاستفهام وابدل الالف هاء اى فما يكون ان لم تحتسب طلقة ويحتمل ان يكون كلمة مَه للكف والزجر اى انزجر عنه فانه لاشك فى وقوع الطلاق وكونه محسوبا فى عدد الطلقات (عمدہ) (یعنی مَه کی اصل فما تھی ما استفہامیہ ہے اسکے الف کو ھاء سے بدل دیا یہ ھاء وقف کے لئے ہے یعنی فما يكون ان لم تحتسب؟ اگر طلاق فى حالة الحيض کو طلاق نہ سمجھی جائے تو کیا سمجھی جائے گی جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔

نیز یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ مَہ میں ہ اصلی ہو اس صورت میں یہ کلمہ، زجر ہے یعنی رک جا خاموش رہ اسلئے کہ وقوع طلاق میں کوئی شک نہیں ہے اور اس کے محسوب فى عدد الطلقات میں کوئی شبہ نہیں)

وعن قتادة الخ: (هو معطوف على قوله عن انس بن سيرين فهو موصول) (عمدہ) اور قتادہ سے روایت ہے (اسی اسناد سے) انہوں نے یونس بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے (یہ روایت موصول ہے معلق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے انس بن سیرین اور قتادہ دونوں سے روایت کیا ہے)

قال مُرہ: ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ عبداللہ کو حکم دو کہ رجعت کرلے

قُلتُ تحتسب: یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ اب یہ طلاق جو حیض کی حالت میں دی تھی کیا یہ طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمرؓ نے کہا ارأیتہ ان عجز و استحمق بتاؤ تو اگر کوئی شخص کسی قرض کے ادا کرنے سے عاجز بنجائے اور احمق ہو جائے تو کیا وہ قرض اس سے ساقط ہوگا ہرگز نہیں مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا (ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء اسی کے قائل ہیں)۔

وقال ابو معمر الخ: امام بخاریؒ نے بیان کیا اور ابومعمر (عبد اللہ بن عمرو منقری بصری) نے کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے فرمایا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی) ایک طلاق شمار کی گئی۔

تشریح ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کی صریح دلیل ہے کہ جب ابن عمرؓ خود فرماتے ہیں کہ یہ مستقل ایک طلاق شمار کی گئی یعنی اس کے بعد مجھ کو دو ہی طلاق کا اختیار رہا نیز حالت حیض کی طلاق کے وقوع پر واضح دلیل یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمرؓ کو اس طلاق کے بعد رجوع کا حکم فرمایا اور ظاہر ہے کہ رجوع عن الطلاق بدون الطلاق محال ہے، مزید اختلافات کے لئے عمدۃ القاری ارشاد الساری وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاہرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۷۹۰، ومرّ الحدیث ص۷۲۹، ویاتی ص۷۹۱، وص۸۰۳، وص۱۰۶۰۔

۲۷۹۰ ﴿ بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ ﴾

جس نے طلاق دی (اس کا بیان کہ طلاق عند الضرورت جائز و مشروع ہے)

اور کیا مرد اپنی بیوی کو روبرو (سامنے خطاب کرکے) طلاق دے سکتا ہے؟

(ولکن ترکہ اولیٰ والطف الّا ان احتیج الی ذٰلک).

۴۹۰۲ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا اُدْخِلَتْ عَلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَدَنَا مِنْهَا قالتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فقالَ لَهَا عُذْتِ بِعَظِيْمٍ الْحَقِي بِاَهْلِكِ قال اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيْعٍ عن جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ.﴾

ترجمہ اوزاعیؒ نے بیان کیا کہ میں نے امام زہریؒ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی کس بیوی نے حضور اقدس ﷺ سے پناہ

مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جون کی بیٹی (امیمہ یا اسماء) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئیں اور حضور اقدس ﷺ اس سے قریب ہوئے (بعد ان تزوجها. قس) تو اس نے (غلط فہمی ولاعلمی میں) کہہ دیا,, اعوذ باللہ منك میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں تو حضور ﷺ نے اس سے فرمایا تو نے عظیم ہستی یعنی پروردگار عالم سے پناہ مانگی ہے اب اپنے گھر (میکے) میں چلی جا (یہ طلاق سے کنایہ ہے جس میں بالاجماع نیت شرط ہے فان اراد طلاقا کان طلاقا و ان لم یردہ لم یلزمہ شیء).

قال ابوعبداللہ الخ: امام بخاریؒ نے کہا کہ اس روایت کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع نے بھی اپنے دادا ابومنیع (عبداللہ بن ابی زیاد) سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "الحقي باهلك" لانه كناية عن الطلاق وقد واجهها النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۹۰، ويأتي ص ۷۹۰، اخرجه النسائي في النكاح و ابن ماجه.

۴۹۰۳ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ غَسِيْلٍ عن حَمْزَةَ بنِ اَبِي اُسَيْدٍ عن اَبِي اُسَيْدٍ قال خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حتى انْطَلَقْنَا اِلٰى حَائِطٍ يقالُ لَهُ الشَّوطُ حتى انْتَهَيْنَا اِلٰى حَائِطَيْنِ فجلَسْنَا بَيْنَهُمَا فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اجلِسُوا هٰهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ اُتِيَ بِالجَوْنِيَّةِ فَاُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ اُمَيْمَةَ بِنْتُ النُّعْمَانِ بنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَها دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فلمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ قال فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فقالتْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فقالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا اَبَا اُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ وَاَلْحِقْهَا بِاَهْلِهَا وقالَ الحُسَيْنُ بنُ الوَلِيْدِ النَّيْسَابُورِيُّ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ عن عبَّاسِ بنِ سَهْلٍ عن اَبِيْهِ وَاَبِي اُسَيْدٍ قالا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ فلمَّا اُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَكَاَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُجَهِّزَ وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو اسیدؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ ایک احاطہ والے باغ پر پہونچے جس کو شوط کہا جاتا تھا جب ہم باغ کی دو دیواروں کے درمیان پہنچے تو بیٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ یہیں بیٹھو اور آپ ﷺ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں قبیلہ جون کی ایک عورت لائی گئیں اور نخلستان کے ایک گھر میں اتاری گئیں اس کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھا اس کے ساتھ اس کی دو دایہ بھی تھی جس نے اس کو پالا تھا جب نبی

اکرم ﷺ اس کے پاس اندر تشریف لے گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو میرے حوالہ کردو (یہ آپ ﷺ نے صرف اس کا دل خوش کرنے کے لئے فرمایا ورنہ آپ اس سے جبراً صحبت کر سکتے تھے چونکہ نکاح ہو چکا تھا واللہ اعلم) انہوں نے کہا (بدنصیبی اور عدم معرفت کی وجہ سے) کیا ملکہ (شہزادی) اپنے آپ کو کسی عام آدمی کے حوالہ کر سکتی ہے؟ بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کے اوپر رکھا تا کہ اس کو سکون مل جائے تو اس (بدنصیب) نے کہا میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو نے اس ذات سے پناہ مانگی ہے جس سے پناہ مانگی جاتی ہے اس کے بعد آنحضور ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابو اسید اسے (احسان کے طور پر) دو رازقیہ کپڑے پہنا دے اور اس کو اس کے گھر والوں میں پہنچا دے۔

وقال الحسين بن الوليد الخ (الفقيه لم يدركه البخاری) اور حسین بن ولید نیشاپوری نے عبدالرحمن بن غسیل مذکور سے روایت کیا انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سہل بن سعد اور ابو اسیدؓ سے دونوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا پھر جب وہ حضور اقدس ﷺ کے پاس لائی گئیں تو حضور ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس (بدبخت عورت) نے اس کو ناپسند کیا تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو اسیدؓ سے فرمایا اس کا سامان تیار کر دیں اور دو رازقیہ کپڑے (سفید جوڑا) پہننے کے لئے دے دو۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم لم يواجه المجونيه المذكورة في الحديث الحقي باهلك وانما قال لابي اسيد الحقها باهلها والترجمة بالاستفهام من غير تعيين شيء من امر المواجهة وعدمها وقد ذكرنا انه يحتمل الوجهين غير ان ترك المواجهة ارفق والطف وههنا المطابقة في ترك المواجهة فافهم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۹۰، ومرّ الحديث ص۷۹۰۔

مقصد اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد جواز طلاق کی مشروعیت کو بیان کرنا ہے اور حدیث: ابغض الحلال الی الله الطلاق، محمول ہے بلا وجہ طلاق دینے پر۔

تشریح هبي نفسك، هبي یہ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے وهب يهب سے بروزن عَلِي، امیمہ کا نکاح آنحضور ﷺ سے ہو چکا تھا حضرت ابو اسیدؓ اس نکاح میں وکیل تھے اسی وجہ سے حضور اقدس ﷺ نے ابو اسیدؓ ہی کو حکم دیا کہ اسکو ایک جوڑا کپڑے دیکر اسکو اسکے گھر پہنچا دو یہ امیمہ ایک زمیندار کی بیٹی تھی اور آنحضور ﷺ کو پہچان نہیں سکی اس وجہ سے یہ گستاخی کر بیٹھی چنانچہ ساری عمر پچھتاتی رہی۔ شادی کی تفصیل ابن سعد کی روایت قسطلانی نے نقل کی ہے۔ ان شئت فليراجع ثمه.

۴۹۰۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا.﴾

ترجمہ | ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے بیان کیا (واسم ابی الوزیر عمر بن مطرف الحجازی) کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے اور عباس بن سہل بن سعد سے ان دونوں نے اپنے اپنے والد سے یہی حدیث (ای قالا تزوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الیٰ آخرہ.

(عمدہ) قولہ بھذا: ای بالحدیث المذکور.

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۹۰۔

۴۹۰۵ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عن قَتَادَةَ عن اَبِي غَلَّابٍ يُوْنُسَ بنِ جُبَيْرٍ قال قلتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ قالَ تَعْرِفُ ابنَ عُمَرَ اِنَّ ابنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَاَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قلتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قال اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.﴾

ترجمہ | ابو غلاب یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے؟ (تو کیا حکم ہے؟) تو انہوں نے کہا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمرؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابن عمر اپنی بیوی سے رجعت کرے جب وہ حیض سے پاک ہوجائے تو اس وقت اگر ابن عمر طلاق دینا چاہے تو طلاق دیدے، یونس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا آنحضور ﷺ نے اسے بھی طلاق شمار کیا تھا ابن عمرؓ نے فرمایا اگر کوئی عاجز ہو رجعت نہ کرے اور حماقت کر بیٹھے (تو اس کا کیا علاج؟ یعنی محسوب ہوگا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ یمکن ان یقال بالتعسف ان قولہ ان ابن عمر طلق امرأتہ وھی حائض اعم من انہ واجھھا بالطلاق اولا.

۲ اس حدیث کا تعلق سابق باب ص ۷۸۹/۲ سے ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۹۰ تا ص ۷۹۱، ومرّ الحدیث ص ۷۲۹، ویاتی ص ۸۰۲، وص ۱۰۶۰۔

﴿ بَابُ مَنْ اَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ ﴾ (۲۷۹۱)

لِقَوْلِ اللّٰهِ تعالٰى "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ" وقال ابنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيْضٍ طَلَّقَ لَا اَرٰى اَنْ تَرِثَ مَبْتُوْتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ فقال ابنُ شُبْرُمَةَ

تَزَوَّجَ اِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قال اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الآخَرُ فَرَجَعَ عن ذٰلِكَ.

جس نے تین طلاق کو جائز رکھا

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: الطلاق مرتان الخ (سورہ بقرہ/۲۲۹) طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر دستور کے مطابق روکنا (یعنی رکھ لینا) ہے یا اچھائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے (یعنی خوش عنوانی سے اس کو رخصت وروانہ کر دینا) اس تسریح باحسان کی دو صورتیں ہیں:

۱. یہ کہ عدت کے اندر رجوع نہ کرے کہ عورت عدت گذار کر علیحدہ ہو جائے۔
۲. دوسری صورت یہ ہے کہ تیسری طلاق دے کر علیحدہ کر دے۔

شانِ نزول اسلام سے پہلے لوگوں کا یہ حال تھا کہ دس بیس بار جتنی بار چاہتے اپنی بیوی کو طلاق دیتے رہتے مگر عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجعت کر لیتے چاہے سو مرتبہ سے زائد طلاق کی نوبت آجائے اس سے بعض شخص عورتوں کو بہت ستاتے اس پر یہ حکم نازل ہوا: الطلاق مرتان الخ یعنی وہ طلاق جس میں رجعت ہو سکے کل دو بار ہے ایک یا دو طلاق تک تو اختیار دیا گیا کہ عدت کے اندر مرد چاہے تو عورت کو پھر دستور کے موافق رکھ لے یا بھلی طرح سے چھوڑ دے پھر عدت کے بعد رجعت باقی نہیں رہتی ہاں اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں اور اگر تیسری بار طلاق دے گا تو پھر ان میں نکاح بھی درست نہیں ہوگا جب تک دوسرا خاوند اس سے نکاح کر کے صحبت نہ کر لیوے۔

وقال ابن الزبیر الخ: اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک مریض کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی کو طلاق (بائن) دیدی میں نہیں جانتا کہ اس کی مبتوتہ (مطلقہ بائنہ) اپنے شوہر کی وارث ہوگی۔

وقال الشعبی: اور عامر شعبیؒ نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی تو ابن شبرمہ (عبداللہ قاضی الکوفہ التابعی) نے (امام شعبی سے) کہا کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں (کر سکتی ہے) عبداللہ بن شبرمہ نے کہا بتایئے اگر دوسرا شوہر بھی مر جائے (تو کیا وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی؟) تو امام شعبیؒ نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا۔

تشریح اگر مرض الموت میں کسی نے بیوی کو طلاق رجعی دی اور عدت ہی میں شوہر مر گیا تو بالاتفاق وارث بنے گی البتہ مطلقہ بائنہ میں اختلاف ہے عندالاحناف وارث ہوگی۔

۴۹۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قال اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن ابنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَاعَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ

يَاعَاصِمُ عن ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَسَاَلَ عاصِمٌ عن ذٰلِكَ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فكَرِهَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم المَسَائِلَ وَعَابَهَا حتى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَاسَمِعَ مِنْ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فلمَّا رَجَعَ عاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَ عُوَيْمِرٌ قال يَاعَاصِمُ ماذَا قالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ عَاصِمٌ لَمْ تَاتِنِى بَخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم المَسْأَلَةَ الّتِى سَاَلْتُهٗ عَنهَا قال عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَااَنْتَهِى حتى اَسْاَلَهٗ عَنهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حتى اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صلى للّٰه عليه وسلم فقالَ يارسولَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلاً اَيَقتُلُهٗ فتَقتُلُونَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفعَلُ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِىْ صَاحِبَتِكَ فاذْهَبْ فاتِ بِهَا قالَ سَهْلٌ فَتَلاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عندَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فلمَّا فَرَغَا قال عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يارسولَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ اَنْ يَامُرَهٗ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال ابنُ شِهَابٍ فكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ المُتَلاعِنَيْنِ.

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ عویمر عجلانیؓ حضرت عاصم بن عدی انصاریؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم بتایئے تو کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا وہ اس کو قتل کردے؟ پھر تم لوگ (قصاص میں) اس کو قتل کردو گے یا پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم آپ میرے لئے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیجئے جب حضرت عاصمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور ان سوالات کو برا فرمایا یہاں تک کہ عاصمؓ کو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گراں گزرا (یعنی وہ شرمندہ ہوئے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے ایسی بات پوچھی جس سے حضور ﷺ ناراض ہوئے) پھر جب عاصمؓ واپس اپنے گھر آئے تو عویمرؓ ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا؟ تو عاصم نے کہا آپ ﷺ نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی جن مسائل کے متعلق میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا رسول اللہ ﷺ کو ناگوار گزرا عویمرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ مسئلہ آنحضور ﷺ سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا چنانچہ وہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے آنحضور ﷺ لوگوں کے درمیان تشرف فرما تھے عویمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے جس نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پایا (وہ اس پر سوار ہو) تو کیا اس کو قتل کردے؟ پھر آپ حضرات (قصاص میں) اس شوہر کو قتل کردیں گے یا وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے کر آؤ، سہلؓ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا اور

میں اس وقت اور لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں نے اس پر جھوٹ باندھا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والے میاں بیوی کا یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فطلقها ثلاثا" وامضاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينكر عليه فدل على ان من طلق ثلاثا يقع ثلاثا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۱، ومرّ الحديث ص۶۰، وفي التفسير ص۶۹۴، باقی مواضع کے لئے جلد دوم ص۴۵۰، دیکھئے۔

تشریح لعان کے معنی اور اس کے احکام کے لئے مطالعہ کیجئے جلد نہم ص۴۴۱ تا ص۴۴۶۔

۴۹۰۷ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قَال حدَّثَنِي اللَّيثُ قَال حدَّثَنِي عُقَيلٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ قَال اَخبَرَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخبَرَتْهُ اَنَّ امْرَاَةَ رِفَاعَةَ القُرظِيِّ جاءَتْ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقَالَتْ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فبَتَّ طَلَاقِي وَاِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ الزُّبَيْرِ القُرَظِيَّ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ الهُدْبَةِ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِي اِلٰى رِفَاعَةَ لا حتى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهٗ.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظیؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ ﷺ رفاعہ نے مجھ کو طلاق بائن دیا اور اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظیؓ سے نکاح کرلیا لیکن اس کے پاس تو کپڑے کا حاشیہ (پھندنا) ہے (یعنی نامرد ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک عبدالرحمٰن تیرا مزہ نہ چکھ لے اور تو اس کا مزہ نہ چکھ لے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فبت طلاقي" اى قطع قطعا كليا فاللفظ يحتمل ان يكون الثلاث دفعة واحدة وهو محل الترجمة اومتفرقة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۱، ومرّ الحديث ص۳۵۹، وياتي ص۷۹۲، وص۸۰۱، وص۸۶۲، وص۸۹۸ تا ص۸۹۹۔

۴۹۰۸ ﴿حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا يَحيٰى عن عُبَيدِ اللّٰهِ قَالَ حدثنا القَاسِمُ بنُ محمَّدٍ عن عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فتزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فسُئِلَ النبيُّ صلى الله

عليه وسلم اتحِلُّ لِلاَوّلِ قال لا حتى يذُوقَ عُسَيلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الاَوّلُ. ﴾

ترجمہ| حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی پھر اس نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کیا یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ شوہر ثانی اس کا مزہ چکھے جیسا کہ شوہر اول نے مزہ چکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة فى قوله طلق امرأته ثلاثا فانه ظاهر فى كونها مجموعة.

تعدد موضعہ| والحديث هنا ص۷۹۱۔ حدیث سابق دیکھئے۔

۲۷۹۲ ﴿ بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَائَهُ ﴾

وَ قَولِ اللّٰهِ تَعَالىٰ "قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا".

جس نے اپنی عورتوں (بیویوں) کو اختیار دیا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ احزاب میں) (اے نبی!) آپ اپنی بیویوں سے فرمادیجئے اگر تم دنیاوی زندگی (کی عیش) اور اس کی زیبائش وبہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنیوی) دے کر خوبی کے ساتھ رخصت کردوں۔

۴۹۰۹ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ قال اَخبَرَنَا شُعَيبٌ عنِ الزُّهرِيِّ وقال اللَّيثُ حدَّثَنِي يُونُسُ عن ابنِ شِهَابٍ قال اَخبَرَنِي اَبُوسَلَمَةَ بنُ عَبدِالرَّحمٰنِ اَنَّ عائشَةَ زَوجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِتَخيِيرِ اَزْوَاجِهِ بَدَاَ بِي فقال اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمرًا فلا عليكِ اَنْ لَا تَعجَلِي حتّٰى تَستَامِرِي اَبَوَيكِ قالَتْ و قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَم يكونا يَامُرَانِي بِفِرَاقِهِ قالتْ ثُمَّ قال اِنَّ اللّٰهَ قال جَلَّ ثَنَاؤُهُ "يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيٰوةَ الدُّنْيَا" اِلى قولِهِ "اَجرًا عَظِيمًا" قالتْ فَقُلْتُ فَفِي اَيِّ هٰذا استَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّي اُرِيْدُ اللّٰهَ و رَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرةَ قالتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِثلَ مَا فَعَلْتُ. ﴾

ترجمہ| نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو آنحضور ﷺ سب سے پہلے میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے ایک بات ذکر کرتا ہوں اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم اپنے والدین سے مشورہ کرسکتی ہو (یعنی جلدی کرنا ضروری نہیں تم اپنے والدین سے

مشورہ کرسکتی ہو) عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ ﷺ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے ہیں عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: "يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِأَزْوَاجِكَ" آخر آیت "اجرًا عَظِيما" تک حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے والدین سے کس سلسلے میں مشورہ لوں؟ ظاہر ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہوں، عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی دوسری ازواج نے بھی وہی کیا جو میں نے کیا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بتخيير ازواجه بدأبي".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۹۱ تا ۷۹۲، ومرّ الحديث في التفسير ص۷۰۵، ويأتي ايضا ص۷۹۲۔

۴۹۱۰ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدَّثنا ابِي قال حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قال حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ قالتْ خَيَّرَنا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ ورسولَهُ فلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنا شَيْئًا.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا پھر یہ ہم پر کچھ (طلاق میں) شمار نہیں ہوا۔

تشریح | اگر مرد اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو کوئی طلاق نہیں پڑے گی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۹۲، ومرّ الحديث ص۷۹۱ تا ص۷۹۲۔

۴۹۱۱ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا يَحْيٰى عن اسْمَاعِيلَ قال حدَّثنا عامِرٌ عن مَسْرُوقٍ قال سَالْتُ عائِشَةَ عنِ الخِيَرَةِ فقالتْ خَيَّرَنا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَفَكانَ طَلاقًا قال مَسْرُوقٌ لا اُبَالِي خَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً اَوْمِائَةً بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِي.﴾

ترجمہ | مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو کیا محض یہ اختیار طلاق ہوئی؟ مسروق نے کہا مجھے کوئی پراہ نہیں کہ میں اپنی بیوی کو ایک بار اختیار دوں یا سو بار اختیار دوں پھر وہ مجھکو اختیار کر لے (یعنی طلاق نہیں ہوئی)۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر في حديث عائشةؓ.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۷۹۲۔

تشریح | فتوحات اور اموال غنیمت سے جب مسلمانوں میں خوش حالی پیدا ہوئی تو امہات المؤمنین نے بھی حضور اقدس رسول اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ نان نفقہ بڑھا دیا جائے امہات المؤمنین کو خیال نہ تھا کہ اس سے آپ کو ایذا پہونچے گی

عام مسلمانوں میں مالی وسعت دیکھ کر اپنے لئے بھی وسعت کا خیال دل میں آ گیا اور حضور اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ نان نفقہ بڑھایا جائے جس پر آیت تخییر نازل ہوئی اور حضور اکرم ﷺ نے ازواج مطہرات کو اختیار دے دیا مگر سب نے حضور اقدس کو اختیار کیا جیسا کہ گزرا۔

مسئلہ: اگر شوہر نے بیوی سے کہا کہ تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے اور بیوی نے شوہر کو اختیار کرلیا تو طلاق نہیں پڑے گی اور اگر بیوی نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو اس سے ایک طلاق بائن پڑ جائیگی۔

۲۷۹۳ باب اِذَا قال فارَقْتُكِ ...

... اَوْسرَّحْتُكِ اَوِالخَلِيَّةُ اَوِالبَرِيَّةُ اَوْمَاعُنِيَ بِه الطَّلاقُ فهوعلىٰ نِيَّتِهٖ وَقول اللّٰهِ عزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَراحًا جَمِيْلاً وقال وَاُسَرِّحْكُنَّ سَراحًا جَمِيْلا وقال فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وقال اَوْفارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ، وقالتْ عائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُونا يَامُرَانِي بِفِراقِه.

جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا میں نے تجھ سے مفارقت کی (جدا ہو گیا)

یا میں نے تجھے چھوڑ دیا (رخصت کیا) یا تو خالی ہے (چھٹی ہوئی ہے) یا تو بری ہے (الگ ہے) یا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہوگی (ان الفاظ سے طلاق جب ہی پڑے گی جب خاوند کی نیت طلاق کی ہو والا فلا) اور اللہ تعالی کا ارشاد (احزاب ۴۹) اور انہیں اچھی طرح رخصت کردو. اور فرمایا (احزاب ۲۸) اور میں تمہیں خوبی کے ساتھ رخصت کردوں، اور فرمایا (بقرہ ۲۲۹) پھر بھلائی کے ساتھ (رجعت کر کے) روکنا ہے یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا. اور فرمایا (صورہ طلاق ۲) یا چھوڑ دو (جدا کردو) بھلائی کے ساتھ

وقالت عائشة: اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جانتے تھے کہ میرے والدین آپ ﷺ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے ہیں۔

۲۷۹۴ باب مَنْ قَالَ لِاِمْرَأتِهِ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

قال الحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقال اَهْلُ العِلْمِ اِذَا طَلَّقَ ثَلاثًا فقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمُّوهُ حَرَامًا بالطَّلاقِ وَالفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِاَنَّه لايقالُ لِطَعَامِ الحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وقال في الطَّلَاقِ ثلاثٌ لا تَحِلُّ لَهُ حتى تَنْكِحَ زَوجًا غَيْرَه"

وقال اللَّيْثُ عن نافِعٍ كان ابنُ عُمَرَ إذا سُئِلَ عَمَّن طلّق ثلاثًا قال لَوطَلَّقتَ مَرَّةً أو مَرَّتَينِ فإنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَمَرَنِي بِهٰذَا فإن طَلَّقَهَا ثلاثًا حَرُمَتْ حتى تَنْكِحَ زَوجًا غَيْرَه.

جس نے اپنی بیوی سے کہا "تو مجھ پر حرام ہے"

حسن بصریؒ نے فرمایا اس کا اعتبار اس کی نیت پر ہوگا یعنی ایسا کہنے والے کی نیت اگر طلاق کی ہے تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ یمین یعنی کفارہ ادا کریگا اذا نوی طلاقا فھو طلاق والا فھو یمین (عمدہ)۔

وقال اھل العلم الخ: اور اہل علم نے کہا جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی تو انہوں نے اسے طلاق اور فراق کی وجہ سے حرام کہا اور یہ ایسا نہیں ہے جیسے کوئی (حلال) کھانے کو حرام کرے کیوں کہ کسی حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاسکتا اور مطلقہ عورت کو کہا جاسکتا ہے کہ اپنے شوہر پر حرام ہے اور اللہ تعالی نے تین طلاق کے بارے میں فرمایا ہے کہ اب اس مرد کیلئے حلال نہیں یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) کسی اور شوہر سے نکاح کرلے۔

وقال اللیث الخ: اور لیث بن سعد نے نافع سے نقل کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے جب تین طلاق دینے والے کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے اگر تو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ طلاق دیتا (تو بہتر ہوتا کہ رجعت کرسکتا تھا یا ترجمہ کیا جائے "کاش تو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ طلاق دیتا تو رجعت کرسکتا) کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھکو ایسا ہی حکم دیا تھا پس اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہوگئی یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرلے۔

۴۹۱۲ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدٌ حدَّثَنا اَبُومُعَاوِيَةَ قال حَدَّثَنا هِشَامُ بنُ عُروَةَ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امرَأتَه فتَزَوَّجَتْ زَوجًا غَيْرَهُ فطَلَّقَها وَكَانَتْ مَعَه مِثلُ الهُدْبَةِ فلَمْ تَصِلْ مِنهُ اِلَى شَيءٍ تُرِيدُه فلَمْ يَلْبَثْ اَن طَلَّقَهَا فاَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقالَتْ يارسولَ اللّٰهِ اِنَّ زَوجِي طَلَّقَنِي وَاِنِّي تَزَوَّجتُ زَوجًا غَيْرَه فَدَخَلَ بِي وَلَم يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا مثلُ الهُدْبَةِ فلَمْ يَقرَبْنِي اِلَّا هَنَةً وَاحِدةً لَم يَصِلْ مِنِّي اِلَى شَيءٍ اَفَاَحِلُّ لِزَوجِي الاَوَّلِ فقال رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لاتَحِلِّينَ لِزَوجِكِ الاَوَّلِ حتى يَذُوقَ الاٰخَرُ عُسَيلَتَكِ وَ تَذُوقِي عُسَيلَتَهُ.﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (رفاعہ) نے اپنی بیوی (تمیمہ بنت وہب) کو (تین) طلاق دے دی پھر اس نے دوسرے خاوند (عبد الرحمن بن زبیر) سے نکاح کرلیا لیکن عبد الرحمن نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اور اس (عبد الرحمن) کے پاس (یعنی عضو تناسل) کپڑے کے پھندے کی طرح تھا چنانچہ عبد الرحمن سے یہ جو چاہتی تھی

کچھ بھی مزہ نہ ملا آخر عبدالرحمٰن نے اس خاتون کو تھوڑے ہی دنوں رکھ کر طلاق دے دی پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ میرے شوہر (عبداللہ بن زبیر) سے نکاح کیا وہ میرے پاس تنہائی میں آئے (صحبت کی) مگر ان کے پاس کپڑے کے پھندے کے سوا کچھ مزہ نہ ملا اب کیا میں اپنے پہلے شوہر (رفاعہ) کے لئے حلال ہوگئی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پہلے شوہر کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتی جب تک دوسرا شوہر تیرا مزہ نہ چکھ لے اور تو ان کا مزہ چکھ لے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لاتحلّين لزوجك الاول" فانه كان طلقها ثلاثا.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۹۲، ومرّ الحديث ص۳۵۹، وص۷۱۹، ويأتي ص۸۰۱، وص۸۶۲، وص۸۲۶، وص۸۹۸۔

﴿ بَابٌ ۲۷۹۵ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ﴾

آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کیلئے حلال کی ہیں (سورہ تحریم)

۴۹۱۳ ﴿حَدَّثَنِي الحَسَنُ بنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ بنَ نَافِعٍ حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عن يَحْيَ بنِ اَبِي كَثِيْرٍ عن يَعْلَى بنِ حَكِيْمٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابنَ عبّاسٍ يقول اِذَا حَرَّمَ امْرَاَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَال "لَكُمْ فِي رسولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ". ﴾

ترجمہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کہا (کہ تو مجھ پر حرام ہے) تو یہ کوئی چیز نہیں (لغو ہے) اور فرمایا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۷۹۲، ومرّ الحديث ص۷۲۹.

۴۹۱۴ ﴿حَدَّثَنِي الحَسَنُ بنُ محمّدِ بنِ صَبَّاحٍ قال حدَّثَنَا حَجَّاجٌ عنِ ابنِ جُرَيْجٍ قال زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بنَ عُمَيْرٍ يقولُ سَمِعْتُ عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلَى اِحْدَاهُمَا فقالتْ لَهُ ذٰلِكَ فقال لابَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ

جَحْشٍ وَلَنْ اَعُودَ لَهٗ فَنَزَلَتْ "يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ" اِلٰى "اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ" لِعَائِشَةَ وحَفْصَةَ "وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِىُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ" لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا قال اَبُوعبدِ اللّٰه المَغَافِيْرُ شَبِيْهٌ بِالصَّمْغِ يَكُونُ فِى الرِّمْثِ فِيْهِ حَلَاوَةٌ اَغْفَرَ الرِّمْثُ اِذَا ظَهَرَ فِيْهِ وَاحِدُهَا مُغْفُورٌ ويُقَال مَغَامِيْر.

ترجمہ عبید بن عمیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہد نوش فرماتے تھے تو میں نے اور حفصہؓ نے آپس میں یہ طے کیا کہ (حضرت زینب کے یہاں سے اٹھ کر) نبی اکرم ﷺ ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو حضور ﷺ سے کہا جائے کہ میں آپ ﷺ سے مغافیر کی بو محسوس کرتی ہوں کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے (مغافیر ایک خاص قسم کا گوندھ ہے جس میں بو ہوتی ہے) چنانچہ آنحضور ﷺ ان دونوں (حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ) میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے یہ بات کہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے یہاں شہد پیا ہے اب دوبارہ نہیں پیوں گا، (آنحضور ﷺ اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ دہان مبارک سے اس طرح کی بو آئے کیونکہ آپ ﷺ نہایت نفاست پسند اور لطیف المزاج تھے اس لئے آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ اب شہد نہیں پیوں گا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک اخیر اِنْ تتوبا الی اللّٰہ تک یہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کی طرف خطاب ہے۔ اور واِذْ اَسَرَّ النبی الیٰ بعض ازواجه میں اشارہ حضور ﷺ کے اسی قول کی طرف ہے کہ میں نے تو شہد پیا ہے مغافیر نہیں کھایا ہے۔

قال ابوعبداللّٰہ الخ: امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ مغافیر گوندھ کے مشابہ ہے وہ جنگلی درخت میں ہے (جسے اونٹ کھاتے ہیں) اس میں کچھ مٹھاس یعنی میٹھاپن ہے بولتے ہیں اغفر الرمث جب اس میں تلخی کا غلبہ ہو اس کا واحد مُغفور (بضم المیم) ہے اور مغامیر بھی کہا جاتا ہے بمعنی مغافیر.

قال ابو عبداللّٰہ: سے امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے قول کا رد کیا ہے جو فرماتے ہیں کہ عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا اور دلیل اسی آیت سے لی، امام بخاریؒ نے بتایا کہ یہ آیت شہد کے حرام کرنے میں نازل ہوئی ہے نہ کہ عورت کے حرام کرنے میں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۷۹۲ تا ص۷۹۳، و مرّ الحدیث ص۷۲۹، وص۷۸۵، ویاتی ص۷۹۳، وص۸۱۷، وص۸۳۸، وص۹۴۰، وص۱۰۳۱۔

۴۹۱۵ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِى الْمَغْرَاءِ قال حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

اَبِیْهِ عن عائِشَةَ قالتْ کانَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یُحِبُّ الْعَسَلَ وَالحلواءَ وَکَانَ اِذَا انصرَفَ مِنَ العَصْرِ دخلَ عَلٰی نِسَائِهِ فیدْنُو مِنْ اِحْدَاهُنَّ فدَخَلَ عَلٰی حفصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَکْثَرَ مَاکَانَ یَحْتَبِسُ فغِرْتُ فَسَالْتُ عن ذٰلِكَ فقِیْلَ لِی اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْ قومِهَا عُکَّةً مِنْ عَسَلٍ فسقَتِ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم مِنْهُ شَرْبَةً فقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِنَّه سَیَدْنُو مِنْكِ فاِذَا دَنَا مِنْكِ فقُولِی اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ فاِنَّهُ سَیَقُولُ لَكِ لا فقُولِی لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّیْحُ الَّتِی اَجِدُ مِنْكَ فاِنَّه سَیَقُولُ لَكِ سَقَتْنِی حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فقُولِی له جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ وَسَاَقُولُ ذٰلِكَ وَقُولِی اَنْتِ یاصَفِیَّةُ ذٰلِكَ قالتْ تَقُولُ سَوْدَةُ فوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَامَ عَلَی البَابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِئَه بِمَا اَمَرْتِنِی بِهِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قالتْ لَه سَوْدَةُ یارسولَ اللّٰهِ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ قالَ لا قَالتْ فمَا هٰذِهِ الرِّیْحُ الَّتِی اَجِدُ مِنْكَ قال سَقَتْنِی حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فقالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ اِلَیَّ قُلْتُ لَه نحو ذٰلِكَ فلَمَّا دَارَ اِلٰی صَفِیَّةَ قالتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلٰی حَفْصَةَ قالتْ یارسولَ اللّٰهِ اَلاَ اَسْقِیْكَ مِنْهُ قالَ لا حَاجَةَ لِی فِیْهِ قالتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَا قُلْتُ لَهَا اسْکُتِی.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور حلوہ (جو کھجور اور دودھ سے بنایا جاتا تھا) بہت پسند فرماتے تھے اور آنحضور ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے (بان یقبلها ویباشرها من غیر جماع کما فی روایة اخری) (قس) ایک دن آپ ﷺ حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ وہاں ٹھہرے اس پر مجھے غیرت آئی (التی تعرض للنساء من الضرائر) تو میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے ایک ڈبہ شہد ہدیہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت نبی اکرم ﷺ کو پلایا ہے میں نے اپنے جی میں کہا اب خدا کی قسم اس کے (سدباب کے) لئے ہم تدبیر کریں گے چنانچہ میں نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہؓ سے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تیرے قریب آئیں گے اور جب حضور ﷺ تیرے قریب آئیں تو کہنا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ حضور ﷺ تجھ سے فرمائیں گے ''نہیں'' اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو میں محسوس کر رہی ہوں اس پر حضور ﷺ تجھ سے فرمائیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے تو تم عرض کرنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے عرفطہ درخت کا رس چوسا ہوگا (اس کی بو شہد میں آگئی) اور میں بھی حضور ﷺ سے یہی کہوں گی اور اے صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سودہؓ کہتی ہیں واللہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر دروازے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ تیرے

ڈر سے میں نے اس بات کے کہنے کا ارادہ کرلیا جو تو نے مجھ سے کہا تھا چنانچہ جب آنحضور ﷺ سودہؓ کے قریب آئے تو سودہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نہیں، سودہؓ نے عرض کیا پھر یہ بو کیسی ہے جو دہن مبارک سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے اس پر سودہؓ نے عرض کیا اس شہد کی مکھی نے عرفطہ کا رس چوسا ہوگا، پھر جب حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی پھر جب صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو صفیہؓ نے بھی وہی بات کہی اس کے بعد جب آپ ﷺ حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو حفصہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو شہد میں سے کچھ نہ پلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس پر سودہؓ (مجھ سے) کہنے لگی واللہ ہم نے حضور ﷺ کو شہد پینے سے روک دیا (یعنی حیلہ کامیاب رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد سے روک دیا) تو میں نے سودہؓ سے کہا خاموش رہ (کہیں یہ بات کھل نہ جائے اور حفصہ تک نہ پہنچ جائے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه منع النبي صلى الله عليه وسلم نفسه عن شرب العسل يفهم ذالك من قوله "لاحاجة لي فيه"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۹۳، ومرّ الحديث ص ۷۲۹، مقطعا وص ۷۸۵ مختصرا، وغیرہ

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو شہد پلانے والی ام المومنین حفصہؓ ہیں لیکن اس سے ماقبل کی حدیث جو عبید بن عمیر سے روایت ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد پلانے والی حضرت زینب بنت جحشؓ ہیں نیز کتاب التفسیر ص ۷۲۹، میں عبید بن عمیر کی روایت گزر چکی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ شہد پلانے والی ام المومنین حضرت زینبؓ ہیں اور اکثر محدثین کا رجحان و میلان یہی ہے کہ صحیح اور راجح یہی ہے کہ آنحضور ﷺ نے حضرت زینبؓ کے یہاں شہد نوش فرمایا تھا اور صلاح حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے مل کر کی تھی جیسا کہ روایات سے معلوم ہے کہ امہات المومنین کی دو جماعتیں (دو ٹکڑیاں) تھیں ایک میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ اور دوسری میں حضرت زینبؓ، حضرت ام سلمہؓ اور باقی امہات المومنین تھیں اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شہد حضرت زینبؓ نے پلایا تھی مزید وضاحت و تشریح کے لئے نصر الباری جلد نہم کا عنوان "شانِ نزول" کا مطالعہ کیجئے اور اختلاف روایات کو تعدد واقعہ پر محمول کرنے سے اشکالات ختم ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۲۷۹۶ لا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "يٰاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا".

نکاح سے پہلے طلاق نہیں (یعنی طلاق قبل النکاح معتبر نہیں لغو ہے)

مسئلہ اختلافی ہے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ نکاح سے پہلے اگر کوئی طلاق دے تو طلاق واقع نہ ہوگی مثلاً اگر کوئی شخص کسی اجنبیہ سے کہے انت طالق تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی خواہ بعد میں وہ عورت اس کی منکوحہ بن جائے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ نہیں بلکہ اس پر سب کا اتفاق ہے جو طلاق قبل النکاح کی ایک صورت ہوئی اور یہ صورت متنازع فیہ نہیں ہے اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو دراصل طلاق قبل النکاح یہی ہے اور یہ صحیح ہے کہ نکاح سے قبل طلاق نہیں اس لئے کہ طلاق نکاح کی قید اٹھانے کا نام ہے مگر جب طلاق نکاح پر معلق ہے تو نکاح شرط ہے اور طلاق جزا اور جزا کا وجود شرط کے بعد ہی ہوتا ہے تو یہ طلاق قبل النکاح نہ ہوئی۔ طلاق قبل النکاح کی دوسری صورت یہ ہے کہ طلاق کی نسبت ملک کی طرف کی گئی ہو مثلاً کہے اِنْ نکحتُكِ فانتِ طالق (اگر میں نے تجھ سے نکاح کیا تو تجھ پر طلاق واقع ہے) اس صورت میں شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس قسم کی تعلیق باطل ہے کلام لغو ہو جائیگا اور اس سے نکاح کرنے پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

امامین الہمامین (امام اعظمؒ اور امام مالکؒ) کے اس عورت سے نکاح کرنے پر طلاق واقع ہو جائے گی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ یہ طلاق قبل النکاح نہیں بعد النکاح ہے۔

البتہ مالکیہ کے نزدیک اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تعلیق میں عموم ہو یعنی تعلیق ایسی ہو جس کے بعد کسی بھی عورت سے نکاح کا امکان ہی باقی نہ رہے جیسے "کلما نکحت امراۃ فھی طالق" تو ایسی تعلیق باطل ہے۔ البتہ اگر کسی خاص عورت یا کسی خاص علاقہ یا کسی خاص قبیلہ اور زمانہ کی نسبت سے تعلیق کی جائے تو ایسی تعلیق درست ہو جاتی ہے مثلاً **ان نکحت فلانۃ یا ان نکحت من بلدۃ کذا او من قبیلۃ کذا یا ان نکحت فی ھذا الشھر.** امام اوزاعی، ابن ابی لیلیٰؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

عموم کی صورت میں تعلیق کے درست نہ ہونے کی وجہ ان حضرات کے نزدیک یہ ہے کہ یہ ایک حلال چیز یعنی نکاح کو بالکلیہ حرام کر دینے کے مرادف ہے جس کا اختیار کسی انسان کو نہیں ہے۔

وقول اللّٰہ تعالیٰ "یاایھا الذین آمنوا" الآیۃ. (سورہ احزاب/۴۹)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر صحبت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دو تو تمہاری ان پر کوئی عدت (واجب) نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو (تاکہ ان کو اس عدت میں نکاح ثانی سے روک سکو) انہیں کچھ سامان دے کر خوبی کے ساتھ ان کو رخصت کر دو۔

مختصر تشریح یعنی جو مرد اپنی عورت کو بغیر صحبت کئے طلاق دے اگر اس کا مہر بندھا تھا تو نصف مہر دینا ہوگا ورنہ کچھ فائدہ پہنچا کر (یعنی عرف اور حیثیت کے موافق ایک جوڑا پوشاک دے کر) خوبصورتی کے ساتھ رخصت کر

دے، اور عورت اسی وقت چاہے تو نکاح کرلے۔ (فوائد عثمانی)

وقال ابنُ عبّاسٍ جعلَ اللّٰه الطلاقَ بعدَ النّكاحِ ويُروىٰ فى ذٰلكَ عن عَلىٍّ وَ سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ وعُروَةَ بنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِى بَكْرِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ وعُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ وَاَبَانَ بنِ عُثمانَ وَعَلِىِّ بنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيْدِبنِ جُبَيْرِ القاسِمِ وسالِمٍ وَطَاؤسٍ وَالحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وعامِرِ بنِ سَعْدٍ وجَابِرِ بنِ زَيْدٍ ونافِعِ بنِ جُبَيْرٍ وَمحمَّدِ بنِ كَعبٍ وسُلَيمانَ بنِ يَسارٍ ومُجَاهِدٍ وَالقاسِمِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِىِّ اَنَّهَا لاتَطْلُقُ.

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے، اور اس سلسلے میں (یعنی لا طلاق قبل النکاح میں) مروی ہے سیدنا علی بن طالبؓ سے، سعید بن میسب، عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، قاضی شریح، سعید بن جبیر، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، طاؤس، حسن بصری رحمہم اللہ سے اور عکرمہ سے اور عطاء بن ابی رباح سے، اور عامر بن سعد اور جابر بن زید اور نافع بن جبیر اور محمد بن کعب اور سلیمان بن یسار اور مجاہد اور قاسم بن عبدالرحمٰن سے اور عمرو بن ہرم اور شعبی رحمہم اللہ سے ان سب نے یہی کہا کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

غور طلب امور امام بخاریؒ نے صیغہ تمریض یعنی مجہول کا صیغہ "یُروىٰ" استعمال کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ سب تعلیقیں ضعیف ہیں ان سب کے ضعف کو علامہ عینیؒ نے شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

اگر امام بخاریؒ کے نزدیک صحیح مرفوع روایت ہوتی تو فرماتے وهؤلاء الاربعة وعشرون ذهبوا الى ان لا طلاق قبل النكاح. ۲ وهؤلاء كلهم تابعيون الاّ اوّلهم وهو على بن ابى طالب، ۳ عمرو بن هرم فانه من اتباع التابعين وغيره نیز ہم بھی اس کے قائل ہیں کہ لا طلاق قبل النکاح جس کی وضاحت گزر چکی ہے مزید کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۲۷۹۷ ﴿ بَابٌ اِذَا قَالَ لِامْرَأتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هٰذِهِ اُخْتِى فَلاَ شَيْئَ عَلَيْهِ ﴾

قَالَ النَّبِىُّ ﷺ قَالَ اِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هٰذِهِ اُخْتِى وَذٰلِكَ فِى ذَاتِ اللّٰهِ عزَّ وجَلَّ.

اگر کسی نے دوسرے کے جبر پر (ڈر کر) اپنی بیوی کیلئے کہا کہ یہ میری بہن ہے تو کچھ نقصان نہ ہوگا

(یعنی لايكون طلاقا ولا ظهارا. نہ طلاق پڑے گی نہ ظہار کا کفارہ لازم ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے (اپنی بیوی) حضرت سارہ کے متعلق ظالم کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور

یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (یعنی آپؑ کی مراد یہ تھی کہ دینی حیثیت سے ہم سب بھائی بہن ہیں چونکہ اس وقت ظالم بادشاہ کے پاس ان دونوں کے علاوہ کوئی مومن نہ تھا۔ تفصیل کتاب الانبیاء میں گزر چکی ہے)۔

۲۷۹۸

﴿بابُ الطَّلاقِ فِي الإِغْلاَقِ والْكُرْهِ وَالسَّكرانِ وَالمَجْنُونِ وَاَمْرِهِمَا﴾

وَالغَلَطِ وَالنِّسيَانِ في الطَّلاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَولِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكِلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى وَتَلاَ الشَّعْبِيُّ "لاَتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا" وَمَا لاَيَجُوزُ مِنْ اِقْرَارِ المُوَسْوِسِ وقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِلَّذِي اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ اَبِكَ جُنُونٌ وقال عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَلُومُ حَمْزَةَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلاَّ عَبِيْدٌ لِاَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنَّه قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وقال عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلاَ لِسَكْرَانَ طَلاَقٌ وقال ابنُ عَبَّاسٍ طَلاَقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وقال عُقْبَةُ بنُ عَامِرٍ لاَيَجُوزُ طَلاَقُ المُوَسْوِسِ وقالَ عَطَاءٌ اِذَا بَدَأَ بِالطَّلاَقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وقال نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَه البَتَّةَ اِنْ خَرَجَتْ فقال ابنُ عُمَرَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ تَخرُجْ فَلَيْسَ بِشَيءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتِي طَالِقٌ ثَلاثًا يُسْاَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِيْنَ حَلَفَ بِتِلْكَ اليَمِيْنِ فَاِنْ سَمّٰى اَجَلاً اَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِيْنَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِي دِيْنِهِ وَاَمَانَتِهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ اِنْ قَالَ لاحَاجَةَ لِي فِيْكِ نِيَّتُهُ وَطَلاَقُ كُلِّ قَومٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ اِذَا قَالَ اِذَا حَمَلْتِ فَانتِ طَالِقٌ ثَلاثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَاِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الحَسَنُ اِذَا قَالَ الْحَقِي بِاَهْلِكِ نِيَّتُهُ وقال ابنُ عبّاسٍ الطَّلاَقُ عن وَطَرٍ وَالعَتَاقُ مَااُرِيْدَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ وقال الزُّهْرِيُّ اِنْ قالَ مَااَنْتِ بِامْرَاَتِي نِيَّتُهُ وَاِنْ نَوٰى طَلاَقًا فَهُوَ مَانَوٰى وقال عَلِيٌّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ القَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلاَثَةٍ عَنِ المَجْنُونِ حتى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حتى يُدْرِكَ وعن النَّائِمِ حتى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلاَقِ جَائِزٌ اِلاَّ طَلاَقَ المَعْتُوهِ.

زبردستی اور مکرہ (جس پر جبر کیا گیا ہو) کے طلاق دینے کا حکم

اور نشہ والا اور پاگل اور ان دونوں کا حکم (هل هو واحد او مختلف؟) اور طلاق وشرک وغیرہ میں غلطی (چوک)

اور بھول (یعنی بھول چوک سے طلاق دینا، یا بھول چوک سے شرک کا کوئی کلمہ منہ سے نکالنا) ان صورتوں میں طلاق نہیں پڑتی جیسے بھول چوک میں کلمہ شرک نکل جانے سے مشرک نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے اور امام شعبیؒ نے اس آیت کی تلاوت کی رَبَّنا لاتؤاخذنا اِن نَسِینا او اَخطأنا (اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا (یعنی ہم کو سزا نہ دینا)۔(اور اس بات کا بیان کہ وسوسہ زدہ کا اقرار معتبر نہیں

وقال النبی صلی الله علیه وسلم للذی الخ: اور نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا تھا جس نے اپنے لئے (زنا) کا خود ہی اقرار کرلیا تھا (یعنی حضرت ماعز اسلمیؓ نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر جب زنا کا اقرار کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ماعزؓ سے فرمایا تھا) کیا تجھے جنون ہے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ مجنوں کا اقرار معتبر نہیں حنفیہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ مجنوں پاگل کہ طلاق واقع نہیں ہوگی)

و قال علیؓ بَقَرَ حمزة الخ: اور حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت حمزہؓ نے (حرمت شراب سے پہلے نشہ کی حالت میں) میری دونوں اونٹنیوں کی کوکھیں چیر دئے (ان کے کلیجے نکال کر کباب بنائے) اس پر نبی اکرم ﷺ نے حضرت حمزہؓ کو ملامت کرنا شروع کی تو دیکھا کہ حضرت حمزہؓ نشہ میں مست ہیں ان کی آنکھیں سرخ سرخ ہیں پھر حضرت حمزہؓ نے (حضور اقدس ﷺ سے) کہا تم لوگ میرے باپ کے غلام ہی تو ہو پس نبی اکرم ﷺ سمجھ گئے کہ وہ مدہوش ہیں چنانچہ باہر نکل گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ ہم لوگ بھی نکل گئے (الفاظ حدیث کی تحقیق اور اس سلسلے کی مفصل حدیث کی تشریح کے لئے جلد ہشتم ص ۵۴، وص ۵۵، کا مطالعہ کیجئے)۔

وقال عثمان لیس لمجنون ولا لسکران طلاق: اور حضرت عثمان بن عفان امیر المؤمنینؓ نے فرمایا کہ مجنوں (پاگل) اور نشے والے کی طلاق نہیں پڑتی (حنفیہ کے نزدیک مجنوں اور سکران میں فرق ہے مجنوں کی طلاق واقع نہیں لیکن نشے والے کی طلاق واقع ہے کمافی الهدایة طلاق السکران واقع).

وقال ابن عباسؓ طلاق السکران والمستکره لیس بجائز، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نشے والے اور مکرہ کی طلاق نافذ نہیں (یعنی جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق واقع نہیں) (حنفیہ کے نزدیک مکرہ کی طلاق واقع ہوگی کما فی الهدایه طلاق المکره واقع خلافا للشافعیؒ)

وقال عقبة بن عامر لایجوز طلاق المُوَسوِس: اور حضرت عقبہ بن عامر جہنی صحابیؓ نے فرمایا کہ اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو (جب تک زبان سے نہ نکالے) طلاق نہیں پڑے گی (لان الوسوسة حدیث النفس ولا مواخذة بما یقع فی النفس).

وقال عطاءٌ اِذَا بَدأ بِالطلاق فله شرطه، اور عطاء بن ابی رباحؒ نے کہا کہ اگر کسی نے پہلے انت طالق کہا پھر

شرط لگائی یعنی کہا انت طالق ان دخلت الدار تو شرط کے موافق طلاق پڑے گی،

توضیح: یعنی طلاق کو کسی شرط پر معلق کرے خواہ شرط کو مقدم کرے مثلاً ان دخلت الدار انت طالق، یا مؤخر کوئی فرق نہیں شرط کے موافق طلاق پڑے گی۔

وقال نافعٌ طلّق رَجُلٌ امْرَاتَهُ الْبَتّةَ اِن خَرَجَتْ فقال ابنُ عُمَرَ اِنْ خَرَجتْ فَقَدْ بُتّتْ مِنهُ وَاِنْ لَمْ تَخرُجْ فلَيْسَ بِشَيءٍ"۔

اور نافع مولی ابن عمر نے (ابن عمرؓ سے) پوچھا (اگر) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی اس شرط پر کہ اگر وہ باہر نکلی (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اگر وہ عورت باہر نکلی تو طلاق بائن پڑ گئی اور اگر نہیں نکلی تو کچھ نہیں (یعنی طلاق نہیں پڑے گی)۔

تشریح اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے انت طالق البتة تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے ۱؎ حنفیہ کے نزدیک اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوگی اگر اس نے ایک کی نیت کی ہو یا کوئی نیت نہ کی ہو اور اگر تین کی نیت کی تو تین واقع ہونگی لیکن اگر دو کی نیت کی تو صرف ایک واقع ہوگی امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: وهو قول الثوری واهل الكوفة. ۲؎ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: وقال مالك بن انس الخ اگر یہ الفاظ مدخول بہا سے کہے گئے تو تین طلاق واقع ہونگی ۳؎ وقال الشافعیؒ ان نوی واحدة فواحدة الخ یعنی اگر ایک کی نیت کریگا تو ایک رجعی، دو کی نیت کریگا تو دو، تین کی نیت کریگا تو تین طلاقیں واقع ہونگی اور اگر کوئی نیت نہ کرے تو ایک ہوگی (ترمذی اول ص ۱۴۰)۔

وقال الزهریؒ: اور امام زہریؒ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں ایسا ایسا (فلاں فلاں کام) نہ کروں تو میری بیوی پر تین طلاق فرمایا کہ ایسے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائیگی جو اس نے کہا ہے کہ یہ قسم کھاتے وقت اس کے دل میں کیا تھا اب اگر وہ کسی مقررہ مدت (دو دن یا تین دن یا ایک مہینہ وغیرہ) کو بتائے جس کا اس نے دل میں ارادہ کیا تھا قسم کھاتے وقت تو اس کے دین وامانت پر چھوڑ دیا جائے گا (یعنی اس کی بات مان لی جائیگی)۔

تشریح حنفیہ کے نزدیک اگر کوئی قرینہ یمین فور کا ہو یعنی اس بات پر کہ اس کی مراد یہ ہے کہ ابھی اگر نہ کروں، تو مجلس بدلتے ہی طلاق پڑ جائے گی، اور اگر یمین فور پر کوئی قرینہ ہو تو یہ تابید پر محمول ہوگا اب اگر زندگی بھر اس نے یہ کام نہیں کیا تو مرنے کے بعد اس کی زوجہ پر طلاق پڑ جائے گی۔ واللہ اعلم

وقال ابراهيم الخ اور حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری ضرورت نہیں تو اس کی نیت پر موقوف ہے (یعنی اگر بہ نیت طلاق کہا ہے تو طلاق پڑے گی ورنہ نہیں) اور ابراہیمؒ نے یہ بھی کہا کہ ہر قوم کی طلاق ان کی زبان میں ہے (یعنی طلاق واقع ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ لفظ طلاق ہی استعمال کرے بلکہ ہر شخص کی

زبان میں اس کے عرف کا اعتبار ہوگا جیسے اردو زبان میں کوئی شخص بیوی کو خطاب کر کے اگر کہے میں نے تجھکو چھوڑ دیا یا فارسی میں کہے کہ ہشتم ترا تو طلاق پڑجائے گی)۔ واللہ اعلم

وقال قتادة الخ: اور قتادہ نے کہا، جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا جب تجھے حمل ٹھر جائے تو تجھ پر تین طلاق، تو شوہر کو ہر طہر میں صرف ایک مرتبہ صحبت (ہم بستری) کرنی چاہئے پھر جب معلوم ہو جائے کہ اس کو حمل رہ گیا اسی وقت یہ بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی،

تشریح قتادہ بن دعامہؒ کا یہ ارشاد بر بنائے احتیاط ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اذا قال رجل لامرأته اذا حملت فانت طالق ثلاثا يغشاها اى يجامعها فى كل طهر مرة لا مرتين لاحتمال انه بالجماع الاول صارت حاملا فطلقت به وقال ابن سيرينؒ يغشاها (یعنی بار بار جماع کرسکتا ہے) حتى تحمل وبه قال الجمهور. (عمدہ)

وقال الحسنؒ اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی بیوی سے کہے "اپنے اہل کے ساتھ مل جا (اپنے میکے چلی جا) تو دارومدار اس کی نیت پر ہے۔

(یعنی شوہر نے اگر طلاق کی نیت سے کہا ہے تو طلاق پڑجائے گی والا فلا)۔

وقال ابن عباسؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ طلاق ضرورت سے ہے اور عتاق سے صرف اللہ تعالی کی رضا مقصود ہوتی ہے۔

تشریح طلاق ضرورت کے وقت دینی چاہئے مثلاً عورت بدکردار ہے یا ناشزہ و نافرمان ہے اور عتاق یعنی غلام کو یا لونڈی کو آزاد کرنا یہ اللہ تعالی کے رضا ہی کے لئے ہوتی ہے واللہ اعلم۔

وقال الزهرىؒ: اور امام زہریؒ نے کہا اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر شوہر نے طلاق کی نیت کی ہے تو وہی ہے جو اس نے نیت کی ہے۔(وبه قال مالك وابو حنيفه والاوزاعى وقال ابويوسف ومحمدؒ.) (عمدہ)

تشریح یعنی یہ کہنا کہ تو میری بیوی نہیں طلاق کنائی کا جملہ ہے اس سے طلاق نیت پر موقوف ہے بظاہر یہ طلاق صریح کا جملہ ہونا چاہئے لیکن چونکہ زوجیت کا ختم ہونا صرف طلاق ہی پر موقوف نہیں طلاق کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جس سے زوجیت ختم ہو جاتی ہے مثلاً شوہر کا مرتد ہونا، یا شوہر کا عورت کی بیٹی یا ماں سے ہم بستری کر لینا یا عورت کے ساتھ باپ کا بیٹے کا ہم بستری کر لینا، معلوم ہوا کہ زوجیت کا ختم ہونا صرف طلاق پر موقوف نہیں طلاق کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن سے زوجیت ختم ہو جاتی ہے تو یہ صیغہ طلاق صریح کا نہ ہوا بلکہ کنایہ کا ہوا اور کنایہ میں نیت پر مدار ہے۔

وقال على الم تعلم الخ: اور حضرت علیؓ نے فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم

ہیں (یعنی غیر مکلف ہیں) پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل درست ہو جائے اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور نائم یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

تشریح ابوداؤد میں ہے کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کی تھی حضرت عمرؓ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اتفاق سے حضرت علیؓ کا گزر ہوا تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو دی گئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کو بلاؤ حضرت علیؓ آئے اور فرمایا اے امیر المومنین! آپ کو خوب معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص سے قلم اٹھالیا گیا ہے بچہ سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، اور نائم سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور معتوہ (دیوانہ) سے یہاں تک کہ عقل درست ہو جائے اور یہ عورت فلاں قبیلہ کی معتوہہ ہے ہوسکتا ہے کہ جو مرد اس کے پاس آیا تھا وہ اس وقت آیا ہو جب کہ یہ جنون کی حالت میں رہی ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں بھی نہیں جانتا، یعنی یہ معلوم نہیں کہ اس سے یہ حرکت کس حال میں کی گئی تو شبہ پیدا ہوا اور شبہ سے حدود ساقط ہو جاتی ہیں الحدود تندر بالشبهات. ابوداؤد ثانی کتاب الحدود ص ۶۰۴ تا ص ۶۰۵۔

وقال عليٌّ: اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہر طلاق نافذ ہے (واقع ہو جائے گی) سوائے طلاق معتوہ کے۔

تشریح معتوه: بفتح الميم وسكون العين المهملة وضم التاء الفوقية وبعد الواو هاء المغلوب على عقله. (قس) یعنی ایسا ناقص العقل جسے اچھے برے، نفع نقصان کی تمیز نہ ہو۔

۴۹۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بنُ اِبْراهِيمَ قال حدَّثَنا هِشَامٌ قال حدَّثَنا قَتَادَةُ عن زُرَارَةَ بنِ اَوْفى عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَبِيِ صلى الله عليه وسلم قال اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عن اُمَّتِي ما حدَّثَتْ بِه اَنفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْتَتَكَلَّمْ قال قَتَادَةُ اِذَا طَلَّقَ فِى نَفْسِه فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دلوں کے خیالات (وساوس) کو معاف کر دیا ہے جب تک (ہاتھ پاؤں سے) عمل یا زبان سے بات نہ کریں۔

(وسوسہ، خیال جب تک عزم بالجزم تک نہ پہونچے اس کا کوئی اعتبار نہیں اس پر کوئی گناہ و مواخذہ نہیں چونکہ وسوسہ دل پر جمتا نہیں، آیا گیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان يكون بينه وبين حديث عقبة بن عامر المذكور فى اخبار باب الترجمة المذكورة وهو قوله لايجوز طلاق الموسوس وقد علم ان الوسوسة من احاديث النفس فاذا تجاوز اللّٰه عن عبده ماحدثت به نفسه يدخل فيه طلاق الموسوس انه لايقع. (عمدہ)

۲ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ احکام کا تعلق عاقل مختار سے ہے اور وسوسہ غیر اختیاری ہے واللہ اعلم۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۹۴، ومرّ الحدیث ص۳۴۳، ویاتی ص۹۸۶۔

۴۹۱۷ ﴿حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قال اَخْبَرَنِی ابنُ وَهبٍ عن یُونُسَ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِی اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن جابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِن اَسْلَمَ اَتَی النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَهُوَ فی المَسْجِدِ فقالَ اِنَّه قَد زَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰی لِشِقِّهِ الَّذِی اَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِه اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فقالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ اُحْصِنْتَ قالَ نَعَم فَاَمَرَ بِه اَنْ یُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ حتی اُدْرِكَ بِالحَرَّةِ فَقُتِلَ.﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب (ماعز اسلمیؓ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا کہ اس نے (یعنی میں نے) زنا کرلیا ہے آنحضور ﷺ نے ان سے اعراض کیا (یعنی رخ انور پھیرلیا آپ کا مقصد یہ تھا کہ چلا جائے یا خاموش رہے) لیکن وہ (ماعز اسلمیؓ) ادھر گئے جدھر آپ ﷺ نے رخ انور پھیرا تھا اور انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا کیا تو پاگل ہے؟ (اگر دیوانہ نہیں ہے تو یہ بتاؤ) کیا تیرا نکاح ہو چکا ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہو چکا ہے اب حضور ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ اسے عیدگاہ میں لے جاکر سنگسار کیا جائے جب ان پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگے یہاں تک کہ حرہ میں پکڑے گئے اور مارڈالے گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "هل بك جُنونٌ".

معلوم ہوا کہ اگر وہ پاگل ہوتے تو ان کا اقرار قابل اعتبار نہ ہوتا۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۹۴، ویاتی ص۷۹۴، وص۱۰۰۶، //، وص۱۰۰۷، وص۱۰۰۸، وص۱۰۶۳۔

۴۹۱۸ ﴿حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ قال اَخبَرنا شُعَیْبٌ عنِ الزُّهْرِیِّ قال اَخْبَرَنِی اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِالرَّحمٰنِ وسَعِیْدُ بنُ المُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قال اَتَی رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَهُوَ فی المَسْجِدِ فَنَادَاهُ فقالَ یارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ الأخِرَ قَدْ زَنٰی یَعْنِی نَفْسَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِیْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ فقال یارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ الاٰخِرَ قَدْ زَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِی اَعْرَضَ قِبَلَه فقالَ لَهُ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ فَتَنَحّٰی لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فقالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قال لا فقالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اذْهَبُوا بِهٖ فَارْجُمُوهُ وکان قد اُحْصِنَ وعنِ الزُّهْرِیِّ قالَ اَخْبَرَنِی مَنْ سَمِعَ جابرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ الاَنْصَارِیَّ قال کُنْتُ فِیْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰی بِالمَدِیْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ حتی اَدْرَکْنَاهُ بِالحَرَّةِ

فَرَجَمْنَاهُ حتی مَاتَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب (ماعزؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کم بخت نے زنا کرلیا ہے وہ اپنی ذات کو مراد لے رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر لیا لیکن وہ صاحب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک کرلیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کم بخت نے زنا کا ارتکاب کرلیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف سے بھی رخ پھیر لیا لیکن وہ صاحب ادھر گئے جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیرا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رخ انور پھیر لیا لیکن وہ صاحب چوتھی بار اس طرف گئے تو جب انہوں نے چار بار اپنے اوپر (زنا کا) اقرار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے کہا نہیں (یعنی دیوانہ نہیں ہوں بالکل باہوش ہوں) اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو اور وہ صاحب محصن (شادی شدہ) تھے۔

وعن الزهری قال الخ: اور امام زہریؒ سے (سند سابق سے) روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا تھا جابرؓ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے ان صاحب کو سنگسار کیا چنانچہ ہم نے ان کو مدینہ کی عیدگاہ میں سنگسار کیا پھر جب ان پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگے لیکن ہم نے ان کو حرہ میں پکڑلیا اور اتنے پتھر مارے کہ وہ مر گئے۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر فی قصة ماعزؓ.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۹۴، ومر ص ۷۹۴۔ ویاتی ص ۱۰۰۶، وص ۱۰۰۸۔ اخرجه مسلم فی الحدود والنسائی فی الرجم.

﴿ ۲۷۹۹ بابُ الخُلعِ و كَيفَ الطَّلاقُ فِيهِ ﴾

وَ قَولِ اللّٰه تعالی "وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا" اِلٰى قوله "الظّٰلِمُونَ" وَاَجَازَ عُمَرُ الخُلعَ دُونَ السُّلطَانِ وَاَجَازَ عثمانُ الخُلعَ دُونَ عِقَاصِ رَاْسِهَا وقال طَاوسٌ "اِلَّا اَنْ يَخَافَا اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ" فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ فی العِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قولَ السُّفَهَاءِ لايَحِلُّ حتی تَقُولُ لا اَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

خلع کا بیان اور خلع میں کیسی طلاق ہوگی

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور تمہارے لئے (تم شوہروں کے لئے) جائز نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو مگر جبکہ دونوں (شوہر، بیوی) کو اندیشہ ہو کہ (بوجہ باہمی منافرت وشدت مخالفت) اللہ کی حدیں قائم نہ کرسکیں گے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ الآیۃ پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ دونوں (ایک ساتھ رہ کر) اللہ کے حدود پر قائم نہیں رہ سکتے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ عورت بدلہ دے کر چھوٹ جائے (یعنی عورت مال دیکر اپنے آپ کو نکاح سے چھڑالے اور مرد وہ مال لے اس کو خلع کہتے ہیں) یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے وہی ظالم ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۲۹)

واجاز عمرؓ: اور حضرت عمرؓ نے خلع کو سلطان کے بغیر جائز رکھا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ خلع صحیح ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ معاملہ بادشاہ یا قاضی کے پاس جائے اور وہ اس کا فیصلہ کریں بلکہ زوجین باہمی بات چیت کر کے خلع کر سکتے ہیں)۔

واجاز عثمان الخ: اور حضرت عثمان نے سر باندھنے کے دھاگے کے سوا پر خلع جائز رکھا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ عورت اپنی چوٹی کے دھاگے کو چھوڑ کر اپنا سارا مال خلع کے عوض دے سکتی ہے)۔

وقال طاؤس الخ: ای قال طاؤس فی تفسیر قولہ تعالیٰ "الا ان یخافا ان لایقیما حدود اللّٰہ" کا مطلب یہ ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کا حق جو دوسرے پر ہے معاشرے اور صحبت کے سلسلے میں ادا نہ کرسکیں تو اس وقت خلع جائز و درست ہے اور طاؤسؒ نے بے وقوفوں کی بات نہیں کہی کہ خلع اس وقت حلال ہے جب عورت کہے کہ میں غسل جنابت نہیں کروں گی۔ (یعنی وطی نہیں کروں گی)

تشریح خلع بضم الخاء المعجمۃ وسکون اللام ماخوذ من خلع الثوب والنعل ونحوھما وذلک لان المرأۃ لباس للرجل کما قال اللّٰہ تعالیٰ "ھن لباس لکم وانتم لباس لھن". (عمدہ)

یعنی لفظ خُلع خَلع سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی اتارنے کے ہیں۔ خلع کا استعمال جب باب الطلاق میں ہوتا ہے تو خاء مضموم ہوتی ہے اور جب لباس وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے تو خاء کو فتحہ دیا جاتا ہے تفرقۃ بین الحسی والمعنوی.

شرعی معنی: واما حقیقۃ الشرعیۃ فھو فراق الرجل امرأتہ علی عوض یحصل لہ. (عمدہ)

خلع کی مشروعیت علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: واجمع العلماء علی مشروعیۃ الخلع الا بکر بن عبد اللّٰہ المزنی التابعی المشھور حکاہ ابن عبدالبر فی التمھید. (عمدہ)

یعنی بکر بن عبداللہ المزنی خلع کی مشروعیت و جواز کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت خلع "فان خفتم ان لایقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ یہ سورہ نساء کی آیت: وَاِنْ اَرَدْتُّم استبدال زوج مکان زوج الآیۃ سے منسوخ ہے لیکن جمہور ائمہ اور تمام فقہاء وعلماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خلع مشروع ہے لحدیث ابن عباسؓ فی قصۃ خلع امراۃ ثابت بن قیسؓ جو باب کے تحت حدیث آرہی ہے۔

خلع طلاق ہے یا فسخ؟ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک فسخ ہے لیکن جمہور ائمہ حنفیہ، مالکیہ شافعیہؒ کے نزدیک طلاق ہے یہی منقول ہے حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے بعض حضرات نے امام احمدؒ سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق نقل کی ہے۔ واللہ اعلم۔

حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک طلاق بائن ہے (اوجز المسالک)۔

عدۃ المختلعۃ امام اسحاق وغیرہ جو فسخ کے قائل ہیں ان کے نزدیک مختلعہ کی عدت صرف ایک حیض ہے اور جمہور کے نزدیک جو اس کے طلاق ہونے کے قائل ہیں ان کے نزدیک مختلعہ کی عدت دوسری مطلقات کی طرح ثلثۃ قروء ہوگی یعنی تین حیض۔

۴۹۱۹ ﴿حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قال حَدَّثَنا عبدُ الوهَّابِ الثَّقَفِيُّ قال حدثنا خالِدٌ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقالَتْ يارسولَ اللّٰهِ ثَابِتُ بنُ قَيْسٍ مااَعْتِبُ عَلَيْهِ فِى خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّى اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِى الْاِسْلَامِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَه قالَتْ نَعَمْ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ثابت بن قیس کے اخلاق اور دین داری کے بارے میں وہ معتوب نہیں (یعنی مجھے کوئی شکایت نہیں، میں کوئی عیب نہیں لگاتی) لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں یہ سنکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اس کا باغ (جو ثابت نے تجھ کو مہر میں دیا ہے) اس کو لوٹا دوگی انہوں نے عرض کیا جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابتؓ سے فرمایا اپنا باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان فیہ بیان کیف الطلاق فی الخلع (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۷۹۴، ویاتی ص ۷۹۵، ۱۱۔

تشریح یہ حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ خزرجی عمدہ مقرر تھے ان کا لقب خطیب رسول اللہ ﷺ ہے ان کی بیوی کا نام جمیلہ تھا یہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی بہن تھی جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس باب کے اخیر میں نام کی تصریح

کی ہے اگر چہ بعض روایات میں حبیبہ بنت سہل بھی آیا ہے تطبیق کی صورت بعض علماء سے یہ منقول ہے کہ حضرت ثابت بن قیسؓ نے متعدد ازواج سے خلع کیا ہے۔ واللہ اعلم

علامہ قسطلانیؒ نے اصل قصہ کی طرف مختصراً اشارہ کیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیسؓ رنگ روپ کے اچھے نہ تھے اس لئے جمیلہ کو ناپسند تھے جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ثابتؓ بدصورت آدمی تھے بعض روایت میں ہے کہ ثابت کی بیوی نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ ثابت اشدھم سواد ا واقصرھم قامة واقبحھم وجھا الخ. (قس) اس وجہ سے جمیلہ کو نفرت پیدا ہوگئی آنحضور ﷺ نے جو حضرت ثابتؓ سے فرمایا طلّقھا یہ امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ بطور صلاح ومشورہ ہے۔ واللہ اعلم

۴۹۲۰ ﴿حَدَّثَنِی اِسحَاقُ الوَاسِطِیُّ قال حدَّثنا خالِدٌ عن خالِدِ الحَذَّاءِ عن عِکْرِمَةَ اَنَّ اُختَ عبدِ اللّٰهِ بنِ اُبَیٍّ بِھٰذَا وقال تَرُدِّیْنَ حَدِیْقَتَهُ قالتْ نَعَمْ فَرَدَّتْھا وَاَمَرَہ یُطَلِّقَھا، وقال ابْرَاھِیْمُ بنُ طَھْمَانَ عن خالِدٍ عن عِکْرِمَةَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَطَلِّقْھَا وعن اَیُّوبَ بنِ اَبِی تَمِیْمَةَ عن عِکْرِمَةَ عنِ ابنِ عَبّاسٍ اَنَّه قال جَاءَتْ امْرَاَۃُ ثَابِتِ بنِ قَیْسٍ اِلٰی رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فقالتْ یارسولَ اللّٰهِ اِنّی لااَعْتُبُ عَلٰی ثَابِتٍ فی دِیْنٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰکِنّی لَااُطِیْقُه فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَتَرُدِّیْنَ عَلَیْهِ حَدِیْقَتَه قالتْ نَعَمْ.﴾

ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن اُبی (راس المنافقین) کی بہن (جمیلہ) آنحضور ﷺ کے پاس آئی پھر یہی قصہ بیان کیا (جو اوپر گزرا) اس میں یوں ہے کہ حضور ﷺ نے جمیلہ سے فرمایا کیا تم ثابت کا باغ ثابت کو لوٹا دوگی؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ ﷺ نے ثابتؓ کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دے دو۔

وقال ابراھیم بن طھمان الخ: اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے خالد حذاء نے ان سے عکرمہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے (مرسلا) یوں روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ثابت سے فرمایا کہ اس کو طلاق دے دو۔

وعن ایوب بن ابی تمیمة الخ: اور ابراہیم بن طہمان نے اس حدیث کو ایوب بن ابی تمیمہ سختیانیؒ سے اور انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے (مسندا) روایت کیا ہے کہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یارسول اللہ! مجھے ثابت کی دینداری اور اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن میں انہیں برداشت نہیں کرسکتی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر کیا تم ان کا باغ واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔

۴۹۲۱ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عبدِاللّٰهِ بنِ المُبارَكِ المُخَرِّمِیُّ قال حدثنا قُرَادٌ اَبُونوحٍ قال

حدثنا جَرِيْرُ بنُ حَازِمٍ عن أيُّوبَ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ قال جاءَتْ امرأةُ ثابتِ بنِ قَيسِ بنِ شَمَّاسٍ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقَالَتْ يارسولَ اللهِ مَاأنقِمُ علَى ثَابتٍ في دِيْنٍ ولاَ خُلُقٍ إلاَّ أنِّي أخافُ الكُفرَ فقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فترُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فقالَتْ نَعَمْ فرُدَّتْ عَلَيْهِ وَأمرَهُ ففَارَقَهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ثابت بن قیس بن شماسؓ کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ میں ثابت بن قیس بن شماس کی دینداری اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی ہوں لیکن میں کفر سے ڈرتی ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کا باغ اس کو واپس لوٹا دوگی؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ اس نے باغ واپس کردیا اور حضور ﷺ نے ثابت کو حکم دیا اور حضرت ثابتؓ نے اس کو چھوڑ دیا۔ (یعنی طلاق دے دی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر وهو موصول.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۹۵، ومرّ الحديث ص۷۹۴۔

۴۹۲۲ ﴿حدَّثَنا سُلَيمانُ قال حدَّثنا حمَّادٌ عن أيُّوبَ عن عِكْرِمَةَ أنَّ جَمِيْلَةَ فذكر الحديث.﴾

ترجمہ | عکرمہ سے روایت ہے کہ جمیلہ (حضرت ثابتؓ کی بیوی) پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

مزید تفصیل کے لئے عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کا مطالعہ کیجئے۔

۲۸۰۰
﴿ بابُ الشِّقَاقِ ﴾

وَهَلْ يُشِيْرُ بِالخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَقولِه تعالى "وَإنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أهْلِهِ إلى قوله خَبِيْرًا".

زوجین میں نااتفاقی کا بیان

اور کیا ضرورت کے وقت (حاکم یا ولی) خلع کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالی کا ارشاد (سورہ نساء میں) اور اگر تم زوجین کے درمیان نااتفاقی سے ڈرو تو ایک حَکَم (پنچ) مرد کے گھر والوں (اقارب) میں سے اور ایک حَکَم (پنچ) عورت کے گھر والوں (اقارب) میں سے بھیجو اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالی میل کردے گا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ حالات کے پیش نظر اگر پنچ چاہیں تو خلع کا بھی مشورہ دے سکتے ہیں)

۴۹۲۳ ﴿حدَّثَنا أبُو الوَلِيْدِ قال حدَّثنا اللَّيْثُ عنِ ابنِ أبِي مُلَيْكَةَ عنِ المِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ

الزُّهْرِيِّ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنَّ بَنِي المُغِيْرةِ اسْتَاذَنُوا فِي اَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلا آذَنُ. ﴾

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ بنی مغیرہ (ہشام بن مغیرہ) کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ حضرت علیؓ انکی بیٹی سے نکاح کرلیں لیکن میں اجازت نہیں دوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ فان قلت ماوجه تعلقه بالترجمة، قلت اورد هذا الحديث هنا لان فاطمة عليها السلام ما كانت ترضى بذلك فكان الشقاق بينهما وبين علي متوقعا فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم دفع وقوعه (كرمانی) قال شارح التراجم يحتمل ان يكون وجه المطابقة من باقی الحديث وهو الاان يريد علي ان يطلق ابنتي فيكون من باب الاشارة الى الخلع. (قاله الكرماني)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۵، ومرّ الحديث ص۵۲۸، وص۵۳۲، وص۷۸۷۔

سوال: کتاب النکاح ص۷۸۷ میں گذر چکا ہے انّ بنی هشام بن المغيرة استاذنوني الخ یعنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد نے اجازت مانگی اور یہاں ص۷۹۵ کی روایت میں ہے کہ بنی مغیرہ کے بیٹوں نے اجازت طلب کی۔

جواب: قلت لامنافاة اذ ابوجهل هو عمرو بن هشام بن المغيرة، جیسا کہ ترجمہ میں اشارہ کردیا گیا۔

﴿ بَابٌ ۲۸۰۱ لا يَكُونُ بَيْعُ الاَمَةِ طَلاقًا ﴾

لونڈی کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوتی

(مطلب یہ ہے کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ ہوگی جب تک شوہر طلاق نہ دے)۔

۴۹۲۴ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن رَبِيْعَةَ بنِ اَبِي عبدِ الرَّحْمٰنِ عنِ القَاسِمِ بنِ محمَّدٍ عن عائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالتْ كانَ في بَرِيْرَةَ ثلاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّها اُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ في زَوْجِهَا وقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الوَلاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ وَالبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيهِ خُبْزٌ وَاُدْمٌ مِنْ اُدمِ البَيْتِ فقالَ اَلَمْ اَرَ البُرْمَةَ فِيْهَا لَحْمٌ قالوا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لاتَاكُلُ الصَّدَقَةَ قال عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. ﴾

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہؓ کی وجہ سے تین سنتیں قائم ہوئیں (یعنی بریرہؓ کی

وجہ سے شریعت کے تین احکام معلوم ہوئے) ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئیں تو شوہر کے بارے میں انہیں اختیار دیا گیا (کہ اپنے شوہر کے پاس رہیں یا الگ ہو جائیں) اور رسول اللہ ﷺ نے (انہیں کے بارے میں) فرمایا ولاء تو اسی کو ملے گی جو (لونڈی، غلام) آزاد کرے، ۳ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ہانڈی میں گوشت پک رہا تھا پھر آپ ﷺ کے سامنے (کھانے کے لئے) روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت پک رہا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں لیکن وہ گوشت بریرہؓ کو صدقہ میں ملا تھا اور آپ ﷺ تو صدقہ کی چیز نہیں کھاتے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے (بریرہ کی طرف سے) ہدیہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | من حيث ان العتق اذا لم يكن طلاقا فالبيع بطريق الاولى ولو كان ذالك طلاقا لما خيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۹۵، ومرّ الحديث ص ۶۵، وص ۳۵۰، وص ۷۹۵ تا ص ۷۹۶، وص ۸۱۶ تا ص ۸۱۷۔

۲۸۰۲ ﴿ بَابُ خِيَارِ الاَمَةِ تَحتَ العَبْدِ ﴾

غلام کے نکاح میں لونڈی کا اختیار

(مطلب یہ ہے کہ اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہوگا خواہ وہ نکاح کو باقی رکھے یا نہ رکھے)۔

۴۹۲۵ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيْدِ قال حدَّثنا شُعْبةُ وهَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال رَأَيتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيْرَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کے خاوند (مغیث) کو دیکھا تھا وہ غلام تھا، آپ کی مراد حضرت بریرہؓ کے شوہر (مغیث) سے تھی (یعنی غلام تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۹۵، ويأتي ص ۷۹۵، وص ۷۹۵۔

۴۹۲۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الاعلَى بنُ حَمَّادٍ قال حدَّثنا وُهَيْبٌ قال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ المَدِيْنَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ مغیثؓ یعنی بریرہؓ کا شوہر بنی فلاں (بنی مغیرہ) کا غلام تھا گویا میں ان کو دیکھ رہا

ہوں کہ وہ بریرہؓ کے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں روتا جاتا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۵، مر ص۷۹۵، ویاتی ص۷۹۵۔

۴۹۲۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدَّثَنا عبدُ الوَهَّابِ عن أَيُّوبَ عن عِكْرِمَةَ عن ابنِ عباسٍ قال كانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يقالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک کالے غلام تھے مغیث نامی جو بنی فلاں کے غلام تھے جیسے میں ان کو اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہؓ کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر في حديث عكرمة عن ابن عباسؓ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۵، ومرّ الحديث ص۷۹۵، وص ۷۹۵۔

تشریح اس باب میں امام بخاریؒ خیار عتق کا مسئلہ بیان فرمارہے ہیں اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے:

۱ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ منکوحہ لونڈی کو اگر آزاد کر دیا جائے تو اس کو آزاد ہونے کے بعد ہر حال میں خیار حاصل ہوتا ہے خواہ اس کا شوہر حر ہو یا عبد۔

امام بخاریؒ نے اس باب میں تین روایات ذکر فرمائی ہیں اور تینوں میں حضرت بریرہؓ ہی کا واقعہ ہے۔

۲ ائمہ ثلثہ کا مسلک یہ ہے کہ لونڈی کی آزادی کے وقت اگر اس کا شوہر غلام ہو تو لونڈی کو خیار حاصل ہوگا لیکن اگر شوہر آزاد ہو تو یہ اختیار نہ ہوگا معلوم ہوا کہ لونڈی کی آزادی کے وقت اگر اس کا شوہر غلام ہو تو بالاتفاق لونڈی کو خیار ملتا ہے کہ وہ شوہر کو اختیار کرنا چاہے تو اختیار کرلے اور چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے امام بخاریؒ کے ترجمۂ باب سے یہ نکلتا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دی وهذه الترجمة تدل على ان البخاري ترجح عنده قول من قال كان زوج بريرة عبدا. (عمدہ)

حنفیہ کی تحقیق یہ ہے کہ عتق بریرہؓ کے وقت شوہر (مغیثؓ) حُر تھے اور یہ اختلاف اختلاف روایات پر مبنی ہے، امام ابوداؤد نے مستقل باب قائم کیا ہے: "باب من قال كان حرًا" اور اس باب کے تحت ام المومنین حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کررہے ہیں: "عن عائشةؓ ان زوج بريرة كان حرا حين اعتقت وانها خيرت فقالت ما احب ان اكون معه وان لي كذا وكذا". (ابوداؤد جلد اول کتاب الطلاق ص۳۰۴) ترمذی اول ابواب الرضاع ص۱۳۸۔

سوال: بعض روایت میں ہے "ولو كان حرًا لم يخيرها" ابوداؤد ص۳۰۴ پہلی سطر کتاب الطلاق۔

جواب: یہ جملہ "ولو كان حرا الخ حدیث کا جز نہیں ہے بلکہ عروہ کا قول ہے چنانچہ نسائی کی روایت میں اس

کی تصریح ہے "قال عروة فلو كان حرًا ما خيرها رسول الله ﷺ. (نسائی جلد ثانی کتاب الطلاق)۔

۲۸۰۳ ﴿ بابُ شَفاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ زَوْجِ بَرِيْرَةَ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا بریرہؓ کے شوہر کے بارے میں سفارش کرنا

۴۹۲۸ ﴿حدَّثَنا محمَّدٌ قال اَخبرَنا عبدُالوَهّابِ قال حدَّثنا خالِدٌ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كانَ عَبْدًا يُقالُ لَهُ مُغِيثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوفُ خَلفَها يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحيَتِهِ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبّاسٍ يَاعَبّاسُ اَلاَ تَعجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيْرَةَ وِمِنْ بُغضِ بَرِيْرَةَ مُغِيثًا فَقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لَو رَاجَعْتِهِ قالتْ يارسولَ اللهِ تَامُرُنِي قال اِنَّما اَنَا اَشفَعُ قالتْ فَلاَ حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ﴾

ترجمہ| حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریرہؓ کے شوہر (حبشی) غلام تھے ان کا نام مغیث تھا گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مدینے کی گلیوں میں) بریرہؓ کے پیچھے روتے ہوئے پھر رہے تھے اور ان کے آنسو ان کی ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے اس پر نبی اکرم ﷺ نے عباسؓ سے فرمایا اے عباس! مغیث کی بریرہؓ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر آپ کو تعجب نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے بریرہؓ سے فرمایا کاش تو رجعت کر لیتی (یعنی اگر تم مغیث کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں اور اس کے پاس رہ جاتی تو بہتر ہوتا) بریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس کا حکم دیتے ہیں؟ (تب تو ماننا ضرور پڑے گا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حکم نہیں ہے بلکہ میں تو صرف سفارش کے طور پر کہتا ہوں بریرہؓ نے عرض کیا مجھ کو مغیث کے پاس رہنے کی خواہش نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انما انا اشفع".

تعدد موضعہ| والحديث هنا ص۷۹۵۔

۲۸۰۴ ﴿ بابٌ ﴾

من غير ترجمة فهو كالفصل لما قبله.

۴۹۲۹ ﴿حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ رَجَاءٍ قال اَخبَرنا شُعْبَةُ عنِ الحَكَمِ عن اِبراهِيمَ عنِ الاَسْوَدِ اَنَّ عائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاَبٰى مَوَالِيْها اِلاَّ اَن يَشْتَرِطُوا الوَلاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ للنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقال اشْتَرِيْها وَاَعْتِقِيْها فَاِنَّما الوَلاءُ لِمَنْ اَعتَقَ وَ اُتِيَ

النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِلَحْمٍ فَقِيْلَ اِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فقال هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ. ﴾

ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا لیکن بریرہؓ کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچ سکتے ہیں کہ بریرہؓ کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے یہ قصہ نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تم بریرہؓ کو خرید کر آزاد کردو، ولاء (ترکہ) تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے، اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت وہ ہے جو بریرہؓ کو صدقہ دیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ۔

مطابقة للترجمة انما ذكر هذا هنا لانه من تعلقات قصة بريرة التى ذكرت مرارًا عديدة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۵ تا ص۷۹۶، باقی مواضع کے لئے دیکھئے نصر الباری سوم ص ۳۸۔

۴۹۳۰ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا شُعْبَةُ وزادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا. ﴾

ترجمہ آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بسنده السابق بیان کیا اس میں اتنا زیادہ ہے پھر بریرہؓ کو اپنے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

مطابقة للترجمة هذا طريق آخر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۶۔

﴿ بَابُ قَوْلِ اللهِ تعالٰى "وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ ... ﴾ (۲۸۰۵)

..... حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو

جب تک ایمان نہ لے آئیں اور یقیناً لونڈی مسلمان مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ مشرکہ عورت تمہیں پسند ہو (اگرچہ مشرکہ کا جمال ومال تمہیں لبھائے)۔

۴۹۳۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدثنا لَيْثٌ عن نَافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ عن نكاحِ النَّصْرَانِيَّةِ اَوِ الْيَهُوْدِيَّةِ قال اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْمشركاتِ عَلَى المؤمِنِينَ وَلَا اَعْلَمُ مِنَ الإِشْرَاكِ شَيْئًا اَكْبَرَ مِنْ اَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيْسٰى وَهُوَ عَبْدٌ مِن عِبَادِ اللهِ. ﴾

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے جب نصرانی عورت یا یہودی عورت سے نکاح کے متعلق سوال

کیا جاتا تو وہ فرماتے بیشک اللہ نے مشرک عورتوں کو مومن مردوں پر حرام قرار دیا ہے اور میں اس سے بڑا اور کوئی شرک نہیں جانتا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کا رب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں حالانکہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ابن عمر قد عمل بعموم الآية التى هى الترجمة ولم يرها مخصوصة ولامنسوخة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۶۔

تشریح امام بخاریؒ نے آیت مذکورہ ذکر کردی مگر انہوں نے یہ واضح نہیں فرمایا کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ سورہ بقرہ کی یہ آیت اپنے عموم پر ہے یا اس میں تخصیص ہے لیکن باب کے تحت جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ذکر فرمائی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کا میلان بھی حضرت ابن عمرؓ کے قول کی طرف ہے کے آیت مذکورہ اپنے عموم پر ہے اور اس میں یہود و نصاری داخل ہیں اس لئے کہ وہ بھی مشرک ہیں. یہ خاص ابن عمرؓ کی رائے تھی جمہور صحابہ و تابعین کا مذہب یہ ہے کہ اہل کتاب اس سے مستثنٰی ہیں جیسا کہ سورہ مائدہ میں ارشاد الٰہی ہے: "والمُحْصَنٰتُ من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم" چنانچہ عطاءؒ نے کہا کہ یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے اور بہت سے صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا۔

مگر یہ یاد رہے کہ آج کل کے نصاری برائے نام نصاری ہیں ان میں بکثرت وہ ہیں جو نہ کسی کتاب آسمانی کے قائل ہیں نہ مذہب کے نہ خدا کے ان پر اہل کتاب کا اطلاق نہیں ہوسکتا لہذا ان کے ذبیحہ اور نساء کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہوگا یہ دہریہ و ملحد ہیں اس لئے ان عورتوں سے نکاح جائز نہیں پرہیز لازم ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۰۶
﴿ بابُ نِكَاحِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ﴾

مشرک عورتوں میں سے جو مسلمان ہو جائیں انکے نکاح اور عدت کا بیان

۴۹۳۲ ﴿حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ مُوسىٰ قال اَخْبَرَنا هِشَامٌ عَنِ ابن جُرَيْجٍ وقال عَطاءٌ عَنِ ابنِ عباسٍ كانَ الْمُشْرِكُونَ عَلى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالْمُؤْمِنِيْنَ كانوا مُشْرِكِي اَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلونَهُ وَمُشْرِكِي اَهْلِ عَهْدٍ لا يُقَاتِلُهُمْ وَلا يُقَاتِلُونَهُ وَكانَ اِذَا هَاجَرَتِ امْرَاةٌ مِنْ اَهْلِ الحَرْبِ لم تُخْطَبْ حَتّى تَحِيْضَ وَ تَطْهُرَ فاِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فاِنْ هَاجَرَ زَوْجُها قَبْلَ اَن تَنْكِحَ رُدَّتْ اِلَيْهِ وَاِنْ هَاجَرَ

عَبْدٌ مِنهُم اَوْ اَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَالِلْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ اَهْلِ العَهْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ وَاِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ اَهْلِ العَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ اَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الخطاب فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ اُمُّ الحَكَمِ ابْنَةُ اَبِي سُفْيَانَ تحتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عبدُ اللّٰهِ بْنُ عُثمانَ الثَّقَفِيُّ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور مومنین کے لئے مشرکین دوطرح کے تھے ایک تو مشرکین اہل حرب کہ آنحضور ﷺ ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ لوگ آنحضور ﷺ سے جنگ کرتے تھے اور دوسرے مشرکین اہل عہد (یعنی جن سے عہد و پیمان ہوا تھا) جن سے آنحضور ﷺ جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ لوگ آنحضور ﷺ سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کی کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کرکے (مدینہ منورہ) آتی تو اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ اسے حیض آتا اور وہ پاک ہو جاتی پھر جب وہ پاک ہو جاتیں تو اس سے نکاح کرنا جائز ہو جاتا اور اگر نکاح سے پہلے اس کے شوہر بھی ہجرت کرکے آجاتے تو اسے لوٹا دی جاتی (ای بالنکاح الاول) اور اگر حربی مشرکین میں سے کوئی غلام یا باندی ہجرت کرتے تو وہ دونوں آزاد ہو جاتے اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کو حاصل تھے پھر عطار نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و پیمان تھا مجاہد کی حدیث کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکین اہل عہد کا کوئی غلام یا باندی ہجرت کرکے آجاتے تو وہ لوٹائے نہیں جاتے اور ان کی قیمتیں انہیں دیدی جاتیں، اور عطار نے (بالاسناد السابق) حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ قریبہ ابوامیہ کی بیٹی (ام المؤمنین ام سلمہؓ کی بہن تھی) حضرت عمر بن خطابؓ کے نکاح میں تھی پھر انہوں نے اس کو طلاق دیدی تو معاویہ بن ابی سفیان نے اس سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابوسفیانؓ کی بیٹی عیاض بن غنم فہری کی زوجیت میں تھی انہوں نے اس کو طلاق دے دی تو عبد اللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کرلیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۶۔

۲۸۰۷
﴿بابٌ اِذَا اَسْلَمَتِ المُشْرِكَةُ اَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ اَوِ الحَرْبِيِّ﴾

وقال عبدُالوَارِثِ عن خالِدٍ عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابنِ عباسٍ اِذَا اَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، وقال دَاوُدُ عن اِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ اَهْلِ العَهْدِ اَسْلَمَتْ ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي العِدَّةِ اَهِيَ امْرَاَتُهُ قال لا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ هِيَ

بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَصَدَاقٍ. وقال مُجاهدٌ اِذَا اَسْلَمَ فِي العِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وقال اللّٰه تعالىٰ "لَاهُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَاهُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ" وقال الحَسَنُ وقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ اَسْلَمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا وَاِذَا سَبَقَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَه وَاَبَى الْاٰخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيْلَ لَه عَلَيْهَا وقال ابنُ جُرَيْجٍ قلتُ لِعَطَاءٍ امْرَاَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَاءَ تْ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِه تعالىٰ وَآتُوهُمْ مَّا اَنْفَقُوْا قال لَا اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِي صلى اللّٰه عليه وسلم وَبَيْنَ اَهْلِ الْعَهْدِ وقال مُجَاهِدٌ هٰذَا كُلُّه فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

جب مشرک عورت یا نصرانی (یا یہودی) عورت جو ذمی (معاہد مشرک) یا حربی مشرک کی ...

... زوجیت میں ہو مسلمان ہو جائے (تو کیا حکم ہے؟)

امام بخاریؒ کی اکثر عادت ہے کہ مختلف مسئلہ میں کوئی صریح وصاف حکم نہیں بیان کرتے ہیں لیکن تحت الباب جو تعلیقات ذکر فرماتے ہیں اس سے ان کا رجحان ومیلان معلوم ہو جاتا ہے۔

اسلام احد الزوجین صاحب ہدایہ فرماتے ہیں: واذا اسلمت المرأة وزوجها كافر عرض القاضي عليه الاسلام فان اسلم فهي امرأته وان ابى فرق بينهما الخ. (ہدایہ ثانی باب نکاح اہل الشرک)

یعنی اگر بیوی مسلمان ہوگئی اور شوہر کافر ہو تو شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کرلے تو بیوی اسی کی ہے اور اگر انکار کردے تو اس انکار عن الاسلام کی وجہ سے دونوں میں فرقت واقع ہو جائے گی۔

تشریح مذکورہ مسئلہ اس صورت میں ہے جب دونوں (شوہر اور بیوی) دار الاسلام میں ہوں لیکن اگر دونوں دار الحرب میں ہوں تو اسلام احد الزوجین کے بعد دو شکلیں ہیں:

۱۔ یہ کہ دوسرا بھی انقضاء عدت سے پہلے اسلام لے آئے فهما على نكاحهما اور اگر انقضاء عدت تک اسلام نہیں لایا یا اسلام لانے والا ہجرت کرکے دار الحرب سے دار الاسلام چلا آئے تو دونوں صورتوں (انقضاء عدت اور تباین دارین) میں فرقت واقع ہو جائیگی مزید تفصیل کیلئے کتب فقہ کی طرف رجوع کیجئے۔

اب امام بخاریؒ کے تعلیقات ملاحظہ فرمائیے:

وقال عبد الوارث الخ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تھوڑی دیر بھی پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔ (اگر شوہر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا)

وقال داؤد عن ابراهيم الخ: عطاء بن ابی رباحؒ سے پوچھا گیا کہ اگر ذمی کافر کی عورت اسلام قبول کرلے پھر

اس کا شوہر اس کی عدت ہی کے زمانہ میں مسلمان ہو گیا تو کیا یہ عورت اس کی بیوی ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ وہ عورت چاہے نکاح جدید اور مہر کے ساتھ (تو اس کی عورت بن سکتی ہے)۔

وقال مجاهد اذا اسلم الخ: اور مجاہدؒ نے کہا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لائے تو اس عورت سے نکاح کرلے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

امام بخاریؒ نے یہ آیت لاکر بظاہر عطا ابن ابی رباحؒ کے قول کی تائید کی کہ عورت کے اسلام لاتے ہی وہ خاوند سے جدا ہو گئی یعنی اگر کافر کی بیوی مسلمان ہو کر دار الاسلام آگئی تو نکاح ختم ہو گیا۔ واللہ اعلم

وقال الحسن وقتادة الخ: اور امام حسن بصریؒ اور قتادہؒ نے دو مجوسیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) فرمایا کہ اگر دونوں (ایک ساتھ) مسلمان ہوئے تو دونوں اپنے نکاح پر ہیں (دونوں کا نکاح باقی رہے گا) اور اگر ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہوا اور دوسرے نے اسلام لانے سے انکار کیا تو نکاح ختم ہو گیا اب مرد کے لئے اس عورت پر کوئی راہ نہیں رہی۔

وقال ابن جريج قلت الخ: اور ابن جریجؒ نے بیان کیا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائیگا؟ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے "و آتوهم ما انفقوا" (سورہ ممتحنہ) (اور انہیں وہ واپس کردو جو انہوں نے خرچ کیا ہو) عطاءؒ نے فرمایا کہ نہیں یہ صرف نبی اکرم ﷺ اور معاہد مشرکین کے درمیان تھا مطلب یہ ہے کہ یہ حکم خاص تھا حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے۔

وقال مجاهد هذا كله الخ: اور مجاہدؒ نے بیان کیا کہ یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان صلح کی مدت میں تھا۔

۴۹۳۳ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ وقال اِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ حدثني ابنُ وَهْبٍ قال حدثني يُونُسُ قال ابنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم كَانَتِ المُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَمْتَحِنُهُنَّ بِقولِ اللّٰهِ تَعَالٰى "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ" الى آخر الآية قالتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالمِحْنَةِ فكانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قال لَهُنَّ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم انْطَلِقْنَ فَقَدْ

بَايَعْتُكُنَّ لا وَاللّٰهِ مَامَسَّتْ يَدُ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّه بَايَعَهُنَّ بِالكَلَامِ وَاللّٰهِ مَااَخَذَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى النِّسَاءِ اِلاَّ بِمَا اَمَرَهُ اللّٰه يقولُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آنحضور ﷺ ان کا امتحان لیتے تھے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "اے مسلمانو! جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو انہیں آزماؤ آخر آیت تک، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی مومن عورتوں) میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتیں (جس کا ذکر اسی سورہ ممتحنہ میں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی شی کو شریک نہ کریں گی وغیرہ) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جو مومن عورتیں اس شرط کا اقرار کر لیتیں وہ امتحان میں پوری اترتیں چنانچہ جب وہ ان شرطوں کا اپنے زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے اب تم جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی، خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے (بیعت کے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا صرف زبان سے ان سے بیعت لیتے تھے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے صرف ان ہی چیزوں کا عہد لیا جن کا اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا عہد لیتے وقت آپ ﷺ ان عورتوں سے فرماتے میں نے تم سے عہد لے لیا ہے یہ آپ صرف زبان سے فرماتے۔ (ہاتھ پر ہاتھ بالکل نہیں رکھتے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان له تعلقا باصل المسئلة الذى تضمنتها الترجمة. (مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک مطابقت کے لئے ادنیٰ مناسبت کافی ہے)۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۹۶، ومرّ الحديث ص۳۷۵، وص۶۰۱، وص۷۲۶، وص۱۰۷۱۔

تشریح | نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص۶۷۴ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ قَولِهِ تعالىٰ "لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ" ﴾ ۲۸۰۸

الى قوله "سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ".

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) وہ لوگ جو اپنے بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں

انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر وہ رجوع کر لیں (باہم مل گئے) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

فاِنْ فَاؤُا رَجَعُوا: فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ فاؤا کے معنی ہیں رجعوا. (اى رجعوا عن اليمين)

۴۹۳۴ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ آلَي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے ایلاء کیا (ایک مہینے تک اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی) اور آپ ﷺ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی (ص ۵۵ کی روایت کے الفاظ ہیں فجحشت شقه الایمن آپ ﷺ کی پنڈلی یا شانہ چھل گیا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ایک بالا خانہ میں انتیس دن تک قیام فرمایا اس کے بعد آپ اتر آئے (اور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے) تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "آلىٰ رسول الله ﷺ من نسائه"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۷۹۷، ومرّ الحديث ص ۵۵، وص ۹۶، وص ۱۰۱، وص ۱۱۰، وص ۱۵۰، وص ۲۵۶، وص ۳۳۵، وص ۷۸۳، ويأتي ص ۹۸۹۔

۴۹۳۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدَ الْاَجَلِ اِلَّا اَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ لِيْ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ اس ایلاء کے بارے میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں مگر یہ کہ دستور کے مطابق (اپنی بیوی کو) رکھ لے یا طلاق کا پختہ ارادہ کرلے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا۔

وقال لی اسماعیل الخ: اور امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا (انما لم یقل حدثنی اشعارا بالفرق بین ما یکون علیٰ سبیل التحدیث وما یکون علی سبیل المذاکرة) کہا مجھ سے (امام) مالک نے بیان کیا ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو موقوف رہے گا (یعنی حکم موقوف رہے گا) یہاں تک کہ شوہر طلاق دے اور طلاق واقع نہیں ہوگی یہاں تک کہ شوہر طلاق دیدے اور ایسا ہی نقل کیا

جاتا ہے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو الدرداءؓ اور حضرت عائشہؓ سے اور بارہ صحابہؓ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۷۹۷۔

تشریح حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر شوہر نے مدت کے اندر رجوع نہیں کیا تو طلاق پڑ جائے گی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۶۹۶، کا عنوان "ایلاء اور اس کا حکم" خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی قسم کھائے کہ میں اپنی عورت کے پاس نہ جاؤں گا تو اگر چار مہینے کے اندر عورت کے پاس گیا تو قسم کا کفارہ دیگا اور عورت اس کے نکاح میں رہے گی اور اگر چار مہینے گزر گئے اور عورت کے پاس نہ گیا تو عورت پر طلاق بائن ہو جائیگی۔

۲۸۰۹
﴿بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ﴾

مفقود کا حکم اسکی بیوی اور اسکے مال کے بارے میں

كذا اطلق ولم يفصح بالحكم ودخول حكم الاهل يتعلق بابواب الطلاق بخلاف المال لكن ذكره معه استطرادا. (فتح)

تشریح مفقود وہ مرد ہے جس کا کچھ پتہ نہ ہو حتی کہ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا کما فی الهدایه: اذا غاب الرجل فلم يعرف له موضع ولايعلم احی هو ام ميت (كتاب المفقود) ایسی صورت میں مفقود الخبر کی عورت کیا کرے؟ فقہاء کرام ائمہ عظامؒ کے اقوال مختلف ہیں جس کی کچھ تفصیل ہدایہ جلد ثانی کے اندر دیکھ سکتے ہیں حنفیہ کے یہاں ایک قول یہ ہے کہ عورت انتظار کرے گی جب شوہر کی عمر ایک سو بیس کی ہو جائے تو قاضی اس کی موت کا حکم کریگا وفی ظاهر المذهب يقدر بموت الاقرن یعنی مفقود الزوج کی عورت شوہر کے ہم جولیوں کی موت تک انتظار کرے گی۔ ایک قول یہ ہے کہ سو برس، ایک قول نوے سال کا ہے، فتح القدیر کے حوالہ سے محشیؒ نے لکھا ہے وعندی الاحسن سبعون لقوله صلى الله عليه وسلم عمرُ امتی من ستين سَنَة الى سبعين (ترمذی ثانی ص ۵۶)

فی زماننا اس پر عمل ناممکن نہیں تو مشکل اور پریشان کن ضرور ہے اس لئے زمانے کا لحاظ کرتے ہوئے فتنوں سے بچنے کیلئے فقہاء احناف نے بھی مفقود الخبر کی عورت کیلئے حضرت امام مالکؒ کے مسلک پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ مفقود الخبر کی بیوی قاضی شریعت کے یہاں یا شرعی پنچایت میں درخواست دے قاضی تحقیق کے بعد چار سال انتظار کرنے کا حکم کرے چار سال انتظار کرنے پر شوہر کا پتہ نہ چلے تو قاضی مفقود کی موت کا حکم کرے اس حکم کے بعد عورت عدت وفات چار مہینے دس دن گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ مزید تفصیل کیلئے ہدایہ وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

وقال ابن المسيّب إِذَا فُقِدَ في الصَّفِّ عندَ القِتَالِ تربَّصَ اِمْرَأتُه' سَنَةً.

اور سعید بن میتب نے کہا کہ لڑائی کے وقت صف سے اگر کوئی شخص گم ہو جائے (کہ نہ ان کی نعش ملے نہ اس کی کوئی خبر معلوم ہو) تو اس کی عورت سال بھر انتظار کرے۔

واشْتَرَى ابنُ مَسْعُودٍ جارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ وفُقِدَ فَاخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقال اَللّٰهُمَّ عن فُلانٍ فِانْ اَتٰى فُلانٌ فَلِيْ وَعَلَيَّ وقال هٰكَذَا فافعَلُوا باللُّقْطَةِ، وقال ابنُ عبّاسٍ نَحْوَهُ.

اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی خریدی اور (قیمت دینے کے لئے) اس کے مالک کو سال بھر تلاش کیا لیکن نہیں پایا اور گم رہا آخر (اس لونڈی کی قیمت میں سے) ایک درہم اور دو درہم کر کے مسکینوں کو دیتے اور دعا کرتے اے اللہ یہ خیرات فلاں کی طرف سے ہے اگر وہ آ گیا (اور قیمت کا مطالبہ کیا) تو اس صدقہ کا ثواب میرے لئے ہے اور مجھ پر اس کی قیمت ہے اور فرمایا اسی طرح لقطہ میں کرو، اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اسی طرح فرمایا۔

تشریح حاصل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور سعید بن میتبؒ کا مفقود الخبر کے بارے مذہب یہ تھا کہ سال بھر انتظار کرے گی سال بھر نہ آنے کی صورت میں دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

وقال الزُّهْرِيُّ في الاَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكانُهُ لا تَزَوَّجُ امْرَأتُهُ وَلاَيُقْسَمُ ما لُهُ فِاذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ المَفْقُودِ.

اور امام زہریؒ نے قیدی کے بارے میں کہا (یعنی اگر کوئی مسلمان کافروں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے) اس کا پتہ (جائے قیام) معلوم ہو تو اس کی عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور نہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے پھر جب اس کی خبر ہی بند ہو جائے تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہوگا (چار برس تک عورت ٹھہری رہے اس کے بعد عدت وفات گذار کر دوسرا نکاح کرے)۔

۴۹۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰه قال حدَّثَنا سُفيانُ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ عن يَزِيْدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عن ضَالَّةِ الغَنَمِ فقالَ خُذْهَا فِانَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عن ضَالَّةِ الإبلِ فغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ فقالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا الحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ المَاءَ وَتَاكُلُ الشَّجَرَ حتى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عنِ اللُّقْطَةِ فقالَ اعْرِفْ وِكَائَهَا وعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فِانْ جَاءَ مِنْ يَعْرِفُهَا وَاِلاَّ فاخْلِطْهَا بِمَالِكَ قالَ سُفيَانُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ بنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قال سُفْيَانُ وَلَمْ احْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فقلتُ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ يَزِيْدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ في اَمْرِ الضَّالَّةِ

ھوَ عَنْ زَیْدِ بنِ خَالِدٍ قال سُفْیَانُ فَلَقِیْتُ رَبِیْعَۃَ فَقُلْتُ لَہٗ.

ترجمہ منبعث کے مولیٰ یزید (تابعی) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے گم شدہ بکری کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے پکڑ لو کیوں کہ وہ یا تو تیری ہوگی یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اور آپ ﷺ سے گم شدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ غصہ ہو گئے اور اتنے غصہ کہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ اس کے پاس اس کا جوتا اور اس کی مشکیزہ ہے پانی پی لیتا ہے اور درخت کے پتے کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیگا، اور آنحضور ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کا بندھن اور اس کا تھیلہ (ظرف) پہچان لو اور ایک برس تک اس کی شناخت (کا اعلان) کراؤ اگر کوئی پہچاننے والا آئے (صحیح پتہ بتائے تو اسے دیدو) ورنہ اپنے مال میں شریک کرلو سفیان بن عیینہ نے کہا (یحییٰ سے یہ حدیث سننے کے بعد) میں ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے ملا اور میں نے ربیعہ سے کوئی حدیث اس کے سوا نہیں لی میں نے اس سے پوچھا کہ یہ جو منبعث کے مولیٰ یزید کی بیان کی جاتی ہے (یزید تو تابعی ہے) تو کیا وہ زید بن خالدؓ سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، سفیان کہتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے یہ کہا تھا کہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن اس حدیث کو یزید سے اور وہ زید بن خالد سے موصولاً روایت کرتے ہیں اس پر میں ربیعہ سے ملا اور ان سے پوچھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الضالة كالمفقود فكما لم يزل ملك المالك فيها فكذلك يجب ان يكون النكاح باقيا بينهما.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۷، ومرّ الحديث ص۱۹، وص۳۱۹، وص۳۲۷، وص ۳۲۸، وص ۳۲۹، وياتي ص۹۰۲۔

تشریح ملاحظہ فرمائے نصر الباری اول ص۴۴۱۔

۲۸۱۰
﴿ بَابُ الظِّهَارِ ﴾۔

وقولِ اللّٰهِ تعالىٰ: "قَدْسَمِعَ اللّٰهُ قولَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِها" الى قوله "فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنا"۔

ظہار کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ مجادلہ میں) اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ ﷺ سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی ہے اخیر آیت "فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا" تک۔

ظہار کی تعریف الظهار: (بكسر الظاء) تشبيه المنكوحة بامرأة محرمة عليه على التابيد مثل الام والبنت والاخت حرم عليه الوطأ ودواعيه بقوله انت على كظهر امى حتى يكفر. (عمدہ) یعنی مرد کا اپنی منکوحہ بیوی کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جیسے ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ، مثلاً شوہر یوں کہے انت على كظهر امى.

اب حکم یہ ہے کہ جب تک مرد کفارہ ادا نہ کرے اس وقت تک وطی و دواعی وطی مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہو جاتے ہیں۔

اسلام سے پہلے ایک رسم ظہار کی تھی مرد اگر اپنی عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو زمانہ جاہلیت میں یہ طلاق تھا اور یہ سمجھتے تھے کہ ہمیشہ کے لئے عورت اس پر حرام ہو گئی پھر کوئی صورت ان کے ملنے کی نہ تھی آنحضرت ﷺ کے وقت میں ایک صحابی اوس بن صامتؓ اپنی عورت خولہ بنت ثعلبہ کو یہی کہہ بیٹھے انت على كظهر امى یعنی ظہار کر لیا اور ظہار زمانہ جاہلیت کا طلاق تھا، ہمیشہ کے لئے بیوی حرام ہو گئی اسلام نے نفس ظہار کو تو باقی رکھا لیکن اس حکم میں تغیر کر دیا تحریم مؤبد سے تحریم موقت کی طرف یعنی الى اداء الكفارة کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت حسب سابق حلال ہو جاتی ہے. اور اسی خولہ اور حضرت اوس کے واقعہ پر آیات مذکورہ نازل ہوئی. باقی ظہار کے احکام کی تفصیل کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کیا جائے۔

وقال لِي اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ اَنَّهُ سَاَلَ ابنَ شِهَابٍ عن ظِهَارِ العَبْدِ فقال نَحْوَ ظِهَارِ الحُرِّ قال مَالِكٌ وَصِيَامُ العَبْدِ شَهْرَانِ وقَالَ الحَسَنُ ظِهَارُ الحُرِّ وَالعَبْدِ مِنَ الحُرَّةِ وَالْاَمَةِ سَوَاءٌ وقال عِكْرِمَةُ اِنْ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِهٖ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي العَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا اَى فِيْمَا قالوا وَفِي نَقْضِ مَاقَالوا وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى المُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّوْرِ.

اور امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے اسماعیل (بن ابی اویس) نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام کفارے میں صرف دو مہینے کے روزے رکھے گا (یعنی غلام کے لئے غلام آزاد کرنا اور مساکین کو کھانا کھلانا ممکن نہیں) اور حسن بن حر (بضم الحاء وتشديد الراء) یا حسن بن حی (بفتح الحاء وتشديد التحتية) نے کہا کہ آزاد اور غلام کا ظہار آزاد عورت اور لونڈی سے یکساں ہے، اور عکرمہ نے کہا اگر مرد اپنی باندی سے ظہار کرے تو یہ کچھ نہیں (یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا) ظہار تو اپنی بیویوں سے ہوتا ہے (یعنی حرائر سے) حنفیہ وشافعیہ اسی کے قائل ہیں اور عربی زبان میں لام فی کے معنی میں آتا ہے یعنی لما قالوا معنی میں فيما قالوا ہے اور فى نقض ما قالوا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور یہی مراد لینا زیادہ بہتر ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر اور جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

تشریح سورہ کی تیسری آیت ہے "وَالَّذِينَ يُظٰهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ" الآیۃ (جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر وہی کام کرنا چاہیں جسکے بارے میں اتنی بڑی بات کہہ چکے (یعنی ظہار کے بعد اپنی عورت سے قربت کرنا چاہیں) تو کفارۂ ظہار ادا کریں) امام بخاریؒ کا مقصد امام داؤد ظاہریؒ کا رد ہے امام داؤد نے کہا ہے کہ پھر دوبارہ ظہار کا کلمہ (انت علی کظهر امی) زبان سے نکالے تو کفارہ لازم ہوگا امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہاں لما قالوا میں لام بمعنی فی ہے یعنی فیما قالوا اور فیما قالوا میں مضاف محذوف ہے ای فی نقض ما قالوا یعنی جو کہہ چکے اس کا نقض وختم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے کفارہ ادا کریں بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ معنی لینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ کہا جائے کہ مراد ظہار کی تکرار ہے حالانکہ ظہار کو اللہ تعالیٰ منکر اور قول زور (بری اور جھوٹی بات) فرما چکے اس لئے ثم یعودون سے کلمہ ظہار کا اعادہ مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں دیتا ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۱۱
﴿ بَابُ الإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالأُمُورِ ﴾

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ کا بیان

اشارہ مفہمہ معتبر ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ عام فقہاء کے نزدیک طلاق اور دوسرے دینی امور ومعاملات میں ایسا اشارہ جو بالکل واضح ہو سمجھ لیا جائے تو ایسا اشارہ معتبر ہے علامہ عینیؒ نے یہ دلیل پیش کی کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک حبشی باندی لائی گئی تو حضور ﷺ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ تو باندی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اعتقها فانها مومنة اس کو آزاد کرو اس لئے کہ یہ مومنہ ہے جب ایمان میں اشارہ معتبر ہے جو تمام دیانات کی اصل ہے تو دیگر امور ومعاملات میں بطریق اولیٰ معتبر ہوگا

وقال مالك الاخرس اذا اشار بالطلاق يلزمه. وقال الشافعي في الرجل يمرض فيختل لسانه فهو كالاخرس في الطلاق والرجعة وقال ابوحنيفة واصحابه ان كانت اشارته تعرف في طلاقه ونكاحه وبيعه فهو جائز عليه الخ. (عمدہ)

اس کے بعد امام بخاریؒ نے دلیل کے طور پر چند احادیث وآثار ذکر فرمائے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ.

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو نکلنے پر عذاب نہیں دیگا لیکن اس پر عذاب دیگا اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا، (کہ نوحہ عذاب الٰہی کا باعث ہے)۔ (یہ حدیث کتاب

الجنائز ص ۱۷۴ میں موصولاً گذر چکی ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الاشارة التى يفهم منها الامر من الامور كالنطق بالسان .

وقال كَعْبُ بنُ مَالِكٍ اَشَارَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِلَيَّ اى خُذِ النِّصْفَ.

اور حضرت کعب بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک قرض کے سلسلہ میں جو میرا ایک صاحب پر تھا) میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے لو۔ (اور آدھا چھوڑ دو)

(تقدم هذا التعليق مسندا بخاری ص ۳۲۷، فی "بابٌ فی الملازمة".

وقالتْ اَسْماءُ صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فى الكُسُوفِ فقُلتُ لِعَائِشَةَ ما شَانُ النّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فاَوْمَاَتْ بِرَاسِهَا اِلَى الشَّمْسِ فقُلتُ آيَةٌ فاَوْمَاَتْ بِرَاسِهَا اَنْ نَعَم.

اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کسوف (سورج گہن) کی نماز پڑھ رہے تھے (تو میں پہنچی اور) عائشہؓ سے جو نماز میں تھیں پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا یہ بھی (اللہ کی) کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں۔

(تقدم هذا التعليق ايضا مسندا فی الكسوف، بخاری ص ۱۴۴)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

وقال اَنَسٌ اَوْمَاَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ اِلىٰ اَبِي بَكْرٍ اَن يَتَقَدَّمَ.

اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکرؓ کو آگے بڑھنے کے لئے اشارہ کیا۔

(تقدم هذا التعليق ايضا فى كتاب الصلوة مسندا فى باب اهل العلم والفضل احق بالامامة بخاری ص ۹۴)۔

وقال ابنُ عبّاسٍ اَوْمَاَ النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم بِيَدِه لاحَرَجَ.

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں۔

تقدم هذا التعليق مضىٰ فى كتاب العلم فى باب الفتيا باشارة اليد والراس ص ۱۸/ ايضا فى كتاب الحج.

وقال اَبُو قَتادَةَ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فى الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ اَحَدٌ مِنكُمْ اَمَرَهُ اَن يَحْمِلَ عَلَيْها اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قالُوا لا قالَ فكُلُوا.

اور ابو قتادہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کے شکار کے سلسلے میں دریافت فرمایا تم میں سے کسی نے اس جانور

کے شکار کرنے کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو کھاؤ۔

(تقدم هذا التعليق ايضًا في الحج في باب لايشير المحرم الى الصيد. بخاری ص ۲۴۶)۔

۴۹۳۷ ﴿حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ محمّدٍ حدَّثنا ابوعَامِرٍ عبدُ المَلِكِ بنُ عَمْرٍو حدَّثنا اِبْراهِيْمُ عن خالِدٍ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال طاف رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم علىٰ بَعِيْرِهٖ وكانَ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ اَشارَ اِلَيْهِ وَكَبَّرَ وقالَتْ زَيْنَبُ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آنحضور ﷺ جب بھی رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے اور حضرت زینب (بنت جحشؓ) نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کی سد (آج اتنی) کھل گئی (سوراخ ہو گیا) اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو جوڑ کر نوے کا اشارہ بتلایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اشار اليه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۷۹۸، ومرّ الحديث في كتاب الحج ص ۲۱۸، وص ۲۱۸، وص ۲۱۹۔

۴۹۳۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ حدَّثنا سَلَمَةُ بنُ عَلْقَمَةَ عن محمَّدِبنِ سِيْرِيْنَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قال قال اَبُوالقَاسِمِ صلى الله عليه وسلم فى الجُمُعَةِ سَاعَةٌ لايُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّى يَسْاَلُ اللهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ وقال بِيَدِه ووَضَعَ اَنْمَلَتَهُ عَلٰى بَطْنِ الوُسْطٰى وَالخِنْصِرِ قُلْنَا يُزَهِّدُ لَهَا وَقَالَ الْاُوَيْسِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن شُعْبَةَ بنِ الحَجَّاجِ عن هِشَامِ بنِ زَيْدٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ عَدَا يَهُودِىٌّ فى عَهْدِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم على جَارِيَةٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَاْسَهَا فَاَتٰى بِهَا اَهْلُهَا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهِىَ فى آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ فقالَ لَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَتَلَكِ فلانٌ؟ لِغَيْرِ الَّذِىْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاسِهَا اَنْ لا قالَ ففُلانٌ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِى قَتَلَهَا فاشَارَتْ اَنْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَاَشَارَتْ اَنْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دیگا اور آنحضور ﷺ نے (اس ساعت کی وضاحت

کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیانی انگلی اور چھوٹی انگلی کے بیچ رکھا (جس سے ہم نے سمجھا کہ حضور ﷺ اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتارہے ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں تصریح ہے واشار بیدہ یقللھا بعض حضرت نے فرمایا کہ بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ اشارہ فرمایا کہ یہ ساعت دن کے بیچ میں ہے اور چھوٹی انگلی پر رکھ کر اشارہ فرمایا کہ یہ ساعت کبھی اخیر دن میں ہوتی ہے)۔

تشریح تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد چہارم ص ۱۳۹۔

وقال الاویسیُّ الخ اور امام بخاریؒ کے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے اپنے دادا حضرت انس بن مالکؓ سے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک لڑکی پر ظلم کیا اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھی لے لئے اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا پھر اس لڑکی کے گھر والے اس لڑکی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لیکر آئے اس میں ایک رمق جان باقی تھی (بالکل مرنے کے قریب تھی) اور زبان بند ہوگئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تجھ کو کس نے مارا؟ فلاں نے؟ جس نے مارا تھا اس کے غیر کا نام لیا تو اس نے اشارہ سے کہا نہیں پھر آپ ﷺ نے کسی اور کا نام لیا تو اس نے اشارہ سے کہا نہیں پھر آپ ﷺ نے کسی اور کا نام لیا تو اس نے اشارہ سے کہا نہیں پھر آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا اس نے اشارے سے کہا ہاں (یعنی یہی میرا قاتل ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا (جس طرح اس ظالم یہودی نے مارا تھا اسی طرح اس سے قصاص لیا گیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاخير من الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۹۸، ومرّ الحديث ص ۳۲۵، وص ۳۸۳، ویاتی ص ۱۰۱۵، وص ۱۰۱۶، وص ۱۰۱۷۔

۴۹۳۹ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قال حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنارٍ عن ابنِ عُمَرَ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ الفِتْنَةُ مِنْ هٰهُنا وَاَشارَ اِلَى المَشْرِقِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاخير مى الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۹۸، ومرّ الحديث ص ۴۶۳، وص ۴۹۸۔

۴۹۴۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا جَرِيْرُ بنُ عبدِ الحَمِيْدِ عن اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبانِيِّ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي اَوفىٰ قال كُنّا فِي سَفَرٍ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فلمّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قال لِرَجُلٍ انْزِلْ فاجْدَحْ لِي قال يا رسولَ اللّٰهِ لَوْاَمْسَيْتَ

ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ اَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے (ای فی شهر رمضان فی غزوة الفتح) تو جب آفتاب غروب ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے ایک صاحب (حضرت بلالؓ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول دو (کیونکہ حضور ﷺ روزہ سے تھے) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اترو اور ستو گھول دو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے ابھی دن باقی ہے پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اترو اور ستو گھول لو آخر تیسری مرتبہ فرمانے پر اتر کر انہوں نے ستو گھولا اور رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب تم دیکھو کہ رات ادھر (یعنی پورب) سے آ رہی ہے تو روزہ کے افطار کا وقت ہو گیا (افطار کر لینا چاہئے تاریکی کا انتظار نہ کرنا چاہئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاخير من الترجمة ثم اوما بيده الى المشرق.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۹۸، ومرّ الحديث ص ۲۶۰، وص ۲۶۲، وص ۲۶۳۔

۴۹۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ اَذَانُهُ مِنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّمَا يُنَادِيْ اَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ كَاَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ اَوِ الْفَجْرَ وَاَظْهَرَ يَزِيْدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ اِحْدَاهُمَا مِنَ الْاُخْرٰى.

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "واظهر يزيد يديه" الى آخره.

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا اِلَّا مَادَّتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ يُنْفِقُ اِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى حَلْقِهٖ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے بلال کی پکار یا آپ ﷺ نے فرمایا بلال کی اذان نہ روکے کیونکہ وہ پکارتے ہیں یا آپ ﷺ نے فرمایا وہ اذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم میں (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ لوٹ جائے (تا کہ کھائے پیے یا تھوڑی دیر آرام کر لے) اور یہ مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق

ہوگئی اور یزید بن زریع راوی نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے (یہ صبح کاذب ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے (دائیں بائیں) کھینچا (کہ یہ صبح صادق ہے مطلب یہ ہے کہ نیچے سے اوپر جو مستطیل ہے وہ صبح صادق نہیں ہے بلکہ دائیں بائیں چوڑائی والا صبح صادق ہے)۔

وقال اللیث الخ: اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے (یعنی سخی) کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے کرتے چھاتی سے لیکر ہنسلی تک (سینے سے لیکر گلے تک) پہنے ہوں، خرچ کرنے والا یعنی سخی جب خرچ کرتا ہے تو اس کا کرتہ (زرہ) کھینچ کر اور لمبا چوڑا ہو جاتا ہے اتنا کشادہ کہ پاؤں کی انگلیوں تک کو ڈھانپ لیتا ہے اور راستہ چلنے میں اس کے قدم کا نشان مٹاتا جاتا ہے (اتنا نیچا ہو جاتا ہے) اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے تو کرتے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ سمٹ کر اور تنگ ہو جاتا ہے وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے لیکن ڈھیلا نہیں ہوتا آخر وہ اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ویشیر باصبعہ الیٰ حلقہ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۷۹۸، ومرّ موصولاً ص ۲۰۹۔

﴿ بَابُ اللِّعَانِ ﴾ ۲۸۱۲

لعان کے معنی اور اس کے احکام

ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم ص ۴۴۱، اور حل الفاظ ص ۴۴۲۔

وقولِ اللّٰہ تعالٰی "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُھُمْ" الی قولہ "مِنَ الصّٰدِقِیْنَ" فاِذَا قَذَفَ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَہٗ بِکِتَابَۃٍ اَوْ اِشَارَۃٍ اَوْ بِاِیْمَاءٍ مَعْرُوْفٍ فَھُوَ کَالْمُتَکَلِّمِ لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ اَجَازَ الْاِشَارَۃَ فِی الْفَرَائِضِ وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْحِجَازِ وَاَھْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی "فَاَشَارَتْ اِلَیْہِ قَالُوا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا" وقَالَ الضَّحَّاکُ اِلَّا رَمْزًا اِشَارَۃً، وقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَاحَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ الطَّلَاقَ بِکِتَابٍ اَوْ اِشَارَۃٍ اَوْ اِیْمَاءٍ جَازَ وَلَیْسَ بَیْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَاِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَایَکُوْنُ اِلَّا بِکَلَامٍ قِیْلَ لَہٗ کَذٰلِکَ الطَّلَاقُ لَایَکُوْنُ اِلَّا بِکَلَامٍ وَاِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَکَذٰلِکَ الْعِتْقُ وَکَذٰلِکَ الْاَصَمُّ یُلَاعِنُ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ وَقَتَادَۃُ اِذَا قَالَ

اَنْتِ طَالِقٌ فَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ تَبِيْنُ مِنْهُ بِاِشَارَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ لَزِمَهٗ وقَالَ حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ بِرَاْسِهٖ جَازَ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: والذین یرمون الایة اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز ان کی ذات کے اور کوئی گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی کی صورت یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کی قسم کھا کر کہ وہ بلاشبہ سچوں میں سے ہے (سورہ نور)۔

فاذا قذف الاخرس الخ: اور جب گونگا اپنی عورت پر لکھ کر یا اشارہ سے یا معروف اشارے (اشارۂ ملہمہ) سے تہمت لگائے تو وہ کلام کرنے والے کے مثل ہے (یعنی اس کا حکم وہی ہوگا جو زبان سے تہمت لگانے والے کا ہے یعنی لعان واجب ہوگا) اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرائض میں (امور مفروضہ میں کالصلوۃ) اشارے کی اجازت دی (مثلاً کوئی معذور رکوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ کافی ہے) اور یہی (عمل بالاشارہ) بعض اہل حجاز (امام مالکؒ وغیرہ) اور دوسرے مقاموں کے بعض اہل علم (جیسے ابوثورؒ) کا ہے۔

وقال الله تعالى: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حضرت مریمؑ نے اشارہ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف (کہ لوگوں کو جواب دیگا) لوگوں نے کہا ہم اس سے کس طرح بات کریں جو ابھی گہوارہ میں بچہ ہے۔

وقال الضحاك الخ: اور ضحاک نے کہا (سورہ آل عمران میں حضرت مریمؑ ہی کے واقعہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "آيَتُكَ اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا"۔

تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکے گی مگر اشارہ سے) امام ضحاک نے کہا کہ "رَمْزًا" سے مراد اشارہ ہے۔ (اشارہ کے معتبر ہونے پر بخاریؒ نے دوسری دلیل دی ہے)۔

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: اراد البخاری بهذا الکلام کله بیان الاختلاف بین اهل الحجاز وبین الکوفیین فی حکم الاخرس فی اللعان والحد الخ. (عمدہ)۔

امام بخاریؒ کا مقصد اس پورے کلام سے علماء حجاز اور علماء کوفہ کے درمیان اختلاف کو بتلانا ہے کہ اہل حجاز کے نزدیک گونگا اگر اپنی عورت پر زنا کہ تہمت لگائے تو اس پر بھی لعان ہے اور اگر زنا کے ارتکاب کا اقرار کرلے تو گونگے پر بھی حد ہے اس پر امام بخاریؒ نے دو دلیلیں ذکر فرمائی ہیں:

۱۔ جب فرائض میں اشارہ معتبر ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز میں رکوع سجدہ پر قادر نہیں تو اشارے سے نماز پڑھ لے۔

۲۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت پر جب قوم نے حضرت مریمؑ سے پوچھا یہ بچہ کیسے ہوگیا؟ تو حضرت مریمؑ نے بچہ (عیسیٰ علیہ السلام) کی طرف اشارہ کیا قوم نے اس اشارے کو قبول کیا مگر یہ اشکال پیش کیا کہ ہم اتنے چھوٹے بچہ سے کیسے بات کریں جو ابھی گود میں ہے، استدلال یہ ہے کہ اگر اشارہ معتبر نہ ہوتا تو حضرت

مریمؑ کیوں کرتیں؟ .

وقال بعض الناس الخ: اور بعض الناس نے کہا (گونگے کے اشارے سے) حد اور لعان نہیں (علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ **بعض الناس اراد بہ الکوفیین لانہ لما فرغ من الاحتجاج لکلام اھل الحجاز شرع فی بیان اھل الکوفیین فی قذف الاخرس الخ**).

تشریح قال بعض الناس سے امام بخاریؒ کا مقصد احناف بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہؒ پر اعتراض ہے کیونکہ حنفیہ کے یہاں گونگے پر نہ حد ہے نہ لعان، امام بخاریؒ حنفیہ کو الزام دیتے ہیں کہ حنفیہ اس بات کے قائل ہیں کہ گونگا اگر طلاق لکھ دے یا طلاق کیلئے ایسا واضح اشارہ کر دے جس سے طلاق بغیر کسی شبہ کے سمجھی جاتی ہو تو طلاق پڑ جائیگی بخاریؒ نے دعوی کیا ہے کہ طلاق اور قذف میں کوئی فرق نہیں ہے حالانکہ دونوں میں بین فرق ہے حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں اور قذف حدود میں سے ہے، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان لہ مخرج فخلّوا سبیلہ فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبۃ.**

جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دفع کرو اگر اس کے لئے کوئی مخرج ہو تو اس کا راستہ خالی کر دو اس لئے کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا میں خطا کرے۔ (ترمذی اول ص ۱۷۱)۔

یہی حال لعان کا ہے کہ لعان شہادت ہے اور اخرس یعنی گونگے کی شہادت بالاتفاق مردود ہے مزید تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

فان قال القذف لا یکون الابکلام الخ: اگر بعض الناس کہیں کہ قذف صرف کلام ہی سے ہوگا تو ان سے کہا جائے گا کہ طلاق بھی بغیر کلام کے نہیں ہوگی ورنہ طلاق اور قذف باطل ہو جائے گا ایسا ہی عتق (آزادی) بھی اور اس طرح بہرا بھی لعان کرے گا۔

یہ دعوی بھی کلیۃ قابل تسلیم نہیں کہ طلاق بغیر کلام کے واقع نہیں ہوتی یہ تو خاص ہے اس شخص کے ساتھ جو کلام پر قادر ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ کسی نے اپنے جی میں بغیر آواز کے طلاق دی یعنی سوچا تو طلاق واقع نہیں ہوگی وقوع طلاق کے لئے ضروری ہے کہ جب کلام پر قادر ہے تو اتنی آواز سے طلاق دے کہ کم از کم خود سن سکے۔

وقال الشعبی وقتادۃ الخ: اور شعبی اور قتادہ نے کہا اگر کسی گونگے نے اپنی بیوی سے کہا تجھ کو طلاق ہے اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو اس کے اشارہ سے واضح ہو جائے گا (یعنی اگر تین انگلیوں سے اشارہ کیا تو تین طلاق پڑے گی اور اگر دو انگلیوں سے اشارہ کیا تو دو اور ایک سے اشارہ کیا تو ایک طلاق)۔

وقال ابراھیم الخ: اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ گونگا جب اپنے ہاتھ سے طلاق دے تو اس پر لازم ہو جائے گی اور حماد نے کہا کہ گونگا اور بہرا اگر اپنے سر سے اشارہ کرے تو جائز ہے۔

تشریح حضرت حماد (ابن ابی سلیمان) امام اعظمؒ کے استاذ ہیں امام بخاری یہ کہنا چاہتے ہیں کہ استاد گونگے کے اشارے کو معتبر جانتے ہیں اور شاگرد اس سے انکار کرتے ہیں، یہ الزام نہایت ضعیف اور طفلانہ ہے حضرت حمادؒ نے یہ کہاں فرمایا ہے کہ لعان اور قذف میں گونگے کا اشارہ معتبر و مقبول ہے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کہاں فرماتے ہیں کہ اشارہ کہیں مقبول نہیں، اختلاف تو قذف اور لعان کے سلسلے میں ہے۔

۲۔ امام بخاریؒ سے کوئی پوچھے کہ آپ اپنے شیخ علی بن عبداللہ المدینی سے احادیث معنعن میں کیوں اختلاف کرتے ہیں؟ امام مسلمؒ کے آپ شیخ ہیں لیکن مسلمؒ نے کیوں اختلاف کیا۔

۴۹۴۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدِ الاَنْصَارِيِّ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ يقولُ قالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الاَنْصَارِ قالوا بَلٰى يا رسولَ اللّٰه قال بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِ الاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الحَارِثِ بنِ الخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قالَ بِيَدِه فَقَبَضَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِه ثُمَّ قال وَفِي كُلِّ دُوْرِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو انصار کا سب سے بہتر گھرانہ نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتایئے یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا بنونجار کا گھرانہ پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں، بنو عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں، بنو حارث بن خزرج پھر جو ان سے قریب رہتے ہیں بنو ساعدہ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی مٹھی بند کی پھر اسے اسی طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پھینکتا ہے پھر فرمایا انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ثم قال بيده"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۷۹۹، و مرّ الحديث ۵۳۴ و ص ۵۳۷، و ياتى ص ۸۹۴۔

۴۹۴۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰه قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال اَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُه مِنْ سَهْلِ بنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ صاحبِ رسولِ اللّٰه ﷺ يقولُ قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِه مِن هٰذِه اَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطٰى.﴾

ترجمہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت دونوں اس طرح قریب قریب ہیں جیسے یہ انگلی اس سے یا آپ ﷺ نے فرمایا ان دو انگلیوں کی طرح اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جوڑ کر بتلایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقته للحديث السابق فى قوله كهذه من هذه لانه اشارة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۹۹، ومر الحدیث ص۷۳۵۔

۴۹۴۴ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بنُ سُحَيْمٍ قال سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ يقول قال النبيُّ ﷺ الشَّهْرُ هٰكَذا وهٰكَذا وهٰكَذا يعني ثَلاثِيْنَ ثُمَّ قال وهٰكذا وهٰكَذا وهٰكَذا يعني تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يقولُ مَرَّةً ثلاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وعِشْرِيْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنے دن اور اتنے دن اور اتنے دن کا ہوتا ہے (آپ ﷺ نے دسوں انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) آپ کا مقصد تیس دن تھا پھر فرمایا اور اتنے اتنے اتنے دن کا بھی ہوتا ہے یعنی انتیس دن (اخیر میں آپ ﷺ نے انگوٹھا بند کرلیا) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور ایک مرتبہ انتیس کی طرف۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "هكذا وهكذا وهكذا.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۹۹، ومرّ الحديث في الصوم ص۲۵۶

۴۹۴۵ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ الْمُثَنّٰى قال حَدَّثَنا يَحْيى بنُ سَعِيْدٍ عن إِسْمَاعِيْلَ عن قَيْسٍ عن اَبِي مَسْعُوْدٍ قال وَاَشَارَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيْمَانُ هٰهُنَا مَرَّتَيْنِ اَلَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ﴾

ترجمہ | حضرت ابومسعود (عقبہ بن عمرو البدریؓ) نے بیان کیا کہ اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ایمان یہاں ہے آپ ﷺ نے دوبار فرمایا سن لو اور سختی اور قساوتِ قلب ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلانے والے ہیں جہاں سے شیطان کے دوسینگ نکلتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واشار النبي صلى الله عليه وسلم"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۹۹، ومر الحديث، ص۴۶۶ وص۴۹۶، وفي المغازي ص۶۳۰۔

۴۹۴۶ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ زُرَارَةَ قال اَخْبَرَنَا عبدُ العَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عن اَبِيْهِ عن سَهْلٍ قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ في الْجَنَّةِ هٰكَذا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح رہیں گے اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقته للحديث الذي قبله في قوله "واشار"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۷۹۹، ویاتی ص۸۸۸۔

﴿ باب ۲۸۱۳ اِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الوَلَدِ ﴾

جب بچہ کے نفی کی تعریض کرے؟

(یعنی صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے بلکہ اشاروں میں اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے تو اس پر لعان ہے یا نہیں؟ چونکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس لئے بخاریؒ نے کوئی صاف حکم نہیں لگایا۔)

۴۹۴۷ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ قال حدَّثنا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقالَ يا رسولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غلامٌ اَسْوَدُ فقال هل لَكَ مِنْ اِبِلٍ قال نعَمْ قال ما اَلْوَانُهَا قال حُمْرٌ قال هَلْ فِيْهَا مِن اَوْرَقَ قَالَ نعَمْ قال فَاَنّٰى ذٰلِكَ قال لَعَلَّ نَزَعَهُ عِرْقٌ قال فلَعَلَّ اِبْنَكَ هٰذا نَزَعَه﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میرے یہاں ایک سیاہ رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے (جبکہ میں گورا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں ہیں آپ ﷺ نے پوچھا ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے کہا سرخ، آپ ﷺ نے فرمایا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے کہا جی ہاں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا شاید کہ نسل کی کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ تیرے اس بیٹے کو بھی کسی نے (پرانے رشتہ دار کی رگ نے) کھینچ لیا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولد لى غلام اسود" فان فيه تعريضا لنفيه عنه يعنى انا ابيض وهذا اسود فلا يكون منّى.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۷۹۹، ويأتى الحديث ص۱۰۱۲، وص۱۰۸۸۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف لڑکے کی صورت یا رنگ کے اختلاف پر یہ کہنا درست نہیں کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ جب تک قوی دلیل سے حرام کاری کا ثبوت نہ ہو مثلاً آنکھوں سے زنا کرتے دیکھا ہو یا شادی کے تین یا چار مہینے بعد بچہ پیدا ہو، یا جب شوہر نے جماع کیا ہو اس سے چار برس بعد بچہ پیدا ہو۔

۱۔ حدیث مذکور سے صاف معلوم ہوا کہ اشارہ اور کنایہ موجب حد نہیں یہی حنفیہ و شافعیہ بلکہ جمہور کا مذہب ہے صرف مالکیہ کے نزدیک موجب حد ہے۔

۲۔ معلوم ہوا کہ اگر بیوی پر صراحۃً زنا کی تہمت نہ لگائی گئی ہو تعریض ہو تو لعان نہیں، گونگا کتنا ہی اشارہ کرے گا

تعریض سے آگے نہیں بڑھے گا۔

﴿ بَابُ ۲۸۱۴ اِحْلافِ المُلاعِنِ ﴾

لعان کرنے والے کو قسم کھلانے کا بیان

۴۹۴۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ قال حَدَّثَنا جُوَيْرِيَةُ عن نَافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلا مِنَ الاَنصارِ قَذَفَ امرَاَتَهُ فَاَحلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلى الله عليه وسلم ثُمَّ فَرَّقَ بَينَهُمَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی (حضرت عویمر عجلانی) نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں (میاں بیوی) کو قسمیں کھلا کر دونوں میں جدائی کرادی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۷۹۹، ومرّ الحديث ۶۹۶ ويأتي ص۸۰۱، وص۹۹۹۔

مزید تفصیل وتشریح کے لئے کتاب التفسیر، ص:۶۴۶ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ ۲۸۱۵ يَبدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلاعُنِ ﴾

لعان کی ابتدا مرد کرے گا (یعنی پہلے مرد سے قسمیں لی جائیں گی پھر عورت سے)

۴۹۴۹ ﴿ حَدَّثَنِي مَحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنا ابنُ اَبِي عَدِيٍّ عَن هِشَامِ بنِ حَسَّانَ حَدَّثَنا عِكْرِمَةُ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ اَنَّ هِلالَ بنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امرَاَته فَجاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنَّ اللّٰهَ يَعلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كاذِبٌ فَهَل مِنكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن امیہؓ نے اپنی بیوی (خولہ بنت عاصم) پر (شریک بن سحماء سے) زنا کرانے کی تہمت لگائی پھر وہ آئے اور شہادت دی اور نبی اکرم ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ (یعنی کوئی رجوع کرے گا؟) اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انھوں نے گواہی دی (اپنے بری ہونے کی)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يتضمن اللعان.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۷۹۹، ومرّ الحدیث ص ۳۶۷ وص ۶۹۵ مطولا بهذا الاسناد بعینه.

تشریح مفصل تشریح کیلئے جلد نہم، ص: ۴۴۴ و ۴۴۵ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ ۲۸۱۶ اللِّعَانِ وَمَن طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ ﴾

لعان اور لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان

۴۹۵۰ ﴿حدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حدَّثَنِي مالِكٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا العَجْلانِيَّ جاءَ اِلٰى عاصِمِ بنِ عَدِيٍّ الاَنْصارِيِّ فقال لَهُ يا عاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِه رَجُلا اَيَقْتُلُه فَتَقْتُلُونَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عن ذٰلِكَ فَسَاَلَ عاصِمٌ رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن ذٰلِكَ فَكَرِهَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم المَسَائِلَ وَعَابَهَا حتى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ ما سَمِعَ مِن رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فلَمَّا رَجَعَ عاصِمٌ اِلٰى اَهْلِه جاءَهُ عَوَيمِرٌ فقال يا عاصِمُ مَاذَا قال لَكَ رَسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقال عاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاتِنِي بِخَيْرٍ قد كَرِهَ رَسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم المَسْاَلَةَ الّتي سَاَلْتُه عَنْهَا فقال عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا فاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حتى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَسَطَ النّاسِ فقال يا رسولَ اللّٰه اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَه اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وفي صاحِبَتِكَ فاذْهَبْ فاْتِ بِهَا قال سَهْلٌ فَتَلاعَنا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عندَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فلمَّا فَرَغَا مِنْ تَلاعُنِهِمَا قال عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يا رسولَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال ابنُ شِهَابٍ فكَانَتْ سُنَّةَ المُتَلاعِنَيْنِ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ عویمر عجلانیؓ حضرت عاصم بن عدی انصاریؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا اے عاصم بتلایئے تو کہ ایک شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا اسے قتل کردے گا؟ تو آپ لوگ اسے بھی (قصاص میں) قتل کردیں گے آخر وہ کیا کرے؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ (آنحضور ﷺ سے) پوچھو چنانچہ حضرت عاصمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور

اظہار ناگواری کیا (کیونکہ ان میں مسلمانوں کی توہین ہے) عاصم پر رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی بہت سخت گذری پھر جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر آئے تو حضرت عویمرؓ ان کے پاس آئے اور پوچھا ''عاصم رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا تو عاصم نے عویمر سے کہا تم سے مجھ کو بھلائی نہیں پہونچی (یعنی تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا برا کیا) رسول اللہ ﷺ کو وہ مسئلہ پوچھنا ناگوار گذرا، عویمر نے کہا خدا کی قسم جب تک میں یہ مسئلہ حضور ﷺ سے پوچھ نہ لوں باز نہیں آؤں گا چنانچہ حضرت عویمرؓ روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آنحضور ﷺ علانیہ لوگوں میں تشریف فرما تھے عویمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص کے متعلق بتلایئے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا اس کو قتل کردے گا پھر آپ (قصاص میں) اس کو قتل کردیں گے پھر وہ کیا کرے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو چکا ہے اب تم جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ، حضرت سہلؓ نے بیان کیا (فاتی بها فامرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملاعنة بما في القرآن) پھر (میاں بیوی) دونوں نے لعان کیا اور میں اس وقت اور لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اب بھی اگر میں اس عورت کو (اپنی زوجیت میں) رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس پر جھوٹ باندھا چنانچہ حضرت عویمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی تین طلاقیں دیدیں، ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ متعین ہو گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة للجزء الاول منها في قوله فتلاعنا، وللجزء الثاني وهو قوله ومن طلق بعد اللعان في قوله فطلقها ثلاثا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۷۹۹ تا ص ۸۰۰، ومرّ الحديث مختصرًا مر: ۶۰ ومطولا في التفسير ص ۶۹۴، وص ۶۹۱، ویاتی ص ۸۰۰ وص ۱۰۱۳، وص ۱۰۶۲، وص ۱۰۸۵۔

تشریح تفصیل کیلئے جلد ۹، ص: ۴۴۲ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ التَّلاعُنِ فی المَسْجِدِ﴾ ۲۸۱۷

مسجد میں لعان کرنے کا بیان

(یعنی عند الجمہور جائز ہے اگرچہ فی زمانا احتراز افضل ہے)

۴۹۵۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِي بَنِي سَاعِدَةَ

انَّ رَجُلا مِنَ الاَنصَارِ جَاءَ اِلَى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال يا رسولَ اللّٰهِ اَرَاَيتَ رَجُلا وَجَدَ مَعَ امرَاَتِهِ رَجُلا اَيَقتُلُهُ اَم كَيف يَفعَلُ فَاَنزَلَ الله فى شانِهِ ماذُكِرَ فى القُرآنِ مِنْ اَمرِ التَّلاعُنِ فقال النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم فقد قَضَى اللّٰهُ فِيكَ وَفِى امرَاَتِكَ قال فَتَلاعَنَا فى المَسجِدِ وَاَنَا شاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قال كَذَبتُ عَلَيهَا يا رسولَ اللّٰهِ اِنْ اَمسَكتُهَا فطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبلَ اَنْ يَامُرَهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلاعُنِ ففارَقَهَا عِندَ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم فقال ذَاكَ تفرِيقٌ بَينَ كُلِّ مُتَلاعِنَينِ قال ابنُ جُرَيجٍ قال ابنُ شِهَابٍ فكانَتِ السُّنَّةُ بَعدَهُمَا اَنْ يُفَرَّقَ بَينَ المُتَلاعِنَينِ وكانَتْ حامِلا وكانَ ابنُهَا يُدعىٰ لِاُمِّهِ قال ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فى مِيرَاثِهَا اَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنهَا ما فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ قال ابنُ جُرَيجٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَهلِ بنِ سَعدٍ السَّاعِدِىِّ فى هٰذَا الحَدِيثِ اَنَّ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم قال اِنْ جَاءَتْ بِهِ اَحمَرَ قَصِيرًا كَاَنَّهُ وَحَرَةٌ فلا اُرَاهَا اِلَّا قَد صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَسوَدَ اَعيَنَ ذَا اَليَتَينِ فلا اُرَاهُ اِلَّا قَد صَدَقَ عَلَيهَا فَجَاءَتْ به عَلَى المَكرُوهِ مِن ذٰلِكَ ﴾

ترجمہ | ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور لعان کے طریقہ کے بارے میں خبر دی بنی ساعدہ کے حضرت سہل بن سعدؓ کی حدیث سے (انھوں نے بیان کیا) کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی (عویمر عجلانیؓ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو (برائی کرتے) دیکھے کیا وہ اسے قتل کردے؟ یا کیا کرے؟ تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے وہ حکم نازل فرمایا جو لعان کرنے والوں کے متعلق قرآن میں مذکور ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تیرے بارے میں اور تیری بیوی کے بارے میں فیصلہ کردیا ہے سہل بن سعد۔ بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں وہاں موجود تھا، جب دونوں (میاں بیوی) لعان سے فارغ ہوئے تو عویمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ اگر اب بھی میں اس عورت کو اپنی زوجیت میں رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ جب دونوں لعان سے فارغ ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے تین طلاقیں دیدیں اور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی ہی میں اس عورت کو جدا کردیا۔ سہلؓ نے یا ابن شہاب نے کہا ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کا یہی طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے کہا کہ ان دونوں کے بعد سے شرعی طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرادی جائے اور وہ عورت حاملہ تھی اور اس عورت کا بیٹا اپنے ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا، پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے میں بھی یہ طریقہ مقرر ہوگیا کہ وہ عورت اس بچہ کی وارث ہوگی اور وہ بچہ اس کا وارث ہوگا جو اللہ نے اس

کیلئے مقرر کیا ہے۔

قال ابن جریج عن ابن شهاب الخ ابن جریج نے ابن شہاب سے روایت کی انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے اسی حدیث میں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس (لعان کرنے والی) خاتون نے سرخ اور پستہ قد وَحَرہ کے مانند بچہ جنا (وَحَرہ بفتح الواو و بالحاء المهمله والراء وهي دويبة حمراء یعنی سرخ چھوٹا جانور ہے چھپکلی کے مانند یہاں تشبیہ سرخ اور چھوٹا ہونے میں ہے) تو میں یہی سمجھوں گا کہ عورت سچی ہے اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے سرین والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس پر سچ کہا، چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ جنا (جس سے سمجھا گیا کہ اس کے شوہر کا بچہ نہیں ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فتلاعنا في المسجد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۰۰، ومرّ الحديث ص ۶۰، وص ۶۹۴، وص ۶۹۵، وص ۷۹۱، وص ۷۹۹، ویاتی ص ۱۰۱۳، وص ۱۰۶۲، وص ۱۰۸۵۔

۲۸۱۸ ﴿بَابُ قَولِ النَّبِيِّ ﷺ لَو كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اگر میں بغیر بینہ (گواہوں) کے سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کراتا

۴۹۵۲﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ القَاسِمِ عنِ القَاسِمِ بنِ محمَّدٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ انَّه ذُكِرَ التَّلاعُنُ عِندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقال عَاصِمُ بنُ عَدِيٍّ في ذٰلِك قَولاً ثُمَّ انصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَومِه يَشْكُو اِلَيْهِ انّه قد وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلا فقال عاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذا اِلَّا لِقَولِي فَذَهَبَ بِه اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَته وكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ انّه وَجَدَهُ عِندَ اَهْلِهِ خَدِلاً آدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فجاءَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُها انَّه وَجَدَهُ فلاعَنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَهُما قال رَجُلٌ لِابنِ عبّاسٍ في المَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِه فقال لاتِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ في الاِسْلامِ السُّوءَ قال اَبُو صالِحٍ وعَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ خَدِلاً﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں لعان کا تذکرہ ہوا (یہ بات ذکر کی گئی کہ مرد اپنی بیوی پر زنا کاری کا الزام لگائے) تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات کہی (یعنی عاصمؓ نے حضور ﷺ کی مجلس ہی میں کہا کہ اگر اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھیں گے تو تلوار سے اس کو ماردیں گے) پھر عاصم (یہ کہہ کر) چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک شخص (عویمر عجلانیؓ) ان کے پاس آئے اور شکایت کرنے لگے کہ انھوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو برا کام کرتے پایا ہے تو عاصم نے کہا یہ ابتلا میرے قول کی وجہ سے ہے (یعنی میرے منہ سے جو غرور کی بات حضور ﷺ کے سامنے نکلی تھی یہ اس کی سزا ہے کہ خود میری قوم میں یہ واقعہ پیش آ گیا) پھر حضرت عاصمؓ ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آنحضور ﷺ کو وہ واقعہ بتایا جس میں ملوث ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا اور یہ صاحب (جس نے اپنی بیوی پر الزام لگایا تھا) زرد رنگ کم گوشت والے (دبلے پتلے) سیدھے بال والے تھے اور وہ صاحب جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اسے انھوں نے اپنی بیوی (خولہ) کے ساتھ (تنہائی میں) پایا تھا وہ گٹھے ہوئے جسم کا گندمی رنگ پر گوشت شخص تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ تو اصل حقیقت ہم پر کھول دے چنانچہ اس عورت نے اسی مرد کے مشابہ بچہ جنا جس سے اس کے شوہر نے تہمت لگائی تھی کہ اسے انھوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا بالآخر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان کا حکم دیا یہ حدیث سن کر ایک صاحب (عبداللہ بن شداد بن الهاد وهو ابن خالة ابن عباسؓ) نے مجلس میں حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کیا یہی (عویمر کی بیوی) وہ عورت تھی جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "لو رجمت احدا بغير بينة رجمت هذه" (اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا) حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نہیں (آنحضور ﷺ نے جس عورت کے بارے میں یہ جملہ فرمایا تھا) وہ ایک اور عورت تھی اسلام کے زمانے میں جس کی فحاشی (بدکاری) کھل گئی تھی۔

ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں خَدْلا کے بجائے خدِلا بکسر الدال کہا ہے۔ معنی میں کوئی فرق نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لو رجمت احدا بغير بينة رجمت هذه"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۰، ویاتی ص۸۰۱ وص۱۰۱۳، مختصراً وص۱۰۷۵ مختصراً ومسلم في اللعان والنسائي في الطلاق.

حضرت عاصم بن عدیؓ بدری صحابی ہیں اگرچہ غزوہ بدر میں موجود نہ تھے چونکہ آنحضور ﷺ نے ان کو قبا اور عوالی مدینہ پر حاکم بنایا تھا اس لئے میدان بدر میں شریک جہاد نہیں ہو سکے لیکن ان کا شمار اصحاب بدر میں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بدر کے مال غنیمت میں سے ان کو حصہ عنایت فرمایا، بدر کے علاوہ احد، خندق اور تمام مشاہد میں شریک رہے وتوفي سنة خمس واربعين وقد بلغ قريبا من عشرين ومائة سنة (عمدہ) یعنی ایک سو

بیس سال کی عمر پائی۔

۲۸۱۹ ﴿ بَابُ صَدَاقِ الْمُلاعَنَةِ ﴾ بفتح العين (قس)

جس عورت سے لعان کیا گیا اس کے مہر کا بیان

۴۹۵۳ ﴿ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قال اَخْبَرنا اِسْمَاعِيْلُ عن اَيُّوبَ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ قال قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فقال فَرَّقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ اَخَوَى بَنِي الْعَجْلَانِ وقال اَللّٰه يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُما كاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فابَيَا فَفَرَّق بَيْنَهُما قال اَيُّوبُ فقال لي عمرو بن دينار ان في الحديث شيئا لا اراك تحدثه قال قال الرجل مالِي قال قيل لا مال لك ان كنت صادقا فقد دخلت بها وان كنت كاذبا فهُوَ اَبْعَدُ مِنْكَ. ﴾

ترجمہ سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا (تو اس کا کیا حکم ہے؟) تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی عجلان کے دو افراد (میاں بیوی) کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے کوئی (اپنے قول سے) رجوع کرنے والا ہے؟ لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا آخر حضور ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) میں تفریق کردی۔

ایوب سختیانی نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث میں کچھ اور ہے جس کو تم بیان نہیں کرتے ہو وہ یہ ہے کہ جس مرد نے لعان کیا تھا (یعنی عویمر نے لعان کے بعد) کہا میرا مال (یعنی میں نے جو مہر کا روپیہ دیا تھا جب یہ بیوی نہیں رہی تو وہ روپیہ مجھے ملنا چاہئے) تو اس سے کہا گیا تیرے لئے مال نہیں ہے (یعنی وہ روپیہ جو تو نے عورت کو مہر میں دیا تھا اب تمہارا نہیں رہا) اگر تو سچا ہے (تہمت لگانے میں تو روپیہ اس لئے نہیں ملے گا) کہ تم اس عورت سے صحبت کر چکے ہو اور اگر تو جھوٹا ہے تب تو مال طلب کرنا بہت دور ہے (کیونکہ تم نے اس بیچاری سے صحبت بھی کی اور جھوٹا الزام بھی لگایا)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله لا مال لك الى آخره لان المراد منه الصداق الذى لها عليه و دخل بها.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۰۰، ویاتی ص۸۰۱وص۸۰۵ واخرجه مسلم فى اللعان وابوداؤد والنسائی فی الطلاق.

تشریح لعان کے بعد عورت مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟ حنفیہ کے نزدیک اگر عورت سے شوہر نے صحبت کرلی ہے تو مہر کی

مستحق ہے اور اگر شوہر نے صحبت نہیں کی ہے تو مستحق نہیں۔

بین اخوی بنی العجلان: اس میں تغلیب ہے جیسے والدین، سے مراد ماں باپ ہوتے ہیں، یہاں اخوین سے مراد زوجین ہیں۔

۲۸۲۰ ﴿بابُ قولِ الإمَامِ لِلْمُتَلاعِنَيْنِ اِنَّ اَحَدَکُما کاذِبٌ...

..... فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ﴾

امام (حاکم) کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا کہ تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا؟

۴۹۵۴ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنا سُفْيَانُ قال عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قال سَاَلْتُ ابنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فقال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِلْمُتَلاعِنَيْنِ حِسَابُكُما عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُما كَاذِبٌ لاسَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قال مَالِي قال لامَالَ لَكَ قال اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ قال سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقالَ اَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ جُبَيْرٍ قال قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لاعَنَ امْرَاَتَهُ فقال بِاِصْبَعَيْهِ وفرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبابَةِ وَالْوُسْطٰى فَرَّقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ اَخَوَى بَنِي الْعَجْلانِ وَقالَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّ اَحَدَكُما كاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تائِبٌ ثلاثَ مَرَّاتٍ قال سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَاَيُّوبَ كَمَا اَخْبَرْتُكَ﴾

ترجمہ | سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے دو لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں (میاں بیوی) لعان کرنے والوں سے فرمایا تم دونوں کا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (یعنی تم میں سے جو جھوٹا ہے قیامت کے دن اسے سزا ملے گی) تم دونوں میں ایک جھوٹا ضرور ہے پھر آپ ﷺ نے مرد سے فرمایا اب اس عورت پر (یعنی بیوی پر) تمہارا کوئی اختیار (کوئی تعلق) نہیں رہا وہ فرمانے لگے میرا مال؟ (جو میں نے مہر میں دیا تھا) آپ ﷺ فرمایا اب تیرے لئے مال نہیں ہے اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا مال اس کے بدلے میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے کہا یہ حدیث میں نے عمرو بن دینار سے سن کر یاد رکھی، اور ایوب سختیانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انھوں نے

بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے لعان کرے؟ (تو کیا دونوں میں جدائی ہوجائے گی؟) یہ سن کر حضرت ابن عمرؓ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا اور سفیان نے اس اشارے کو اس طرح بتلایا کہ شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جدا کر کے دکھایا اور کہنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے بن عجلان کے دو افراد (میاں بیوی) کے درمیان جدائی کردی اور فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے (جو جھوٹا ہے) رجوع کرنے والا ہے؟ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا، امام بخاری کے شیخ علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے یاد کی تھی جیسا کہ میں نے تجھ سے بیان کیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۸۰۰ تا ص ۸۰۱ ویاتی ص ۸۰۵۔

۲۸۲۱

﴿ بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ﴾

لعان کرنے والوں (میاں بیوی) میں تفریق کا بیان

۴۹۵۵ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بنُ الْمُنْذِرِ قال حدَّثنا اَنَسُ بنُ عِيَاضٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نَافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَاَحْلَفَهُمَا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد اور عورت کے درمیان جدائی کرادی جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور دونوں سے قسم لی (یعنی لعان کرایا)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۸۰۱، و مرّ الحديث ص ۶۹۶، ص ۷۹۹، ص ۸۰۱، ص ۹۹۹۔

۴۹۵۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيى عن عُبَيْدِ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عنِ ابنِ عُمَرَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب اور ایک عورت (یعنی ان کی بیوی) کے درمیان لعان کرایا اور دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "وفرّق بينهما"

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۸۰۱، و مرّ مرارًا.

تشریح حدیث پاک سے واضح طور پر صاف معلوم ہوا کہ تفریق وجدائی حاکم کی جانب سے ہوگی۔

۲۸۲۲

﴿بابٌ یُلْحَقُ الوَلَدُ بِالْمُلاعِنَةِ﴾

بچہ لعان کرنے والی کا ہوگا

(یعنی لعان کے بعد عورت کا بچہ جسکو شوہر کہے کہ میرا بچہ نہیں ہے وہ ماں سے ملایا جائیگا بچہ ماں ہی کی طرف منسوب ہوگا کما مرّ)

۴۹۵۷ ﴿حَدَّثَنَا یَحْیٰی بنُ بُکَیْرٍ قال حدَّثنا مالِکٌ قال حَدَّثَنِی نَافِعٌ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاعَنَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِہ فَانْتَفٰی مِنْ وَلَدِھَا فَفَرَّقَ بَیْنَھُما وَاَلْحَقَ الوَلَدَ بِالمَرْأَۃِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرد اور اس کی بیوی میں لعان کرایا پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا (یہ کہا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے) تو آنحضور ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچہ کو عورت کے ساتھ لاحق کردیا (یعنی بچہ کا نسب عورت سے لگا دیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۰۱، ومرّ الحدیث ص۷۹۶، ص۷۹۹، ص۸۰۱ ویاتی ص۹۹۹، مسلم فی اللعان ابو داؤد فی الطلاق والترمذی فی النکاح والنسائی وابن ماجہ فی الطلاق.

۲۸۲۳

﴿بابُ قَولِ الإمامِ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ﴾

امام یا حاکم لعان کے وقت یہ دعا کرے کہ اے اللہ معاملہ کی حقیقت کھولدے

۴۹۵۸ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قال حدَّثنی سُلَیمانُ بنُ بِلالٍ عَن یَحْیَی بنِ سَعِیْدٍ قال اَخْبَرَنِی عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ القاسِمِ عنِ القاسِمِ بنِ محمَّدٍ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ اَنَّہ قال ذُکِرَ المُتَلاعِنَانِ عندَ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال عاصِمُ بنُ عَدِیٍّ فی ذٰلِکَ قولاً ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاہُ رَجُلٌ مِن قَومِہ فذَکَرَ لَہُ اَنَّہ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِہِ رَجُلاً فقال عاصِمٌ مَا ابْتُلِیْتُ بِھٰذَا الاَمْرِ اِلاَّ لِقَولِی فَذَھَبَ بِہٖ اِلٰی رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَہُ بِالَّذِی وَجَدَ عَلَیْہِ امْرَأَتَہ وَکانَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِیْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ

وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فقال رسولُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فلاعَنَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَهُمَا فقال رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ فقال ابنُ عبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں لعان کرنے والوں کا ذکر آیا تو حضرت عاصم بن عدیؓ نے اس پر ایک بات کہی (اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کرڈالوں) پھر عاصم واپس آگئے اتنے میں ان کی قوم کے ایک صاحب (عویمر عجلانیؓ) ان کے پاس آئے اور ان سے ذکر کیا کہ میں نے اپنی بیوی (خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے اس پر عاصم نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جو میں نے حضور ﷺ کی مجلس میں کہی تھی) پھر حضرت عاصم ان صاحب (عویمرؓ) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع دی جس پر اپنی بیوی کو پایا اور یہ صاحب (عورت کے شوہر حضرت عویمرؓ) زرد رنگ کم گوشت والے سیدھے بال والے تھے اور وہ شخص جسے انھوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی رنگ گٹھے جسم کا موٹا تازہ بہت گھونگھریالے بال والا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اصل حقیقت کھول دے چنانچہ وہ عورت اسی شخص کے مشابہ بچہ جنی جس کا ذکر اس کے شوہر نے کیا تھا کہ اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ یہ حدیث سنکر ایک شخص (عبداللہ بن شداد بن الہاد) نے مجلس میں حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا لورجمت احدا بغیر بینة لرجمت هذه، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں یہ عورت دوسری تھی جو اسلام کے زمانے میں علانیہ بدکاری کرتی تھی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اللّٰهُمَّ بيّن فوضعت الى آخره.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۸۰۱۔

﴿بَابٌ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا﴾ ۲۸۲۴

جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر بیوی نے عدت گذار کر ....

.... دوسرے شوہر سے شادی کی لیکن اس دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی۔
(تو کیا پہلے شوہر کیلئے حلال ہوسکتی ہے؟ جواب حدیث سے معلوم ہوگا)

۴۹۵۹ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ قال حدَّثنا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قال حدَّثنا أبِي عن عائِشَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۴۹۶۰ ﴿حَدَّثَنَا عُثمانُ بنُ أبِي شَيْبَةَ قال حدَّثنا عَبْدَةُ عن هشام بنِ عُرْوَةَ عن أبِيهِ عن عائِشَةَ أنَّ رِفَاعَةَ القُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأةً ثم طَلَّقَهَا فتَزَوَّجَتْ آخَرَ فأتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فذَكَرَتْ لَهُ أنَّه لا يَأتِيهَا وأنَّه لَيْسَ مَعَه إلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فقال لا حتّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَه ويَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت (تمیمہ بنت وہب) سے نکاح کیا پھر انہیں طلاق دیدی (یعنی تین طلاقیں دے دیں) تو اس عورت نے دوسرے شوہر (عبد الرحمٰن بن زبیر) سے شادی کرلی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے دوسرے شوہر کا ذکر کرنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ میرے پاس آتے ہی نہیں (یعنی جماع نہیں کرتے ہیں) اور یہ کہ ان کے پاس کپڑے کے پھندنے کے سوا کچھ نہیں ہے (یعنی آلہ کپڑے کی طرح بالکل نرم ہے میں پہلے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا تم پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی ہو یہاں تک کہ تم دوسرے شوہر کا مزہ چکھ لو اور وہ تیرا مزہ چکھ لے۔

تشریح حلالہ کیلئے دوسرے خاوند کا صحبت کرنا شرط ہے یعنی حشفہ کا دخول شرط ہے اگرچہ انزال نہ ہو صرف دخول حشفہ کافی ہے۔

کتاب العدۃ بعض نسخوں میں اس باب سے پہلے کتاب العدۃ ہے اور یہی نسخہ اصح وانسب ہے کیونکہ اس حدیث کو لعان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲۸۲۵ ﴿باب قَوْلِه وَالّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ الآية (سورہ طلاق)

اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے مایوس ہوگئی ہوں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔

(یعنی مطلقہ عورت کی عدت قرآن سے معلوم ہوگئی کہ تین حیض ہیں کما فی سورۃ البقرۃ اگر شبہ رہ گیا ہو کہ جس کو حیض نہیں آیا یا بڑی عمر کے سبب حیض موقوف ہوا تو اس کی عدت کیا ہوگی تو بتلا دیا کہ تین مہینے ہیں)

قال مُجاهِدٌ وَإِنْ لَمْ تَعلَمُوا يَحِضْنَ اَوْلَا يَحِضْنَ وَاللَّاتِي قَعَدْنَ عَنِ الحَيْضِ وَاللَّاتِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاثَةُ اَشْهُرٍ

مجاہدؒ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے بارے میں تمہیں معلوم نہیں کہ حیض آرہا ہے یا نہیں اور وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں (یعنی بڑھاپے کی وجہ سے حیض موقوف ہو گیا ہو) اور وہ عورتیں جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہیں ان سب کی عدت تین مہینے ہیں۔

۲۸۲۶ ﴿بابٌ وَاُولاتُ الاَحْمالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں (جنتے ہی عدت ختم ہو جائے گی)

۴۹۶۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ قال حدَّثَنا اللَّيثُ عن جَعْفَرِ بنِ رَبِيْعَةَ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ هُرْمُزَ الاَعْرَجِ قال اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بنُ عبدِ الرحمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عن اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَنَّ امْرَاَةً مِن اَسْلَمَ يُقالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنابِلِ بنُ بَعْكَكٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ فقال وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ اَنْ تَنْكِحِيْهِ حتى تَعْتَدِّيْ آخِرَ الاَجَلَيْنِ فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جاءَتِ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال انْكِحِي﴾

ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے اپنی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے واسطہ سے خبر دی کہ قبیلہ اسلم کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں پھر ابو سنابل بن بعکک نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس خاتون نے نکاح کرنے سے انکار کیا (چونکہ بوڑھے تھے) تو ابوالسنابلؓ نے کہا (جب ابوالسنابل نے دیکھا کہ یہ بناؤ سنگھار کر رہی ہے اور ابوبشر بن حارث نے نکاح کا پیغام بھیجا یہ جوان تھے خاتون نے انکار نہیں کیا تو ابوالسنابلؓ نے فرمایا) خدا کی قسم جب تک عدت کی دو مدتوں میں لمبی مدت نہ گذار لوگی تمہارے لئے نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا پھر وہ زچگی کے بعد تقریباً دس روز ٹھہری رہی اس کے بعد (تحقیق کیلئے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی اور دریافت کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو نکاح کرلے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۱تا۸۰۲، ومرّ الحديث في التفسير ص:۷۲۹۔

عدت کی تفصیل: ملاحظہ فرمایئے جلد:۹، ص:۶۹۲۔

۴۹۶۲ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عن يَزِيْدَ اَنَّ ابنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بنَ عبدِ اللّٰهِ اَخْبَرَه عن اَبِيْهِ اَنَّه كَتَبَ اِلَى ابنِ الاَرْقَمِ اَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الاَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ اَفْتَاهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فقالتْ اَفْتَانِي اِذَا وَضَعْتُ اَنْ اَنْكِحَ﴾

ترجمہ یزید (ابن حبیب) سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے انہیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ (بن عتبہ بن مسعود) کے واسطہ سے انہیں خبر دی کہ انھوں نے ابن ارقم (یعنی عمر بن عبد اللہ بن ارقم) کو یہ لکھا کہ سبیعہ اسلمیہؓ سے پوچھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو کیا فتویٰ دیا تھا؟ اس نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب میں نے بچہ پیدا کرلیا تو میں نکاح کرسکتی ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۸۰۲۔

۴۹۶۳ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مالِكٌ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عنِ المِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فجاءَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَاذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ﴾

ترجمہ مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہؓ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند دنوں تک حالت نفاس میں رہیں پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دی پھر انھوں نے نکاح کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر فى الحديث المذكور. والحديث هنا ص۸۰۲۔

افادہ: جمہور علماء وائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے مرّ فى التفسير مفصلاً.

۲۸۲۷ ﴿بابُ قولِ اللّٰه تعالىٰ "وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ"﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض روکے رکھیں

تشریح جب شوہر نے بیوی کو طلاق دی تو ابھی اس عورت کو کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں جب تک تین حیض پورے نہ ہوجائیں تاکہ حمل ہو تو معلوم ہوجائے اور کسی کی اولاد کسی کو نہ مل جائے اس لئے عورت پر فرض ہے کہ جو ان کے پیٹ میں ہو اس کو ظاہر کردیں خواہ حمل ہو یا حیض آتا ہو اور اس مدت کو عدت کہتے ہیں۔

فائدہ: معلوم کرنا چاہئے کہ یہاں مطلقات سے خاص وہ عورتیں مراد ہیں کہ ان سے نکاح کے بعد صحبت یا خلوت شرعیہ کی نوبت خاوند کو آچکی ہو اور ان عورتوں کو حیض بھی آتا ہو اور آزاد بھی ہوں کسی کی لونڈی نہ ہوں کیونکہ جس عورت سے

صحبت یا خلوت کی نوبت نہ آئے اس کے اوپر طلاق کے بعد عدت بالکل نہیں اور جس عورت کو حیض نہ آئے مثلاً (صغر سن یعنی نابالغ بچی) ہے یا بہت بوڑھی ہوگئی یا اس کو حمل ہے تو پہلی دونوں صورتوں میں اس کی عدت تین مہینے ہیں اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور اگر عورت آزاد نہ ہو بلکہ کسی کی شرعی قاعدہ کے موافق لونڈی ہو اگر اس کو حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض، اور اگر حیض نہ آئے تو اگر صغیرہ یا بوڑھیا ہے تو اس کی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے اور حاملہ ہے تو وہی وضع حمل ہے۔ واللہ اعلم

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا﴾

اور ابراہیم نخعیؒ نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے کسی عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا (نکاح فاسد) پھر اس عورت کو اس (شوہر ثانی) کے پاس تین حیض آ گیا تو اب پہلے شوہر سے جدا ہوگئی (یعنی پہلے شوہر کی عدت پوری ہوگئی اس کے نکاح سے نکل گئی) اور یہ حیض بعد والے کی عدت میں شمار نہیں کرے گی اور امام زہری نے کہا شمار کرے گی اور یہی یعنی امام زہری کا قول سفیان ثوری کو زیادہ پسند تھا۔

تشریح اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ عدت کے اندر نکاح فاسد ہے پس اگر کوئی عدت کے اندر نکاح کرے تو دونوں میں علیحدگی لازم ہے۔

تصویر مسئلہ صورت یہ ہے کہ مثلاً ماجد نے ہندہ کو طلاق دی ہندہ نے عدت ہی میں مثلاً طلاق کے ایک ہفتہ بعد خالد سے نکاح کر لیا نکاح کے بعد ہندہ کچھ روز خالد کے پاس رہی پھر دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا گیا اس صورت میں ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ خالد کے پاس ہندہ کو تین حیض آ گیا تو ہندہ ماجد کے نکاح سے نکل گئی اور طلاق کی عدت پوری ہوگئی اب اگر خالد و ہندہ میں تفریق و علیحدگی ہوئی تو یہ تین حیض خالد کی عدت میں شمار نہ ہوں گے بلکہ ہندہ کو اس کیلئے مستقل عدت گذارنی ہوگی حاصل کلام یہ ہوا کہ ابراہیم نخعیؒ عدت میں تداخل کے قائل نہیں تھے برخلاف اس کے امام زہریؒ تداخل کے قائل ہیں اور یہی تداخل عدتین حنفیہ مالکیہ امام زہری وغیرہ کا مذہب ہے، شافعیہ و حنابلہ کا مسلک مثل ابراہیم ہے۔ واللہ اعلم

وقال معمر یقال الخ: امام لغت معمر بن مثنی نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں اقرأت المرأة جب عورت کا حیض قریب ہو اور جب طہر قریب ہو دونوں موقعوں پر بولتے ہیں (چونکہ لفظ قرء دونوں معنوں میں آتا ہے اس وجہ سے ثلثة قروء میں حنفیہ تین حیض مراد لیتے ہیں اور شافعیہ تین طہر، دلائل کے اعتبار سے حنفیہ کا مذہب راجح ہے کیونکہ تین عدد پر عمل صرف بمعنی حیض ہو سکتا ہے اصول فقہ دیکھئے۔

اور جس عورت کو کبھی حمل نہ ٹھہرا ہو اس کیلئے عرب بولتے ہیں "ما قرأت بسلی قط" سلی اس جھلی کو کہتے ہیں جو ماں کے پیٹ میں بچے کے اوپر منڈھی ہوتی ہے۔

امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ لفظ قرء اضداد میں سے ہے اس کے معنی حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی۔

۲۸۲۸ ﴿بَابُ قِصَّةِ فاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ﴾

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے قصے کا بیان

فاطمہ بنت قیس یہ فاطمہؓ بنت قیس الفہریہ اولین مہاجرات میں سے تھیں ضحاک بن قیس کی بڑی بہن تھیں، صاحب جمال بڑی عاقلہ سمجھی جاتی تھیں حضرت عمر بن خطابؓ کی شہادت کے موقع پر اصحاب شوریٰ کا اجتماع ان ہی کے گھر پر ہوا تھا ان کی شادی حضرت خالد بن ولیدؓ کے چچازاد بھائی ابوعمرو بن حفص سے ہوئی تھی ان کے شوہر ابو عمرو نے پہلے ان کو دو طلاق دی تھی پھر جب حضرت علیؓ کے ساتھ یمن بھیجے گئے تو انھوں نے یمن سے باقی ماندہ تیسری طلاق بھی ان کو بھیج دی اور گھر والوں کو حکم دیا کہ کچھ کھجور و کچھ جو نفقہ کیلئے دیدیں لیکن فاطمہ نے مزید کا مطالبہ کیا اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے نہ نفقہ ہے نہ سکونت اور تو ام شریک کے گھر جا کر عدت گذار پھر بعد میں حکم دیا کہ ام شریک کے گھر بکثرت لوگوں کی آمد و رفت ہے تو حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کے گھر عدت گذار کہ وہ نابینا ہیں عدت گذر جانے پر مجھ کو اطلاع دو چنانچہ عدت گذرنے پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے دو صاحبوں نے نکاح کا پیغام دیا ہے مگر حضور ﷺ نے فرمایا تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے چنانچہ اسامہ بن زید سے نکاح ہو گیا۔

اس حدیث پر کلام کیلئے عمدۃ القاری وغیرہ دیکھئے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ کیلئے ایام عدت میں نہ نفقہ ہے نہ سکنی! سیدنا عمر فاروقؓ نے صحابہ کے مجمع عام میں فرمایا **لا ندع كتاب ربنا وسنة نبينا لقول امرأة دهمت او نسيت الخ** (عمدہ)

یعنی ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے کہنے سے نہیں چھوڑیں گے جسے وہم ہوا یا بھول گئی ہو بہرحال سیدنا عمر فاروقؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ امام اعظم ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ وغیرہ کے نزدیک مطلقہ رجعیہ ہو یا مبتوتہ ایام عدت میں سکنی و نفقہ کا حق ہے۔ واللہ اعلم

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ

اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا -، اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ وَاْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ اُخْرٰى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا. (سورۂ طلاق)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے (زمانہ عدت میں) انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کھلی بے حیائی (بدکاری) کا ارتکاب کریں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کے حدود سے آگے بڑھے گا تو بے شک اس نے اپنے اوپر خود ظلم کیا (کہ گنہگار ہوکر اللہ کے یہاں سزا کا مستوجب ہوا) تم نہیں جانتے شاید اللہ اس (طلاق) کے بعد (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کردے (کہ دونوں میں صلح ہو جائے)۔

اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ الآية: ان مطلقات کو (زمانہ عدت میں) رہنے کے واسطے گھر دو جہاں تم خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ پہنچاؤ (یعنی ستاؤ نہیں کہ وہ تنگ آکر نکلنے پر مجبور ہو جائیں) اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دیتے رہو یہاں تک کہ ان کا وضع حمل ہو جائے (یہ امر متفق علیہ ہے کہ مطلقہ خواہ رجعیہ ہو یا مبتوتہ اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک اس کی سکونت اور اس کے نفقہ کا ذمہ دار شوہر ہے چونکہ حمل کی مدت کبھی بہت طویل ہو جاتی ہے اس لئے اس کو خصوصیت سے بتلا دیا کہ خواہ کتنی ہی طویل ہو وضع حمل تک نفقہ دینا ہوگا یہ نہیں کہ مثلاً تین مہینے نفقہ دے کر بند کرلو)

فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ: پھر اگر وہ تمہارے لئے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور دستور کے مطابق آپس میں (اجرت کے معاملہ میں) مشورہ کرلو اور اگر تم نے آپس میں ضد کی (اجرت طے کرنے میں ایک دوسرے کو تنگ کیا) تو بچے کو کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی، وسعت والا (خوشحال آدمی) اپنی وسعت کے مطابق نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ نے جس کو جتنا دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلف نہیں کرتا بعید نہیں کہ اللہ تنگدستی کے بعد آسانی (فراخ دستی) عطا فرمادے۔

۴۹۶۴ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا اِلٰى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَوَمَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ

بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ﴾

ترجمہ | یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے انھوں نے (یحییٰ بن سعید انصاری نے) قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے سنا وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی (عمرہ) کو طلاق دیدی تو (عمرہ کے والد) عبدالرحمٰن عمرہ کو (شوہر کے گھر سے) اپنے گھر لے آئے (عدت کے ایام گذرنے سے پہلے) یہ خبر سن کر ام المومنین عائشہؓ نے (عمرہ کے چچا) مروان بن حکم کو پیغام بھیجا اور وہ (مروان) اس وقت مدینہ کا امیر تھا اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر (جہاں اسے طلاق ہوئی ہے) واپس لوٹا دو، اب سلیمان بن یسار کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کو مروان نے یہ جواب دیا کہ عبدالرحمٰن بن حکم (لڑکی کا والد) مجھ پر غالب رہا (میری بات نہیں مانتا) اور قاسم بن محمد نے کہا کہ مروان نے یہ جواب دیا یا ام المومنین کیا آپ تک فاطمہ بنت قیس کا قصہ نہیں پہنچا ہے؟ (انھوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گذاری تھی) حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تو فاطمہ کا قصہ نہ بیان کرے تو بھی کوئی نقصان نہیں (یعنی فاطمہ کا اس گھر سے نکلنا ایک وجہ سے تھا اس لئے اس کو دلیل بنانا درست نہیں) اس پر مروان بن حکم نے کہا اگر آپ کے نزدیک فاطمہ بسبب شر ہے (کہ اس میں خاوند کے گھر والوں سے آئے دن جھگڑا رہتا فاطمہ کچھ زبان آور ولسان تھی) تو یہی شر یہاں بھی کافی ہے کہ میاں بیوی (عمرہ اور اس کے شوہر یحییٰ بن سعید) کی کشیدگی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيها بعض شيء من قصة فاطمة بنت قيس.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۰۲۔

۴۹۶۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہ (بنت قیس) کا کیا حال ہے؟ کیا خدا سے ڈرتی نہیں ہے؟ آپ کا مقصد فاطمہ کے اس قول کے بارے میں تھا کہ مطلقہ بائنہ کیلئے نہ سکنی ہے نہ نفقہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۰۲۔

۴۹۶۶ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

اَبِیهِ عابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ العَیْبِ وقالتْ اِنَّ فاطِمَةَ کانَتْ فِی مَکانٍ وَحْشٍ فَخِیفَ عَلٰی نَاحِیَتِهَا فلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَها النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا آپ نے فلانہ (عمرہ) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھا کہ اس کے شوہر نے اس کو طلاق بائنہ دیدی تو وہ (عدت کے اندر ہی وہاں سے) نکل آئیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس نے برا کیا، عروہ نے کہا کیا آپ نے فاطمہ کا قول نہیں سنا حضرت عائشہؓ نے فرمایا فاطمہ کیلئے اس حدیث کو بیان کرنے میں کوئی خیر نہیں (یعنی اس حدیث کو بیان کرنا اچھا نہیں کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس سے عدت کے اندر نکل جانا جائز سمجھیں گے حالانکہ یہ خاص اجازت فاطمہ کیلئے تھی)

اور عبدالرحمن بن ابی الزناد نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس پر بڑا عیب لگایا (اپنی شدید ناگواری کا اظہار فرمایا کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی پھرتی ہیں) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہ (طلاق کے وقت) ایک اجاڑ مکان میں رہتی تھیں خوف ہوا اطراف سے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس کو نقل مکانی کی اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر فی حدیث عائشةؓ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۰۲۔

﴿بابُ الْمُطَلَّقَةِ اِذَا خُشِیَ عَلَیْهَا فی مَسْکَنِ زَوْجِهَا .....﴾ [۲۸۲۹]

.... اَنْ یُقْتَحَمَ عَلَیْهَا اَوْ تَبْذُوَ عَلٰی اَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ.

مطلقہ عورت جب اپنے شوہر کے گھر (ایام عدت) میں رہنے سے شوہر کے اچانک اندر آ جانے

..... یا چور وغیرہ کے ہجوم سے ڈرے یا خود مطلقہ عورت گھر والوں سے بدزبانی کرے (کہ آئے دن جھگڑے ہوں تو عدت کے اندر وہاں سے اٹھ جانا درست ہے)۔

۴۹۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قال اَخْبَرَنا عَبْدُ اللّٰه قال اَخْبَرنا ابنُ جُرَیْجٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَنْکَرَتْ ذٰلِك علٰی فاطِمَةَ.﴾

ترجمہ | عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کے قول (کہ مطلقہ بائنہ کیلئے نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ) کا انکار کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | حدیث الباب کی مطابقت ترجمۃ الباب سے بظاہر نہیں ہے مگر امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے موافق

دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ تیری زبان نے تجھ کو نکلوایا۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا، ص: ۸۰۲۔

﴿ باب ۲۸۳۰ قولِ اللّٰہ تعالٰی: وَلَایَحِلّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ... ﴾
... اللّٰهُ فِي اَرْحَامِهِنَّ مِنَ الحَيْضِ وَالْحَمْلِ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور عورتوں کیلئے جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے
حیض ہو یا حمل وہ چھپا رکھیں۔

تشریح | جب مرد نے عورت کو طلاق دی تو ابھی اس عورت کو کسی دوسرے سے نکاح جائز نہیں جب تک تین حیض پورے نہ ہو جائیں تا کہ حمل ہو تو معلوم ہو جائے اور کسی کی اولاد کسی کو نہ مل جائے اس لئے عورت پر فرض ہے کہ جو ان کے پیٹ میں ہو اس کو ظاہر کر دیں خواہ حمل ہو یا حیض آتا ہو اور اس مدت کو عدت کہتے ہیں۔

فائدہ: معلوم کرنا چاہئے کہ یہاں مطلقات سے خاص وہ عورتیں مراد ہیں کہ ان کے نکاح کے بعد خاوند کو صحبت یا خلوت شرعیہ کی نوبت آچکی ہو اور ان عورتوں کو حیض بھی آتا ہو اور آزاد بھی ہوں کسی کی لونڈی نہ ہوں کیونکہ جس عورت سے صحبت یا خلوت کی نوبت نہ آئے اس کے اوپر طلاق کے بعد عدت بالکل نہیں۔ اور جس عورت کو حیض نہ آئے مثلاً صغیر سن ہے یا بہت بوڑھی ہو گئی یا اس کو حمل ہے تو پہلی دونوں صورتوں میں اس کی عدت تین مہینے ہیں اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

۴۹۶۸ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَّنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً فَقَالَ لَهَا عَقْرٰى اَوْ حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) کوچ کا ارادہ فرمایا تو دیکھا کہ ام المومنین حضرت صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا عقریٰ (بدنصیب) او حلقیٰ (سرمنڈی) معلوم ہوتا ہے کہ تو ہمیں روک دے گی؟ کیا تو نے قربانی کے دن (دسویں تاریخ) طواف زیارت کیا تھا؟ انھوں نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا پھر چل کوچ کر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ان فيه شاهد التصديق النساء فيما يدعينه من الحيض

الاترى انه لم يمتحن صفية فى قولها ولا اكذبها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۲، ومرّ الحديث ص۲۱۲، وص۲۳۷، وص۲۳۸ ويأتى ص۹۰۹۔

تشریح یہاں شک راوی کے ساتھ عقریٰ او حلقی ہے لیکن کتاب الحج میں، ص:۲۳۷ وص:۲۳۸ کہیں بھی او شک کا نہیں ہے۔

مقصد وتشریح کے لئے نصر الباری پنجم، ص:۳۷۰ ملاحظہ فرمایئے۔

باب ۲۸۳۱ وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِى العِدَّةِ

وَكَيفَ يُرَاجِعُ المَرْأَةَ اِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ.

اور عورتوں کے شوہر عدت کے اندر انہیں واپس لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں

(اور اس بات کا بیان کہ جب شوہر نے ایک یا دو طلاق دی ہو تو اس بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا)

۴۹۶۹ حَدَّثَنَا محمَّدٌ قال اَخبَرَنا عبدُ الوَهَّابِ قال حدَّثَنا يُونُسُ عنِ الحَسَنِ قال زَوَّجَ مَعْقِلٌ اُختَه فطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ح وحَدَّثَنِي محمَّدُ بْنُ المُثَنّٰى قال حدَّثَنا عبدُ الاَعْلٰى قال حدَّثَنا سَعِيدٌ عن قَتَادَةَ قال حدَّثَنا الحَسَنُ اَنَّ مَعْقِلَ بنَ يَسَارٍ كانَتْ اُخْتُهُ تَحتَ رَجُلٍ فطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلّٰى عَنها حتّى انقَضَتْ عِدَّتُها ثمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِن ذٰلِكَ اَنَفًا فقال خَلّٰى عَنْهَا وهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثمَّ يَخْطُبُهَا فحالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَها فاَنْزَلَ اللّٰه تعالىٰ: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجلَهُنَّ فَلا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الى آخر الآية فدَعَاهُ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَقَرَاَ عَلَيْهِ فتَرَكَ الحَمِيَّةَ وَاسْتَرَادَ لِاَمْرِ اللّٰه.

ترجمہ امام حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ حضرت مَعقِل بن یسارؓ نے اپنی بہن (جُمیلہ) کا نکاح ایک صاحب سے کر دیا پھر ان صاحب نے اس کو ایک طلاق (رجعی دیدی) دوسری سند:

امام حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ حضرت معقل بن یسارؓ کی ایک بہن ایک صاحب کے نکاح میں تھی پھر ان صاحب نے اس کو طلاق (رجعی) دیدی اور اس (مطلقہ) سے الگ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو گئی اس کے بعد اسی صاحب (سابق شوہر) نے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت معقلؓ کو بڑی غیرت آئی اور غصہ ہو کر نکاح کا پیغام منظور نہیں کیا اور کہا اس سے الگ رہا (جب عدت گذار رہی تھی) درانحالیکہ وہ اس پر قادر تھا (چاہتا تو رجعت کر سکتا تھا) اب نکاح کا پیغام دیتا ہے چنانچہ آپؓ ان صاحب اور بہن کے درمیان حائل ہو گئے (یعنی انکار کر دیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذا

طلقتم النساء الآية (سورہ بقرہ) جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ چکیں تو تم (اے ولی) انہیں نکاح کرنے سے مت روکو الی آخرہ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے معقلؓ کو بلایا اور ان کو آیت پڑھ کر سنائی تو معقلؓ نے ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کو مان لیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ثم خلّى عنها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۲تا۸۰۳، ومرّ الحديث ص۶۴۹، وص۶۷۰۔

۴۹۷۰ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدَّثنا اللَّيْثُ عن نافعٍ اَنَّ ابن عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ طَلَّقَ امْرَأتَه وَهِي حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فَاَمَرَهُ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حتى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَه حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حتى تَطْهُرَ مِن حَيْضِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَها فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرَ مِن قَبْلِ اَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عبدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عن ذٰلِك قال لِاَحَدِهِمْ اِنْ كُنتَ طَلَّقْتَها ثَلاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حتى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عنِ اللَّيْثِ قال حدَّثَنِي نَافِعٌ قال ابنُ عُمَرَ لَو طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَمَرَنِي بِهٰذَا﴾

ترجمہ | نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ رجعت کرلیں پھر عورت کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو پھر شوہر ہی کے پاس دوسرا حیض آئے پھر اس کو مہلت دے یہاں تک کہ دوسرے حیض سے بھی پاک ہو اب اگر طلاق دینا چاہے تو اس طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدے اور یہی طہر کا زمانہ اس کی عدت کا وقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اگر اس (مطلقہ ثلاثہ) کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے اگر تو نے عورت کو تین طلاقیں دیدی ہیں تو اب وہ عورت تم پر حرام ہوگئی یہاں تک کہ تیرے علاوہ وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے (اور وہ صحبت کرے پھر طلاق دے) اور غیر قتیبہ (ابوالجہم) نے اس حدیث میں لیث سے یہ اضافہ کیا ہے انھوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ کو اس (رجعت) کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانى من الترجمة فى قوله فامره رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ان يراجعها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۳، ومرّ الحديث ص۷۲۹،ص۷۹۰،ص۷۹۱ وياتى ص۱۰۶۰۔

﴿باب مُراجَعَةِ الحَائِضِ﴾ ۲۸۳۲

حیض والی عورت سے رجعت کرنا (اذا طلقت طلاقا غیر بائن)

۴۹۷۱ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قال حدَّثنا يَزِيْدُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ قال حَدَّثَنا محمَّد بنُ سِيْرِيْنَ قال حدَّثَني يُونُس بنُ جُبَيْرٍ قال سَأَلْتُ ابنَ عُمَرَ فقال طَلَّقَ ابنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وهِيَ حائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقُ مِن قُبُلِ عِدَّتِهَا قلتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قال اَرَأَيْتَ اِن عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ﴾

ترجمہ | یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا (کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو کیسا؟) تو فرمایا کہ ابن عمر نے (یعنی میں نے) اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی تو حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا (فیه حذف تقدیره فسالت ابی عمر عن ذلك فسال عمر النبی صلی الله علیه وسلم) (عمدہ) تو آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ ابن عمر اپنی بیوی سے رجعت کرلے پھر طلاق دے اس کی عدت سے پہلے (یعنی طہر کی حالت میں طلاق دے) میں نے پوچھا اس طلاق کا شمار ہوگا؟ انھوں نے فرمایا بتلاؤ اگر طلاق دینے والا احکام شرع کے بجالانے سے عاجز ہو یا احمق بیوقوف ہو تو کیا علاج (یعنی طلاق کا شمار ہوگا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة . والحديث هنا ص ۸۰۳۔

﴿باب تُحِدُّ المُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وعَشْرًا﴾ ۲۸۳۳

جس عورت کا شوہر مرجائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی

احداد: جس کا شوہر مرجائے عدت کے زمانے میں۔ احداد یعنی سوگ منانا واجب ہے۔

یہی ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا مذہب ہے یعنی زیب وزینت رنگین لباس، زیور کسی طرح کا خواہ سونے کا ہو یا چاندی کا جائز نہیں۔ بلا عذر سرمہ بھی ناجائز ہے۔ فقہ کا مطالعہ کیجئے۔

وقال الزُّهْرِيّ لا اَرٰى اَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ المُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيْبَ لِاَنَّ عَلَيْهَا العِدَّةَ.

ترجمہ | امام زہریؒ نے کہا میں جائز نہیں جانتا جس بچی کے شوہر کی وفات ہوگئی ہو وہ خوشبو کے قریب جائے کیونکہ اس پر عدت ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر نابالغ لڑکی کا شوہر مرجائے تو وہ بھی سوگ کرے خوشبو نہ لگائے)۔

۴۹۷۲﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنا مَالِكٌ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى بَكْرِ بنِ محمّدِ بنِ عَمْرِو بنِ حَزْمٍ عن حُمَيْد بنِ نافِعٍ عن زَيْنَبَ ابنة اَبِى سَلَمَةَ انّها اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الاَحَادِيثَ الثَّلاثَةَ قالتْ زَيْنَبُ دَخَلتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم حِيْنَ تُوُفِّى اَبُوهَا اَبُو سُفْيَانَ بنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثمّ مَسَّتْ بِعَارِضَيهَا ثم قالتْ وَاللّٰهِ مَالِى بالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يقول لايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَومِ الآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فوقَ ثَلاثِ لَيالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قالتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قالتْ اَمَا وَاللّٰهِ مالى بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّى سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ عَلَى المِنْبَرِ لايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَومِ الآخِرِ اَنْ تُحِدَّ على مَيِّتٍ فوقَ ثَلاثِ لَيالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرا قالتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تقولُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالتْ يَارسولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِى تُوُفِّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَقدِاشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحَلُهَا فقالَ رَسولُ اللّٰه ﷺ لا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يقولُ لَاثمّ قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرا وَقَدْ كانَتْ اِحْدَاكُنَّ فى الجَاهِلِيَّةِ تَرْمِى بِالبَعْرَةِ عَلٰى رَاسِ الحَوْلِ قال حُمَيدٌ فقلتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرمِى بِالبَعْرَةِ على رَاسِ الحَوْلِ قالَتْ زَيْنَبُ كانَتِ المَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّى عَنها زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حتى تَمُرَّ لَهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَو طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَيءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرمِى بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِن طِيبٍ اَوْ غَيرِهِ سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ قال تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا﴾

ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے انھوں نے یہ تین حدیثیں بیان کیں: (۱) حضرت زینب نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہؓ کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا حضرت ام حبیبہؓ نے (چوتھے دن) ایک خوشبو منگوائی جس میں خلوق قسم کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش تھی اور اس خلوق سے ایک چھوکری کو لگائی پھر اپنے رخساروں پر لگایا پھر فرمایا واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کسی ایسی عورت کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ کسی میت

پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن کا ہے (دوسری حدیث یہ کہ) حضرت زینب نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کے پاس اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا پھر انھوں نے خوشبو منگائی اور استعمال کر کے کہنے لگی سن لو خدا کی قسم (میں بیوہ ہوں) مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کسی عورت کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کیلئے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے (تیسری حدیث) زینب بنت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے (اپنی والدہ ام المومنین) ام سلمہؓ سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اسکی آنکھوں میں تکلیف ہے (اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں) کیا میں اسے سرمہ لگا سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ (دو تین مرتبہ پوچھا) آپ ﷺ نے ہر مرتبہ فرمایا نہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شرعی عدت چار مہینے دس دن ہی ہیں اور تم عورتیں زمانہ جاہلیت میں (شوہر کے مرنے پر) سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی تھیں۔ حمید بن نافع (راوی) نے بیان کیا کہ میں نے زینب سے پوچھا سال بھر پر مینگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے؟ تو زینب نے کہا (جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا) جب کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جاتی تو وہ ایک جھونپڑے (تنگ مکان) میں داخل ہوتی اور بدترین کپڑے پہنتی اور خوشبو نہیں استعمال کرتی یہاں تک کہ اس پر پورا سال گذر جاتا پھر کوئی جانور گدھا یا بکری یا پرندہ اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عورت اس جانور سے اپنی شرمگاہ رگڑتی تو اکثر یہ جانور مر جاتا پھر وہ عورت باہر آتی تو اسے اونٹ کی مینگنی دی جاتی تو عورت اسے پھینک دیتی اس کے بعد وہ عورت خوشبو وغیرہ جو چاہتی استعمال کرتی۔ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ تفتض کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا اس جانور سے اپنا بدن رگڑتی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۳ تا ۸۰۴، ومرّ الحديث ص۱۷۰، ص۱۷۱۔

تشریح مقصد باب کے تحت گذر چکا ہے۔

۲۸۳۴

﴿بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ﴾

سوگ والی عورت کیلئے سرمہ کا بیان

۴۹۷۳﴿حَدَّثَنَا اٰدَمُ بنُ اَبِي اِيَاسٍ قال حَدَّثَنا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنا حُمَيْدُ بنُ نافِعٍ عن زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عن اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوا علٰى عَيْنَيْهَا فَاَتَوا رَسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فَاسْتَاْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فقال لَاتَكْتَحِلْ قد كانَتْ اِحْدَاكُنَّ

تَمكُثُ فی شَرِّ اَحلاسِهَا اَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَولٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فلا حتى تَمضِيَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِی سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عن اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله عليه وسلم قال لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوقَ ثَلاثَةِ اَيَامٍ اِلاَّ عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وعَشْرًا﴾

ترجمہ | حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا (اس کے بعد اس کی آنکھ میں درد ہوا) تو اس کے گھر والے ڈرے کہ اندھی نہ ہوجائے چنانچہ گھر والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے فرمایا (زمانہ عدت میں) سرمہ نہ لگاؤ (زمانہ جاہلیت میں) عورت سال بھر بدترین کپڑے میں یا (شک راوی) بدترین گھر میں رہتی تھی جب اس طرح ایک سال پورا ہوجاتا تو اس وقت مینگنی پھینکتی جب سامنے سے کتا گذرتا (اگر کتے کے نکلنے میں دیر ہوتی تو بدنصیب ٹھہری رہتی کتے کے گذرنے پر مینگنی پھینکتی پھر باہر نکلتی) دیکھو سرمہ نہ لگاؤ یہاں تک کہ عدت کے چار مہینے دس دن گذر جائیں حمید بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے سنا وہ ام المومنین ام حبیبہؓ سے نقل کرتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس کیلئے چار مہینے دس دن ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۴، ومرّ الحديث ص:۱۷۰تا۱۷۱ ويأتی ص۸۵۰۔

۴۹۷۴﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا بِشْرٌ قال حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عن محمدِ بنِ سِيرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا اَنْ نُحِدَّ اَكْثَرَ مِنْ ثَلاثٍ اِلاَّ بِزَوْجٍ﴾

ترجمہ | محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے کہ ام عطیہؓ (نسیبہ انصاری) نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں۔ (الا بزوج ای بسبب زوج).

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۰۴۔

﴿بابُ القُسْطِ لِلْحَادَّةِ عندَ الطُّهْرِ﴾ ۲۸۳۵

سوگ والی عورت کیلئے حیض سے پاک ہوتے وقت عود کا استعمال

۴۹۷۵﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن حَفْصَةَ عن اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰی اَنْ نُحِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاثٍ اِلاَّ عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

وَعَشْرا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَطِيْبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوبَ عَصْبٍ وقد رُخِصَ لَنا عندَ الطُّهرِ إِذَا اغتَسَلَتْ إِحْدَانا مِن مَحِيْضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِن كُسْتِ ظَفَارٍ وَكُنَّا نُنهى عن اتِّباعِ الجَنائِزِ قال أبوعبدِ الله كِلاهُمَا يُقالُ الْكُسْتُ وَالقُسْطُ وَالكافُورُ والقَافُورُ﴾

ترجمہ | حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ ہمیں منع کیا جاتا تھا کہ ہم کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں مگر شوہر (کی موت) پر چار مہینے دس دن تک (سوگ کرنے کا حکم تھا) اور یہ حکم تھا کہ سوگ کے دنوں میں نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنیں مگر ثوب عصب (جس کا دھاگہ بننے سے پہلے رنگا گیا ہو) اور ہمیں حیض سے پاک ہوتے وقت اجازت تھی کہ جب حیض کا غسل کرے تو تھوڑا کست الاظفار استعمال کرلے اور ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے بھی منع کردیا گیا تھا۔

قال ابوعبد اللہ: امام بخاریؒ نے کہا کست اور قسط دونوں کہا جاتا ہے (عود کو) جیسے کافور کو قافور بھی کہتے ہیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "من كست" لانه القسط.

تشریح | مفصل تشریح وتحقیق الفاظ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوئم، ص: ۲۸۰۔

﴿بابٌ تَلْبَسُ الحَادَّةُ ثِيَابَ العَصْبِ﴾ ۲۸۳۶

سوگ والی عورت یمن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے

۴۹۷۶ ﴿حَدَّثَنَا الفَضْلُ بنُ دُكَيْنٍ قال حدَّثنا عبدُ السَّلامِ بنُ حَرْبٍ عن هشامٍ عن حَفْصَةَ عن أُمِّ عَطِيَّةَ قالتْ قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ أنْ تُحِدَّ فوقَ ثَلاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَاتَكْتَحِلُ ولاتَلْبَسُ ثَوبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوبَ عَصْبٍ وقال الانصارِيُّ حدَّثنا هِشَامٌ قال حَدَّثَتنا حَفْصَةُ قالتْ حَدَّثَتنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَلا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِن قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ﴾

ترجمہ | حضرت ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے جائز نہیں کہ شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے اور سوگ والی عورت سرمہ نہ لگائے اور نہ رنگین کپڑا پہنے سوائے ثوب عصب کے (یعنی اس کپڑے کی اجازت ہے جس کا سوت بننے سے پہلے رنگا گیا ہو)

وقال الانصاری الخ: اور امام بخاریؒ کے شیخ محمد بن عبد اللہ بن المثنی نے کہا ہم سے ہشام (ابن حسان القردوسی

بضم القاف وسکون الراء) نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سے حفصہ بنت سیرین نے بیان کیا کہا مجھ سے امّ عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کسی میت پر شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے اور فرمایا سوگ میں خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہوتے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود قسط اور نعام اظفار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "الا ثوب عصب"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۴، باقی مواضع اور تشریح کیلئے دیکھئے جلد دوم، ص: ۲۸۰۔

اس کپڑے کو ثوب عصب اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے پھر بندھن کھول دیتے ہیں تو بندھا ہوا مقام سفید رہتا ہے باقی رنگین ہو جاتا ہے۔ یعنی دھاری دار کپڑا۔ واللہ اعلم

ولعل البخاري اخذ هٰذا عنه مذاكرة فلهذا لم يرو عنه بصيغة التحديث (عمدہ)

۲۸۳۷ باب وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ...

... يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ الى آخر الآية.

اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں (مر جائیں) اور چھوڑ جائیں بیویاں

تو وہ بیویاں اپنے آپ کو (نکاح وغیرہ سے) روکے رکھیں چار مہینے اور دس دن الی آخر الآیۃ۔

جس عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے یعنی بیوہ کی عدت کا اس آیت میں بیان ہے۔ اس کی پوری تفصیل کیلئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر، ص: ۹۷ کا مطالعہ کیجئے "بیوہ کی عدت"

۴۹۷۷ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ عَن مُجَاهِدٍ "وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا" قال كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَاَنْزَلَ اللّٰه "وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي اَنْفُسِهِنَّ مِن مَعْرُوْفٍ" قال جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَصِيَّةً اِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَن مُجَاهِدٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللّٰهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتْ اِعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَاِنْ

شَاءَ تْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُم فِيْمَا فَعَلْنَ فِي اَنْفُسِهِنَّ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَ تْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا﴾

ترجمہ مجاہدؒ سے روایت ہے اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں کے متعلق فرمایا کہ یہ عدت جو شوہر کے گھر والوں کے پاس گذارتی تھی واجب تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان پر اپنی بیویوں کے واسطے وصیت لازم ہے (یعنی آثار موت و احتضار موت کے وقت) کہ اپنی بیویوں کیلئے پورے سال بھر کے نفقہ و سکنی کیلئے وصیت کر جائیں کہ نہ نکالیں لیکن اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارے میں جسے وہ (بیویاں) اپنے بارے میں شرافت کے ساتھ کریں۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت یعنی بیوی کیلئے سات مہینے اور بیس راتیں وصیت کے قرار دیئے۔ (مطلب یہ ہے کہ سال بھر کی وصیت جو لازم تھی اس میں سے چار مہینے دس دن تو اصل عدت ہے جو اسلام نے وفات زوج کی مقرر کی ہے باقی سال کو پورا کرنے کیلئے سات مہینے بیس دن تک شوہر کے گھر مزید رہنے کا حق دیا گیا کہ دونوں کا مجموعہ بارہ مہینے ہو جائیں اور یہ اسلئے دیا گیا کہ بیوی کا کوئی حصہ میراث میں مقرر نہیں ہوا تھا اسی وجہ سے سال بھر تک سسرال میں رہنے کا حق حاصل ہے کہ شوہر کے ترکہ سے نان نفقہ بھی دیا جائے اور رہنے کیلئے مکان بھی پھر جب میراث کا حکم نازل ہو گیا یعنی رُبع اور ثمن تو وصیت کا حکم منسوخ ہو گیا)۔

ان شاء ت سكنت في وصيتها و ان شاء ت خرجت الخ: یعنی اگر عورت چاہے (مذکورہ عدت وفات کے بعد) تو وصیت کے مطابق سسرال میں ٹھہرے اور اگر چاہے تو چلی جائے اور یہی مراد ہے غیر اخراج سے پس اگر عورت چلی جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں پس عدت (کے ایام) تو وہی ہیں جنہیں گذارنا اس پر واجب ہے (یعنی چار مہینے دس یوم) شبل کا بیان ہے کہ ابن ابی نجیح نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا۔

وقال عطاء قال ابن عباس: اور عطار بن ابی رباح نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت یعنی اربعة اشهر وعشرا کی آیت نے صرف شوہر کے گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا جس کا ذکر متاعا الی الحول غیر اخراج میں ہے اب عدت گذار سکتی ہے جہاں چاہے؟ (سسرال میں یا میکے میں) ارشاد الٰہی غیر اخراج کی وجہ سے (یعنی گھر سے نکالی نہ جائیں) لیکن اگر خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں۔

قال عطاء ان شاء ت الخ: عطار نے کہا اگر عورت چاہے (یعنی عورت کو اختیار ہے) اگر چاہے تو شوہر کے گھر میں عدت گذارے جیسے اس نے وصیت کی ہو وصیت کے مطابق قیام کرے اور اگر چاہے تو شوہر کے گھر سے نکل کر عدت گذارے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے تم پر کوئی گناہ نہیں جیسے وہ بیویاں اپنے بارے میں کریں۔ عطار نے بیان کیا پھر میراث کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکنی کا حکم منسوخ کر دیا یعنی خواہ مخواہ خاوند کے یہاں ضروری نہیں عورت جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے اب اس کیلئے سکونت ضروری نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۴، ومرّ الحديث فی التفسیر ص۶۵۰۔

۴۹۷۸ ﴿حدَّثَنا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ عن سُفْيَانَ عن عبدِ اللهِ بنِ أبِي بَكْرِ بنِ عَمرِو بنِ حَزْمٍ قال حدَّثَنِي حُمَيْدُ بنُ نافِعٍ عن زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عن أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وقالَتْ مالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول لايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وعَشْرًا﴾

ترجمہ | ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ جب ان کے والد کی وفات کی خبر آئی تو آپ نے خوشبو منگائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر لگائی اور فرمانے لگیں مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس کیلئے چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ما يتعلق بالمعتدة و الترجمة فی العدة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۴، ومر ص۱۷۰، ص۱۷۱، وص۸۰۳۔

۲۸۳۸
﴿بابُ مَهْرِ البَغِيِّ وَالنِّكاحِ الفَاسِدِ﴾

وقال الحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وهو لا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَها مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قال بَعْدُ يُعْطِيهَا صَدَاقَهَا.

زانیہ (رنڈی) اور نکاح فاسد کا مہر

اور امام حسن بصریؒ نے کہا اگر لاعلمی میں کوئی شخص کسی محرم (جس سے نکاح حرام ہے) سے نکاح کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی اور تفریق سے قبل عورت نے جو کچھ لیا ہے وہ اس کا ہے پھر بعد میں حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس کو اس کا مہر دے۔

۴۹۷۹ ﴿حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللهِ قال حدَّثَنا سُفْيَانُ عنِ الزُّهْرِيِّ عن أَبِي بَكْرِ بنِ عبدِالرَّحمٰنِ عن أَبِي مَسْعُودٍ قال نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عن ثَمَنِ الكَلْبِ وَحُلْوانِ الكَاهِنِ ومَهْرِ البَغِيِّ﴾

ترجمہ | حضرت ابومسعود (عقبہ بن عمرو الانصاری البدریؓ) نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور کاہن کی

اجرت اور زانیہ کی مہر یعنی فیس سے منع فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۵، ومرّ الحديث ص ۲۹۸،ص۳۰۵ ویاتی ص ۸۵۷۔

۴۹۸۰ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنا شُعْبَةُ قال حدَّثَنا عَونُ بنُ اَبِي جُحَيْفَةَ عن اَبِيهِ قال لَعَنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبوا ومُوكِلَهُ وَنَهٰى عن ثَمَنِ الكَلْبِ وَكَسْبِ البَغِيِّ وَلَعَنَ المُصَوِّرِيْنَ﴾

ترجمہ حضرت ابو جحیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے گودنے والی اور گدانے والی عورت پر اور سود خور پر اور سود کھلانے والے پر لعنت کی اور کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۵۔

۴۹۸۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ الجَعْدِ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن محمَّدِ بنِ جُحَادَةَ عن اَبِي حَازِمٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عن كَسْبِ الإِمَاءِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لونڈیوں کی حرام کی کمائی سے (مثلاً زنا کرا کر) منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المراد بكسب الدماء هو ما ياخذنه على الزنا فيدخل فى مهر البغى.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۵، ومرّ الحديث ص۳۰۵۔

تشریح ثمن الکلب وغیرہ پر مفصل تشریح مع اختلاف ودلائل کیلئے دیکھئے جلد ۶، ص:۳۶

۲۸۳۹ ﴿بابُ المَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا﴾

وَكَيْفَ الدُّخولُ اَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخولِ والمَسِيْسِ.

اس عورت کا مہر جس سے صحبت کی گئی ہو (اس کا پورا مہر واجب ہوگا)

اور صحبت کی کیا صورت ہوگی؟ یا دخول اور مساس (چھونے) سے پہلے طلاق دے دی ہو اس کا حکم۔

مختصر تشریح جماع کرنا یا خلوت صحیحہ یعنی میاں بیوی تنہائی میں جمع ہو کر دروازہ بند کر لے اور مرد و عورت میں جماع سے مانع کوئی چیز جیسے مرض، حیض روزہ وغیرہ نہ ہو تو پورا مہر واجب ہوگا۔ حنفیہ وحنابلہ کا یہی مذہب ہے۔ عند الشوافع خلوت جماع کے حکم میں نہیں صرف جماع سے پورا مہر واجب ہوگا۔

۴۹۸۲ ﴿حدثنا عَمْرو بنُ زُرارَةَ قال اَخبَرنا اِسمَاعِيلُ عن اَيُّوبَ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ قال قُلتُ لِابنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امرَأَتَهُ فقال فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بَينَ اَخَوَي بَنِي العَجلانِ وقال اَللّٰهُ يَعلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَل مِنكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فقال اَللّٰهُ يَعلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَل مِنكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَينَهُمَا قال اَيُّوبُ فقال لِي عَمْرُو بنُ دِينَارٍ فِي الحَدِيثِ شَيْءٌ لا اَرَاكَ تُحَدِّثُه قال قال الرَّجُلُ مَالِي قال لا مالَ لَكَ اِن كُنتَ صَادِقًا فَقَد دَخَلتَ بِهَا وَاِن كُنتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبعَدُ مِنكَ﴾

ترجمہ | سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی ہو؟ انھوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے کوئی (جو جھوٹا ہے) توبہ کرے گا؟ لیکن دونوں نے توبہ سے انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے (جو جھوٹا ہے) توبہ کرے گا لیکن دونوں نے توبہ یعنی رجوع کرنے سے انکار کردیا آخر آپ ﷺ نے ان دونوں میں تفریق کردی، ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے ایک بات حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ ہے کہ مرد نے کہا اب میرا مال؟ (یعنی مہر مجھ کو واپس کرادیجئے) آپ ﷺ نے فرمایا اب تیرا مال تجھ کو کیونکر واپس ملے گا اگر تو سچا ہے (عورت نے بدکاری کی ہے) تو تم اس (اپنی بیوی) سے صحبت کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فقد دخلت بها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۵، ومرّ الحديث ص۸۰۰، ص۸۰۱۔

۲۸۴۰ ﴿بَابُ المُتعَةِ لِلَّتِي لَم يُفرَض لَهَا﴾

لِقَولِهِ تَعَالَى: لاجُنَاحَ عَلَيكُم اِن طَلَّقتُمُ النِّسَاءَ مَالَم تَمَسُّوهُنَّ اَو تَفرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى المُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى المُقتِرِ قَدَرُه، الى قوله اِنَّ اللّٰه بِما تَعمَلُون بَصِير وقولِهِ: وَلِلمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالمَعرُوفِ حَقًّا عَلَى المُتَّقِينَ. ولَم يَذكُرِ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فى المُلاعَنَةِ مُتعَةً حتى طلّقها زَوجُهَا.

متعہ اس عورت کیلئے ہے جس کا مہر مقرر نہ ہوا ہو

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے "اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم طلاق دو درانحالیکہ ابھی تم نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا اور

نہ کوئی مہر مقرر کیا اور ان کو متعہ دو (یعنی نفع پہنچاؤ کرتہ، پائجامہ اوڑھنی سے) مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق (یعنی اپنی حیثیت کے مطابق متعہ دے دو) ان اللہ بما تعملون بصیر تک، اور ارشاد الٰہی: جن عورتوں کو طلاق ہوگئی دستور کے موافق دینا پرہیز گاروں پر واجب ہے۔ (یعنی جس عورت کا نہ مہر مقرر ہوا اور نہ شوہر نے ہاتھ لگایا تو اس کو متعہ دینا واجب ہے)

ولم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور نبی اکرم ﷺ نے لعان میں متعہ کا ذکر نہیں فرمایا یہاں تک کہ اس کا شوہر اس کو طلاق دیدے۔

۴۹۸۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدَّثَنا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال لِلْمُتَلاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لاسَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قال يا رسولَ اللّٰهِ مالِي قال لا مالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِن فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فذاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے یہاں ہوگا تم دونوں میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے تمہارے (شوہر کیلئے) اس عورت پر کوئی راستہ نہیں (کوئی تعلق باقی نہیں رہا) وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا مال (مہر میں جو میں نے دیا تھا وہ دلوایئے) آپ ﷺ نے فرمایا اب وہ تمہارا مال نہیں رہا اگر تم نے اس عورت کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | ذکر هذا الحديث الذى مضى عن قريب فى باب صداق الملاعنة تاكيدا لما قاله ولم يذكر النبى صلى الله عليه وسلم فى الملاعنة متعة لانه ليس فيه تعرض للمتعة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۰۵۔

* * *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿کتابُ النّفقاتِ﴾

ای ھذا کتاب فی بیان احکام النفقات

﴿باب ۲۸۴۱ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الاَهْلِ﴾

اہل وعیال (بیوی بچوں) پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

﴿وقولِ اللّٰه تعالیٰ: وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ العَفْوَ، الٰی قوله فی الدُّنْیا وَالآخِرَةِ. وقال الحَسَنُ اَلعفو اَلفَضْلُ﴾

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان: اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں آپ کہہ دیجئے جو فاضل بچے (یعنی جو اپنے ضروری اخراجات سے زائد ہو) اللہ تعالیٰ اسی طرح تم سے آیتیں (احکام) بیان فرماتا ہے تاکہ تم دنیا وآخرت میں فکر کرو (دنیا وآخرت کے معاملات میں سوچ لو) (سورہ بقرہ آیت: ۲۱۹) اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس آیت میں عفو سے مراد فضل ہے (جو ضروری اخراجات سے زائد ہو)

۴۹۸۴ ﴿حدَّثَنا آدَمُ بنُ اَبِی اِیاسٍ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عَدِیِّ بنِ ثابِتٍ قال سَمِعْتُ عبدَ اللّٰهِ بنَ یَزِیْدَ الاَنْصارِیَّ عن اَبِی مَسْعُودِ الاَنْصارِیِّ فقُلْتُ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقال عنِ النَّبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال اِذَا اَنْفَقَ المُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وهُوَ یَحْتَسِبُهَا کانَتْ لَهٗ صَدَقَةً﴾

ترجمہ حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومسعودؓ سے پوچھا کیا آپ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا ہاں نبی اکرم ﷺ سے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مسلمان اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر اللہ کا حکم بجالانے کی نیت سے (یعنی ثواب سمجھ کر) خرچ کرے تو یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے (یعنی صدقہ کا ثواب ملتا ہے)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۸۰۵، ومرّ الحديث ص:۱۳۰وص:۵۷۱۔

۴۹۸۵ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حدَّثنا مالِكٌ عن اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال قال اللّٰه اَنْفِقْ يَا ابنَ آدم اُنْفِقْ عَلَيْكَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (میں تجھے دیتا رہوں گا میرے خزانے میں کمی نہیں ہے)۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. والحديث هنا ص:۸۰۵۔

۴۹۸۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ قال حدَّثنا مالِكٌ عن ثَورِ بنِ زَيْدٍ عن اَبِي الغَيْثِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالمِسْكِيْنِ كَالمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰه اَوِالقَائِمِ اللَّيْلَ وَالصَّائِمِ النَّهَارَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ عورتوں اور مسکین کو کما کر کھلانے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا رات بھر عبادت کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الساعى على الارملة هو الذى يسعى لتحصيل النفقة على الارملة لازوج لها.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۸۰۵، ويأتى ص:۸۸۸، ايضاً ص:۸۸۸۔

۴۹۸۷ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ قال اَخبَرنا سُفيانُ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاهِيمَ عن عَامِرِ بنِ سَعْدٍ عن سَعدٍ قال كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعُودُنِي وَاَنَا مَرِيْضٌ بِمَكَّةَ فقُلتُ لِي مالٌ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهٖ قال لا قلتُ فالشَّطْرُ قال لا قلتُ فالثُّلُثُ قال الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي اَيْدِيهِمْ وَمَهْمَا اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَاَتِكَ ولَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے میں (حجۃ الوداع کے سال) مکہ میں بیمار تھا میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں مالدار ہوں (میرے پاس صرف ایک بیٹی ہے اس کا حصہ نکال کر) کیا میں اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا پھر نصف مال کی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا اچھا تہائی مال کی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا بس تہائی کی کر دو

اور تہائی بھی بہت ہے دیکھو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جانا بہتر ہے اس سے کہ محتاج چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جب بھی خرچ کروگے وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالوگے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ (تمہیں زندہ رکھے گا) تیرا درجہ بلند کرے گا تیری وجہ سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو فائدہ ہو اور کچھ دوسرے لوگ (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ومهما انفقت فهو لك صدقة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۶، ومرّ الحديث ص:۱۳،ص ۱۷۳،ص ۳۸۳،ص ۵۶۰، ص ۶۳۲ ويأتي ص۸۴۵وغیرہ۔

تشریح حضور اقدس ﷺ کی امید کے مطابق حضرت سعدؓ نے طویل عمر پائی حضور ﷺ کے بعد بھی زندہ رہے اور ملک عراق فتح کیا اور ایک عرصہ تک عراق کے حاکم رہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۸۴۲ ﴿بابُ وُجوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الأهْلِ وَالعِيالِ﴾

اہل وعیال (بیوی بچوں) پر خرچ واجب ہے

۴۹۸۸﴿حَدَّثَنا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدَّثَنا أَبِي قال حدَّثَنا الأَعْمَشُ قال حدَّثَنا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنا أَبُوهُرَيْرَةَ قال قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلى وَابْدَأ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ المَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي وَيقولُ العَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي ويقولُ الإبْنُ أَطْعِمْنِي إِلى مَنْ تَدَعُنِي فقالوا يا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هٰذا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال لا هٰذا مِن كِيْسِ أَبِي هُرَيْرَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا صدقہ وہ بہتر ہے جس کو دے کر صدقہ دینے والا مالدار رہے (یعنی اعتدال کے ساتھ خیرات کرے یہ نہیں کہ سارا مال خیرات کردے پھر محتاج ہو کر ہاتھ پھیلاتا رہے) اور اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا ہاتھ) نیچے کے ہاتھ (لینے والے ہاتھ سے) بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا ان سے کرو جن کے تم نگہبان ہو (یعنی پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو ان کی ضروریات سے جو فارغ ہو وہ دوسرے محتاجوں کو دو اول خویش بعدہ درویش) ورنہ عورت کہے گی مجھے کھانا دے یا تو مجھے طلاق دے اور غلام کہے گا مجھے کھانا کھلاؤ اور مجھ سے کام کراؤ اور بیٹا کہے گا مجھے کھانا دے کس کے حوالہ کرکے مجھے چھوڑتا ہے لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے

سنا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں یہ ابو ہریرہ کی سمجھ سے ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۶، ومرّ الحديث ص:۱۹۲۔

تشریح حضرت ابو ہریرہؓ کے اس قول سے "هذا من كيس ابى هريره" سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں تقول المرأة سے اخیر تک حضرت ابو ہریرہؓ کا اجتہاد ہے جس کو حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث مرفوع وابدا بمن تعول سے استنباط کیا ہے یعنی پہلے ان پر خرچ کرو جو تمہارے عیال میں ہیں اور ظاہر ہے کہ اس میں بیوی بچے داخل ہیں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے استنباط کیا کہ اگر اہل وعیال کو نفقہ نہ دوگے تو بیوی وہ کہے گی غلام وہ کہے گا وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ استنباط درست ہے چونکہ حدیث میں وابدأ امر کا صیغہ ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اس صورت میں اتنی عبارت مدرج ہوگی اور حدیث وابدأ بمن تعول تک ہے۔

(۲) علامہ قسطلانیؒ کہتے ہیں وقال فی الكواكب الدراری الخ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے سائلین پر انکار کی راہ سے کہا کہ اگر یہ آنحضور ﷺ کا کلام نہیں ہے تو کیا میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے؟ واللہ اعلم

۴۹۸۹ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قال حدَّثَنِي اللَّيْثُ قال حدَّثَنِي عبدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن ابنِ المُسَيَّبِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كانَ عن ظَهْرِ غِنًى وابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر خیرات وہ ہے جس کو دینے سے آدمی مالدار رہے اور پہلے ان لوگوں کو دے جو تیری پرورش میں ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. والحديث هنا ص:۸۰۶۔

۲۸۴۳ ﴿بابُ حَبْسِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ علٰى اَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ العِيَالِ﴾

مرد کا اپنی بیوی بچوں کیلئے ایک سال کی خوراک کا جمع کرنا اور اہل وعیال کے اخراجات کی کیفیت

۴۹۹۰ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَلامٍ قال اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابنِ عُيَيْنَةَ قال قال لِى مَعْمَرٌ قال لِى الثَّوْرِىُّ هَلْ سَمِعْتَ فِى الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِاَهْلِه قُوْتَ سَنَتِهِمْ اَوْ بَعْضِ السَّنَة قال مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرنِى ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ ابنُ شِهَابٍ الزُّهْرِىُّ عن مالِكِ بنِ اَوْسٍ عن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ اَنَّ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَبِيْعُ نَخْلَ بَنِى النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ

لِاَهْلِهٖ قُوتَ سَنَتِهِمْ﴾

ترجمہ | معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوریؒ نے پوچھا کیا تو نے اس شخص کے بارے میں کچھ سنا ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے ایک سال یا ایک سال سے کم کا خرچ جمع رکھتا ہے؟ تو معمر نے کہا اس وقت میرے ذہن میں کوئی بات نہیں آئی اس کے بعد مجھے ایک حدیث یاد آئی جسے ابن شہاب زہری نے ہم سے بیان کی انھوں نے مالک بن اوسؓ سے انھوں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ بنی نضیر کے کھجور کے باغ کی کھجوریں فروخت کرتے اور اپنے اہل کیلئے سال بھر کی خوراک رکھ چھوڑتے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۰۶، ومرّ الحديث ص: ۴۰۷، ۷۲۵، ۹۹۶، ۱۰۸۵۔

۴۹۹۱ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قال حدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بنِ الحَدَثَانِ وَكَانَ محمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَلِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهٖ فانْطَلَقْتُ حتى دَخَلْتُ عَلٰى مَالِكِ بنِ اَوْسِ بنِ الحَدَثَانِ فَسَأَلْتُه فقال مالِكٌ انْطَلَقْتُ حتى اَدْخُلَ على عُمَرَ اِذ اَتَاهُ حاجِبُهُ يَرْفَأُ فقال هَلْ لَكَ في عثمانَ وَعبدِ الرَّحمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاذِنُونَ قال نَعَم فَاَذِنَ لَهُمْ قال فَدَخَلُوا وسَلَّمُوا فجَلَسُوا ثمّ لَبِثَ يَرْفَأُ قَلِيْلًا فقال لِعُمَرَ هَل لَكَ فى عَلِيٍّ وعبّاسٍ قال نعَم فَاَذِنَ لَهُما فَلَمّا دَخَلا سَلَّمَا وَجَلَسَا فقال عباسٌ يَا اَمِيْرَ المُؤمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذا فقال الرَّهْطُ عثمانُ وَاَصْحَابُه يا اَمِيْرَ المؤمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُما وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ فقال عُمَرُ اتَّئِدُوا اَنْشُدُكُم بِاللّٰهِ الَّذِى بِاِذْنِهٖ تقومُ السَّماءُ وَالاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال لانُوْرَثُ مَا تَرَكْنا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم نَفْسَهُ قال الرَّهْطُ قَدْ قال ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وعبّاسٍ قال اَنْشُدُكُما بِاللّٰهِ هَل تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال ذٰلِكَ قالا قد قال ذٰلِكَ قال عُمَرُ فَاِنِّي اُحَدِّثُكُمْ عن هٰذا الاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ كانَ خَصَّ رَسُولَهُ صلى اللّٰه عليه وسلم في هٰذَا المالِ بِشَيءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ قال اللّٰهُ ومَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُم فَمَا اَوْجَفْتُم عَلَيْهِ من خَيْلٍ "اِلٰى قولِه قَدِيْر" فَكَانَتْ هٰذِه خالِصَةً لِرَسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُم وَلَا اسْتَاثَرَبِها عَلَيْكُمْ لَقَد اَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيْكُم حتى بَقِيَ مِنها هٰذَا المالُ فكانَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِم مِن هٰذا

المالِ ثُمَّ يَاخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجعَلُهُ مَجعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حَيَاتَهُ وَاَنشُدُكُم بِاللّٰهِ هَل تَعلَمُونَ ذٰلِكَ قالوا نعم قال لِعَلِيٍّ وعبّاسٍ اَنشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَل تَعلَمَانِ ذٰلِكَ قالا نعم ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال اَبُوبَكرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فَقَبَضَهَا اَبُوبَكرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِه فِيهَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَنتُما حِينَئِذٍ فَاَقبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وعبّاسٍ تَزعُمَانِ اَنَّ اَبَابَكرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَعلَمُ اَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تابِعٌ لِلحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكرٍ فَقُلتُ اَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَبِي بَكرٍ فَقَبَضتُهَا سَنَتَينِ اَعمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَبُوبَكرٍ ثُمَّ جِئتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمرُكُمَا جَمِيعٌ جِئتَنِي تَسأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابنِ اَخِيكَ وَاَتَى هٰذا يَسأَلُنِي نَصِيبَ امرَأَتِهِ مِن اَبِيهَا فَقُلتُ اِن شِئتُمَا دَفَعتُهُ اِلَيكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيكُمَا عَهدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَبِمَا عَمِلَ بِه فِيهَا اَبُوبَكرٍ وَبِمَا عَمِلتُ بِه فِيهَا مُنذُ وُلِّيتُهَا وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلتُمَا ادفَعهَا اِلَينَا بِذٰلِكَ فَدَفَعتُهَا اِلَيكُمَا بِذٰلِكَ اَنشُدُكُم بِاللّٰهِ هَل دَفَعتُهَا اِلَيهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهطُ نَعَم فَاَقبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وعبّاسٍ فقال اَنشُدُكُمَا بِاللّٰه هَل دَفَعتُهَا اِلَيكُمَا بِذٰلِكَ قالا نعم قَالَ اَفَتَلتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيرَ ذٰلِكَ فَوَالَّذِي بِاِذنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالاَرضُ لَا اَقضِي فِيهَا قَضَاءً غَيرَ ذٰلِكَ حتى تَقُومَ السَّاعَةُ فَاِن عَجَزتُمَا عَنهَا فَادفَعَاهَا اِلَيَّ فَاِنِّي اَكفِيكُمَاهَا»

ترجمہ ابن شہاب زہریؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا (ابن شہاب زہری نے) اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے (پہلے) اس حدیث مالک کا بعض حصہ بیان کیا تھا اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے پوچھا تو مالک نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں گھر میں تھا اتنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک شخص مجھ کو بلانے آیا اس نے کہا کہ امیر المومنین تمہیں بلاتے ہیں) میں چلا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پہنچا اتنے میں ان کا دربان یرفا عمرؓ کے پاس آیا (یعنی میں آپؐ کی مجلس میں موجود تھا کہ یرفا آیا) اور یرفا نے کہا کیا آپ کی اجازت ہے حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں اجازت ہے چنانچہ یرفا نے ان حضرات کو اجازت دی بیان کیا کہ پھر چاروں حضرات اندر آئے اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر یرفا آیا اور حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ کی مرضی ہے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے بارے میں (یہ دونوں حضرات اجازت چاہتے ہیں) حضرت عمرؓ

نے فرمایا ہاں اجازت ہے چنانچہ یرفا نے ان دونوں حضرات کو اجازت دی پھر دونوں اندر آئے اور دونوں سلام کر کے بیٹھ گئے تو حضرت عباسؓ نے کہا یا امیر المومنین میرے اور ان (علیؓ) کے درمیان فیصلہ کر دیجئے پھر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کی جماعت نے بھی کہا یا امیر المومنین ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے راحت دیجئے (یعنی ایسا فیصلہ کر دیجئے کہ جھگڑا باقی نہ رہے) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ٹھہریئے (جلدی نہ کیجئے) میں آپ لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے جو مال و اسباب ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں خیرات ہے رسول اللہ ﷺ کی مراد اپنی ذات تھی (اور دوسرے انبیاء علیہم السلام تھے کما قال فی الروایۃ الاخری نحن معاشر الانبیاء) حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بیشک حضور ﷺ نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ دونوں جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا فرمایا ہے دونوں حضرات نے کہا بیشک حضور ﷺ نے یہ فرمایا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اب میں آپ لوگوں سے اس معاملہ کے متعلق بیان کرتا ہوں معاملہ یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خاص کیا تھا اس مال (فئی) میں ایسی خصوصیت کے ساتھ کہ آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو نہیں دی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وما افاء اللہ علی رسولہ منھم- الی قدیر" (اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان (بنی نضیر) سے دلوایا سو تم نے اس پر (یعنی اس کے حاصل کرنے پر) نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ (یعنی بغیر جنگ یہ مال حاصل ہوا، ارشاد الٰہی قدیر تک)۔

فکانت ھذہ خالصۃ الخ: تو یہ جائدادیں رسول اللہ ﷺ کیلئے خاص تھیں (کسی کا حق اس میں نہ تھا) پھر خدا کی قسم آنحضور ﷺ نے ان مالوں کو تمہیں چھوڑ کر جمع نہیں کیا اور نہ تم پر اپنی ذات کو ترجیح دی بلکہ ان مالوں کو تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی یہاں تک کہ ان اموال فئی میں سے یہ مال بچ گیا تو رسول اللہ ﷺ اسی مال میں سے خرچ کرتے تھے سال بھر کا خرچہ پھر باقی مال کو لے کر اللہ کے مال کے مصرف میں خرچ کرتے تھے (یعنی ہتھیاروں کی خریداری اور دیگر رفاہ عام میں) چنانچہ یہ معمول رہا رسول اللہ ﷺ کا پوری حیات، میں تم لوگوں کو (اے عثمانؓ کے ساتھ والو) خدا کی قسم دیتا ہوں کیا یہ تم لوگوں کو معلوم ہے؟ ان لوگوں نے کہا ہاں معلوم ہے (اس کے بعد) حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا میں تم دونوں کو بھی اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا یہ تم لوگ جانتے ہو؟ دونوں نے کہا جی ہاں معلوم ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو (دنیا سے) اٹھا لیا تو ابو بکرؓ نے کہا اب میں رسول اللہ ﷺ کا جانشیں ہوں چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ان جائدادوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور ان مالوں میں اسی طرح عمل کرتے رہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا (انتما مبتدا ہے اور اس کی خبر تزعمان ہے واقبل علی علی و عباس جملہ حالیہ معترضہ ہے) حضرت عمرؓ حضرت علی و حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اور تم دونوں یہ خیال کرتے تھے کہ ابو بکرؓ نے ایسا کیا ایسا کیا (یعنی برا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ترکہ

ہمارے حوالے نہیں کیا) اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ابوبکر ان اموال میں راست باز، نیک بخت انصاف پسند حق پر چلنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو اٹھالیا تو میں نے کہا اب میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کا جانشین ہوں چنانچہ میں نے شروع میں دو برس ان جائدادوں کو اپنے قبضہ میں رکھا اور میں عمل کرتا رہا یعنی خرچ کرتا رہا اسی طرح جس طرح رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کیا کرتے تھے اس کے بعد تم دونوں (علی وعباسؓ) میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی بات ایک تھی اور معاملہ ایک تھا (یعنی آپس میں کوئی جھگڑا نہ تھا) عباسؓ تم سوال کررہے تھے کہ میرے بھتیجے کے مال میں حصہ دو اور یہ حضرت علیؓ کا سوال تھا کہ میری بیوی حضرت فاطمہؓ کا حصہ ان کے والد حضور ﷺ کے مال سے دو تو میں نے جواب دیا تھا کہ اگر تم دونوں چاہتے ہو تو میں یہ جائداد تم دونوں کو دے سکتا ہوں اس شرط پر کہ اللہ کا نام لے کر مضبوط عہد و پیمان کرو کہ تم دونوں اس جائداد میں اسی طرح عمل کرو گے جیسے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کرتے تھے اور شروع خلافت میں میں کرتا رہا ورنہ اس جائیداد کی گفتگو نہ کرو تو تم دونوں نے کہا اس شرط پر ہمارے حوالے کردیجئے تو میں نے اس جائداد کو تم دونوں کے حوالے کردی، عثمان اور ان ساتھیوں میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے ان دونوں کو یہ جائداد اسی شرط پر دی تھی؟ تو حاضرین نے کہا جی ہاں، پھر علیؓ اور عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں میں نے تم دونوں کو اس شرط پر جائداد دی تھی؟ دونوں نے کہا جی ہاں، حضرت عمرؓ نے کہا کیا تم دونوں حضرات اس کے سوا کوئی فیصلہ طلب کرتے ہو؟ اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں میں قیامت تک اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کرسکتا اگر تم دونوں (شرط کے مطابق انتظام سے) عاجز ہو تو جائداد واپس دے دو میں خود اس کا بھی انتظام کرلوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق على اهله نفقة سنتهم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۶تا۸۰۷، ومرّ الحديث ص:۴۳۵۔

۲۸۴۴ باب قوله: وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ...

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ - الى قوله بَصِيْرٌ - (البقرہ: ۲۳۳)

وقال: وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف:۱۵) وَقَالَ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ اِلٰى يُسْرًا (الطلاق:۶-۷)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان: اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں...

.... یہ مدت اس کیلئے ہے جو دودھ کی مدت کو پورا کرنا چاہے (ورنہ اس میں کمی بھی جائز ہے) ارشاد الٰہی "بما تعملون

بصیر" تک۔ اور (سورہ احقاف میں) فرمایا اور اس کا حمل میں رہنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے اور فرمایا (سورہ طلاق میں) اور اگر تم میاں بیوی باہم ضد اور تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت اس کو دودھ پلا دے گی وسعت والے کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے الی قولہ یُسرا۔

حمله وفصاله الخ: اس سے معلوم ہوا کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے کیونکہ اوپر گذر چکا ہے کہ رضاعت کی مدت دو سال ہے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) فرماتے ہیں کہ مدت رضاعت دو سال ہے، چھ ماہ مدت حمل اور دو سال مدت رضاعت پورے تیس مہینے ہوئے۔ یہاں دودھ پلانے کی مدت حولین کاملین مذکور ہے اور سورہ لقمان کی ایک آیت (آیت ۱۴) میں ہے وَفِصٰلُهٗ فی عامین (اور دودھ چھڑانا ہے دو برس میں) دونوں کو ملا کر حضرت علیؓ نے استنباط کیا ہے کہ حمل کی مدت کم از کم چھ مہینے ہیں۔ (قس) امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ مدت رضاعت ڈھائی سال ہے احتیاطاً فتویٰ یہ دیا جاتا ہے کہ بچے کو دو سال سے زیادہ دودھ پلانا جائز نہیں لیکن اگر کوئی بچہ دو سال کے بعد ڈھائی سال کی عمر میں کسی عورت کا دودھ پی لے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ اَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذٰلِكَ اَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ اَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَاَشْفَقُ عَلَيْهِ وَاَرْفَقُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَاْبٰى بَعْدَ اَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهٖ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهٗ اَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهٖ وَالِدَتَهٗ فَيَمْنَعُهَا اَنْ تُرْضِعَهٗ ضِرَارًا لَهَا اِلٰى غَيْرِهَا فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ: فَاِنْ اَرَادَ فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ، فِصَالُهٗ فِطَامُهٗ.

ترجمہ | اور یونس بن یزید القرشی الدیلی نے بیان کیا کہ امام زہری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے ضرر دیا جائے (جیسا کہ ارشاد ربانی ہے سورہ بقرہ میں لَاتُضَارَّ وَالِدَةٌ بولدها ولا مولود له بولده الآية) (یعنی نہ نقصان دیا جائے ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے اور نہ اس کو جس کا وہ بچہ ہے یعنی باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے) اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہے کہ میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی حالانکہ اس بچہ کیلئے ماں کا دودھ اچھی غذا ہے اور وہ بچہ پر زیادہ شفیق و مہربان ہوتی ہے بہ نسبت دوسری عورت کے، اس لئے عورت کیلئے جائز نہیں انکار کرنا جبکہ بچہ کا باپ اپنی ذات سے اتنا (نان نفقہ) دے جو اللہ نے اسپر مقرر فرمایا ہے اسی طرح باپ کیلئے جائز نہیں کہ بچہ کی وجہ سے اس کی ماں کو ضرر پہنچائے کہ اسے تکلیف پہنچانے کی نیت سے دودھ پلانے سے روک دے اور خواہ مخواہ دوسری عورت کو دودھ پلانے کیلئے دیدے لیکن ان دونوں ماں باپ پر کوئی گناہ نہ ہوگا جب دونوں خوشی سے (کسی وجہ سے) کسی عورت سے دودھ پلوائیں پھر اگر دونوں اپنی خوشی سے مشورہ کر کے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں (اگرچہ

کچھ مدت رضاعت باقی ہو)

فصالہ کے معنی ہیں فطامہ یعنی بچہ کا دودھ چھڑانا۔

۲۸۴۵۔ ﴿باب نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا ونَفَقَةِ الْوَلَدِ﴾

جب کسی عورت کا شوہر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ اور بچہ کا خرچ؟

تشریح اگر شوہر غائب ہو اور اس کا پتہ معلوم ہو اور مالدار ہو تو فسخ نکاح درست نہیں کیونکہ حاکم وقاضی کے ذریعہ خرچ وصول کر سکتی ہے اور اگر شوہر غائب ہے اور مفقود الخبر ہے کوئی پتہ معلوم نہیں کہ کہاں ہے؟ زندہ ہے یا مر گیا تو قاضی یا شرعی پنچایت میں مقدمہ دائر کرے گی علی ہذا، اگر شوہر مفلس ہو نان نفقہ نہیں دے سکتا ہو جب بھی مقدمہ کر سکتی ہے۔ (۳) اگر شوہر عنین نامرد ہو اس صورت میں بھی مقدمہ کر سکتی ہے اور قاضی شوہر سے طلاق دلوائے ورنہ خود قاضی نکاح فسخ کر دے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۴۹۹۲ ﴿حَدَّثَنَا ابنُ مُقَاتِلٍ قال اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخبَرَنا يُونُسُ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخبَرَنِي عُروَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قالتْ جَاءَ تْ هِندُ بِنتُ عُتبَةَ فقالتْ يا رسولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَاسُفيانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قال لا اِلاَّ بِالمَعرُوفِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ابوسفیانؓ بہت بخیل ہیں کیا میں (اس کے پیٹھ پیچھے) اس کا روپیہ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں جو اسی سے ہے تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ فرمایا، نہیں مگر دستور کے موافق لے سکتی ہو۔

(بعض روایت میں ہے: لا حرج عليك ان تُطعِمِيهم بالمعروف بخاری، ص: ۳۳۲)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في نفقة الولد فقط.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۷، و مرّ الحديث ۲۹۴ باقی کے لئے دیکھئے جلد: ۶، ص: ۳۵۲۔

۴۹۹۳ ﴿حَدَّثَنَا يَحيَى قال حَدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعمَرٍ عن هَمَّامٍ قال سَمِعتُ اَبَا هُرَيرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اِذَا اَنفَقَتِ المَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوجِهَا عن غَيرِ اَمرِهِ فَلَهَا نِصفُ اَجرِهِ﴾

ترجمہ ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی

میں سے اس کے حکم کے بغیر (معمولی) خیرات کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملے گا۔

(مطلب یہ ہے کہ شوہر کے غائبانہ میں کسی فقیر کو چار آنے، آٹھ آنے یا ایک آدھ روٹی دیدی جس کی عرف میں شوہر کی اجازت رہتی ہے تو نصف ثواب شوہر کو ملے گا جیسا کہ ایک نسخہ ہے فلـه نصف اجره اور عورت کو بھی نصف ثواب ملے گا۔ واللہ اعلم)

مطابقتہ للترجمۃ | قيل لا وجه لايراد هذا الحديث في هذا الباب فلا مطابقة بينه وبين الترجمة واجيب بانه كما كان المرأة ان تتصدق من مال زوجها من غير امره بما تعلم انه يسمح بمثله وهو غير واجب كان لها ان تاخذ من ماله بما يجب عليه بالطريق الاولىٰ وهذا هو الجامع بين الحديثين وهذا القدر كاف في المطابقة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۰۷، ومرّ الحديث ص: ۲۷۷ وص ۷۸۲ اخرجه مسلم في الزكوٰة.

﴿بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا﴾ ۲۸۴۶

عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کاج کرنا

(مطلب یہ ہے کہ اگر شوہر مالدار و دولت مند نہیں ہے تو عورت شوہر کے گھر میں چکی پیسنا، آٹا گوندھنا، کھانا پکانا، گھر میں جھاڑو دینا وغیرہ کرے گی جیسا کہ عام طور پر معمول بھی ہے)

۴۹۹۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيىٰ عن شُعْبَةَ قال حَدَّثَنِي الحَكَمُ عنِ ابنِ اَبِي لَيْلَىٰ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَشْكُو اِلَيْهِ مَا تَلْقَىٰ فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّه جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فلَمَّا جَاءَ اخبرته عائِشَةُ قال فَجاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فقال علىٰ مَكَانِكُمَا فَجاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ علىٰ بَطْنِي فقال اَلاَ اَدُلُّكُمَا عَلىٰ خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَوْ اَوَيْتُمَا اِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلاثًا وثَلاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلاثًا وثَلاثِينَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِن خَادِمٍ﴾

ترجمہ | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ شکایت کرنے کیلئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے، حضرت فاطمہؓ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ آنحضور ﷺ کے پاس کچھ لونڈی غلام (قید ہو کر) آئے ہیں (آپ ﷺ سے ایک لونڈی یا غلام لینگے) اتفاق سے آنحضور ﷺ سے ان کی ملاقات نہ

ہوسکی اس لئے حضرت فاطمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے اس کا ذکر کردیا پھر جب حضور اقدس ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس (رات کو) اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر (سونے کیلئے) جاچکے تھے (آنحضور ﷺ کی تشریف آوری پر) ہم نے چاہا کہ اٹھ کھڑے ہوں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم دونوں اپنی جگہ پر رہو پھر حضور ﷺ آئے اور میرے اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے پیٹ پر محسوس کی (وفی الخمس والمناقب علی صدری) پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز (لونڈی وغلام) مجھ سے مانگی ہے کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتادوں؟ جب تم دونوں اپنا بستر پکڑو یا فرمایا تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تینتیس مرتبہ "سبحان اللہ" کہو اور تینتیس مرتبہ "الحمدللہ" کہو اور چونتیس مرتبہ "اللہ اکبر" کہو یہ تم دونوں کیلئے خادم (لونڈی غلام) سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله تشكو اليه ما تلقى في يدها من الرحى، وهذا يدل على ان فاطمةؓ كانت تطحن والتي تطحن تعجن وتخبز وهذا من جملة عمل المرأة في بيت زوجها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۰۷ تا ۸۰۷، ومرّ الحديث ص: ۴۳۹، ص ۵۲۵ ويأتي ص: ۸۰۸، ص ۹۳۵۔

تشریح وعند احمد قالا بلٰى قال كلمات علمنيهن جبريل. (قس)

۲۸۴۷

﴿بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ﴾

عورت کیلئے خادم

یعنی کیا گھر کے کاموں کیلئے شوہر پر خادم رکھنا ضروری ہے؟

۴۹۹۵ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قال حدَّثنا سُفْيَانُ قال حدَّثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا قال سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ عن عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ فَاطِمَةَ رضى الله عنها اَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَسْاَلُهُ خَادِمًا فقال اَلَا اُخْبِرُكِ مَاهُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ عندَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قال سُفْيَانُ اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيْلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قال وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ﴾

ترجمہ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں وہ ایک خادم چاہتی تھیں (جو گھر کا کام کاج کرے) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس

سے بہتر ہو، جب سونے لگو تو ۳۳ بار "سبحان اللہ" کہو اور ۳۳ بار "الحمد للہ" پڑھو اور ۳۴ بار "اللہ اکبر" کہو پھر سفیان بن عیینہ نے کہا ان تینوں کلموں میں سے ایک ۳۴ مرتبہ کہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی نہیں چھوڑا (ہر رات کو سوتے وقت کہتا رہا) لوگوں نے پوچھا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے؟ انھوں نے فرمایا کہ صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑا۔

مطابقة للترجمة ترجمة الباب مبہم ہے جس میں دونوں صورتیں داخل ہیں حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت اگر کام کر سکتی ہے تو شوہر پر نوکر رکھنا لازم نہیں ہے ہاں اگر شوہر مالدار و دولت مند ہے تو عورت اور عورت کے خادم دونوں کا نفقہ شوہر پر لازم ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعه والحدیث هنا ص ۸۰۸، باقی کے لئے حدیث سابق دیکھئے۔

۲۸۴۸
﴿ بابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فی اَهْلِهٖ ﴾

مرد کی خدمت اپنے گھر میں (مرد اپنے گھر کا کام کاج کرے۔ تو جائز ہے)

۴۹۹۶ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ قَال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ بنِ عُتَيْبَةَ عن اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الاَسْوَدِ بنِ يَزِيْدَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصْنَعُ فِى الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فى مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الاَذَانَ خَرَجَ﴾

ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کیا کام کرتے تھے؟ عائشہؓ نے فرمایا کہ گھر کا کام کرتے رہتے لیکن جب اذان سنتے تو باہر نکل جاتے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحدیث هنا ص ۸۰۸، ومرّ الحدیث ص: ۹۳ ویاتی ص: ۸۹۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ۳ باب من کان فی حاجة اهله فاقیمت الصلوة فخرج کا مقصد۔

۲۸۴۹
﴿ بابٌ اِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ .... ﴾

مَا يَكْفِيْهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوْفِ.

اگر مرد خرچ نہ دے تو عورت اسکے علم میں لائے بغیر اسکے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے

جو دستور کے مطابق اس کو اور اس کے بچوں کو کافی ہو۔

۴۹۹۷ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن هشامٍ قال اَخْبَرَنِى اَبِى عن عائِشَةَ

اَنّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قالتْ يا رسولَ اللّٰهِ اِنّ اَبَا سُفْيانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِي مَا يَكْفِيْنِي وَوَلَدِي اِلّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لايَعْلَمُ فقال خُذِي مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا یارسول اللہ ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل آدمی ہیں وہ مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر وہ جو میں لے لیتی ہوں بغیر ان کے علم کے تو آپ ﷺ نے فرمایا اتنا لے لو جو دستور کے مطابق تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۰۸، ومرّ الحديث ص: ۲۹۴، ص ۳۳۲، ص ۵۳۹، ص ۸۰۷ ويأتي ص: ۸۰۹، وص ۹۸۲، وص ۱۰۶۰، وص ۱۰۶۴۔

تشریح بیوی کا نان نفقہ شوہر پر اور بچوں کا باپ پر واجب ہے باوجود استطاعت کے اگر شوہر یا باپ کوتاہی کرے تو بقدر ضرورت دستور کے مطابق بلا اجازت اس کے مال سے لینا جائز ہے ضرورت سے زیادہ جائز نہیں۔

۲۸۵۰ ﴿بابُ حِفْظِ الْمَرْاَةِ زَوْجَها فی ذاتِ يَدِهٖ وَالنَّفقَةِ عَلَيْهِ﴾

عورت کا اپنے شوہر کے مال اوراخراجات کی حفاظت کرنے کا بیان

۴۹۹۸﴿حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبدِ اللّٰه حَدَّثَنا سُفْيَانُ حَدَّثَنا اِبنُ طَاوُسٍ عن اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسولَ اللّٰه ﷺ قال خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِساءُ قُرَيْشٍ وقال الْاٰخر صالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فی صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فی ذاتِ يَدِهٖ وَيُذْكَرُ عن مُعاوِيَةَ وَابْنِ عبّاسٍ عنِ النَّبِيِّ صلی اللّٰه عليه وسلم﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا قریش کی نیک عورتیں (یعنی بجائے خیر کے لفظ صالح ہے) بچے پر بچپن میں سب سے شفیق اور اپنے شوہر کے مال واسباب کی بہت زیادہ نگہبان ہوتی ہیں، اور حضرت معاویہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے منقول ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "وارعاه علی زوج فی ذات يده (يعني فی ماله).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۰۸، ومرّ الحديث ص: ۴۸۸ معلقا وص: ۷۶۰۔

۲۸۵۱
﴿ بابُ كِسْوَةِ المَرأةِ بِالمَعْرُوْفِ ﴾

دستور کے مطابق عورت کو کپڑا دینا شوہر پر واجب ہے

۴۹۹۹﴿حدَّثنا حَجّاجُ بنُ مِنهالٍ قال حدَّثنا شُعبةُ قال اَخبرَنی عبدُ المَلِكِ بنُ مَيْسَرَةَ قال سَمِعْتُ زَيْدَ بنَ وَهْبٍ عن عَلِيٍّ قال اَتَى اِلَيَّ النبيُّ صلى الله عليه وسلم حُلَّةَ سِيَراءَ فَلَبِسْتُها فَرَاَيْتُ الغَضَبَ فی وَجْهِه فَشَقَقْتُها بَيْنَ نِسَائی﴾

ترجمہ حضرت علیؓ نے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ریشمی حلّہ (ریشمی جوڑا بطور ہدیہ) بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور میں ناراضگی دیکھی تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "فشققتها بين نسائی" ووجه ذلك من حيث ان الذی حصل الفاطمة من الحلة قطعة فرضيت بها اقتصادا بحسب الحال لا اسرافا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۸، ومرّ الحديث ص:۳۵۶، یاتی ص:۸۶۸۔

تشریح یہاں اپنی عورتوں سے مراد رشتہ دار عورتیں ہیں کیونکہ آنحضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی دوسری بیوی نہیں تھی، بعض روایت میں ہے بين الفواطم یعنی فاطموں میں تقسیم کر دیا۔ ایک تو حضرت فاطمہؓ دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہؓ۔

وقال ابن بطال اجمع العلماء على ان للمرأة مع النفقة على الزوج الكسوة وجوبا على قدر الكفاية لها وعلى قدر اليسر والعسر (عمدہ)

اس حدیث پر ضرور ملاحظہ فرمائیے نصر الباری، جلد:۶، ص:۶۷۲ کا مقصد۔

۲۸۵۲
﴿ بابُ عَونِ المَرْاَةِ زَوْجَها فی وَلَدِه ﴾

(ای هٰذا باب فی بيان مندوبية عون المرأة زوجها فی امر ولده)

عورت کی بچے کے معاملہ میں شوہر کی مدد

۵۰۰۰﴿حدَّثنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا حَمّادُ بنُ زَيْدٍ عن عَمْرٍو عن جَابِرِ بنِ عبدِ اللّٰه قال هَلَكَ اَبِی وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فقال لِی رسولُ اللّٰه صلى

اللّٰہ علیہ وسلم تزَوَّجْتَ یَا جَابِرُ فقُلْتُ نَعم فقال بِکْرًا اَوْ ثَیِّبًا قلتُ بَل ثَیِّبًا قال فھلاّ جَارِیَۃً تُلاعِبُھَا وَتُلاعِبُکَ وتُضَاحِکُھَا وتُضاحِکُکَ قال فقُلتُ لَہٗ اِنَّ عبدَ اللّٰہِ ھَلَکَ وَتَرَکَ بَنَاتٍ وَاِنِّی کَرِھْتُ اَنْ اَجِیْئَھُنَّ بِمِثْلِھِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً تقومُ عَلَیْھِنَّ وتُصْلِحُھُنَّ فقال بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْ قال خَیْرًا﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوگئے اور سات بیٹیاں یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے چنانچہ میں نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا جابر! کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ ﷺ نے فرمایا ایسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی، اور تم اس سے ہنسی دل لگی کرتے اور وہ تم سے ہنسی مذاق کرتی۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (میرے والد) حضرت عبداللہ شہید ہوگئے اور لڑکیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے اس لئے میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ ان ہی جیسی (چھوٹی) لڑکی ان کے پاس لے آؤں چنانچہ میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی دیکھ بھال کرسکے اور ان کی اصلاح کرتی رہے اس پر حضور اکرم ﷺ نے دعا دی اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے یا فرمایا تمہیں خیر و بھلائی عنایت فرمائے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه استنبط قيام المرأة على ولد زوجها من قيام امرأة جابر على اخواته (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۰۸، ومرّ الحديث ص:۳۲۲ وفى المغازى ص:۵۸۰ اخرجه مسلم والترمذى، والنسائى فى النكاح.

مزید تفصیل وتشریح کیلئے کتاب المغازی غزوہ احد کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلٰى اَهْلِهٖ﴾ ۲۸۵۳

تنگدست (غریب و نادار) کو بھی (جب کچھ ملے تو) اپنی بیوی اور بچوں کا نفقہ واجب ہے

۵۰۰۱﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قال حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قال حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قال اَتَی النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رَجُلٌ فقال ھَلَکْتُ قال وَلِمَ قال وَقَعْتُ عَلٰی اَھْلِی فِی رَمَضَانَ قال فَاَعْتِقْ رَقَبَۃً قال لَیْسَ عِنْدِی قال فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قال لاَ اَسْتَطِیْعُ قال فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قال لاَ

اَجِدُ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ فقال اَیْنَ السَّائِلُ قال هَا اَنَا ذَا قال تَصَدَّقْ بِهٰذَا قال عَلٰی اَحْوَجَ مِنَّا یا رسولَ اللّٰهِ فَوَالَّذِی بَعَثَكَ بِالحقِّ مَابَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم حتی بَدَتْ اَنْیَابُهُ قال فَاَنْتُمْ اِذَنْ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ کیا ہوا؟ اس نے کہا میں رمضان میں (روزے کی حالت میں دن کو) اپنی بیوی پر چڑھ بیٹھا (یعنی ہمبستری کر لی) آپ ﷺ نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر، اس نے عرض کیا میرے غلام نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر دو مہینے لگا تار روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھ میں اس کی طاقت نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے عرض کیا میں اتنا سامان نہیں پاتا ہوں (یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے) اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زنبیل پیش کی گئی (بورا لایا گیا) جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا وہ سائل (فتوی پوچھنے والا) کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں آپ ﷺ نے فرمایا یہ کھجور لے اور (کفارہ میں) خیرات کر دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقہ تو اس پر کروں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے (پیغمبر بنا کر بھیجا ہے) مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے یہ سن کر نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (نوکیلے دانت) ظاہر ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا پھر تم اس وقت مستحق ہو (یعنی اپنے بیوی بچوں کو کھلا دو جیسا کہ کتاب الصوم کے الفاظ ہیں اَطْعِمْهُ اهلك)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث اثبات نفقة المعسر على اهله حيث قدمها على الكفارة بتجويز صرفه ما في العرق الى اهله دون كفارته.

معلوم ہوا کہ وقتی تنگدستی و مفلسی کی وجہ سے کفارہ ساقط نہ ہوگا یہی مذہب حنفیہ و مالکیہ کا ہے، باقی مزید کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری، ج:۵،ص:۵۰۴و۵۰۵۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۰۸، ومرّ الحديث ص:۲۵۹ تا ص۲۶۰، وص۲۶۰،وص ۳۵۴، ويأتي ص:۸۹۹۔

۲۸۵۴ ﴿بَابٌ وَعَلَى الوارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ﴾

وَهَل على المَرْاَةِ مِنْهُ شَيءٌ وضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لا یَقْدِرُ عَلٰی

شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰهُ الاية﴾

اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے

(یعنی اگر باپ مرجائے تو بچہ کے وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دودھ پلانے کی مدت میں اس کی ماں کے کھانے کپڑے کا خرچ اٹھائیں اور تکلیف نہ پہنچائیں، اور وارث سے مراد وہ وارث ہے جو محرم بھی ہو) وهل على المرأة (اى الام) منه اى من ارضاع الصبى الخ (یعنی عورت پر کوئی خرچ واجب نہیں) وضَرَبَ الله الخ اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی کہ دو مرد ہیں ان میں ایک گونگا ہے جو کچھ قدرت نہیں رکھتا ہے اور وہ بھاری اپنے صاحب پر، اخیر آیت صراط مستقیم تک (مطلب یہ ہے کہ جب گونگا تو لازمی طور پر بہرا ہوگا کہ اپنی کہہ سکے نہ دوسرے کی سن سکے یعنی کچھ کام نہیں کرسکتا) مقصد یہ ہے کہ عورت مثل گونگا کے ہے اس لئے عورت پر کوئی خرچ واجب نہیں ہوسکتا۔

۵۰۰۲ ﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بنُ اِسماعِيلَ قال حَدَّثَنا وُهَيْبٌ قال حدَّثَنا هِشَامٌ عن اَبِيْهِ عن زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِى سَلَمَةَ عن اُمِّ سَلَمَةَ قلتُ يا رسولَ اللّٰهِ هَلْ لِىْ مِنْ اَجْرٍ فى بَنِى اَبِى سَلَمَةَ اَنْ اُنفِقَ عَلَيْهِم وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذا وهٰكَذا اِنّما هُمْ بَنِىَّ قال نَعَمْ لَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے (حضور اکرم ﷺ) سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ابوسلمہ (سابق شوہر) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کروں تو مجھ کو ثواب ملے گا؟ اور میں انہیں اس محتاجی میں چھوڑ بھی نہیں سکتی آخر وہ میرے ہی پیٹ کی اولاد ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا تجھ کو ثواب ملے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ام الصبى كل على ابيه فلا يجب عليها نفقة بنيها ولهٰذا لم يامر النبى صلى الله عليه وسلم ام سلمة بالانفاق على بنيها وانى قال لك اجر ما انفقتِ عليهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۰۹۔

۵۰۰۳ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا سُفيانُ عَنِ هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ هِنْدٌ يا رسولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَىَّ جُناحٌ اَنْ آخُذَ مِن مَالِه مَا يَكْفِيْنِى وَبَنِىَّ قال خُذِىْ بِالْمَعْرُوفِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہند نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا خاوند حضرت ابوسفیانؓ ایک بخیل آدمی ہے اگر میں ان کے مال سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہے آنحضور ﷺ

نے فرمایا دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله خذى بالمعروف حيث لم يامرها بالانفاق من مالها وانما قال خذى من مال ابى سفيان بما يتعارفه الناس بالانفاق فى مثلك ومثل اولادك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۹، ومرّ الحديث ص:۲۹۴، وص۳۲۲، وص۵۳۹، وص۸۰۷، وص۸۰۸ ويأتى ص۹۸۲، وص۱۰۶۸، وص۱۰۹۴۔

۲۸۵۵ ﴿بابُ قولِ النبيِّ ﷺ مَنْ ترَكَ كَلًّا اَوْ ضياعًا فإلَيَّ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: کہ جو شخص (مرتے وقت) قرض کا بوجھ چھوڑے یا بال بچہ چھوڑے

تو وہ میرے ذمہ ہیں (یعنی ان کا انتظام و بندوبست میرے ذمہ ہے اگر مرنے والے نے مال نہیں چھوڑا ہے)

۵۰۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن اَبِى سَلَمَةَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم كانَ يُؤتَى بِالرَّجُلِ المُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِه فَضلا فإنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِه وَفاءً صَلَّى وَاِلَّا قال لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰه عَلَيْهِ الفُتُوحَ قال اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِم فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ ﷺ پوچھتے کہ مرحوم نے اپنے قرض کی ادائیگی کیلئے مال چھوڑا ہے؟ (یا نہیں) اگر بیان کیا جاتا کہ اتنا مال چھوڑا ہے کہ (تجہیز کے بعد بھی) ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ ان کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے تم لوگ اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو پھر جب اللہ نے فتوحات کے دروازے کھولدیئے تو فرمایا میں مسلمانوں سے خود ان کی جان سے بھی قریب تر ہوں اس لئے مسلمانوں میں سے جب کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۹، ومرّ الحديث ص:۳۰۸، وص۷۰۵، وص۹۹۷، وص۹۹۸، وص۱۰۰۰۔ مسلم فى الفرائض والترمذى فى الجنائز.

مقصد مطالعہ کیجئے جلد ۶/ ص/ ۲۱۶۔

۲۸۵۶

﴿بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ﴾

لونڈیاں اور ان کے علاوہ آزاد عورتیں انّا (دودھ پلانے والی) ہوسکتی ہیں

تحقیق الفاظ مَراضع: ارضاع سے ماخوذ ہے معنی ہیں دودھ پلانا مُرضِعة: دودھ پلانے والی اس کی جمع ہے مَراضِع. مَوالیات: بفتح المیم مولٰی کی جمع الجمع ہے۔

مطلب یہ ہے کہ باندی ولونڈی بھی دودھ پلاسکتی ہے جائز ہے۔

۵۰۰۵﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ قلتُ يا رسولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ قال وَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ قالتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فقال اِنَّ ذٰلِكِ لا يَحِلُّ لِي فقلتُ يَارسولَ اللّٰه فَوَاللّٰهِ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ فقال بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قلتُ نعَمْ قال فَوَاللّٰهِ لَوْلَمْ تَكُن رَبِيْبَتِي فِي حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فلا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ اَخَوَاتِكُنَّ، وقال شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ اَعْتَقَهَا اَبُولَهَبٍ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن (عزّہ) سے نکاح کر لیجئے جو ابوسفیان کی بیٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرے گی؟ (کہ تیری بہن تیری سوکن بن جائے؟) بیان کیا جی ہاں میں کچھ اکیلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ خیر میں میری بہن شریک ہوجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دونوں بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ واللہ ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ بنت ام سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری گود میں ربیبہ نہ ہوتی جب بھی میرے لیئے وہ جائز نہ ہوتی وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے (جو ابولہب کی لونڈی تھی) پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

اور شعیب نے بیان کیا ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کر دیا تھا (جب ثویبہ نے ابولہب کو آنحضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر دی تھی)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ارضعتني وابا سلمة ثويبة، وكانت ثويبة مولاة ابي لهب فارضعت النبي صلى الله عليه وسلم فلا يكره رضاع الامة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۰۹، ومرّ الحديث ص:۷۶۵، وص۷۶۶، وص۷۶۸ مسلم، نسائی فی النکاح۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم

﴿کِتَابُ الاَطْعِمَةِ﴾

کھانوں کا بیان

اَطعمه طَعام کی جمع ہے بمعنی خوراک جمع اطعمات اور کبھی خاص گیہوں کو بھی طعام کہتے ہیں۔ وقال ابن فارس فی المجمل یقع علی کل ما یطعم حتی الماء قال تعالیٰ فمن شرب منه فلیس منّی ومن لم یطعمه فانه منّی (البقرہ:۲۴۹)) وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی زمزم انها طعام طعم وشفاء سقم الخ (قس)

﴿بابُ[۲۸۵۷] قولِ اللّٰهِ تعالیٰ "کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ ما رَزَقْنَاکُمْ"﴾

وقولِه "کُلُوا مِن طَیِّبٰتِ ما کَسَبْتُم" وقولِه "کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا".

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان: ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ

اور ارشاد الٰہی: ان پاک چیزوں سے کھاؤ جو تم نے کمایا۔ اور ارشاد ربانی: پاک چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو

۵۰۰۶﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ کَثِیْرٍ قال اَخبَرَنا سُفْیَانُ عن مَنْصُورٍ عن اَبِی وَائِلٍ عن اَبِی مُوسٰی الاَشْعَرِیِّ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَطْعِمُوا الجَائِعَ وعُودُوا الْمَرِیْضَ وفُکُّوا العَانِیَ قال سُفْیَانُ وَالعَانِی الاَسِیْرُ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ سفیان نے کہا حدیث میں عانی سے مراد قیدی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۰۹، ومرّ الحدیث فی النکاح ص:۷۷۷، ویاتی ص:۸۴۳، وص ۱۰۶۳۔

تشریح جلد دہم کتاب النکاح کا باب: ۲۷۳۴ دیکھئے۔

۵۰۰۷﴿حَدَّثَنَا یُوسُفُ بنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ فُضَیْلٍ عن اَبِیْهِ عن اَبِی حازِمٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قال مَا شَبِعَ آلُ محمَّدٍ صلی اللّٰه علیه وسلم مِنْ طَعَامٍ ثلاثَةَ اَیَّامٍ حتی قُبِضَ

وعن اَبِی حَازِمٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قال اَمَا بَنِی جَهْدٌ شَدِیْدٌ فَلَقِیْتُ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ فاسْتَقْرَأتُهُ آیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عزّ وجلّ فدَخَلَ دَارَه وَفَتَحَها عَلَیَّ فَمَشَیْتُ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِی مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ فإذَا رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قائِمٌ عَلٰی رَأسِی فقال یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فقُلْتُ لَبَّیْكَ یا رسولَ اللّٰه وَسَعْدَیْكَ فَاَخَذَ بِیَدِی فَاَقَامَنِی وَعَرَفَ الَّذِی بِی فَانْطَلَقَ بِی اِلٰی رَحْلِهِ فَاَمَرَ لِی بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنه ثُمّ قال عُدْیَا اَبَا هُرَیْرَة فعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قال عُدْ فعُدْتُ فَشَرِبْتُ حتّٰی اسْتَوٰی بَطْنِی فصَارَ کَالقِدْحِ قال فَلَقِیْتُ عُمَر وذَکَرْتُ لَهُ الَّذِی کَانَ مِنْ اَمْرِی وقُلْتُ لَهُ تَوَلَّی اللّٰهُ ذٰلِكَ مَنْ کَانَ اَحَقَّ به مِنْكَ یَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأتُكَ الآیَةَ ولَاَنَا اَقْرأُ لَها مِنْكَ قال عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَکُونَ اَدْخَلْتُكَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَکُونَ لِی مِثْلُ حُمرِ النَّعَمِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آل محمد ﷺ کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔

وعن ابی حازم الخ (بالسند السابق) ابو حازم (سلمان اشجعی) سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے فاقہ کی وجہ سے سخت مشقت پہنچی تو میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ملاقات کی اور ان سے اللہ عزوجل کی کتاب سے ایک آیت پڑھنے کو کہا تو اپنے گھر میں داخل ہوئے اور وہ آیت مجھے پڑھ کر سنادی (لیکن میرا مقصد نہیں سمجھے میری غرض یہ تھی کہ مجھ کو کچھ کھانا کھلائے) پھر میں وہاں سے چلا تھوڑی دور چلا کہ مشقت اور بھوک کی وجہ سے منھ کے بل گر پڑا پھر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سرہانے کھڑے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ، پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا اور آپ ﷺ نے میرا حال پہچان لیا چنانچہ آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف مجھ کو لے گئے اور میرے لئے دودھ کا پیالہ لانے کا حکم دیا میں نے اس میں سے پیا پھر فرمایا اے ابوہریرہ اور پی میں نے دوبارہ پیا پھر فرمایا اور پی تو میں نے (تیسری مرتبہ) اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ برابر ہو گیا اور تیر کی طرح سیدھا ہو گیا (مطلب یہ ہے کہ پہلے بھوک کی حالت میں پیٹ سکڑ کر گڑھے کی طرح ہو گیا تھا اب پھول کر برابر آ گیا گڑھا نہ رہا) ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضرت عمرؓ سے ملاقات کی اور میں نے ان سے اپنا معاملہ بیان کیا اور میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور کرنے کیلئے اس ذات کو بھیجا جو آپ سے زیادہ اس کے لائق تھے خدا کی قسم میں نے آپ سے ایک آیت پڑھنے کو کہا تھا حالانکہ میں اس آیت کو آپ سے زیادہ پڑھنے والا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا اس حال میں تم کو اپنے گھر لانا مجھے زیادہ محبوب ہوتا بہ نسبت اس کے کہ میرے لئے سرخ اونٹ ہوتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة "تؤخذ من قوله فامرلی بعُس من لبن فشربت منه"

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۰۹، یاتی ص:۹۵۵ مطولاً

۲۸۵۸

﴿ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ ﴾

کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا (مستحب ہے)

۵۰۰۸. ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثنا سُفْيَانُ قال الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِي اَنَّه سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يقولُ اِنَّه سَمِعَ عُمَر بن اَبِي سَلَمَةَ يقولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فقال لِي رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فما زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِي بَعْدُ ﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں (ابو سلمہؓ کے انتقال کے بعد) بچہ تھا رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا، اور کھانے کے وقت میرا ہاتھ پیالہ کے چاروں طرف گھومتا (کبھی ادھر سے کھاتا اور کبھی ادھر سے) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے بچے بسم اللہ پڑھ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے قریب سے کھا اس کے بعد ہمیشہ میرے کھانے کا یہی طریقہ رہا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۰۹تا۸۱۰، ویاتی ایضاً ص:۸۱۰، وص۸۱۰۔

۲۸۵۹

﴿ بَابُ الْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ ﴾

اپنے قریب سے کھانا (دوسروں کی طرف ہاتھ نہیں بڑھانا)

وقال اَنَسٌ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَاكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ.

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لو اور ہر شخص کو اپنے نزدیک سے کھانا چاہئے (دوسرے کے سامنے ہاتھ نہ بڑھائے)

۵۰۰۹﴿ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قال حَدَّثَنِي محمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عن محمَّدِ بن عَمْرِو

بنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ عن وَهبِ بنِ كَيْسَانَ عن عُمَرَ بنِ اَبِي سَلَمَةَ وَهُو ابنُ امِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم طعامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فقال لِي رسولُ الله صلى الله عليه وسلم كُلْ مِمَّا يَلِيكَ﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ام سلمہؓ کے صاحبزادہ تھے انھوں نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے (لڑکپن میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا تو میں پیالہ کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ارے اپنے قریب سے کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۰، ومرّ الحديث ص: ۸۱۰، ایضاً ص: ۸۱۰۔

۵۰۱۰﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن وَهْبِ بنِ كَيْسَانَ اَبِي نُعَيمٍ قال أُتِيَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بنُ اَبِي سَلَمَةَ فقال سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ﴾

ترجمہ | وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا گیا اور آپ کے ساتھ آپ ﷺ کے ربیب عمر بن ابی سلمہؓ بھی تھے آپ نے ان سے فرمایا "اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک (اپنے سامنے) سے کھا"۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۰، ومرّ الحديث ص: ۸۱۰۔

۲۸۶۰
﴿بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالِي القَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً﴾

جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ (کھانا کھاتے وقت) پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا

جب کہ ساتھی کی طرف سے کراہت و ناگواری کا خیال نہ ہو۔

(مطلب یہ کہ جو شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ یا شاگردوں کے ساتھ کھائے تو جائز ہے اس لئے کہ ساتھ کھانے والے برا نہ مانیں گے جیسے آنحضرت ﷺ کا کھانا صحابہ کے ساتھ جیسا کہ حدیث میں آرہا ہے کہ آنحضور ﷺ کھاتے وقت پیالے کے اندر چاروں طرف ہاتھ بڑھاتے صحابہؓ تو دست مبارک کو باعث برکت جانتے اس لئے کراہت و ناگواری کا

وہم بھی نہیں کیا جاسکتا ہے)

۵۰۱۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ عن مالِكٍ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى طَلْحَةَ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مالِكٍ يقول اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِطَعامٍ صَنَعَهُ قال اَنَسٌ فذَهَبْتُ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فرَاَيْتُه يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِن حَوالَيِ القَصْعَةِ قال فلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يُوْمَئِذٍ قال عُمَرُ بنُ اَبِى سَلَمَةَ قال لِى النبيُّ صلى الله عليه وسلم كُلْ بِيَمِيْنِكَ﴾ .

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی انسؓ نے بیان کیا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے (کھانے کیلئے) انسؓ نے بیان کیا کہ اس دن سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگا (سبحان اللہ یہ ہے کمال ایمان کی نشانی کہ جو چیز پیغمبر عالم حضور اکرم ﷺ کو پسند ہو تو ہر مسلمان پسند کرے۔ بعض نسخے میں اتنا اضافہ ہے کمافی الحاشیہ)

قال عمر بن ابی سلمة: عمر بن ابی سلمہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۱۰، و مرّ الحديث ص:۲۸۱ و ياتى ص:۸۱۵، و ص ۸۱۷ تا ص ۸۱۸، و ص ۸۱۸۔

تشریح معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا سنت ہے اس سلسلے میں بکثرت احادیث وارد ہیں بعض اہل ظواہر نے تو تشدد کیا اور داہنے ہاتھ سے کھانے کو واجب کہا اور بائیں ہاتھ سے بلا عذر کھانے کو حرام، لیکن جمہور ائمہ کرام داہنے ہاتھ سے سنت اور بائیں ہاتھ سے مکروہ الا العذر۔

۲۸۶۱

﴿بابُ التَّيَمُّنِ فى الْاَكْلِ وَغَيْرِهٖ﴾

وقال عُمَرُ بنُ اَبِى سَلَمَةَ قال لى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كُلْ بِيَمِيْنِكَ.

کھانے پینے وغیرہ میں داہنے عضو کا استعمال

اور عمر بن ابی سلمہؓ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

۵۰۱۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخبَرنا عبدُ اللّٰه قال اَخبَرنا شُعْبَةُ عن اَشْعَثَ عن اَبِيهِ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فى طُهُورِهٖ وَتَنَعُّلِه وَتَرَجُّلِه وكانَ قالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذا فى شانِه كُلِّهٖ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ داہنی جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے جہاں تک ممکن ہوتا طہارت (یعنی وضو، غسل) میں، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں، اور شعبہ نے کہا اس حدیث کے راوی اشعث جب واسط میں تھے اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا "ہر ایک کام میں"

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۰، ومرّ الحديث ص:۲۹ ويأتي ص:۸۷۰، وص ۸۷۸، مسلم اوّل، ص:۳۰۵۔

تشریح دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص:۷۳۔

فی شان كله – وليس كل ما كان من شان الانسان له يمين ويسار فهو عموم يراد به الخصوص، ويلزم من حمله على العموم مخالفة ما امرفيه صلى الله عليه وسلم بالتياسر كبيت الخلاء، والخروج من المسجد وغير ذلك والمراد سائر ما شرع فيه التيمن مما هو من باب التكريم كلبس الثوب والسراويل والخف ودخول المسجد والخروج من الخلاء (قس)

﴿۲۸۶۲ بابُ مَنْ اَكَلَ حتى شَبِعَ﴾

جس نے شکم سیر ہوکر کھایا؟ (جائز ہے)

۵۰۱۳ ﴿حدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حدَّثنى مالِكٌ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى طَلْحَةَ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ يقول قال اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لقَدْ سَمِعْتُ صَوتَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ فهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَها فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِه ثُمَّ دَسَّتْه تَحْتَ ثَوبِى وَرَدَّتْنِى بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِى اِلَى رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال فذَهَبْتُ به فوَجَدْتُ رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فى المَسْجِدِ ومَعَهُ النَّاسُ فقُمْتُ عَلَيْهِم فقال لِي رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ فقلتُ نَعَمْ فقال لِطَعامٍ قال فقُلْتُ نَعَمْ فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِم حتى جِئْتُ اَبا طَلْحَةَ فقال اَبُو طَلْحَةَ يا اُمَّ سُلَيْمٍ قد جاءَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فقالتْ اللّٰه ورسولُه اَعْلَمُ قال فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حتى لَقِيَ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم

فَاَقْبَلَ اَبُو طَلْحَةَ ورَسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه سلم حتى دَخَلا فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ما عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الخُبْزِ فَاَمَرَ بِه فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما شاءَ اللّٰه اَنْ يَقولَ ثُمَّ قالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حتّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثم قالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فاذِنَ لَهُم فاكَلُوا حتى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَل القَوْمُ كُلُّهُم وَشَبِعُوا وَالقومُ ثَمانُونَ رَجُلاً﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہؓ نے (اپنی زوجہ) امّ سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف ونقاہت محسوس کیا میں سمجھتا ہوں کہ آنحضور ﷺ فاقہ سے ہیں (کھانا نہیں کھایا ہے) کیا تمہارے پاس (کھانے کیلئے) کوئی چیز ہے؟ یہ سن کر ام سلیمؓ نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا (تا کہ اور دوسرے لوگ نہ دیکھیں) اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھا دیا اس کے بعد مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا انسؓ نے بیان کیا کہ میں اس کھانے کو لے کر گیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے پاس لوگ یعنی صحابہ کرامؓ تشریف فرما ہیں میں ان حضرات کے سامنے جاکر (خاموش) کھڑا ہو گیا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کھانا دے کر، انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا جی ہاں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ والوں میں سب سے فرمایا اٹھو (ابوطلحہؓ کے پاس تمہاری دعوت ہے) چنانچہ حضور ﷺ چلے (اور سارے صحابہ آپ ﷺ کے پیچھے چلے) اور میں دوڑ کر ان سب کے آگے نکل گیا یہاں تک کہ میں ابوطلحہؓ کے پاس پہنچا (اور حال بیان کردیا) تو ابوطلحہؓ ام سلیمؓ سے کہنے لگے اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ان سب کو کھلا سکیں (اب تو بڑی ندامت ہوگی؟) امّ سلیمؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں انسؓ نے بیان کیا کہ پھر ابوطلحہؓ استقبال کے لئے چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی پھر ابوطلحہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں گھر کے اندر داخل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم جو کھانا تیرے پاس ہے وہ لاؤ، ام سلیم نے وہی روٹیاں (جو انسؓ کو دی تھیں) سامنے رکھیں آپ ﷺ نے حکم دیا اور ان روٹیوں کا چورا کرلیا گیا اور اس کے اوپر امّ سلیم نے اپنے گھی کا ڈبہ نچوڑ دیا (مالیدہ بنالیا) پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا کروانی چاہی (برکت کی دعا کی) اس کے بعد آپ ﷺ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا دس صحابہ کو بلالو ابوطلحہ نے ان حضرات کو بلایا سب شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا دس صحابہ کو بلالو یہ حضرات بھی کھا کر شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر اور دس صحابہ کو بلایا ان حضرات نے بھی کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر دس صحابہ آئے چنانچہ سب حضرات نے آسودہ ہو کر کھایا اور یہ حضرات

سب اسّی آدمی تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۰، مرّ مطولاً ص:۵۰۵ ياتي ص:۸۱۹، ۹۱۹، مسلم ثانی ص:۸-۱۷۹تا۱۷۔

۵۰۱۴ ﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى قال حدَّثَنا مُعْتَمِرٌ عن اَبِيْهِ قال وحَدَّثَ اَبُو عُثمانَ ايضاً عن عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ اَبِى بَكْرٍ قال كُنّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثَلاثِيْنَ ومِائَةً فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنكُم طَعَامٌ فإذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِن طَعامٍ اَوْ نَحْوُهُ فعُجِنَ ثمَّ جاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُها فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ؟ اَوْ قال هِبَةٌ، قال لا بَل بَيْعٌ قال فَاشْتَرٰى مِنه شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بِسَوادِ البَطْنِ يُشْوٰى وايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلاثِيْنَ ومِائَةٍ اِلاَّ قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِن سَوادِ بَطْنِها اِنْ كانَ شاهِدً اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كانَ غائِبًا خَبَاهَا له ثمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنا وَفَضَلَ فى القَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى البَعِيرِ اَوْ كَمَا قال﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک سوتیس آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ تو ایک صاحب کے پاس ایک صاع یا اس کے قریب آٹا تھا اسے گوندھا گیا پھر ایک مشرک لمبا تڑنگا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ بیچنے کی ہیں یا عطیہ ہیں یا حضور ﷺ نے عطیہ کے بجائے ہبہ فرمایا اس نے کہا نہیں بلکہ بیچنے کی ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی پھر ذبح کی گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی کلیجی بھونی جائے، حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں قسم خدا کی (اس میں ایسی برکت ہوئی کہ) ان ایک سوتیس آدمیوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسے آنحضور ﷺ نے اس کلیجی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر موجود تھا اس کو اسی وقت دیدیا اور جو اس وقت موجود نہ تھا اس کا حصہ اس کیلئے محفوظ رکھ دیا پھر اس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں رکھا ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی دونوں پیالوں میں گوشت بچ گیا پھر میں نے اس کو اونٹ پر اٹھالیا یا جیسا کہ عبدالرحمٰنؓ نے بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۱۰تا۸۱۱، و مرّ الحديث ص:۲۹۵، وص۳۵۶۔

۵۰۱۵ ﴿حَدَّثَنا مُسْلِمٌ قال حدَّثَنا وُهَيْبٌ قال حدَّثَنا مَنْصُورٌ عن اُمِّه عن عائِشَةَ قالتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ شَبِعْنا مِنَ الاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالماءِ.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت ہوا جب ہم کھجور اور پانی سے سیر ہو گئے۔ (پیٹ بھر کر کھانے لگے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۱، ویاتی ص۸۱۸۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابتداء میں غذا کی ایسی قلت تھی کہ پیٹ بھر کھانا نصیب نہیں ہوتا تھا اخیر میں یعنی ۷ھ ہجری میں جب اللہ تعالی نے خیبر فتح کرا دیا تو فراخی آئی جیسا کہ کتاب المغازی غزوۂ خیبر میں حضرت عائشہؓ کی حدیث گذر چکی ہے "قالت لما فتحت خيبر قلنا الآن نشبع من التمر" نیز اس سے متصل حضرت ابن عمرؓ کی روایت گذری عن ابن عمر قال ما شبعنا حتى فتحنا خيبر اس میں تصریح ہے کہ فتح خیبر سے پہلے ہم تنگی میں تھے فتح خیبر کے بعد مسلمانوں میں فراخی اور خوشحالی آئی۔

آنحضور ﷺ کی وفات اس وقت ہوئی جب ہم کو کھجور بافراط پیٹ بھر کر ملنے لگی۔

الاسودين: تثنية الاسود وهما التمر والماء وهذا من باب التغليب وان كان الماء شفافا لا لون له وذلك كالابوين للاب والام والقمرين للشمس والقمر. (عمده)

۲۸۶۳ ﴿بَابٌ لَيْسَ عَلَى الأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ﴾

الى آخر الآية (سورہ نور آیت ۶۱).

اندھے پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اخیر آیت لعلکم تعقلون تک

تشریح یعنی جو کام تکلیف کے ہیں وہ ان معذوروں کو معاف ہیں مثلاً جہاد، جمعہ اور جماعت۔ یا یہ مطلب ہے کہ ان معذور و محتاج لوگوں کو تندرستوں کے ساتھ کھانے میں کچھ حرج نہیں۔

﴿النِّهْدُ وَالِاجْتِمَاعُ فِي الطَّعَامِ﴾

یہ عبارت بعض نسخوں میں نہیں ہے مثلاً کرمانی ارشاد الساری، لیکن عمدہ القاری اور فتح الباری میں ہے۔

النِّهد: بكسر النون وسكون الهاء والدال المهملة من المناهدة وهي اخراج كل واحد من الرفقة نفقة على قدر نفقة صاحبه (عمدہ، ج:۲۱،ص:۳۳ تا ۳۴)

زادراہ، سفرخرچ مطلب یہ ہے کہ سب ساتھی مل کر برابر روپے خرچ کیلئے امیر کے پاس جمع کر دیں اس میں سے خرچ ہوتا رہے۔ (۲) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چند رفقاء اپنے اپنے کھانے ایک دسترخوان پر جمع کر کے کھاتے ہیں کھانے کا سامان

مختلف ہوتا ہے نیز کسی کا کم اور کسی کا زیادہ پھر دستر خوان پر کھانے والے مختلف ہوتے ہیں کوئی کم کھاتا ہے اور کوئی زیادہ مگر اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ جمع ہو کر کھانے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہر ایک نے اپنی چیز دوسرے کیلئے مباح کر دی ولا حرج به۔

فی الطعام: بمعنی علی الطعام ہے کما فی قوله تعالیٰ "ولاصلبنكم فی جذوع النخل" ای علیها.

۵۰۱۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفيانُ قال يَحيَى بنُ سَعِيدٍ سَمِعتُ بُشَيرَ بنَ يَسارٍ يقول حدَّثَنا سُوَيْدُ بنُ النُّعمانِ قال خَرَجْنَا مَعَ رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِلٰی خَيبَرَ فلمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قال يَحْيٰى وَهِيَ مِنْ خَيبَرَ عَلَى الرَّوْحَةِ دَعَا رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بِطَعامٍ فَمَا اُتِيَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ وَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِماءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فصَلّٰى بِنَا المَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّا قال سُفيانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَودًا وَبَدْاً﴾

ترجمہ حضرت سوید بن نعمان انصاریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جب ہم مقام صہبا پر پہنچے یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبا خیبر سے ایک منزل ہے (فی روایة وھی ادنیٰ خیبر یعنی خیبر کے قریب ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا (پانی میں بھگویا) اور اس میں سے کھایا اس کے بعد حضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی اور ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا سفیان (ابن عیینہ) نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو یحییٰ سے سنا عودًا و بَدْأً ای عائدا وبادئًا ای اولا و آخرا.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من وسط الاية المذكورة وهو قوله تعالىٰ ليس عليكم جُناح ان تاكلوا جميعا او اشتاتا وهو اصل فی جواز المخارجة ولهٰذا ذكر فی الترجمة النهد. (عمدہ)

(۲) ومناسبة الحديث للترجمة من جهة اجتماعهم علی لوك السويق من غير تمييز بين اعمی وغيره وبين صحيح ومريض الخ (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۱، ومرّ الحديث فی الطهارت ص ۳۴، وص ۳۴، وص ۳۴ فی المغازی ص ۶۰۰۔

۲۸۶۴
﴿ بَابُ الخُبْزِ المُرَقَّقِ وَالاَكْلِ عَلَى الخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ ﴾

پتلی روٹی (چپاتی) اور میز اور دستر خوان پر کھانے کا بیان

تحقیق وتشریح خبز: روٹی خبز مرقق باریک و پتلی کی ہوئی روٹی قال ابن الجوزی المرقق هو الخفيف كانه ماخوذ من الرقاق وهی الخشبة التی يرقق بها. (عمدہ)

علامہ ابن جوزیؒ نے کہا رقق کے معنی ہلکا وہ رقاق سے ماخوذ ہے رقاق وہ لکڑی جس سے پتلا کیا جاتا ہے یعنی بیلن جس سے روٹی باریک کی جاتی ہے تو اب خبز مرقق کے معنی ہوئے چپاتی۔

خِوَان: بکسر الخاء المعجمه وهو المشهور وجاء ضمها وفيه لغة ثالثة إِخْوان بكسر الهمزه وسكون الخاء وهو معرب (عمدہ) اس کی جمع قلت اَخْوِنة اور جمع کثرت خُونٌ ہے اس کے معنی کیا ہیں؟

قال عياض انه المائدة مالم يكن عليه طعام (عمدہ) یعنی ایسا دستر خوان جس پر کھانا نہ ہو علامہ عینیؒ فرماتے ہیں هو طبق كبير من نحاس تحته كرسي من نحاس الخ (عمدہ) یعنی تانبا کا بڑا طبق جس کے نیچے تانبے کی ٹانگیں لگی ہوئی ہوں جسکا طول ایک ہاتھ کا ہو یہ اتنا بڑا ہوتا تھا کہ اس کو دو آدمی یا اس سے زائد اٹھاتے تھے اور بڑے لوگوں کے سامنے رکھا جاتا تھا جو مالدار رؤسا ہوتے تھے یہ متکبرین کی عادت تھی تاکہ کھانے میں سر نہ جھکانا پڑے آنحضور ﷺ نے متکبرین کے اس طریقہ کو اختیار نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ میز پر کھانا مکروہ ہے الا لعذر.

یہ لفظ عربی ہے یا عجمی؟ قال ابن فارس انه اسم اعجمی (عمدہ) ملا علی قاری بھی یہی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ عجمی ہے معرّب ہے قال الجواليقي تكلمت به العرب قديما یعنی قدیم اہل عرب نے اس کا تکلم کیا ہے۔

سُفرہ: دستر خوان ج سُفَر.

۵۰۱۷﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سِنانٍ حدَّثنا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ قال كُنَّا عِند اَنَسٍ وَعِنْدَه خَبَّازٌ لَه فقال مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خبزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حتى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.﴾

ترجمہ قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انسؓ کے پاس تھے اور آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی پتلی روٹی (چپاتی) نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۱، ويأتي الحديث ص: ۸۱۵، وص ۹۵۶۔

شاة مسموطة: یعنی بکری کے چھوٹے بچہ کو ذبح کرنے کے بعد گرم پانی میں ڈال کر بال دور کئے جائیں پھر چمڑا سمیت بھون کر کھاتے وهو فعل المترفين اس طرح حضور اقدس ﷺ نے نہیں کھایا کا مطلب یہ ہے کہ اکثر آپ کی عادت شریفہ نہیں تھی مگر احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بعض اوقات بھنی ہوئی بکری کھائی ہے۔

۵۰۱۸﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ قالَ حدَّثَنا مُعَاذُ بنُ هِشَامٍ قال حَدَّثَنِي اَبِي عن يُونُسَ قال عَلِيٌّ هُوَ الإِسْكَافُ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ قال مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلا خُبِزَ لَه مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوا يَاكُلُونَ قال عَلَى السُّفَرِ﴾

ترجمہ علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (ہشام دستوائی) نے بیان کیا انھوں نے یونس بن ابی الفرات سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ یہ یونس اسکاف ہیں (یعنی یونس بن عبیدی بصری نہیں ہیں کما فی روایة ابن ماجه مصرحا عن یونس بن ابی الفرات) انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حضرت انسؓ سے انسؓ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی چھوٹی طشتری میں کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی حضور ﷺ کیلئے پتلی روٹی (نرم چپاتی) بنائی گئی اور نہ کبھی خوان (میز) پر کھایا قتادہ سے پوچھا گیا کہ لوگ کس پر کھاتے تھے تو فرمایا دستر خوان پر۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۱، ویاتی ص: ۸۱۵، اخرجه الترمذی ثانی؛ ص ۱ والنسائی فی الرقاق وابن ماجه فی الاطعمه.

افادہ: اس روایت کی سند میں ایک راوی یونس مذکور ہیں اور اس طبقہ میں دو یونس ہیں اس لئے امام بخاریؒ نے اپنے شیخ علی بن عبداللہ کا قول نقل کر کے وضاحت کردی کہ یہاں یونس سے مراد یونس اسکاف ہیں یعنی یونس بن ابی الفرات القرشی الاسکاف ہیں یونس بن عبید بصری نہیں ہیں۔

۵۰۱۹﴿حَدَّثَنَا ابنُ اَبِی مَرْيَمَ قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ قال اَخْبَرَنِی حُمَيْدٌ اَنَّه سَمِعَ اَنَسًا يقول اَقَامَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم يَبْنِی بِصَفِيَّةَ فَدَعَوتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ اَمَرَ بِالْاَنْطاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالاَقِطُ وَالسَّمْنُ وقال عَمْرٌو عن اَنَسٍ بَنٰى بِهَا النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فی نِطَعٍ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (فتح خیبر کے بعد مدینہ آتے ہوئے راستے میں) نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کی تو (حضور ﷺ کے حکم سے) میں نے آپ کی دعوت ولیمہ میں مسلمانوں کو بلایا آنحضور ﷺ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھائے گئے پھر اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈالدیا گیا اور عمرو بن ابی عمرو نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ انسؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کی پھر دستر خوان پر حلوہ بنایا۔ (کھجور، پنیر اور گھی سے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۱، ومرّ الحديث ص: ۶۰۳، وص ۶۰۶، وص ۶۱۱، وص ۷۷۵۔

تشریح تفصیل کے لئے جلد ۸ غزوہ خیبر دیکھئے خاص کر، ص: ۲۷۸ پڑھئے۔

۵۰۲۰﴿حَدَّثَنِي محمَّدٌ قال حدَّثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ قال هِشَامٌ عن اَبِيْهِ و عن وَهْبِ بنِ كَيْسَانَ قال كانَ اَهْلُ الشام يُعَيِّرُونَ ابنَ الزُّبَيْرِ يقولونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فقالتْ لَه اَسماءُ يَا بُنَيَّ اِنَّهُم يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِي مَاكانَ النِّطَاقانِ اِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُه نِصْفَيْنِ فاَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِاَحَدِهِما وَجَعَلْتُ فى سُفْرَتِهِ آخَرَ قال فَكَانَ اَهْلُ الشَّامِ اِذَا عَيَّرُوْه بِالنِّطَاقَيْنِ يقولُ اِيْهًا وَالإِلٰه ☆ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا﴾

ترجمہ عروہ بن زبیر اور وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو عار دلانے کیلئے کہنے لگے "یا ابن ذات النطاقین" (اے دو کمر بند والی کے بیٹے) اس پر (ان کی والدہ) حضرت اسماءؓ نے ان سے کہا بیٹے یہ شام والے تمہیں نطاقین کے ساتھ عار دلاتے ہیں (کہتے ہیں کہ تو دو کمر بند والی کا بیٹا ہے) کیا تم جانتے ہو دو نطاق نہیں تھا میرا ایک نطاق تھا (ایک کمر بند تھا) جس کو میں نے (ہجرت کی رات) آدھا آدھا پھاڑا (دو ٹکڑے کر دیئے) ایک سے رسول اللہ ﷺ کے مشک کا منہ باندھا اور دوسرے سے آپ ﷺ کا توشہ دان باندھا، وہب بن کیسان نے بیان کیا پھر جب شام والے (ظالم حجاج بن یوسف کے لشکری) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو نطاقین کے ساتھ عار دلاتے تو وہ کہتے ہاں خدا کی قسم سچ ہے پھر یہ مصرعہ پڑھتے:

یہ تو ایسا طعنہ ہے جس میں نہیں کچھ عیب ہے

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله: "وجعلت فى سفرته"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۱، ومرّ الحديث ص: ۴۱۸، ۵۵۵۔

تحقیق وتشریح اهل الشام: جيش الحجاج بن يوسف حيث كانوا يقاتلونه من قبل عبدالملك ابن مروان او عسكر الحصين بن نمير الذى قاتلوه ذلك من قبل يزيد بن معاوية (قس)

يا ابن ذات النطاقين: بكسر النون – ذات النطاقين سے مراد حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ ہیں نطاق کے معنی ہیں کمر بند، پٹکا وهو ما يشد به الوسط – اِيهًا: بكسر الهمزه وسكون التحتيه والتنوين هى كلمة للتصديق كانه قال صدقتم. والاله: وفى رواية ايها وربّ الكعبه.

شكاة: بفتح الشين والمعجمه ومعناها رفع الصوت بالقول القبيح بآواز بلند طعنہ دینا۔ ظاهر: بمعنى زائل۔ تِلكَ شَكَاةٌ ظاهر عنك عارُها یہ طعنہ جو تم چیخ کر کہتے ہو اس کا عیب زائل ہے یعنی یہ کوئی عیب نہیں بلکہ سراسر شرف وفخر ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے موقع پر جب حضور اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے تو زاد راہ (سفر

خرچ) کیلئے ایک مشک پانی اور ایک تھیلے میں کھانا رکھا گیا اب دونوں کو باندھنے کیلئے کوئی رسّی فوری طور پر نہیں ملی تو حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے صاحبزادی حضرت اسماءؓ نے اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ایک ٹکڑے سے مشک اور دوسرے ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اس پر آنحضور ﷺ نے اسماءؓ کو ذات النطاقین کا خطاب عنایت فرمایا جو عظیم شرف اور قابل فخر ہے۔ یہ ایک مصرعہ ہے بڑے قصیدے کا جو ابوذؤیب ہذلی نے نسیبہ بنت عنبس کے مرثیے میں کہا ہے۔ پورا شعر یہ ہے:

عیَّرها الواشون انی احبها تلك شكاة ظاهر عنك عارُها

اسے چغل خوروں نے عار دلایا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں ٭ یہ طعنہ ہے اس کا عار تجھ سے زائل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ تم لوگ مجھے ذات النطاقین کا بیٹا کہہ کر عار دلاتے ہو در حقیقت یہ عار نہیں بلکہ شرف و فخر کی بات ہے کیونکہ یہ خطاب دونوں جہاں کے سردار فخر کائنات نے میری والدہ کو دیا تھا جو اہل شام کی سات پشت کو بھی حاصل نہیں۔ گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است۔

شاید امام بخاریؒ کا مقصد اس حدیث سے یہ ہو کہ دسترخوان کپڑے کا بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

۵۰۲۱ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قال حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عن اَبِی بِشْرٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابنِ عبّاسٍ اَهْدَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلی الله عليه وسلم سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فدَعَا بِهِنَّ فأُكِلْنَ عَلٰی مائِدَتِهٖ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِیُّ صلی الله عليه وسلم كَالمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا اُكِلْنَ عَلٰی مَائِدَةِ النَّبِیِّ صلی الله عليه وسلم وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن حضرت ابن عباسؓ کی خالہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور تلے ہوئے گوہوں کا حصہ ہدیہ کے طور پر بھیجا اور حضور اکرم ﷺ نے ان گوہوں کو اپنے دسترخوان پر منگوایا چنانچہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر صحابہؓ نے کھایا اور نبی اکرم ﷺ نے گوہوں کو چھوڑ دیا (ولم یاکل منھن شیئا) جیسے ان سے نفرت کرنے والے ہوں اگر گوہ حرام ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر نہیں کھایا جاتا اور نہ حضور ﷺ ان کے کھانے کی اجازت دیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله على مائدته لانها تطلق على السفرة. مطلب یہ ہے کہ اس میں اکل علی السفرۃ یعنی دسترخوان پر کھانے کا بیان ہے۔

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۱ تا ۸۱۲، و مرّ الحديث ص ۳۵۰، و یاتی ص ۸۱۲، و ص ۸۱۳، و ص ۱۰۹۴۔

مذاہب ائمہ | ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک حلال جانور ہے کھانا جائز ہے۔

(۲) عند الاحناف مکروہ ہے۔ روایات دونوں طرح کی ہیں روایاتِ صحیحہ سے یہ تو ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس

سے نفرت کی ہے اور کچھ نہیں کھایا جبکہ دسترخوان پر موجود تھا۔

(۳) آنحضور ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ضب سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے دسترخوان پر صحابہ نے کھایا اور حضور ﷺ کے اس قول سے خاص کر ائمہ ثلاثہ نے استدلال کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں ضب کو حرام نہیں کہتا۔

احناف بھی حرام نہیں کہتے بلکہ مکروہ کے قائل ہیں اصل میں ابتداء اس کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا تو حضور ﷺ نے سکوت فرمایا لیکن پیغمبرانہ مزاج وطبیعت نے اس خبیث جانور حشرات الارض سے طبعا تنفر رکھا بعد میں جب ممانعت کا حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ خلاصہ یہ ہے کہ دونوں حکم دو وقتوں پر محمول کئے جائیں۔

(۴) حرمت وحلت میں جب تعارض ہو تو احتیاطا حرمت کو ترجیح ہوگی واللہ اعلم۔

مزید تشریح وتفصیل کے لئے جلد ششم نصر الباری، ص: ۴۴۴ دیکھئے۔

۲۸۶۵ ﴿ بابُ السَّوِيق ﴾

ستو (کھانے) کا بیان

۵۰۲۲ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا حمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن يَحْيٰى عن بُشَيْرِ بنِ يَسَارٍ عن سُوَيْدِ بنِ النُّعْمَانِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِالصَّهْبَاءِ وهِيَ عَلٰى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ اِلَّا سَوِيْقًا فَلَاكَ مِنْهُ وَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ﴾

ترجمہ حضرت سوید بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے بُشیر سے بیان کیا کہ آپ حضرات صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صہبار میں تھے وہ خیبر سے ایک منزل پر ہے نماز کا وقت آگیا تو آپ ﷺ نے کھانا طلب کیا تو بجز ستو کے اور کوئی کھانا نہ ملا حضور اقدس ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی حضور ﷺ کے ساتھ کھایا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور کلی کی اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور ہم لوگوں نے نماز پڑھی اور آنحضور ﷺ نے (ستو کھاکر) وضو نہیں کیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۱۲، ومرّ الحديث ص۳۴، ويأتي ص۳۴، وص۴۱۸، وص۶۰۰، وص۶۰۳، وص۸۲۰۔

تشریح نصر الباری جلد دوم، ص۱۳۲ کا مقصد ترجمہ پڑھئے۔

۲۸۶۶
﴿بابُ مَاكانَ النَّبِيُّ ﷺ لايَاكُلُ حتّى يُسَمّٰى لَهٗ فَيَعْلَمُ مَاهُوَ﴾

نبی اکرم ﷺ اس وقت تک کوئی چیز نہیں کھاتے جب تک اس کا نام نہ بتادیا جاتا اور جان لیتے کہ وہ کیا چیز ہے

۵۰۲۳ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالحَسَنِ قال اَخبَرَنا عبدُاللّٰهِ قال اَخبرنا يُونُس عنِ الزُّهرِيِّ قال اَخبَرَنِي اَبُو اُمَامَةَ بنُ سَهْلِ بنِ حُنَيفٍ الاَنْصَارِيُّ اَنَّ ابنَ عباسٍ اَخبَرَهٗ اَنَّ خالِدَ بنَ الوَلِيْدِ الَّذِي يُقالُ لَه سَيفُ اللّٰهِ اَخبَرهٗ اَنَّهٗ دَخلَ مَعَ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم علىٰ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خالَتُهٗ وَخالَةُ ابنِ عبّاسٍ فوَجَدَ عِنْدَها ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهٖ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الحارِثِ مِنْ نَجْدٍ فقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وكانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهٗ لِطَعَامٍ حتّى يُحَدَّثَ به ويُسَمّٰى له فاَهْوىٰ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَدَه اِلى الضَّبِّ فقالتِ امْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الحُضُورِ اَخبِرْنَ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ما قَدَّمْتُنَّ له هُوَ الضَّبُّ يا رسولَ اللّٰه فرَفَعَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يَدَه عنِ الضَّبِّ فقال خالِدُ بنُ الوَلِيْدِ اَحَرامٌ الضَّبُّ يا رسولَ اللّٰه؟ قال لا ولكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهٗ قال خالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَنْظُرُ اِلَيَّ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر میں داخل ہوئے اور حضرت میمونہؓ ان کی اور حضرت ابن عباسؓ (دونوں) کی خالہ تھیں (حضرت خالد بن ولیدؓ کی والدہ لبابۃ الصغری اور ابن عباسؓ کی والدہ لبابۃ الکبری دونوں حارث کی بیٹیاں تھیں اور حضرت میمونہؓ کی بہنیں) تو انھوں نے وہاں بھُنی ہوئی گوہ پائی جسے حضرت میمونہؓ کی بہن حُفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں حضرت میمونہؓ نے گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھائیں یہاں تک کہ اس کے متعلق بتادیا جائے اور اس کا نام متعین کردیا جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا تو موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلادو کہ حضور کے سامنے (کھانے کیلئے) کیا رکھا ہے، یارسول اللہ یہ گوہ ہے یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گوہ سے اٹھالیا تو خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کیا گوہ حرام

ہے یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حرام تو نہیں ہے لیکن میری قوم کی زمین میں یہ جانور نہیں ہے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ خالدؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله وكان قل ما يقدم يده لطعام حتى يحدّث به ويسمّى له.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۲، ویاتی ص:۸۱۳، وص۸۳۱، مسلم فی الصید وابوداؤد فی الاطعمه.

حکم: گذر چکا مسئلہ مختلف فیہ ہے عندالاحناف مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۶۷ ﴿بَابٌ طعامُ الوَاحِدِ يَكْفِي الاِثْنَيْنِ﴾

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کفایت کرسکتا ہے

۵۰۲۴ ﴿حدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرَنا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنا اِسْماعِيْلُ قال حدَّثَنِي مالِكٌ عن اَبِي الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم طَعَامُ الاِثْنَيْنِ كافِي الثَّلاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلاثَةِ كافِي الاَرْبَعَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں کا (پورا) کھانا تین کو کافی ہے اور تین آدمیوں کا (پورا) کھانا چار کو کافی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ بظاہر حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب سے نہیں ہے مگر امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے مسلم شریف جلد ثانی میں روایت موجود ہے۔

عن ابی ہریرۃؓ انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الاربعة (مسلم ثانی، ص:۱۸۶)

نیز ترجمۃ الباب کی حدیث حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے طعام الواحد يكفي الاثنين الخ مسلم ثانی، ص:۱۸۶۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۲، ابن ماجہ ثانی، ص:۲۴۲، والترمذی ثانی فی الاطعمه.

مقصد اس روایت اور اس قسم کی روایات سے مواسات و ہمدردی کی تعلیم و ترغیب ہے کفایت شعاری و قناعت کی تعلیم ہے کہ دو آدمیوں کا پورا کھانا (پیٹ بھر کھانا) تین کیلئے کفایت کرے گا وغیرہ۔

۲۸۶۸ ﴿بَابٌ المُؤمِنُ يَاكُلُ فِى مِعًى وَاحِدٍ﴾

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

۵۰۲۵ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشّارٍ قال حدَّثَنا عبدُ الصَّمَدِ قال حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن وَاقِدِ بنِ محمَّدٍ عن نَافِعٍ قال كانَ ابْنُ عُمَرَ لَايَاكُلُ حتّى يُوتىٰ بِمِسْكِيْنٍ يَاكُلُ مَعَهُ فَادْخَلتُ رَجُلًا يَاكُلُ مَعَهُ فَاَكَلَ كَثِيْرًا فقال يَا نَافِعُ لا تُدْخِلْ هٰذا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ المُؤْمِنُ يَاكُلُ فى مِعًى وَاحِدٍ وَالكَافِرُ يَاكُلُ فِى سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ﴾

ترجمہ نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کے ساتھ کھانے کیلئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کیلئے ایک شخص (ابونہیک) کو لے گیا تو اس نے بہت کھایا اس کے بعد ابن عمرؓ نے فرمایا اے نافع آئندہ اس شخص کو (میرے ساتھ کھانے کیلئے) مت لاؤ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (یعنی کم کھاتا ہے) اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة هى نصف الحديث.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۸۱۲، ويأتى ص: ۸۱۲

تحقیق وتشریح مِعًى: فلفظ معى مقصور بكسر الميم والتنوين ويجمع على امعاء (عمده) یعنی بکسر المیم وتنوین العین مقصوراً ہے۔ یہی لغت اشہر واکثر ہے اس کی جمع امعاء آتی ہے جیسے عنب کی جمع اعناب ہے۔ وقال ابوحاتم انه مذكر مقصور ولم اسمع احدا انث المعى (عمده)

قاضی عیاضؒ نے اہل طب وتشریح سے حکایت کی کہ انسان کی آنتیں سات ہیں معدہ پھر اس کے بعد متصل تین آنتیں بواب، صائم، رقیق یہ سب پتلی ہیں پھر تین موٹی ہیں اعور، قولون، مستقیم وطرفه الدبر (عمده)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ہمارے شیخ زین الدینؒ نے ان ساتوں کو دو شعر میں ضبط کیا ہے:

سبعة امعاء لكل آدمى ❊ معدة بوابها مع صائم

ثم الرقيق اعور قولون مع ❊ المستقيم مسلك للطاعم

تشریح حدیث پاک کو ظاہر پر رکھ کر حقیقی معنی لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ اغلب واکثر کے اعتبار سے ہے یعنی اکثر کافر اور بعض مومن کامل الایمان مراد ہے۔

حدیث میں لفظ سبعہ سے سات کی تحدید وتعیین مراد نہیں تکثیر مراد ہے کہ اکثر مومن کم کھاتا ہے اور اکثر کافر بہت کھاتا

ہے کما فی القرآن الحکیم "والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لهم" (سورہ محمد: ۱۲) (اور جولوگ منکر ہیں دنیا کے مزے اڑا رہے ہیں اور مارے حرص کے چوپائے (بہائم) کی طرح کھاتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے)

چونکہ مومن اشتغال بالعبادہ اور خشیت الٰہی کی وجہ سے زیادہ کھانے سے احتراز کرتا ہے بخلاف اس کے کافر بہت کھاتا ہے اور پھر بہت سوتا ہے۔

(۲) مومن کھانے پینے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے بنابریں اس کے کھانے میں شیطان شریک نہیں ہوتا چنانچہ قلیل بھی اس کیلئے کافی ہوجاتا ہے۔ بسم اللہ کی برکت حاصل ہوتی ہے۔

(۳) مومن صرف حلال کھاتا ہے اور کافر حلال وحرام سب کھاتا ہے اس لئے فرمایا گیا المومن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء - وغیرہ۔ واللہ اعلم

۲۸۶۹ باب المُؤمِنُ يَاكُلُ فِى مِعًى وَاحِدٍ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ کی بھی مرفوع حدیث نبی اکرم ﷺ سے ہے

۵۰۲۶ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَلامٍ قال حَدَّثَنا عَبْدَةُ عن عُبَيْدِ اللّٰه عن نافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قال قال رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم اِنَّ المُؤمِنَ يَاكُلُ فى مِعًى وَاحِدٍ وَاِنَّ الكافِرَ اَوِ المُنَافِقَ فلا اَدرِىْ اَيُّهُمَا قال عُبَيْدُ اللّٰه يَاكُلُ فى سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وقال ابنُ بُكَيْرٍ حدَّثَنا مالِكٌ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهِ

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق عبدہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں عبیداللہ نے کون سا لفظ کہا وہ سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

قال ابن بکیر: یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سابق کی طرح نقل کیا: لکن بلفظ الکافر من غیر شك کما فی المؤطا.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۸۱۲، ومر الحدیث ص:۸۱۲۔

۵۰۲۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو قال كانَ اَبُو نَهِيْكٍ رَجُلاً اَكُولاً فقال لَهُ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال اِنَّ الكافِرَ يَاكُلُ فى سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ فقال فَاَنَا اُومِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِه صلى اللّٰه عليه وسلم﴾

ترجمہ | عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ ابونہیک (مکہ کا ایک شخص) بڑا کھانے والا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے تو ابونہیک نے کہا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى حديث ابن عمر. والحديث ص:۸۱۲۔

تشریح | اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعض مسلمان بھی کثیر الخوراک ہے یعنی ہر کثیر الخوراک کافر نہیں البتہ اکثر کافر کثیر الخوراک یعنی بہت کھانے والا ہوتا ہے۔

۵۰۲۸ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حدَّثَنِي مَالِكٌ عن اَبِي الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّه قال قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يَاكُلُ المُسْلِمُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَالكافِرُ يَاكُلُ فى سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۸۱۲، ویاتی ایضا ص:۸۱۲، ابن ماجہ، ص:۲۴۲۔

۵۰۲۹ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عَدِيِّ بنِ ثَابِتٍ عن اَبِي حَازِمٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً كانَ يَاكُلُ اَكْلاً كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ فكانَ يَاكُلُ اَكْلاً قَلِيْلاً فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال اِنَّ المُؤْمِنَ يَاكُلُ فى مِعًى وَّاحِدٍ وَالكافِرُ يَاكُلُ فى سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (کفر کی حالت میں) بہت کھاتا تھا پھر وہ مسلمان ہوگیا تو کم کھانے لگا نبی اکرم ﷺ سے یہ ذکر کیا گیا تو فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۸۱۲۔

مختصر تشریح یہ مسلمان ہونے والے کون شخص تھے مختلف اقوال ہیں:
(۱) جهجاه غفاری و قيل هو نضله بن عمرو وقيل ابونصره غفاری وقيل ثمامه بن اثال. (قس)
نقل ہے کہ کفر کی حالت میں سات بکریوں کا دودھ پی گیا اور مسلمان ہونے کے بعد دوسری بکری کا دودھ پورا نہ پی سکا۔ مزید تفصیل کیلئے فتح الباری کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ ۲۸۷۰ الاَكْلِ مُتَّكِئًا﴾

ٹیک لگا کر کھانا

۵۰۳۰ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ حدَّثنا مِسعَرٌ عن عَلِيِّ بنِ الاَقمَرِ قال سَمِعْتُ اَبَا جُحَيفَةَ يقول قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِنِّى لاَ آكُلُ مُتَّكِئًا﴾

ترجمہ حضرت ابو جحیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۲، ویاتی ص:۸۱۳، ابوداؤد ثانی فی الاطعمہ، ص:۵۲۹، ابن ماجہ فی الاطعمہ، ص:۲۴۲، شمائل ترمذی.

ٹیک لگا کر کھانے کا حکم علماء کے دو اقوال ہیں: (۱) اخرج ابن ابی شيبه عن ابن عباس وخالد بن الوليد وعبيده سلمانی، محمد بن سيرين، عطاء بن يسار والزهری جواز ذلك مطلقا. (قس)

(۲) عند الجمهور مکروہ خلاف اولیٰ ہے جیسا کہ روایت الباب سے معلوم ہوا۔

(۳) حضرت انسؓ کی حدیث ان النبی صلى الله عليه وسلم لما نهاه جبريل عن الاكل متكئا لم ياكل متكئا بعد ذلك. (قس)

(۴) عقلاً بھی مکروہ ہونا چاہئے چونکہ متکبرانہ طریقہ ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۰۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عُثمانُ بنُ اَبِى شَيْبَةَ قال حدَّثنا جَرِيْرٌ عن مَنْصُورٍ عن عَلِيِّ بنِ الاَقْمَرِ عن اَبِى جُحَيفَةَ قال كُنتُ عندَ النَّبِيِّ ﷺ فقال لِرَجُلٍ عِندَهُ لاَ آكُلُ وَاَنَا مُتَّكِئٌ﴾

ترجمہ حضرت ابو جحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ ﷺ نے ایک صاحب سے جو

آپ کے پاس موجود تھے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر فى حديث ابى جحيفة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۸۱۳، و مر الحديث ص: ۸۱۲۔

تشریح | افضل و بہتر یہ ہے کہ گھٹنوں کے بل قدموں پر بیٹھ کر کھائے۔

(۲) یا بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کر کے بیٹھ کر کھائے۔

۲۸۷۱ ﴿ بابُ الشِّواءِ ﴾

وقولِ اللهِ عزَّ وَجلَّ: فجاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ اى مَشْوِيّ.

بھنے ہوئے گوشت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "پھر وہ بھنا ہوا بچھڑا لیکر آئے۔ حنیذ بمعنی مشوی ہے یعنی بھنا ہوا، تلا ہوا

آیت کریمہ | سورہ ہود کی آیت: ۶۹ کا ایک جز ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چند فرشتے (جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام) انسان کی شکل میں آئے اور سلام کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور ان فرشتوں کو انسان سمجھ کر مہمان نوازی شروع کر دی چنانچہ فوراً ایک تلا ہوا (بھونا ہوا) بچھڑا سامنے لا کر رکھ دیا فجاء بعجل حنيذ.

۵۰۳۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ قالَ اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عن الزُّهْرِيِّ عن اَبِى اُمَامَةَ بنِ سَهْلِ بنِ حُنَيْفٍ عن ابنِ عبَّاسٍ عن خالِدِ بنِ الوَلِيْدِ قال اُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَاَهْوىٰ اِلَيْهِ لِيَاكُلَ فقِيلَ له اِنَّه ضَبٌّ فَاَمْسَكَ يَدَهُ قال خالِدٌ اَحَرَامٌ هُوَ قال لا ولٰكِنَّه لا يَكُونُ بِاَرْضِ قَومِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ فَاَكَلَ خالِدٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنظُرُ قال مالِكٌ عنِ ابنِ شِهابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ.﴾

ترجمہ | حضرت خالد بن ولیدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھنی ہوئی گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ اسے کھانے کیلئے متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ گوہ ہے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالدؓ نے پوچھا کیا یہ (گوہ) حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن چونکہ یہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں (نفرت کرتا ہوں) پھر خالدؓ نے کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ امام مالکؒ نے ابن شہاب امام زہری سے (بجائے ضب مشوی) ضب محنوذ نقل کیا (معنی میں کوئی فرق نہیں دونوں کے معنی ایک ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "بضبٍّ مشوى".

مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ بھنے ہوئے گوشت کھانے کیلئے مائل ہوئے وہ تو گوہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ورنہ کھاتے تو بھنا ہوا گوشت کھانا ثابت ہوگیا۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۳، ومر الحديث ص:۳۵۰، وص۸۱۱، وص۸۱۲، ويأتى ص:۸۳۱، وص۱۰۹۴۔

۲۸۷۲ ﴿بَابُ الْخَزِيْرَةِ﴾

قال النَّضْرُ الخَزِيْرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالحَرِيْرَةُ مِنَ اللَّبَنِ.

خزیرہ کا بیان

خزيره (بفتح الخاء المعجمة والزاى المكسورة والياء آخر الحروف الساكنة ثم الراء المفتوحة)

نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ خزیرہ چھانے ہوئے آٹے سے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ خزیرہ کی تعریف میں اقوال مختلف ہیں اصح یہ ہے کہ خزیرہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پکایا جائے اور اوپر سے آٹا ڈال کر تیار کیا جائے جس کو آج کل حلیم کہتے ہیں۔ اور اگر گوشت نہ ہو صرف آٹے سے بنایا جائے تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں یعنی حریرہ۔

۵۰۳۳﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بنُ الرَّبِيْعِ الاَنْصَارِيُّ اَنَّ عِتْبَانَ بنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الاَنْصَارِ اَنَّه اَتَى رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فقال يا رسولَ اللّٰهِ اِنِّي اَنْكَرْتُ بَصَرِي وَاَنَا اُصَلِّي لِقَومِي فاِذَا كَانَتِ الاَمْطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لا اسْتَطِيْعُ اَنْ آتِيَ مَسْجِدَ هُمْ فَاُصَلِّيَ لَهُم فَوَدِدْتُ يا رسولَ اللّٰه اَنَّكَ تَاتِي فَتُصَلِّي فى بَيْتِي فَاتَّخِذَهُ مُصَلًّى فقال سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰه قال عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَبُو بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاَذِنْتُ لَه فَلَمْ يَجْلِسْ حتى دَخَلَ البَيْتَ ثُمَّ قال لِي: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ اِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فى البَيْتِ رِجَالٌ مِن اَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُم اَيْنَ مَالِكُ بنُ

الدُّخشُنِ فقال بَعضُهُم ذٰلِكَ مُنافِقٌ لا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسولَه صَلّى اللّٰه عليه وسلم قال النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم لاتَقُلْ اَلاَ تَرَاهُ قال لَا اِلٰهَ اِلاّ اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجهَ اللّٰهِ قال اللّٰه ورَسُولُه اَعْلَمُ قال قُلْنا فاِنّا نَرىٰ وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَه اِلى المُنافِقِيْنَ فقال فاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النّارِ مَنْ قال لَا اِلٰهَ اِلاّ اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجهَ اللّٰهِ قال ابنُ شِهابٍ ثُمَّ سَالتُ الْحُصَيْنَ بنَ محمّدٍ الاَنْصارِيَّ اَحَد بَنِي سَالِمٍ وَكانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عن حَدِيثِ مَحمُودٍ فَصَدَّقَهُ﴾

ترجمہ محمود بن ربیع انصاریؓ نے خبر دی کہ عتبان بن مالکؓ جو انصاری صحابیوں میں سے تھے اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی بینائی کو کمزور محسوس کرتا ہوں اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب بکثرت بارش ہوتی ہے تو وہ نالہ جو میرے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان ہے بہنے لگتا ہے تو میں ان کی مسجد تک نہیں جاسکتا کہ انہیں نماز پڑھاؤں اور میری تمنا ہے یا رسول اللہ کہ آپ میرے یہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کیلئے مقرر کرلوں تو رسول اللہ ﷺ نے عتبانؓ سے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا انشاء اللہ حضرت عتبانؓ فرماتے ہیں کہ دوسرے دن صبح کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے اور نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور میں نے آپ ﷺ کو اجازت دی اور آتے ہی آپ ﷺ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ تو میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کردیا چنانچہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور "اللہ اکبر" کہا (یعنی تکبیر کہہ کر نماز شروع کردی) اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی آپ ﷺ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ہم نے حضور ﷺ کو اس خزیرہ (حلیم) کھانے کیلئے روک لیا جو ہم نے آپ ہی کیلئے تیار کیا تھا۔ عتبانؓ کہتے ہیں کہ پھر محلہ والوں میں سے بہت سے لوگ گھر میں جمع ہوگئے ان میں سے ایک صاحب نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے؟ تو دوسرے نے کہا وہ تو منافق ہے اس کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت نہیں ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ مت کہو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں (کہ اصل حال کیا ہے؟) مگر ہم لوگ تو ظاہر میں یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور اس کی خیرخواہی منافقین کی طرف ہے (اس لئے زبان سے یہ بات نکل گئی) آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اس شخص پر حرام کردیا ہے جو لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرلے اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے محمود سے یہ حدیث سن کر حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے ایک فرد اور سرداروں میں سے تھے محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "حبسناه علی خزيرة"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۳، باقی مواضع، نیز مفصل تشریح مع سوال و جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۴۵۴۔

۲۸۷۳ ﴿ بابُ الاَقِطِ ﴾

وَقال حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا يقولُ بَنَى النَّبِیُّ ﷺ بِصَفِيَّةَ فَاَلْقَى التَّمْرَ وَالاَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقال عَمْرُوبْنُ اَبِی عَمْرٍو عن اَنَسٍ صَنَعَ النَّبِیُّ صلّى الله عليه وسلم حَيْسًا.

پنیر کا بیان

اور حمید نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے (خیبر سے واپسی میں) حضرت صفیہؓ سے صحبت کی تو (ولیمہ کی دعوت میں) کھجور، پنیر اور گھی (دسترخوان پر) رکھا اور عمرو بن ابی عمرو نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے حلوا بنایا۔

۵۰۳۴ ﴿حدَّثَنا مُسْلِمُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حدَّثَنا شُعْبَةُ عن اَبِی بِشْرٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عن ابنِ عباسٍ قال اَهْدَتْ خالَتِی اِلَی النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم ضِبَابًا واَقِطاً ولَبَنًا فوُضِعَ الضَّبُّ عَلٰى مائِدَتِهِ فَلَو كانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَاَكَلَ الاَقِطَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میری خالہ (ام المومنین میمونہؓ) نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوہ اور پنیر اور دودھ کا ہدیہ بھیجا تو گوہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر رکھا گیا اگر گوہ حرام ہوتی تو ہرگز نہیں رکھی جا سکتی تھی اور آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر بھی تناول فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "واقطا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۳، ومر الحديث ص: ۳۵۰، وص ۸۱۱ ويأتی ص: ۸۳۱، وص ۱۰۹۴۔

۲۸۷۴ ﴿ بابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ ﴾

چقندر اور جو کا بیان

۵۰۳۵ ﴿حدَّثَنا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عن اَبِی حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال اِنْ كُنّا لَنَفْرَحُ بِيَومِ الجُمُعَةِ كانَتْ لَنا عَجُوزٌ تَاخُذُ اُصُولَ السِّلْقِ

فَتَجعَلُهُ فِی قِدْرٍ لَّهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ اِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا (شروع شروع جب ہم مدینہ میں آئے تھے اور محتاجی تھی) کہ ہم جمعہ کا دن آنے سے خوش ہو جاتے (وجہ یہ تھی) ایک بوڑھیا تھی جو چقندر کی جڑیں لیتی جن کو ہم اپنے باغ کے مینڈھوں پر بویا کرتے تھے وہ ایک ہانڈی میں ان کو پکاتی اور کچھ دانے جَو کے اس میں ڈال دیتی، حضرت سہلؓ نے بیان کیا کہ جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو اس کی ملاقات کو جاتے وہ ہمارے سامنے یہ کھانا لاتی ہم کو جمعہ کے دن اسی وجہ سے خوشی ہوا کرتی اور ہم جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے خدا کی قسم نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۳، مر الحديث ص: ۱۲۸، وص ۳۱۶، و ياتی ص: ۹۲۳، وص ۹۲۹۔

افادہ: یہاں نصر الباری جلد چہارم کا ص: ۱۴۳ و ۱۴۴ کا مطالعہ مفید ہوگا ان شاء اللہ۔

﴿بابُ ۲۸۷۵ النَّهْشِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ﴾

گوشت کو ہانڈی سے نکالنا اور دانتوں سے نوچ کر کھانے کا بیان

بابُ النهس: بفتح النون وسكون الهاء وبعدها سين معجمه اور سین مہملہ دونوں نسخے ہیں اور معنی ایک ہے یعنی گوشت کو اگلے دانتوں سے نوچنا۔ انتشال اللحم گوشت کو ہانڈی سے نکالنا پورا پکنے سے پہلے ہانڈی سے نکال کر نوچ کر کھانا۔

۵۰۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ عَبدِ الوَهَّاب قال حدَّثنا حمَّادٌ قال حدَّثنا اَيُّوبُ عن محمَّدٍ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ قال تَعَرَّقَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم كَتِفًا ثمَّ قام فصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأ، وعن اَيُّوبَ وعاصِمٍ عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ قال انْتَشَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فاَكَلَ ثمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شانے (دست) کا نوچ کر کھایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ وعن ايوب ای بالسند السابق. اور ایوب سختیانیؒ اور عاصم بن سلیمان احول سے روایت ہے ان دونوں نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے (پکتی ہوئی) ہانڈی سے

گوشت کی ہڈی نکالی اور آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

ويمكن ان توخد المطابقة للجزء الاول من قوله تعرّق من حيث حاصل المعنى لا من حيث اللفظ وذلك لان معنى تعرق كتفا تناول اللحم الذى عليه والنهس ايضا تناول اللحم بالفم وازالته من العظم. (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۳تا۸۱۴، ومر الحديث ص:۳۴۔

۲۸۷۶
﴿بابُ تعرُّقِ العَضُدِ﴾

العضد هو العظم الذى بين الكتف والمرفق

بازو کی ہڈی کا گوشت نوچ کر کھانا

۵۰۳۷ ﴿حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثنّٰى قال حدَّثنَا عُثمانُ بنُ عُمَرَ قال حدَّثنا فُلَيْحٌ قال حدَّثنا اَبو حَازِمِ المَدَنِيُّ قال حدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِى قَتَادَةَ عن اَبِيْهِ قال خَرَجْنا مَعَ النَّبِىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم نَحْوَ مَكَّةَ ح وحَدَّثَنِى عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثنا محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ عن اَبِى حَازِمٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عن اَبِيْهِ اَنَّه قال كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فى مَنْزِلٍ فى طَرِيْقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم نازِلٌ اَمَامَنَا وَالقَومُ مُحْرِمُونَ وَاَنَا غيرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَاَنَا مَشْغُولٌ اَخْصِفُ نَعْلِى فلَمْ يُوذِنُونِى لَه وَاَحَبُّوا لَو اَنِّى اَبْصَرْتُهُ فالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُهُ فقُمْتُ اِلَى الفَرَسِ فاَسْرَجْتُهُ ثمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فقُلْتُ لَهُمْ ناوِلُونِى السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فقالُوا لا وَاللّٰهِ لانُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَىْءٍ فغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فاَخَذْتُهُما ثُمَّ رَكِبْتُ فشَدَدْتُ عَلَى الحِمَارِ فعَقَرْتُه ثمَّ جِئْتُ بِه وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيْهِ يَاكُلُونَهُ ثمَّ اِنَّهُمْ شَكّوا فى اَكْلِهِمْ اِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فرُحْنَا وَخَبَاْتُ العَضُدَ مَعِى فَاَدْرَكْنا رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فسَاَلْنَاهُ عن ذٰلك فقال مَعَكُم مِنْهُ شَىْءٌ فناوَلْتُهُ العَضُدَ فَاَكَلَهَا حتى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قال ابْنُ جعْفَرٍ وَحَدَّثَنِى زَيْدُ بنُ اَسْلَمَ عن عَطَاءِ بنِ يسارٍ عن اَبِى قَتَادَةَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) مکہ کی طرف نکلے (دوسری سند) اور مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انھوں نے ابوحازم سے انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے (حضرت ابوقتادہؓ سے) انھوں نے فرمایا کہ میں ایک روز نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے بڑھ کر اترے ہوئے تھے اور قوم میرے (سب ساتھی) احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا پھر لوگوں نے ایک گورخر (جنگلی گدھا) دیکھا اور میں اپنی جوتی ٹانکنے میں مشغول تھا اور ان لوگوں نے مجھ کو اس گورخر کی خبر نہیں دی (چونکہ احرام کی حالت میں شکار کا بتلانا بھی درست نہیں) لیکن ان حضرات نے دل میں چاہا کاش میں اس گورخر کو دیکھ لیتا (اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے) چنانچہ میں نے نگاہ پھیری تو اس گورخر کو دیکھ لیا پھر جلدی سے گھوڑے کے پاس جا کر زین لگایا اور سوار ہو گیا اور میں کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھ کو کوڑا اور نیزہ اٹھا دو وہ کہنے لگے نہیں خدا کی قسم ہم تو (شکار کے معاملہ میں) تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے پھر میں ناراض ہوا اور خود اتر کر کوڑا اور نیزہ لے لیا پھر سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کیا اور میں نے اس کو زخمی کر دیا پھر میں اس کو لے کر آیا تو وہ مر گیا تھا (جب اس کا گوشت پکایا گیا) تو سب اس پر گرے اور کھانے لگے پھر ان کو احرام کی حالت میں اس کے کھانے میں شک پیدا ہوا پھر ہم چلے اور میں نے گورخر کا ایک بازو اپنے پاس چھپا رکھا تھا پھر ہم رسول اللہ ﷺ سے ملے اور حضور ﷺ سے اس کا مسئلہ پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا اس کا کچھ گوشت تمہارے پاس ہے؟ میں نے وہی بازو (جو چھپا کر رکھا تھا) آپ ﷺ کو دیا آپ ﷺ نے اس کو کھایا یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے دانتوں سے نوچ نوچ کر صاف کر دیا اور آپ ﷺ محرم (احرام باندھے ہوئے) تھے۔ محمد بن جعفر نے کہا اور مجھ سے زید بن اسلم نے یہ حدیث بیان کی انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوقتادہؓ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ (والحاصل ان لمحمد بن جعفر فیه اسنادین)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله فناولته العضد الى آخره.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۱۴، ومر الحديث ص: ۲۴۵، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۶، ۳۴۹، ۴۰۰، ۵۹۷، یأتی ۸۲۵۔

۱۲۷۷

﴿بابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ﴾

گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا

۵۰۳۸﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ﴾

ترجمہ حضرت عمرو بن امیہؓ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بکری کے شانہ (دست) کاٹ رہے تھے (کھانے کیلئے) اتنے میں نماز کی طرف بلائے گئے تو آپ ﷺ نے وہ گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے ڈال دی اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۸۱۴، ومر الحديث ص:۳۴، وص۹۳، وص۴۰۹، ۵۱۵، ویاتی ص:۸۲۱۔

تشریح معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت چاقو سے بھی کاٹ کر بوٹی کھا سکتے ہیں اولا تو دانت سے نوچ کر کھانا چاہئے چاقو، چھری کے استعمال سے احتراز ہی بہتر ہے مگر عند الضرورت جائز ہے۔

باقی تشریح کیلئے دوسری جلد کتاب الطہارت کا مطالعہ کیجئے۔

۲۸۷۸ ﴿بابُ ما عابَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم طعامًا قطُّ﴾

نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا (یعنی برا نہیں کہا بشرطیکہ حلال ہو)

۵۰۳۹ ﴿حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ کَثِیرٍ قال اَخبَرَنَا سُفیانُ عنِ الاَعْمَشِ عن اَبِی حَازِمٍ عن اَبِی هُرَیرَةَ قال ما عَابَ النَّبِیُّ ﷺ طعامًا قطُّ اِنِ اشتَهاهُ اَکلَهُ وَاِنْ کَرِهَهُ تَرَکَه﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کھانے کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھایا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۸۱۴، ومر الحديث ص:۵۰۳۔

تشریح حضور اقدس ﷺ نے حرام کھانے کی مذمت کی ہے اس لئے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا جائز و حلال ہو تو اس کو برا نہیں فرمایا، واللہ اعلم۔

۲۸۷۹ ﴿بابُ النفخ فی الشعیر﴾

جو میں پھونکنے کا بیان

مطلب یہ ہے کہ جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر بھوسہ اڑا دینا۔

۵۰۴۰ ﴿حدَّثَنَا سَعِیدُ بنُ اَبِی مَرْیَمَ قال حدَّثَنا اَبُو غَسَّانَ قال حدَّثَنِی اَبُوحَازِمٍ اَنَّه سَاَلَ

سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ قال لا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قال لا وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ﴾

ترجمہ | ابوحازم نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا کیا آپ حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں میدہ دیکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا نہیں پھر میں نے پوچھا کیا آپ حضرات جَو کے آٹے کو (چھلنی میں) چھانتے تھے یا نہیں؟ فرمایا ہم چھلنی میں نہیں چھانتے تھے لیکن ہم اسے پھونک لیتے تھے (منہ سے پھونک کر بھوسی اڑا دیتے تھے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كنا ننفخه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۴، وياتي الحديث ص:۸۱۴۔

۲۸۸۰
﴿بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ﴾

نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کی خوراک کا بیان

۵۰۴۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قال حدثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عن أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قال قَسَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی تو ہر شخص کو سات کھجوریں دیں اور مجھے بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں ایک خراب تھی لیکن ان سب کھجوروں میں وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی وہ بہت سخت تھی چبانے میں (چونکہ چبانے میں دیر تک چلتی رہی اس لئے مجھ کو اچھی معلوم ہوئی)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه اشعار البيان ما كان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه ياكلون وانه في غالب الاوقات التمر ويقنعون باليسير من ذلك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۴، وهذا الحديث اخرجه الترمذي في الزهد والنسائي في الوليمة وابن ماجه في الزهد. (قس)

تشریح | حضرت ابوہریرہؓ کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تنگی تھی کہ سات کھجوریں ایک آدمی کو کھانے کیلئے ملتیں ان میں بھی خراب اور سخت ملی ہوئی۔

۵۰۴۲ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا وَهْبُ بنُ جَرِيْرٍ قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن إِسْمَاعِيلَ عن قَيْسٍ عن سَعْدٍ قال رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الحُبْلَةِ اَوِ الحَبَلَةِ حتى يَضَعَ اَحَدُنا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (یعنی میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب مسلمان کل سات تھے ان میں ساتواں میں تھا یعنی حضرت ابوبکرؓ، عثمانؓ، علیؓ، زید بن حارثہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، اور سعد بن ابی وقاصؓ)۔

مالنا طعام الخ: ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا سوائے ببول کے پھل یا اس کے پتے کے (شک راوی)

یہاں تک کہ قضاء حاجت میں براز بھی ہمارا بکریوں کی مینگنی کی طرح آتا تھا پھر یہ بنو اسد مجھ کو اسلام سکھانے آئے ہیں، پھر تو میں تباہ ہو گیا میری محنت برباد ہو گئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه اشعار البيان ما كان صلى الله عليه وسلم واصحابه فى قلة من العيش مع القناعة والرضا بما قسم الله عز وجل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۴، ومر الحديث فى مناقب سعدؓ ص:۵۲۸، ياتى ص:۹۵۶۔

تشریح روایت تو مناقب سعد میں گذر چکی ہے مختصر قصہ یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سیدنا عمرؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے وہاں بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے ان کی شکایت کی منجملہ اور شکایتوں کے ایک یہ بھی تھی کہ حضرت سعدؓ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھاتے ہیں حضرت سعدؓ نے اس کا رد کیا کہ اگر مجھ کو آج تک نماز پڑھنی نہیں آئی حالانکہ میں اتنا قدیم الاسلام ہوں کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو کل چھ مسلمان تھے ساتواں میں تھا اور تم تو کل مسلمان ہوئے ہو تم کو نماز پڑھنا آگیا۔

بنو اسد کی ساری شکایتیں غلط تھیں، باقی کتاب المناقب دیکھئے۔

۵۰۴۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدَّثنا يَعْقُوبُ عن اَبِي حَازِمٍ قال سَاَلْتُ سَهْلَ بنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ اَكَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ فقال سَهْلٌ مَا رَاَى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ الله حتى قَبَضَهُ الله قال فقُلتُ له هَلْ كانَ لَكُم فى عَهْدِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنَاخِلُ قال مَارَاَى رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم مُنْخَلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ الله حتى قَبَضَهُ الله قال قلتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاكُلُونَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قال كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ ما طَارَ وَمَا بَقِيَ

ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ﴾

ترجمہ | ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سہل بن سعدؓ سے پوچھا میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے میدہ کھایا ہے؟ حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نبوت کے منصب پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک آنحضور ﷺ نے میدہ دیکھا بھی نہیں، ابوحازم نے بیان کیا میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آپ حضرات کے پاس چھلنیاں تھیں؟ فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک چھلنی دیکھی تک نہیں ابوحازم نے بیان کیا میں نے پوچھا آپ حضرات بغیر چھنا ہوا جو کھاتے کس طرح تھے؟ (اس کا بھوسا کس طرح الگ کرتے تھے؟) فرمایا ہم اسے پیس لیتے تھے اور اسے منہ سے پھونکتے تھے جو کچھ اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ کر روٹی پکاتے پھر کھاتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ لان فیه بیان ما کان یاکلونه.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۱۴تا۸۱۵، ومر الحدیث ص:۸۱۴۔

تشریح | النَّقِي: میدہ نَقِيَ ینقٰی نقاوۃ صاف ستھرا ہونا۔ مَناخِل از باب نصر نخلا آٹا چھاننا، بھوسی نکالنا وغیرہ مَناخل جمع ہے مُنخُل کی بمعنی چھلنی۔

۵۰۴۴﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوهُ فَاَبَى اَنْ يَاكُلَ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی ان لوگوں نے ابوہریرہؓ کو کھانے پر بلایا لیکن آپ نے کھانے سے انکار کردیا۔ (حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضور ﷺ کا حال یاد کرکے اس کا کھانا گوارہ نہ کیا اور چونکہ یہ ولیمہ کی دعوت نہ تھی اس لئے اس کا قبول کرنا ضروری نہ تھا) اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے اور آپ ﷺ نے کبھی جَو کی روٹی بھی آسودہ ہوکر نہیں کھائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان ابا هریرہ استحضر حینئذ ماکان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم واصحابه فی ضیق من العیش فلذلك ترك الاكل من تلك الشاۃ التی كانت بین ایدی القوم والحال انهم دعوہ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۱۵۔

۵۰۴۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ

وَلَا فِی سُکُرُّجَۃٍ وَلَا خُبِزَ لَہ مُرَقَّقٌ قلتُ لِقَتَادَۃَ علٰی مَا یَاکُلُونَ قال عَلَی السُّفَرِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی میز پر (یا لکڑی کے سینی پر) نہیں کھایا اور نہ چھوٹی طشتری میں (متنوع کھانا) کھائے اور نہ آپ ﷺ کیلئے پتلی روٹی (چپاتی) بنائی گئی میں نے قتادہ سے پوچھا پھر وہ حضرات کس چیز پر کھاتے تھے فرمایا سفرہ (چمڑے کے دسترخوان) پر۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۱۵، مر الحدیث ص:۸۱۱۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے جلد ۱۰ کا باب ۲۸۶۴۔

۵۰۴۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قال حدثنا جَرِیْرٌ عن مَنْصُورٍ عن اِبْرَاهِیْمَ عنِ الْاَسْوَدِ عن عائِشَۃَ قالتْ مَا شَبِعَ آلُ محمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ مِن طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حتی قُبِضَ صلی اللّٰہ علیہ وسلم﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی متواتر تین دن تک گیہوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ حضور ﷺ نے وصال فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۱۵۔

۲۸۸۱
﴿بابُ التَّلْبِیْنَۃِ﴾

تلبینہ (حریرہ) کا بیان

۵۰۴۷ ﴿حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ بُکَیْرٍ قال حدثنا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عن ابنِ شِهَابٍ عن عُرْوَۃَ عن عائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَنّھا کانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثمَّ تفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَۃٍ مِن تَلْبِیْنَۃٍ فَطُبِخَتْ ثمَّ صُنِعَ ثَرِیْدٌ فصُبَّتِ التَّلْبِیْنَۃُ عَلَیْهَا ثمَّ قالتْ کُلْنَ مِنْهَا فاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقولُ التَّلْبِیْنَۃُ مَجَمَّۃٌ لِفُؤَادِ الْمَرِیْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ﴾

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ان کے عزیزوں میں سے کوئی مرجاتا اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں سوائے میت کے گھر والے اور خاص خاص لوگوں کے تو وہ حکم دیتیں تلبینہ کی

ایک ہانڈی کا اور تلبینہ پکائی جاتی پھر ثرید تیار کیا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا اس کے بعد حضرت عائشہؓ عورتوں سے فرماتیں اسے کھاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچانے والی ہے اور اس کے کچھ غم کو دور کر دیتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۵، ویاتی ص: ۸۴۹۔ وكذا اخرجه فيه مسلم والترمذى، واخرجه النسائى فى الوليمه والطب.

تشریح تلبینہ ایک حریرہ تھا جو آٹے یا بھوسی سے تیار کیا جاتا تھا کبھی اس میں شہد بھی ڈالا جاتا تھا۔ مَجَمَّة: بفتح الميم الاولى والجيم والميم الثانى مشددة بمعنی استراحت. نیز بکسر الجیم مُجِمَّة اسم فاعل بمعنی آرام پہنچانے والا۔

۲۸۸۲ ﴿ بَابُ الثَّرِيْد ﴾

ثرید کا بیان

ثرید ثرید گوشت کے شوربے میں تر کی ہوئی روٹی، کبھی اس میں گوشت بھی شریک رہتا ہے۔ ثرد از باب نصر ثرد یثرد ثردًا روٹی توڑ کر شوربے میں تر کرنا۔

۵۰۴۸ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا غُنْدَرٌ قال حدَّثنِي شُعْبَةُ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ الجَمَلِيِّ عن مُرَّةَ الهَمْدَانِيِّ عن اَبِي مُوسَى الاَشْعَرِي عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَونَ وَفَضْلُ عائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ على سَائِرِ الطَّعَامِ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۵، ومر الحديث ص: ۴۸۴، وص ۴۸۸، وص ۵۳۲۔

۵۰۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ حدَّثَنا خَالِدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن اَبِي طُوَالَةَ عن اَنَسٍ عنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم قال فَضْلُ عائِشَةَ عَلَى النِّساءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۵، ومر الحديث ص: ۵۳۲، ویاتی ص: ۸۱۶۔

۵۰۵۰﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا حَاتِمٍ الاشهلَ بنَ حاتِمٍ قال حَدَّثَنا ابْنُ عَوْنٍ عن ثُمَامَةَ بنِ اَنَسٍ عن اَنَسٍ قال دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم علٰى غلامٍ لَه خَيَّاطٍ فقَدَّمَ اِلَيْهِ قَصْعَةً فِيْهَا ثَرِيْدٌ قال وَاَقبَلَ عَلٰى عَمَلِهٖ قال فجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قال فجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُه واَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قال فمَازِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے اس نے حضور اقدس ﷺ کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں ثرید تھا بیان کیا کہ وہ پھر اپنے کام (سینے پرونے) میں لگ گئے، بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (اس میں سے) کدو تلاش کرنے لگے بیان کیا کہ پھر میں کدو (کے قتلے) تلاش کر کے حضور ﷺ کے سامنے رکھنے لگا (تاکہ آپ ﷺ بافراغت کھائیں) انسؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فيها ثريد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۵، ومر الحديث ص: ۲۸۱، وص ۸۱۰، ویاتی ص: ۸۱۷، وص ۸۱۸۔

﴿بابُ شاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالجَنْبِ﴾ ۲۸۸۳

بھنی ہوئی بکری اور شانہ اور پہلو کا گوشت

۵۰۵۱﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بنُ خالِدٍ قال حدَّثَنا هَمَّامُ بنُ يَحْيٰى عن قَتَادَةَ قال كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بنَ مالِكٍ وخَبَّازُهُ قائِمٌ قال كُلُوا فمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَغِيْفاً مُرَقَّقاً حتى لَحِقَ بِاللهِ وَلاَ رَاٰى شَاةً مَسْمُوطَةً بِعَيْنِهٖ قَطُّ﴾

ترجمہ | قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کھاؤ میں تو نہیں جانتا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی پتلی چپاتی دیکھی ہو یہاں تک کہ اللہ سے

جا ملے اور نہ کبھی حضور اقدس ﷺ نے کبھی مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا رای شاة مسموطة"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۵، ومر الحديث ص: ۸۱۱، ويأتي الحديث ص: ۹۵۶۔

۵۰۵۲ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قال اَخْبَرَنَا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن جَعْفَرِ بنِ عَمْرِو بنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عن اَبِيْهِ قال رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَحْتَزُّ مِن كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ﴾

ترجمہ | عمرو بن امیہ ضمریؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بکری کا شانہ (چھری سے) کاٹ رہے تھے پھر آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر آپ ﷺ نماز کیلئے بلائے گئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھائی اور وضو (جدید) نہیں کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من كتف شاة"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۵۔

۲۸۸۴ ﴿بابُ ماكانَ السَّلفُ يَدَّخِرُونَ فی بُيُوتِهِمْ واَسْفَارِهِم مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وغَيْرِهِ﴾

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَاءُ ابْنَتَا اَبِی بَكْرٍ ن الصِّدِّيقِ رَضِی اللّٰه عنهُم صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاَبِی بَكْرٍ سُفْرَةً.

سلف (اگلے لوگ) اپنے گھروں میں اور اپنے سفروں میں جو کھانا اور گوشت وغیرہ جمع رکھتے تھے

اور حضرت عائشہ اور حضرت اسماء بنتا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کیلئے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت) توشہ دان تیار کیا تھا۔

۵۰۵۳ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَابِسٍ عن اَبِيْهِ قال قلتُ لِعَائِشَةَ اَنَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ تُؤكَلَ لُحُومُ الْاَضَاحِيِّ فوقَ ثَلاثٍ قالتْ مَا فَعَلَهُ اِلَّا فی عامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يُطْعِمَ الغَنِيُّ الفَقِيْرَ وَاِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيْلَ مَا اضْطَرَّكُمْ اِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قالتْ مَا شَبِعَ آلُ

محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلم مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَا دُوم ثَلاثَةَ اَيَّامٍ حتی لحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وقال ابنُ كَثِيرٍ حدَّثنا سُفيانُ اَخبَرَنا عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَابِسٍ بِهٰذا﴾

ترجمہ | عابس (ابن ربیعہ تابعی کوفی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپ ﷺ نے اس سال ایسا کرنے سے منع کیا تھا جب لوگ محتاج تھے (ان کو کھانا میسر نہ ہوتا) آپ ﷺ کا مقصد ایسا حکم دینے سے یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (یہ گوشت) کھلادیں (جمع کر کے نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے اٹھا رکھتے پھر پندرہ دن بعد اس کو کھاتے، حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کیلئے کیا مجبوری تھی (کہ پندرہ روز تک پایہ رکھ چھوڑیں) اس پر ام المومنین عائشہؓ ہنس پڑیں (حضرت عائشہؓ کو عابس کے پوچھنے پر تعجب ہوا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس زمانے میں لوگوں پر تنگی تھی) اور فرمایا آل محمد ﷺ نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ آنحضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عابس نے یہ حدیث بیان کی۔

(امام بخاریؒ کا مقصد اس سند کے بیان کرنے سے یہ تھا کہ سفیان کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو جائے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وان كنا لنرفع الكراع فناكله بعد خمس عشرة"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۵تا۸۱۶، وياتى ص:۸۱۸،وص۹۸۹۔

۵۰۵۴﴿حَدَّثَنِی عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا سُفيانُ عن عَمْرٍو عن عَطاءٍ عن جابرٍ قال كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الهَدْيِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِلَى المَدِينَةِ تابَعَه محمَّدٌ عن ابنِ عُيَيْنَةَ وقال ابنُ جُرَيْجٍ قلتُ لِعَطاءٍ اَقَالَ حتی جِئْنَا المَدِينَةَ قال لا﴾

ترجمہ |

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "واسفارهم"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۶، ومر الحديث ص:۲۳۲،وص۴۱۸، وياتى ص:۸۳۵۔

۲۸۸۵

﴿بابُ الحَيْسِ﴾

حلوے کابیان

جو کھجور، پنیر اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔ یا آٹے سے بنایا جاتا ہے

۵۰۵۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدَّثنا اِسْمَاعِيلُ بنُ جَعْفَرٍ عن عَمْرِو بنِ اَبِی عَمْرٍو مَوْلٰى

الْمُطَّلِبِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ حَنْطَبٍ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يقولُ قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لِاَبِى طَلْحَةَ التَمِسْ غُلامًا مِن غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِى فَخَرَجَ بِى اَبُوطَلْحَةَ يُرْدِفُنِى وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ يُكْثِرُ اَن يَقُولَ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُبِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحُزْنِ وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ وضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجالِ فلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُهُ حتى اَقْبَلْنا مِن خَيْبَرَ واَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنتِ حُيَيٍّ قد حَازَهَا فكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّى وراءَهُ بِعَبَاءَةٍ اَوْ بِكَسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَه حتى اِذ كُنّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فى نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِى فدَعَوْتُ رِجالاً فاَكَلُوا وكانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِها ثُمَّ اَقْبَلَ حتى اِذَا بَدَالَهُ اُحُدٌ قال هٰذا جَبَلٌ يُحِبُّنا وَنُحِبُّهُ فلمَّا اَشْرَفَ عَلَى المَدِيْنَةِ قال اَللّٰهُمَّ اِنِّى اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْها مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِه اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بارِكْ لَهُمْ فى مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا تلاش کرو جو میرے کام کردیا کرے چنانچہ ابوطلحہؓ مجھ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے (اور آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں دیدیا) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا جب آپ ﷺ پڑاؤ کرتے (کسی منزل میں اترتے) میں نے سنا آپ ﷺ اکثر یہ دعا کرتے اللّٰهم انى اعوذبك الخ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے اور رنج سے، عجز سے اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے (یا دشمنوں کے غلبہ سے) (انسؓ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور حضرت صفیہؓ بنت حیی کو ساتھ لے کر واپس ہوئے جن کو آپ ﷺ نے (خیبر کی غنیمت سے) جمع کیا تھا میں دیکھتا تھا کہ آپ ﷺ ان کیلئے اپنے پیچھے (اونٹ پر) اپنے عبا سے یا چادر سے پردہ کیا پھر اپنے پیچھے ان کو بٹھالیا یہاں تک کہ ہم صہبار پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک چمڑے کے دسترخوان پر حیس تیار کیا اور مجھ کو دعوت دینے کیلئے بھیجا چنانچہ میں نے لوگوں کو بلایا اور لوگوں نے کھایا اور یہی آنحضور ﷺ کا صفیہ کے ساتھ نکاح کا ولیمہ تھا پھر آپ ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر جب مدینہ شہر نظر آنے لگا تو فرمایا اے اللہ میں اس پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم (حرمت والا شہر) بنایا تھا اے اللہ مدینہ والوں کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "صنع حيسا"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۷، ومر الحديث ص:۲۹۸، وص۴۰۴، وص۴۰۵، وص۴۲۷، وص۵۸۵،

وص۶۰۶ ویاتی ص:۹۴۱، وص۱۰۹۰۔

۲۸۸۶

﴿بابُ الاَکْلِ فی اِناءٍ مُفَضَّضٍ﴾

چاندی کے برتن میں کھانے (پینے) کا بیان

۵۰۵۶ ﴿حدَّثَنَا اَبُو نُعَیْمٍ قال حدَّثَنَا سَیْفُ بنُ اَبِی سُلَیْمَانَ قال سَمِعتُ مُجَاهِدًا یقولُ حدَّثَنِی عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ اَبِی لَیْلٰی اَنَّهُمْ کانوا عِنْدَ حُذَیْفَةَ فاسْتَسْقٰی فَسَقَاهُ مَجُوسِیٌّ فلَمَّا وَضَعَ القَدَحَ فی یَدِهٖ رَمَاهُ بِهٖ وَقال لَوْلاَ اَنِّی نَهَیْتُهُ غَیْرَ مَرَّةٍ وَلا مَرَّتَیْنِ کانَّه یَقولُ لَم اَفْعَلْ هٰذا وَلٰکِنِّی سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم یقولُ لاتَلْبَسُوا الحَرِیْرَ وَلاَ الدِّیْبَاجَ وَلا تَشْرَبُوا فی آنِیَةِ الذَّهَبِ والفِضَّةِ ولا تاکُلُوا فی صِحَافِهَا فاِنَّها لَهُمْ فی الدُّنیا وَهِیَ لَکُم فی الآخِرَةِ﴾

ترجمہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے بیان کیا کہ یہ حضرات (یعنی ہم لوگ) حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے پاس (مدائن میں) بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انھوں نے پینے کا پانی مانگا تو ایک مجوسی آپ کے لئے (چاندی کے پیالے میں) پانی لایا جب مجوسی نے پیالہ حضرت حذیفہؓ کے ہاتھ میں دیا تو آپؓ نے پیالہ کو پھینک دیا اور فرمایا اگر میں نے اس کو بار بار منع نہ کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) گویا آپ فرماتے ہیں تو میں ایسا نہیں کرتا لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے حریر اور دیباج (ریشمی کپڑے) نہ پہنو اور سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ سونے و چاندی کے پیالوں (رکابیوں) میں کھانا کھاؤ اسلئے کہ وہ (سونے چاندی کے برتن) دنیا میں کافروں کیلئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "ولا تشربوا فی آنیة الذهب والفضة ولا تاکلوا فی صحافها"

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۱۶، یاتی ص:۸۴۱، وص۸۶۷، وص۸۶۸، مسلم فی الاطعمة وابو داؤد فی الاشربه والترمذی فی الاشربه، والنسائی فی الزینة والولیمة، وابن ماجه فی الاشربه واللباس.

تشریح خالص سونے چاندی کے برتن میں مرد اور عورت سب کیلئے بالاتفاق حرام ہے۔ چنانچہ مسلم شریف میں کھانے پینے دونوں کی ممانعت صراحتاً منقول ہے ولا تشربوا فی آنیة الذهب والفضة ولا تاکلوا فی صحافها.

(۲) اگر برتن کسی دوسری چیز سے بنا کر سونا چاندی کا پانی چڑھا دیا گیا ہو تو اس قسم کے برتن کا استعمال جائز ہے

بشرطیکہ ہونٹ سونے چاندی پر نہ لگے۔ مزید تفصیل کیلئے کتب فقہ دیکھئے۔

۲۸۸۷ ﴿بابُ ذِكرِ الطَّعَامِ﴾

کھانے کا بیان

۵۰۵۷ ﴿حدثنا قُتَيبةُ قال حدثنا ابو عَوانَةَ عن قتادةَ عن انسٍ عن ابي موسى الاشعريِّ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ المؤمنِ الذي يقرأُ القرآنَ مثلُ الاُترُنجةِ ريحُها طيبٌ وطعمُها طيبٌ ومثلُ المؤمنِ الذي لا يقرأُ القرآنَ كمثلِ التمرةِ لا ريحَ لها وطعمُها حلوٌ ومثلُ المنافقِ الذي لا يقرأُ القرآنَ كمثلِ الحنظلةِ ليس لها ريحٌ وطعمُها مُرٌّ ومثلُ المنافقِ الذي يقرأُ القرآنَ كمثلِ الريحانةِ ريحُها طيبٌ وطعمُها مُرٌّ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن شریف پڑھتا ہے (اس پر عمل کرتا ہے) اس کی مثال سنترے (میٹھے لیموں) کی سی ہے جس کی بو بھی پاکیزہ (عمدہ) اور مزہ بھی پاکیزہ اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا ہے اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہے لیکن اس کا مزہ شیریں (میٹھا) ہے، اور اس منافق کی مثال جو (زبان سے) قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ پھول کی سی ہے جس کی بو پاکیزہ (خوشبو اچھی) ہے اور اس کا مزا کڑوا (یعنی منافق قرآن کا قاری ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نفاق کی تلخی (کڑواہٹ) بھری ہوئی ہے) اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں (بلکہ بدبو ہے) اور مزہ بھی کڑوا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ذكر لفظ الطعم بالتكرار.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۶، ومر الحديث ص:۷۵۱،وص ۷۵۷، ويأتي ص:۱۱۲۸

۵۰۵۸ ﴿حدثنا مُسدَّدٌ قال حدثنا خالدٌ قال حدثنا عبدُ اللهِ بنُ عبدِ الرحمنِ عن انسٍ عن النبيِّ ﷺ قال فضلُ عائشةَ على النساءِ كفضلِ الثريدِ على سائرِ الطعامِ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "الطعام"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۶، ومر الحديث ص:۵۳۲،وص ۸۱۵۔

۵۰۵۹﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ قال حدثنا مالِكٌ عن سُمَيٍّ عن اَبِي صالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عن النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُم نَوْمَهُ وَطعامَه فاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِن وَجْهِهٖ فلْيُعَجِّل اِلٰى اَهْلِهٖ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے (ایک قسم کا عذاب ہے) سفر تم کو کھانے اور سونے سے روک دیتا ہے (یعنی ضرورت کے وقت خواہش کے مطابق نہ کھانا نصیب ہوتا ہے نہ سونا) پس جب اپنی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق پوری کر لے تو فوراً گھر واپس آجائے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "وطَعَامَه"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۶، و مر الحديث ص: ۲۴۲، و ص ۴۲۱۔

۲۸۸۸

﴿بابُ الأُدْمِ﴾

سالن کا بیان

۵۰۶۰﴿حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا اِسماعِيْلُ بنُ جَعْفَرٍ عن رَبِيْعَةَ اَنَّه سَمِعَ القاسِمَ بنَ محمَّدٍ يقول كانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلاثُ سُنَنٍ اَرادَتْ عائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَهَا فتُعْتِقَهَا فقال اَهْلُهَا وَلَنَا الوَلاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فقال لَو شِئْتِ شَرَطْتِيْهِ لَهُمْ فاِنَّمَا الوَلاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قال وَاُعْتِقَتْ فخُيِّرَتْ فِي اَن تَقِرَّ تحتَ زَوجِهَا اَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رسولُ اللّٰه ﷺ يومًا بَيْتَ عائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بالغَدَاءِ فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَاُدْمٍ مِنْ اُدْمِ البَيْتِ فقال اَلَمْ اَرَ لَحْمًا قالوا بَلٰى يا رسولَ اللّٰه وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِه عَلٰى بَرِيْرَةَ فاَهْدَتْهُ لَنَا فقال هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا﴾

ترجمہ | قاسم بن محمد (ابن ابی بکرؓ) بیان کر رہے تھے کہ بریرہؓ (لونڈی) کی ذات میں شریعت کے تین احکام معلوم ہوئے، حضرت عائشہؓ نے اس کو (ان کے مالکوں سے) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو بریرہ کے مالکوں نے کہا کہ ولاء ہمارا ہوگا (یعنی بریرہ کے مالک کہنے لگے کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کا ترکہ (ولاء) ہم لیں گے) حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم اگر چاہو تو ان کی شرط کو منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے قاسم نے بیان کیا (دوسری بات یہ ہے کہ) بریرہ جب آزاد کی گئیں تو انہیں اختیار دیا گیا کہ اپنے سابق شوہر (مغیث) کے نکاح میں رہے یا اس سے الگ ہو جائے (تیسری بات یہ ہے کہ) اور رسول اللہ ﷺ ایک دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں آئے تو ہانڈی آگ پر اُبل رہی تھی (یعنی گوشت کی ہانڈی چولھے پر اُبل رہی تھی) پھر حضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو

آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا کوئی سالن لایا گیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے گوشت (پکتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہے یا رسول اللہ لیکن وہ تو وہ گوشت ہے جو بریرہؓ کو صدقہ میں ملا ہے پھر بریرہ نے ہمیں بطور تحفہ دیا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بریرہ کیلئے صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وادم من ادم البيت"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۶تا۸۱۷، ومر الحديث ص:۲۰۲، وص ۶۵، وص ۲۸۸، وص ۲۹۰۔

باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۱۵۹ مع مقصد مطالعہ فرمائیے۔

۲۸۸۹
﴿ بابُ الحَلْواءِ والعَسَلِ ﴾
میٹھی چیز اور شہد کھانے کا بیان

۵۰۶۱ ﴿حدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ عن اَبِي اُسَامَةَ عن هِشَامٍ قال اَخْبَرَنِي اَبِي عن عائِشَةَ قالتْ كان رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يُحِبُّ الحَلْوىٰ وَالعَسَلَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۷، یاتی ص:۸۳۸، وص ۸۴۰، وص ۱۰۳۱۔ مسلم فی الطلاق، ابو داؤد فی الاشربه والنسائی فی الطب، ابن ماجه فی الاطعمة.

۵۰۶۲ ﴿حدَّثَنَا عبدُ الرحمٰنِ بنُ شَيْبَةَ قال اَخْبَرَنِي اِبْنُ اَبِي الفُدَيْكِ عن ابنِ اَبِي ذِئْبٍ عنِ المَقْبُرِيِّ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال كُنْتُ اَلْزَمُ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم لِشِبَعِ بَطْنِي حِيْنَ لا آكُلُ الخَمِيْرَ وَلاَ اَلْبَسُ الحَرِيْرَ وَلا يَخْدُمُنِي فُلانٌ ولا فُلانَةُ وَاُلْصِقُ بَطْنِي بِالحَصْبَاءِ وَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بنُ اَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حتى اِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ اِلَيْنَا العُكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا شيءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس لئے لگا رہتا تھا کہ پیٹ بھر (آپ کے طفیل سے کہیں) کھانا مل جائے یہ وہ وقت تھا کہ خمیری روٹی نہیں کھاتا (یعنی کھانے کو نہیں ملتا) اور نہ ریشمی کپڑا پہنتا تھا اور نہ فلاں اور فلانہ (خادم وخادمہ) میری خدمت کرتے تھے (اپنا کام خود کر لیتا) مارے بھوک کے بعض اوقات اپنے پیٹ پر کنکریاں لگا دیتا (تاکہ ان کی ٹھنڈک سے پیٹ کی گرمی کم ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کو کہتا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد

ہوتی مقصد یہ ہوتا کہ وہ مجھ کو اپنے ساتھ لیجائے اور مجھ کو کھانا کھلا دے اور سب سے زیادہ محتاجوں سے سلوک کرنے والے جعفرؓ بن ابی طالب تھے وہ ہم لوگوں کو اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا وہ کھلاتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ گھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اس میں کچھ نہ ہوتا تو ہم اس کو پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا چاٹ لیتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "العكّة" لان الغالب يكون العسل فيها على انه جاء مصرحا به فى بعض طرقه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۷، ومر الحديث ص: ۵۲۶

تشریح اوپر کا ترجمہ اس صورت میں جب لِشبع بطنی لام اجلیہ سے ہو۔ اور اگر بشبع بطنی ہو باء موحدہ سے تو اس صورت میں ترجمہ ہوگا میں پیٹ بھر کر آپ کے ساتھ لگا رہتا یعنی جب کہیں سے کھانا مل جاتا اور پیٹ بھر جاتا تو اب کوئی دوسرا کام مجھ کو نہ تھا اور نہ کوئی دھندا بس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔

۲۸۹۰ ﴿بَابُ الدُّبَّاءِ﴾

باب کدو کے بیان میں

۵۰۶۳ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بن عَلِيٍّ قال حدَّثَنا اَزْهَرُ بنُ سَعْدٍ عن اِبنِ عَونٍ عن ثُمَامَةَ بنِ اَنَسٍ عن اَنَسٍ اَن رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَتَى مَولى لَهُ خَيَّاطاً فَاُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَاكُلُهُ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّهُ مُنْذُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَاكُلُه﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جس کو آزاد کر دیا تھا وہ درزی کا پیشہ کرتا تھا پھر آپ ﷺ کے سامنے (پکا ہوا) کدو لایا گیا تو آپ ﷺ اس کو کھانے لگے انسؓ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (شوق سے) اس کو کھاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۷، ومر الحديث ص: ۲۸۱، وص ۸۱۰، وص ۸۱۵، وص ۸۱۸۔

۲۸۹۱ ﴿بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإخْوَانِهِ﴾

اس شخص کا بیان جو اپنے مسلمان بھائیوں کی دعوت کیلئے پرتکلف کھانا تیار کرے

۵۰۶۴ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثَنا سُفيانُ عنِ الاَعْمَشِ عن اَبِي وَائِلٍ عن

اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قال کَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلٌ یقالُ لَهٗ اَبُوْشُعَیْبٍ وکَانَ لَهٗ غُلامٌ لَحَّامٌ فقال اِصْنَعْ لِیْ طَعَامًا اَدْعُو رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خامِسَ خَمْسَةٍ فدَعَا رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُم رَجُلٌ فقال النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّكَ دَعَوْتَنَا خامِسَ خَمْسَةٍ وهٰذا رَجُلٌ قَد تَبِعَنا فاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَ قال بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ.﴾

ترجمہ حضرت ابومسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ انصاری لوگوں میں ایک شخص تھا جنہیں ابوشعیب کہا جاتا تھا اوران کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا ابوشعیبؓ نے غلام سے کہا تو میرے لئے کھانا تیار کردے میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں (ایک آنحضور ﷺ اور چار صحابیؓ) چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مع چار صحابی کے دعوت دی پھران مدعوئین کے پیچھے ایک چھٹا شخص بھی چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے اور یہ صاحب یعنی چھٹا شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب اگر چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو ان کو چھوڑ دو ابوشعیبؓ نے کہا میں نے ان کو اجازت دی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ادعو رسول الله صلى الله عليه وسلم خامس خمسة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۷، ویاتی ص: ۸۲۱۔

بعض نسخوں میں اتنا اضافہ ہے جیسا کہ حاشیہ میں دیکھا جاسکتا ہے:

قال محمَّدُ بنُ یُوسُفَ سَمِعْتُ محمَّدَ بنَ اِسْماعِیْلَ یقولُ اِذَا کانَ القومُ عَلَی المَائِدَةِ لَیْسَ لَهُم اَنْ یُناوِلُوا مِن مَائِدَةٍ اِلٰی مَائِدَةٍ اُخْرٰی وَلٰکِنْ یُنَاوِلُ بَعْضُهُم بَعْضًا فی تِلْكَ المَائِدَةِ اَوْ یَدْعُوا

محمد بن یوسف زمانی نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاریؒ) سے سنا وہ بیان کرتے تھے اگر کئی دسترخوان الگ الگ بچھے ہوں تو ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والے کو کوئی کھانا اٹھا کر نہیں دے سکتا لیکن ایک دسترخوان والے آپس میں ایک دوسرے کو دیں یا چھوڑ دیں۔

﴿باب ۲۸۹۲: مَنْ اَضَافَ رَجُلًا اِلٰی طَعَامٍ وَاَقْبَلَ هُوَ عَلٰی عَمَلِهٖ﴾

جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام میں لگ گیا

(مطلب یہ ہے کہ صاحب خانہ داعی پر یہ لازم نہیں کہ مہمان کے ساتھ خود بھی کھائے، مگر افضل اور بہتر ہے کہ مہمان

کے ساتھ کھانے میں شریک رہے، واللہ اعلم)۔

۵۰۶۵ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مُنِيرٍ سَمِعَ النَّضْرَ اَخبَرَنا ابنُ عَونٍ قال اَخبَرَنِي ثُمَامَةُ بنُ عبدِاللّٰهِ بنِ اَنَسٍ عن اَنَسٍ قال كُنتُ غُلامًا اَمشِي مَعَ رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فدَخَلَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى غلامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فاَتَاهُ بِقَصعَةٍ فِيهَا طعامٌ وعَلَيهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قال فلمَّا رَاَيتُ ذٰلِكَ جَعَلتُ اَجمَعُهُ بَينَ يَدَيهِ قال فاَقبَلَ الغُلامُ على عَمَلِهِ قال اَنَسٌ لا اَزَالُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعدَ مَا رَاَيتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَنَعَ مَا صَنَعَ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نوعمر لڑکا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جو درزی تھا وہ ایک پیالہ لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا جس میں کھانا تھا اور اس میں کدو کے قتلے تھے پھر رسول اللہ ﷺ کدو تلاش کرنے لگے انسؓ نے بیان کیا جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قتلے (پیالہ میں سے) جمع کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھنے لگا انسؓ نے بیان کیا کہ غلام (داعی میزبان) اپنے کام (سینے پرونے) میں لگ گیا (انھوں نے حضور ﷺ کے ساتھ نہیں کھایا) انسؓ نے بیان کیا کہ اس وقت سے میں ہمیشہ کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کدو تلاش کر کر کے کھا رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الغلام لما وضع القصعة بين يدى النبى صلى الله عليه وسلم واشتغل النبى صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء منها اقبل الغلام على عمله.

قال ابن بطال لا اعلم فى اشتراط اكل الداعى مع الضيف إلا انه ابسط لوجهه الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۷، ومر الحديث ص: ۲۸۱، وص ۸۱۰، وص ۸۱۵، ویاتی ص: ۸۱۷، وص ۸۱۸۔

۲۸۹۳

﴿بابُ المَرَقِ﴾

شوربے کا بیان

۵۰۶۶ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ عن مالِكٍ عن اِسحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي طَلحَةَ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فذَهَبتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَرَّبَ خُبزَ شَعِيرٍ ومَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فرَاَيتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِن حَوالَيِ القَصعَةِ فلَم اَزَل اُحِبُّ

الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے نبی اکرم ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو انھوں نے آنحضور ﷺ کیلئے تیار کیا تھا اور میں بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گیا، انھوں نے آنحضور ﷺ کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کررہے تھے پھر اس دن کے بعد سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "مرقا فيه دُبّاء"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۷، ومر الحديث ص: ۲۸۱، وص ۸۱۰، وص ۸۱۵ ويأتي ص: ۸۱۸۔

۲۸۹۴
﴿ بابُ القَدِيْد ﴾

سوکھے ہوئے گوشت کا بیان

۵۰۶۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قال حدَّثنا مالِكٌ عن إسحاق بن عبدِ الله عن أنسٍ قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُه يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأكُلُهَا﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس شوربا لایا گیا جس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کدو تلاش کر کر کے تناول فرمارہے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وقديد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۷ تا ۸۱۸۔

۵۰۶۸ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عبدِ الرحمٰنِ بنِ عابِسٍ عن أبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ ما فَعَلَهُ إلّا في عامٍ جاعَ النّاسُ أرادَ أن يُطْعِمَ الغَنِيُّ الفَقِيرَ وإنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الكُراعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ محمّدٍ صلى الله عليه وسلم مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأدُومٍ ثَلاثًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا (آپ ﷺ نے جو قربانی کا گوشت سکھانے اور تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنے سے جو منع فرمایا تو ایسا کبھی نہیں کیا) مگر اس سال منع فرمایا جب لوگ بھوکے تھے مقصد یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو گوشت کھلادیں (جمع کر کے نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور پندرہ دن بعد کھاتے اور محمد ﷺ کی اولاد نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا حديث مختصر من حديث عائشةؓ الماضي في باب ما كان السلف يدخرون

وكان ينبغي ان يذكر هذا هناك ولا وجه لذكره ههنا (عمدہ)

(مطلب یہ ہے کہ قدید گوشت کے سوکھانے کا جواز ورواج حضور ﷺ کے وقت میں تھا ممانعت تو صرف قحط سالی کے وقت تھی جب لوگ بھوکے پریشان تھے، واللہ اعلم)۔

تشریح شروع میں جب عام طور پر مسلمانوں میں تنگدستی تھی تو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت جمع رکھنا جائز نہیں تھا مقصد یہ تھا کہ عید کے ایام میں کوئی بھوکا نہ رہے بعد میں اجازت ہوگئی کہ قربانی کا گوشت سوکھا کر رکھ سکتے ہیں چنانچہ لوگ مہینوں رکھتے بھی ہیں، واللہ اعلم۔

﴿بابُ۲۸۹۵ مَن نَاوَلَ اَوْقَدَّمَ اِلٰی صاحِبِهِ عَلَی المَائِدَةِ شَيْئًا﴾

قال وقال ابنُ المُبَارَكِ لا بَاسَ اَن يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلا يُنَاوِلُ مِن هٰذِهِ المَائِدَةِ اِلٰی مَائِدَةٍ اُخْرٰی.

جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اپنے ساتھی کے سامنے رکھی؟

(مؤلف نے کہا) کہ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر ایک دسترخوان پر ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے، لیکن (میزبان کی اجازت کے بغیر) ایک دسترخوان کی چیز دوسرے دسترخوان کی طرف نہیں بڑھا سکتے۔

۵۰۶۹﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ يقولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قال اَنَسٌ فذَهَبْتُ مَعَ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فقَرَّبَ اِلٰی رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ ومَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وقَدِيدٌ قال اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِن حَولِ القَصْعَةِ فلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَومَئِذٍ وقال ثُمَامَةُ عن اَنَسٍ فجَعَلْتُ اَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور

ﷺ کیلئے تیار کیا تھا انسؓ نے بیان کیا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالہ کے چاروں طرف کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر لے رہے ہیں اس دن سے میں بھی ہمیشہ کدو پسند کرنے لگا اور ثمامہ کی روایت میں حضرت انسؓ سے یہ بھی ہے کہ پھر میں کدو کے قتلے (تلاش کر کے) آنحضور ﷺ کے سامنے اکٹھے کرنے لگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله وقال ثمامة عن انس فجعلت اجمع الدباء بين يديه" قاله الحافظ.

مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے ترجمہ سے حدیث کی مطابقت ثمامہ کی روایت سے نکالی ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے شخص کو جو اسی دسترخوان پر ہو کھانا دے سکتے ہیں کھانا ایک برتن میں ہو یا چند برتنوں میں۔ علامہ عینیؒ اس سے مطمئن نہیں، واللہ اعلم۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۸، ومر الحديث ص:۲۸۱، وص۸۱۰، وص۸۱۵، وص۸۱۷۔

۲۸۹۶ ﴿بَابُ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ﴾

تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ ملا کر کھانا

یہ بڑی حکمت کی بات ہے کیونکہ ایک دوسرے کی مصلح ہے کھجور میں گرمی اور ککڑی (اس طرح کھیرا) میں ٹھنڈک دونوں کو ملا کر کھانے سے اعتدال پیدا ہوتا ہے۔

۵۰۷۰ ﴿حَدَّثَنَا عبدُالعَزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنا اِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ جَعْفَرِ بنِ اَبِى طَالِبٍ قال رَاَيْتُ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم يَاكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۱۸، ياتى الحديث ص:۸۱۹، وص۸۱۹۔

عبد الله بن جعفر بن ابى طالب من صغار الصحابة ولدته اسماء بنت عميس بارض الحبشة وهو اول مولود ولد فى الاسلام بارض الحبشة وقدم مع ابيه المدينة الخ. (عمدہ)

۲۸۹۷

باب الحَشَفِ

خراب ردی کھجور کھانے کا بیان

۵۰۷۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن عبَّاسٍ الجُرَيْرِيِّ عن أَبِي عُثْمَانَ قال تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فكانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُه يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلاثًا يُصَلِّي هٰذا ثُمَّ يُوقِظُ هٰذا وَسَمِعْتُه يقولُ قَسَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ أَصْحَابِه تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ

ترجمہ ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک مہمان رہا وہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اوران کی بیوی (بسرہ بنت غزوان) اوران کا خادم رات کو باری باری بیدار رہتے ایک تہائی رات میں ایک صاحب نماز پڑھتے پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب میں کھجور تقسیم کی تو میرے حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں ان میں ایک خراب تھی (سوکھی سخت تھی)

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں الظاهر انه اراد ان يضع ترجمة للتمر ثم اهمله اما نسيانا واما لم يدركه ويمكن ان يكون سقط من الناسخ بعد العمل (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۸، ومر الحديث ص:۸۱۴، وياتي ص:۸۱۸۔

۵۰۷۲ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ الصَّبَّاحِ قال حدَّثَنا إِسْمَاعِيلُ بنُ زَكَرِيَّاء عن عاصِمٍ عن أَبِي عُثْمانَ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَسَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم میں کھجور تقسیم کی چنانچہ پانچ کھجور مجھے بھی ملی چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی خراب کھجور میرے دانتوں کیلئے سخت تھی (چبانا دشوار ہوگیا)

سوال: پہلی روایت میں سات کھجور مذکور ہیں اور اس میں پانچ بظاہر تعارض ہے۔

جواب: (۱) ایک روایت میں راوی کی غلطی و وہم ہے۔ (۲) تعدد واقعہ پر محمول ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هٰذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۱۸، ومر الحديث ص:۸۱۴، وص ۸۱۸۔

۲۸۹۸

﴿بابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ﴾

وقولِ اللّٰه عزّ وجلّ: وهُزِّیٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا(۲۵)

تازہ کھجور اور خشک کھجور کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (حضرت مریم علیہا السلام کو خطاب کرتے ہوئے) اس کھجور کے تنہ کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تو تم پر پختہ تر کھجوریں گریں گی (سورہ مریم)

وقال محمّدُ بنُ یُوسُفَ حدَّثَنا سُفْیَانُ عن مَنْصُورِ بنِ صَفِیَّةَ قال حَدَّثَتْنی اُمِّی عن عائِشَةَ قالتْ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ التَّمْرِ وَالمَاءِ.

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی اور ہم لوگ (پہلے ہی سے) اسودین یعنی کھجور اور پانی سے شکم سیر ہوتے رہے (چونکہ آپ ﷺ کی وفات سے تین سال قبل خیبر فتح ہوگیا تھا فتح خیبر کے بعد خیبر سے بکثرت کھجور آنے لگی تھی)

واطلاق الاسود علی الماء من باب التغلیب (قس، عمده)

مطابقته للترجمة | مطابقة هذا التعليق عن محمد بن يوسف شيخ البخاری للجزء الثانی للترجمة ظاهرة.

۵۰۷۳﴿حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بنُ اَبِی مَرْیَمَ قال حَدَّثَنا اَبُو غَسَّانَ قال حدَّثَنِی اَبُو حازِمٍ عن اِبْرَاهِیْمَ بنِ عبدِ الرحمٰنِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی رَبِیْعَةَ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰه قال کانَ بِالْمَدِیْنَةِ یَهُودِیٌّ وکانَ یُسْلِفُنِی فی تَمْرِی اِلَی الجَذَاذِ وکانَتْ لِجابِرٍ الْاَرْضُ الَّتِی بِطَرِیْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فخَلا عامًا فَجاءَنِی الیَهُودِیُّ عِندَ الجَذاذِ ولَمْ اَجُدَّ مِنْهَا شَیْئًا فَجَعَلْتُ اَسْتَنْظِرُهُ اِلٰی قابِلٍ فَیَابٰی فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقال لِاَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرُ لِجَابِرٍ مِنَ الیَهُودِیِّ.فَجَاؤُنِی فی نَخْلِی فجَعَلَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یُکَلِّمُ الْیَهُودِیَّ فیقولُ اَبَا القاسِمِ لا اُنْظِرُهُ فلَمّا رَآهُ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم قامَ فطَافَ فی النَّخْلِ ثُمَّ جاءَه فکَلَّمَهُ فَاَبٰی فقُمْتُ فجِئْتُ بِقَلِیْلِ رُطَبٍ فوَضَعْتُه بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فاَکَلَ ثُمَّ قال اَیْنَ عَرِیْشُكَ یا جابِرُ

فَاَخْبَرْتُه فقال اَفْرُشْ لِی فِیْهِ ففرشته فدخل فرقد ثم استيقظ فجئته بقبضة اُخرى فَاَكَلَ مِنها ثم قامَ فكلّم اليهوديّ فابى عليه فقامَ فى الرِّطاب فى النخلِ الثانيةَ ثم قال يا جابِر جُدَّ وَاقْضِ فوقف فى الجدادِ فجددتُ منها ما قضيتُه وفضلَ مثله فخرجتُ حتى جئتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فبشرتُه فقال اَشهدُ انّى رسولُ الله قال اَبوعبدِ الله عَرْشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ قال ابنُ عبّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّش مِنَ الكُروم وَغَيرِ ذلك وَعُرُوشُهَا اَبْنِيَتُهَا.

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا "يحتمل ان يكون هو ابوالشحم" (قس) اور وہ مجھے اس شرط پر قرض دیتا تھا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لیگا اور جابرؓ کی ایک زمین بیر رومہ کے راستہ میں تھی (جس کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر کے وقف کر دیا تھا۔ عمدہ، قس) ایک سال زمین بیٹھ گئی اور پیداوار کچھ نہیں ہوئی وہ یہودی کھجور کٹنے کے وقت (حسب معمول اپنا قرضہ وصول کرنے) میرے پاس آیا لیکن میں نے باغ میں سے کچھ نہیں کاٹا تھا (چونکہ اس سال خالی گذرا) اس لئے میں اس سے سال آئندہ تک کی مہلت مانگنے لگا لیکن اس یہودی نے مہلت دینے سے انکار کیا (اور کہنے لگا وعدہ کے مطابق میرا قرض ابھی دو) اس کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی گئی (کہ یہودی جابرؓ کو اس طرح مجبور کر رہا ہے) تو حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو جابر کیلئے ہم یہودی سے مہلت مانگیں گے چنانچہ سب حضرات میرے باغ میں تشریف لائے اور نبی اکرم ﷺ یہودی سے گفتگو کرنے لگے یہودی کہنے لگا اے ابوالقاسم (ﷺ) میں جابر کو مہلت نہیں دونگا جب نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر اس یہودی کے پاس آئے اور گفتگو کی لیکن اس یہودی نے اب بھی انکار کیا، جابرؓ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تازہ کھجور لا کر نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھی آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر آپ ﷺ نے پوچھا اے جابر (اس باغ میں) تیری جھونپڑی کہاں ہے؟ (جس میں بیٹھتا اور آرام کرتا ہے؟) میں نے حضور ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے اس میں کچھ بچھا دو میں نے بچھا دیا تو حضور ﷺ تشریف لے گئے اور سوئے پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا تو آنحضور ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے بات کی اس نے اب بھی انکار کیا آخر آپ ﷺ (مجبور ہو کر) دوسری مرتبہ کھجور کے تلے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے جابر کھجور کاٹ اور یہودی کا قرض ادا کر دو آنحضور ﷺ کھجور توڑے جانے کی جگہ میں ٹھہرے رہے اور میں نے باغ میں سے اتنی کھجور توڑ لی اور یہودی کا قرض ادا کر دیا اور اس میں کھجوریں بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خوشخبری سنائی (کہ یہودی کا سارا قرض ادا ہو گیا اور کچھ کھجور بچ بھی رہی) آپ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

قال ابوعبد اللہ: امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ عرش اور عروش کے معنی عمارت ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا (سورہ

انعام میں) "معروشات" کے معنی انگور وغیرہ کی بیلوں کیلئے جو چیزیں بنائی جاتی ہیں یعنی ٹٹیاں. عروشھا کے معنی اس کی عمارت۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول من الترجمة فی ذكر الرطب فی ثلاثة مواضع.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۱۸ تا ۸۱۹، ومر الحديث ص: ۲۸۵ تا ۲۸۶، وص ۳۲۲، وص ۳۲۴، وص ۳۵۴، وص ۳۷۴، وص ۳۹۰، وص ۵۰۵ فی المغازی ص: ۵۸۰ یاتی مختصرا ص: ۹۲۳۔

سوال: بخاری کتاب المغازی اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض کا تعلق حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہؓ سے تھا اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ قرض خود حضرت جابرؓ پر تھا۔

جواب: صحیح تر جواب یہ ہے کہ واقعہ متعدد ہے فلا تعارض ولا اشکال.

(۲) رہا اشکال بیع سلم کے شرائط کا؟ تو جواب یہ ہے کہ یہاں اختصار ہے، واللہ اعلم۔

۲۸۹۹ ﴿بابُ اَكلِ الجُمَّارِ﴾

کھجور کے درخت کا گوند (گابھ) کھانا

۵۰۷۴ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ حَفْصِ بنِ غِيَاثٍ قال حدَّثنا اَبِي قال حدَّثنا الاَعْمَشُ قال حدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قال بينَا نَحنُ عندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم جُلُوسٌ اِذْ اُتِيَ بِجُمَّارِ نَخلَةٍ فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ مِن الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُه كَبَرَكَةِ المُسْلِمِ فظَنَنْتُ اَنَّه يَعْنِي النَّخْلَةَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يا رسولَ اللّٰه ثمّ الْتَفَتُّ فاِذَا اَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ اَنَا اَحْدَثُهم فَسَكَتُّ فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم هِيَ النَّخْلَةُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور کا گوند آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے بعض درخت مسلمان کی طرح بابرکت ہے (کہ اس کے ہر چیز سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں) میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں کہہ دوں یا رسول اللہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے جو مڑ کر دیکھا کہ دس آدمی جو مجلس میں ہیں میں ان سب میں کم عمر ہوں (یعنی اکابر بزرگوں کے ہوتے ہوئے بات کرنا خلاف ادب سمجھا) پھر نبی اکرم ﷺ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من حيث ذكر الجمار وليس فيه ذكر اكلها ولكن

من المعلوم انه انما اتی بها النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لاجل اکلها.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۱۹، ومر الحدیث ص:۱۴۰، وص۱۴، وص۱۶، وص۲۴، فی البیوع ص:۲۹۴، فی التفسیر ص:۶۸۱، وص۸۱۹، یاتی ص:۹۰۴، وص۹۰۷۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے جلد اول، ص: ۳۷۰ تا ۳۷۱۔

۲۹۰۰ ﴿ بَابُ الْعَجْوَةِ ﴾

عجوہ کھجور کا بیان

عجوہ کھجور کی فضیلت کا بیان جو مدینہ منورہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے ویقال لها ام التمر – وهی اجود تمر المدینة ویسمونه لینة ذکر ابن التین ان العجوة غرس النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم (عمدہ)

۵۰۷۵﴿حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثنا مَرْوَانُ قال اَخبَرَنا هاشِمُ بنُ هَاشِمٍ قال عامِرُ بْنُ سَعْدٍ عن اَبِیْهِ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مَنْ تَصَبَّحَ کُلَّ یومٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّهُ فی ذٰلِکَ الیومِ سُمٌّ ولا سِحْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کے وقت (مدینہ منورہ کی) سات عجوہ کھجوریں کھالے اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۱۹، ویاتی الحدیث ص:۸۵۹، وص۸۶۰، مسلم فی الاطعمه، ابو داود فی الطب والنسائی فی الولیمه. (قس)

تشریح | جمعة: بضم الجیم وسکون المیم ان کی کنیت ابو بکر بلخی ہے اور نام یحییٰ، جمعہ ان کا لقب ہے ان کی کنیت ابو خاقان بھی ہے بخاری میں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے اور صحاح کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے مات سنة ثلاث وثلاثین و مائة (عمدہ)

۲۹۰۱ ﴿ بَابُ الْقِرانِ فی التَّمْرِ ﴾

دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے کا بیان۔ یعنی قران فی التمر کے حکم کا بیان

۵۰۷۶﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ قال حدَّثَنا جَبَلَةُ بنُ سُحَیْمٍ قال اَصابَنا عامُ سَنَةٍ مَعَ

ابنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فكانَ عبدُ اللّٰه بنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا ونَحْنُ نَاكُلُ وَيقولُ لا تُقَارِنُوا فَاِنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم نَهٰى عن القِرانِ ثُمَّ يقول اِلَّا اَن يَسْتَاذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قال شُعْبَةُ الإذْنُ مِنْ قَوْلِ ابنِ عُمَرَ﴾

ترجمہ | جَبَلہ بن سُحیم (تابعی) نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا وہ ہم کو کھانے کیلئے (بجائے نقد کے) کھجور دیا کرتے پھر عبداللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجوریں کھاتے ہوتے وہ فرماتے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ اسلئے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے پھر فرمایا سوائے اس صورت کے جب اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے، شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمرؓ کا قول ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۱۹، ومر الحديث ص:۳۳۲، وص ۳۳۸۔

تحقیق وتشریح | قِران: بكسر القاف وتخفيف الراء اى ضم تمرة الى تمرة یعنی دو کھجور کو ایک ساتھ ملانا از باب نصر و ضرب ملانا۔ عامُ سنة : بالاضافة اى عام قحط.

نَهٰى عن القران : حضور اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے اجازت لئے بغیر ایک ساتھ دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ایک ساتھ ایک سے زائد کھجوریں ملا کر کھانے سے دوسرے کا حق تلف ہوتا ہے نیز اس سے حرص وطمع معلوم ہوتی ہے اسلئے پرہیز بہتر ہے، لیکن اگر ایسا موقع ہے کہ کھجوریں بہت ہیں اور ہر ایک کو اجازت ہے اور سب ملا کر کھا رہے ہیں تو بلا کراہت جائز ہے۔ مزید تفصیل کیلئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ باب ۲۹۰۲ بَرَكَةِ النَّخلةِ ﴾

کھجور کے درخت کی برکت کا بیان

یعنی کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے

۵۰۷۷﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ قال حدَّثنا محمّدُ بنُ طَلْحَةَ عن زُبَيْدٍ عن مُجاهِدٍ قال سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً تكونُ مِثْلَ المُسْلِمِ وَهِىَ النَّخْلَةُ﴾

ترجمہ | مجاہدؒ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا درختوں

میں سے ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان کی طرح برکت والا ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ یہ حدیث دو باب قبل باب اکل الجمار میں گذر چکی ہے جس میں تصریح ہے۔ لما برکتہ کبرکۃ المسلم فالمطابقۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۱۹، و مر مرارًا.

۲۹۰۳ ﴿بَابُ الْقِثَّاءِ﴾

ککڑی (کھانے) کا بیان

۵۰۷۸ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيْهِ قال سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بنَ جعفرٍ قال رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ﴾

ترجمہ ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد بن ابراہیم (ابن عبد الرحمٰن بن عوفؓ) سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر (ای ابن ابی طالب) سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تازہ کھجور کو ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بالقثاء"

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۱۹، و مر الحدیث ص:۸۱۸، ویاتی ص:۸۱۹۔

۲۹۰۴ ﴿بَابُ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ اَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ﴾

ایک وقت میں دو طرح کا میوہ یا دو طرح کا کھانا جمع کرنا (یعنی ملا کر کھانا درست ہے)

۵۰۷۹ ﴿حَدَّثَنَا ابنُ مُقَاتِلٍ قال اَخْبَرَنَا عبدُ اللهِ قال اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عن اَبِيْهِ عن عبدِ اللهِ بنِ جعفرٍ قال رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.﴾

ترجمہ عبد اللہ بن جعفرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھا رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۱۹، و مر الحدیث ص:۸۱۸، وص۸۱۹۔

﴿ بَابُ مَنْ اَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالجُلوسِ عَلَى الطَّعامِ عَشَرَةً عَشَرَةً ﴾ ۲۹۰۵

جس نے مہمانوں کو دس دس کر کے اندر بلایا اور دس دس آدمی کو کھانے پر بٹھانا

۵۰۸۰ ﴿حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بنُ مُحَمَّدٍ قال حدَّثَنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عنِ الجَعْدِ اَبِى عُثْمَانَ عن اَنَسٍ ح و عن هِشَامٍ عن محمَّدٍ عن اَنَسٍ ح و عَن سِنانٍ اَبِي رَبِيعَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اُمَّه عَمَدَتْ اِلٰى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنه خَطِيفَةً وَعَصَرتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فاَتَيْتُهُ وَهُو فِي اَصْحَابه فدَعَوتُهُ قال وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فقُلْتُ اِنَّه يقولُ وَمَنْ مَعِيَ فَخَرجَ اِلَيْهِ اَبو طَلْحَةَ قَالَ يَا رسولَ الله اِنَّما هُو شَيْءٌ صَنَعَتْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فدَخَلَ فَجِيْ بِه وقال اَدْخِلْ عَلَى عَشَرَةً فَدَخَلُوا فاَكَلُوا حتى شَبِعُوا ثُمَّ قال اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فدَخَلُوا فاَكَلُوا حتى شَبِعُوا ثُمَّ قال اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حتى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قامَ فجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ام سلیمؓ نے ایک مُد جو کا موٹا آٹا پیسا اور اس کا خطیفہ بنایا (حلیفہ دودھ پر آٹا چھڑک کر پکایا جاتا ہے) اور اس پر گھی کا ڈبہ جو ان کے پاس تھا نچوڑا پھر مجھ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا (آنحضور ﷺ کو بلانے کیلئے) میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ چند صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے میں نے آنحضور ﷺ کو دعوت دی آپ ﷺ نے پوچھا اور وہ لوگ جو میرے ساتھ ہیں؟ (یعنی ان حضرات کی بھی دعوت ہے یا نہیں؟) فجئت: انسؓ کہتے ہیں کہ میں واپس والدہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں بھی آؤں اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں وہ بھی آئیں؟ یہ سن کر ابوطلحہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو شئ قلیل (تھوڑا سا کھانا) ہے جس کو ام سلیم نے (تنہا) بنایا ہے پھر حضور ﷺ تشریف لائے اور وہ کھانا آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا دس آدمی کو میرے پاس اندر بلالو چنانچہ وہ حضرات اندر آئے اور کھانا شکم سیر ہو کر کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس افراد کو اور میرے پاس بلالو چنانچہ یہ حضرات بھی اندر آئے اور خوب آسودہ ہو کر کھانا کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس افراد کو اور میرے پاس بلالو یہاں تک کہ چالیس آدمیوں کا شمار کیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے خود تناول فرمایا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے انسؓ کہتے ہیں کہ پھر میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ کم

بھی ہوا ہے؟

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۹، ومر الحديث ص: ۶۰، وص ۵۰۹، وص ۸۱۰، ویاتی ص: ۹۸۹۔

معجزہ: قلیل کھانے میں چالیس آدمیوں کا کھانا وہ بھی شکم سیر صریح معجزہ ہے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دس صحابہ کو اس لئے بلایا کہ مکان میں ایک ساتھ اتنے حضرات کے بیٹھنے کی گنجائش نہ تھی؟۔ واللہ اعلم

۲۹۰۶ ﴿ بَابُ ما يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ ﴾

فِيهِ ابنُ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

لہسن اور دوسری بدبودار ترکاریوں کے کھانے کی کراہت کے بیان میں

اس باب میں ابن عمرؓ کی حدیث نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔ (حضرت ابن عمرؓ کی یہ حدیث موصولا کتاب الصلوۃ، ص: ۱۱۸ میں گذر چکی ہے)

۵۰۸۱ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا عبدُ الوَارِثِ عن عبدِ العَزِيزِ قال قِيل لِأَنَسٍ ما سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم في الثُّومِ؟ فقال مَنْ اَكَلَ فلا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنا﴾

ترجمہ | عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص (لہسن) کھائے (اور اس کے منہ میں بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۱۹ تا ۸۲۰، ومر الحديث ص: ۱۱۸۔

تشریح | تفصیل وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۵۹۔

۵۰۸۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حدَّثَنا اَبُو صَفْوَانَ عبدُ اللهِ بنُ سَعِيدٍ قال اَخْبَرَنا يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال حدَّثَنِي عَطاءٌ اَنَّ جَابِرَ بنَ عبدِ اللهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قال مَنْ اَكَلَ ثُومًا اَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا﴾

ترجمہ | عطاء بن ابی رباحؒ نے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز

کھائے وہ ہم سے الگ رہے (ہماری مجلس میں نہ آئے) یا فرمایا (ابن شہاب کو شک ہوا) ہماری مسجد سے الگ رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من اكل ثوماً".

تشریح | مفصل بحث کے لئے دیکھئے جلد چہارم، ص: ۵۹۔

۲۹۰۷ ﴿بَابُ الْكَبَاثِ وهو تَمْرُ الأَرَاكِ﴾

کباث کا بیان اور وہ پیلو کا پھل ہے

۵۰۸۳ ﴿حدَّثَنا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قال حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ عن يُونُسَ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ قال اَخْبَرَنِي جَابِرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال كُنَّا مَعَ رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فقال عَلَيْكُمْ بِالاَسْوَدِ مِنْهُ فَإنَّه اَيْطَبُ فقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الغَنَمَ قال نَعَمْ وهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إلَّا رَعَاهَا﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام مر الظہران میں تھے ہم (کھانے کیلئے) پیلو کا پھل توڑ رہے تھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو خوب کالا ہو اس کو خاص کر توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں؟ فرمایا "ہاں" اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۲۰، ومر الحديث ص: ۴۸۳۔

۲۹۰۸ ﴿بَابُ المَضْمَضَةِ بعدَ الطَّعَامِ﴾

کھانے کے بعد کلی کرنے کا بیان

۵۰۸۴ ﴿حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حدَّثَنا سُفيانُ قال سَمِعْتُ يَحْيَى بنَ سَعِيْدٍ عن بُشَيْرِ بنِ يَسَارٍ عن سُوَيْدِ بنِ النُّعْمَانِ قال خَرَجْنا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إلَى خَيْبَرَ فلمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فمَا اُتِيَ إلَّا بِسَوِيْقٍ فاكَلْنَا فقَامَ إلَى الصَّلوٰةِ فمَضْمَضَ ومَضْمَضْنا قال يَحْيٰى سَمِعْتُ بُشَيْرًا قال حدَّثَنا سُوَيْدٌ خَرَجْنا مَعَ رسولِ

اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِلٰی خَیْبَرَ فلمَّا کُنَّا بالصَّهْبَاءِ قال یَحْیٰی وَهِیَ مِنْ خَیْبَرَ عَلٰی رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُوتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَاهُ فَاَکَلْنا مِنْهُ ثُمَّ دَعا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنا فَصَلّٰی بِنَا المَغْرِبَ وَلَمْ یَتَوَضَّأ وقال سُفْیَانُ کَاَنَّکَ تَسْمَعُهُ مِنْ یَحْیٰی﴾

ترجمہ سوید بن نعمانؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے پھر جب ہم صہبار میں پہنچے (جو ایک مقام ہے خیبر کے قریب) تو آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو کھانے میں ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے کھایا پھر آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی۔

قال یحیی : یحیٰی بن سعید نے (بالسند السابق) بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا انھوں نے کہا کہ ہم سے سویدؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جب ہم مقام صہبار میں پہنچے یحیٰی نے کہا صہبا خیبر سے ایک منزل پر ہے آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو صرف ستو لایا گیا تو ہم نے اس کو منہ میں لیا اور ہم نے اسے کھایا پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور ہم سب نے کلی کی پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا اور سفیان نے کہا گویا کہ تم خود یحیٰی سے سن رہے ہو۔

(مطلب یہ ہے کہ سفیان بن عیینہ نے علی بن مدینی سے کہا کہ میں نے اس حدیث کو یحیٰی بن سعید سے بار بار سنا ہے کہ تم نے خود بلا واسطہ یحیٰی سے سنی ہے اسلئے کہ میں ہو بہو تم سے نقل کی ہے جیسے میں نے یحیٰی سے سنی تھی۔

تشریح امام بخاریؒ نے اس سند کو لا کر یحیٰی بن سعید کا سماع بُشیر سے اور بشیر کا سماع سویدؓ سے ثابت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۲۰، ومر الحديث ص:۳۴، وص۴۱۸، مغازی، ص:۶۰۰، وص۶۰۳، وص۸۱۱، وص۸۱۲، وص۸۲۰۔

۲۹۰۹ ﴿بابُ لَعْقِ الاَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ اَنْ تُمْسَحَ بِالمِنْدِیْلِ﴾

رومال سے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کے چاٹنے اور اس کے چوسنے کا بیان

(یعنی کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کھانے کے جو اجزار انگلیوں میں لگے رہ جائیں اس کو چاٹ اور چوس کر صاف کر لیا جائے اس کے بعد رومال سے صاف کیا جائے)

امام بخاریؒ نے باب میں ان تمسح بالمندیل، کی قید جو بڑھائی ہے یہ مسلم شریف کی ایک حدیث میں وارد ہے قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا وقعت لقمة احدکم فلیاخذها فلیُمِط ما کان بها من اذی

ولیا کلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل الخ مسلم ثانی ، ص:۱۷۵

۵۰۸۵ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفيَانُ عن عَمْرِو بنِ دِينَارٍ عن عَطاءٍ عن ابنِ عبّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قال اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فلا يَمْسَحْ يَدَهُ حتى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیوں کو چاٹنے یا چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۰، اخرجه مسلم فى الاطعمه والنسائى فى الوليمه وابن ماجه فى الاطعمه.

تشریح | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس جزء میں برکت ہے۔ (ترمذی جلد ثانی)

مطلب یہ ہے کہ کھانا عطیہ خداوندی ہے اس کے ایک ایک جزء کی قدر کی جائے اور کچھ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس جزء میں اللہ تعالیٰ نے خاص برکت رکھی ہے اس لئے کھانے کے جو اجزاء انگلیوں پر لگے رہ جائیں ان کو چاٹ کر صاف کر لینا چاہئے اسی طرح جو کچھ برتن میں لگا رہ جائے اس کو بھی اللہ کا رزق سمجھ کر صاف کر لینا چاہئے اس میں اللہ کے رزق کی قدر دانی ہے اور رب کریم کے سامنے اپنے عمل سے اپنی محتاجی کا اظہار بھی۔

او یُلْعِقَھا : یا کسی دوسرے کو چٹا دے جیسے بیوی، بچہ اور خاص شاگرد یعتقد بر کتہ.

۲۹۱۰

﴿ باب المِنْدِيل ﴾

رومال کا بیان — مندیل بکسر المیم

۵۰۸۶ ﴿حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ فُلَيحٍ قال حدَّثَنِي اَبِي عن سَعِيدِ بنِ الحَارِثِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ اَنَّه سَاَلَهُ عنِ الوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فقال لا قد كُنَّا زَمانَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ اِلَّا قَلِيلًا فاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنا مَنَادِيلُ اِلَّا اَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنا وَاَقْدَامَنا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ سعید بن حارث نے جابرؓ سے پوچھا مامست النار سے وضو کے

متعلق (یعنی ایسی چیز کھانے کے بعد جو آگ پر رکھی ہو اس کو کھانے سے کیا وضو ٹوٹ جاتی ہے؟) تو جابرؓ نے فرمایا نہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اس طرح کا کھانا (جو آگ سے پکا ہوتا) ہمیں کم میسر آتا تھا (اکثر کھجور وغیرہ پر اکتفا کرتے) اور جب ملتا بھی تو (اس زمانہ میں) سوائے ہماری ہتھیلیوں اور بازوؤں اور قدموں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا (اور ہم ان ہی اعضاء سے ہاتھ صاف کر لیتے) پھر نماز پڑھتے (اگر پہلے سے وضو ہوتی تو) ہم وضو نہیں کرتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "لم يكن لنا مناديل"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۰، اخرجه ابن ماجه في الاطعمة.

۲۹۱۱

﴿باب ما يقولُ اِذَا فَرَغَ مِن طَعَامِهِ﴾

جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے؟ (یعنی کیا پڑھے؟)

۵۰۸۷ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ حدَّثَنا سُفيانُ عن ثَورٍ عن خالِدِ بنِ مَعْدانَ عن اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قال الحمدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عنه رَبَّنَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان (یعنی کھانا) اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے "الحمد للہ الخ" ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں بہت زیادہ حمد پاکیزہ جس میں برکت (زیادت) ہوائے ہمارے رب یہ کبھی ختم نہ ہو اور نہ ایک بار مل کر دوبارہ نہ ملے اور نہ ایسی کہ جس کی حاجت نہ ہو (یعنی ہمیشہ اللہ کی نعمتیں ہمیں ملتی رہیں اور حمد ہوتی رہے)

سوال: کھانے پینے سے فراغت کے بعد تو شکر کی ادئیگی کا حکم ہونا چاہئے نہ کہ حمد کا؟

جواب: حمد تو راس الشکر ہے ارشاد نبوی ہے الحمد راس الشكر ما شكر الله من لم يحمده معلوم ہوا کہ جس نے اللہ کی حمد نہ کی اس نے اللہ کا شکر ہی ادا نہ کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضح معنى الترجمة ويبينها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۰، ياتي ايضاً ص:۸۲۰۔

مَكفِى قال العينىؒ هو من الكفاية ; هو اسم مفعول اصله مكفوى على وزن مفعول فلما اجتمعت الواو والياء قلبت الواو ياء وادغمت في الياء ثم ابدلت ضمة الفاء كسرة لاجل الياء والمعنى هذا الذى اكلناه ليس فيه كفاية عما بعده بحيث ينقطع بل نعمك مستمره لنا طول اعمارنا

غیر منقطعة (قس)

۵۰۸۸ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عن ثَوْرِ بنِ يَزِيْدَ عن خالِدِ بنِ مَعْدَانَ عن اَبِى اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِى صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقال مَرَّةً اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قال اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وقال مَرَّةً لَكَ الحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلا مُوَدَّعٍ وَلا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا﴾

ترجمہ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعاء پڑھتے الحمد للہ الخ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا (یعنی ہمیں بھر پیٹ کھلایا پلایا) یہ شکر ایسا نہیں ہے کہ ایک بار کر کے ختم ہو جائے اور نہ ناشکری کی جائے اور کبھی فرماتے اے ہمارے پروردگار تیرا شکر ہے ایسا شکر نہیں جو منقطع ہو اور نہ ایسا کہ ہمیشہ کیلئے رخصت کیا گیا ہو اور نہ ایسا کہ اس کی حاجت نہ رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تشریح پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ جب آپ ﷺ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اور دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اختیار ہے کہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی دعا پڑھے یا پھر جب دسترخوان اٹھالیا جائے تب دعائیہ کلمات کہے۔ نیز روایات میں حمد علی الطعام کے الفاظ مختلف وارد ہوئے ہیں بخاری شریف کے الفاظ تو آپ پڑھ چکے، ابوداؤد میں کھانے کے بعد یہ دعا ہے الحمدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَطْعَمَنا وَسَقَانَا وَجَعَلَنا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں الحمدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَطْعَمَ وسَقٰى وسَوَّغَهُ وجَعَلَ لَه مَخْرَجًا ان کے علاوہ اور بھی کلمات منقول ہیں ان سب سے حمد علی الطعام ادا ہو جائے گی بلکہ کھانے کے بعد صرف الحمد للہ کہا تب بھی اصل سنت ادا ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

۲۹۱۲ ﴿بَابُ الاَكْلِ مَعَ الخَادِمِ﴾

خادم کے ساتھ کھانے کا بیان

(اى للتواضع ونفى الكبر سواء كان الخادم حرًّا او رقيقا ذكرًا او انثى اذ اجاز له النظر اليه. (قس)

۵۰۸۹ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن محمَّدٍ هو ابنُ زِيادٍ سَمِعْتُ اَبا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اِذَا اَتَى اَحَدَكُمْ خادِمُه بِطَعَامِهِ فإنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَه فَلْيُنَاوِلْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ اَوْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ فإنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وعِلاجَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم (ملازم خدمت گذار) اس کا کھانا (پکا کر) لائے تو وہ اگر اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکے (چونکہ کھانا کم ہے) تو اس کو ایک لقمہ یا دو لقمہ دیدے کیونکہ اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور اس کی تیاری کی مشقت اٹھائی ہے۔ (اور اگر کھانا کثیر و کافی ہے تو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے یا اس کو کھانے کے لائق کھانا دیدے) واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۲۰، مر الحديث ص: ۳۴۷۔

تشریح مقصد یہ ہے کہ کھانا لانے والے خادم کو اپنے ساتھ کھانے کیلئے بیٹھا لے یہی بہتر اور مستحب ہے تاکہ کھانا تیار کرنے کی تکلیف کا احساس نہ ہو لیکن اگر کسی وجہ سے اپنے ساتھ نہ بیٹھا سکے تو لقمہ دو لقمہ ضرور دیدے۔

﴿ بابٌ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ ﴾ (۲۹۱۳)

فِيهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عن النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم .

کھانا کھا کر شکر کرنے والا (اجر و ثواب میں) صابر روزہ دار کے مثل ہے

اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

وهذا تشبيه فى الاصل الاستحقاق لا فى الكمية ولا فى الكيفية ولا تلزم المماثلة فى جميع الوجوه .

﴿ بابُ الرَّجُلِ يُدْعىٰ اِلىٰ طَعَامٍ فيقولُ وَهٰذَا مَعِيْ ﴾ (۲۹۱۴)

وقال اَنَسٌ اِذَا دَخَلْتَ عَلىٰ مُسْلِمٍ لايُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ

کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص غیر مدعو اس کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کیلئے) وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آگئے ہیں

اور انسؓ نے بیان کیا کہ جب تم کسی مسلمان کے یہاں جاؤ (جو اپنے دین اور مال میں) متہم نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ

اور اس کا پانی پیو۔

تشریح اس تعلیق کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا پوری تفصیل یہ ہے کہ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے پاس پہنچا خواہ دعوت سے ہو یا بلا دعوت پھر وہاں کھانے یا پینے کی چیز پائی تو کھائے یا نہیں؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کھالے اور پی لے جبکہ وہ شخص جس کے پاس گیا ہے اپنے دین و مال میں متہم نہ ہو مطلب یہ ہے کہ اس کا مال حرام ہونا معلوم نہیں اور دین کے اعتبار سے بدمذہب فاسق معلن ہو تو بلا وجہ کھود کرید پوچھ تاچھ نہ کرے۔ واللہ اعلم

۵۰۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِی الاَسْوَدِ قال حدَّثنا اَبُو اُسَامَةَ قال حدَّثنا الاَعْمَشُ قال حدَّثنا شَقِيقٌ قال حدَّثنا اَبُو مَسْعُودِ الاَنْصَارِیُّ قال كَانَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ يُكْنیٰ اَبَاشُعَيْبٍ وكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَاَتَى النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَهُوَ فِی اَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِی وَجْهِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فقال اصْنَعْ لِی طَعَامًا يَكْفِی خَمْسَةً لَعَلِّی اَدْعُو النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيْمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُم رَجُلٌ فقال النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم يا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قال لا بَلْ اَذِنْتُ لَهُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو مسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں سے ایک صحابی تھے جو ابوشعیبؓ کنیت سے مشہور تھے ان کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا (یعنی قصائی) پھر ابوشعیبؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے ابوشعیبؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگایا تو وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور کہا میرے لئے اتنا کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمی کیلئے کافی ہو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ افراد کو مدعو کروں گا چنانچہ غلام نے اس کیلئے مختصر کھانا تیار کر دیا پھر ابوشعیبؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی تو ان حضرات مدعوئین کے ساتھ ایک (اور چھٹا) شخص ہو لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوشعیب ایک شخص (غیر مدعو) ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب اگر تم چاہو تو انہیں بھی اجازت دیدو اور اگر چاہو تو اس کو چھوڑ دو، ابوشعیبؓ نے کہا نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله فتبعهم رجل الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۲۱، ومر الحديث ص: ۸۱۷۔

۲۹۱۵ ﴿بابٌ اِذَا حَضَرَ العَشَاءُ فَلا يَعْجَلْ عن عَشَائِهِ﴾

اگر رات کا کھانا سامنے آجائے (اور مغرب کی نماز تیار ہو) تو کھانے سے جلدی نہ کرے

(بلکہ پہلے کھالے) فاذا فرغ فليصل ليكون قلبه فارغا لمناجاة ربه تعالىٰ.

۵۰۹۱ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قال حدَّثَنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِي ح وقال اللَّيْثُ حدَّثَنِي يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بنُ عَمْرِو بنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ اَنَّه رَآى رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِى يَدِهِ فَدُعِىَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِى كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ﴾

ترجمہ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے اتنے میں نماز کیلئے بلائے گئے تو آپ ﷺ نے گوشت اور چھری جس سے کاٹ رہے تھے دونوں کو ڈال دیا پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من استنباطه من اشتغاله صلى الله عليه وسلم بالاكل وقت الصلوٰة.

(مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث سے مطابقت کا استنباط اس طرح کیا کہ نماز کا وقت ہو جانے کے باوجود آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۲۱، ومر الحديث ص:۳۴، وص۹۳، وص۴۰۹، وص۸۱۴، مسلم، ص:۱۵۷۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے جلد دوم، ص:۱۳۲، نیز جلد سوم، ص:۴۰۰۔

۵۰۹۲ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ قال حدَّثَنا وُهَيْبٌ عن اَيُّوبَ عن اَبِى قِلَابَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اِذَا وُضِعَ العَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالعَشَاءِ وَعن اَيُّوبَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ وعن اَيُّوبَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّه تَعَشّٰى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الاِمَامِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کی تکبیر (یعنی نماز مغرب کی تکبیر) ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔

وعن ایوب: (بالسند السابق) ایوب سختیانیؒ سے (اسی سند سے) روایت ہے کہ انھوں نے نافع سے انھوں

نے حضرت ابن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل کی۔

وعن ایوب الخ: اور ایوبؒ سے روایت ہے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ وہ ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ شام کا کھانا کھایا اور اس وقت امام کی قراءت سن رہے تھے (امام نماز پڑھا رہا تھا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدد موضعہ | والحديث هنا. ص۸۲۱، ومر ص:۹۲۔

۵۰۹۳ ﴿حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثنا سُفيانُ عن هِشَامِ بنِ عُروَةَ عن أبِيهِ عن عائِشَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وحَضَرَ العَشَاءُ فَابْدَؤُا بِالعَشَاءِ وقال وُهَيبٌ ويَحْيَى بنُ سَعِيدٍ عن هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اقامت کہہ دی جائے اور شام کا کھانا سامنے ہو تو پہلے کھانا کھالو۔ اور وہیب اور یحییٰ بن سعید نے ہشام سے بجائے حضر العشاء کے اذا وضع العشاء کہا ہے۔ مطلب میں فرق نہیں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۱، ومر الحديث ص:۹۲۔

۲۹۱۶ ﴿ بابُ قولِ اللهِ عزَّ وجلَّ "فإذا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا" ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: پھر جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ (بیٹھے نہ رہو) (الاحزاب)

۵۰۹۴ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا يَعقُوبُ بنُ إِبراهِيمَ قال حدَّثنا أبِي عن صَالِحٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ أنَّ أنَسَ بنَ مالِكٍ قال أنا أعْلَمُ النَّاسِ بِالحِجَابِ كانَ أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عله وسلم عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكانَ تَزَوَّجَهَا بِالمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَجَلَسَ مَعَه رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ القَومُ حتى قامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حتى بَلَغَ بابَ حُجْرَةِ عائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَاهُمْ جُلوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حتى بَلَغَ بابَ حُجْرَةِ عائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَه فَإِذَاهُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں حجاب یعنی پردہ کے حکم کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں حضرت اُبی بن کعبؓ (جو بڑے درجہ کے صحابی تھے) بھی اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا کرتے تھے، واقعہ یہ ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ کے ساتھ نکاح کر کے صبح کی اور آنحضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں زینبؓ سے نکاح کیا تھا پھر دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ بعض چند صحابہ بھی بیٹھے (باتیں کر رہے) تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر وہاں سے چلے اور آپ ﷺ کے ساتھ میں بھی چلا یہاں تک کہ آپ ﷺ عائشہؓ کے حجرہ پر پہنچے پھر آپ ﷺ نے خیال کیا اب وہ لوگ بھی (جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے) نکل گئے ہوں گے اس لئے آپ ﷺ لوٹ کر آئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا دیکھا کہ اب بھی وہ لوگ اپنی جگہ بیٹھے ہیں پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ پر پہنچے پھر آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ وہ لوگ چلے گئے پھر آپ ﷺ نے میرے درمیان اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی (پردہ کا حکم نازل ہوا)۔

آیت حجاب: یٰایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن الخ (سورہ احزاب)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وانزل الحجاب"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۲۱، ومر الحديث ص: ۷۰۶، وص ۷۰۷، وص ۷۷۵ وغیرہ۔

تشریح | تشریح کیلئے جلد نہم کتاب التفسیر، ص: ۷۰۶ ملاحظہ فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتاب العَقِیقَةِ﴾

عقیقہ کا بیان

عَقیقہ: بفتح العین المهملة وهی لغة الشعر الذی علی راس الولد حین ولادته (قس)
عقیقہ لغۃً نومولود بچہ کا وہ بال ہے جو ولادت کے وقت سر پر تھا۔
وشرعا ما یذبح عند حلق شعره (قس) اور شرعاً عقیقہ وہ قربانی (یعنی جانور) ہے جو نومولود بچہ کا سر منڈانے کے وقت ذبح کیا جاتا ہے۔

شرعی حکم عقیقہ مستحب ہے، اهل ظواهر وفی قول امام احمدؒ عقیقہ واجب ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے طرف یہ قول منسوب ہے کہ عقیقہ بدعت ہے اس کے متعلق علامہ عینیؒ فرماتے ہیں قلت هذا افتراء فلا یجوز نسبته الی ابی حنیفة وحاشا ان یقول مثل هذا (عمدہ) حضرت امام اعظمؒ سے جو منقول ہے لیست بسنة یہ سنت نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سنت مؤکدہ نہیں ہے لیکن عند الاحناف بلاشبہ عقیقہ ساتویں روز مستحب ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا دو بکری ذبح کریں اور اس کا گوشت کچا یا پکا تقسیم کر دیں اور بالوں کے برابر چاندی وزن کر کے خیرات کر دیں اور سر مونڈنے کے بعد پانی میں زعفران بھگو کر بچہ کے سر میں لگا دیں، ساتویں دن اس بچہ کا نام رکھا جائے اور اگر ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکا تو جب توفیق ہو کرے بہتر یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کا دن یاد رکھا جائے اس سے ایک دن قبل عقیقہ کیا جائے مثلاً بچہ اگر جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات کو عقیقہ کیا جائے مزید تفصیل کیلئے کتب فقہ کی طرف رجوع کریں۔

۲۹۱۷
﴿ باب تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْه وتَحْنِيكِهِ ﴾

جس مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک

تحقیق وتشریح | غداة يُولد اى وقت يولد. يعق بفتح التحتيه وضم العين ومفهومه ان من لم يرد ان يعق عنه لا تؤخر تسميته الى السابع ومن اريد ان يعق عنه تؤخر تسميته الى السابع (قس)

تحنیك کا مطلب یہ ہے کہ کھجور چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالدیں، بہتر یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو علماء وصلحاء میں سے کسی کی خدمت میں پیش کیا جائے اور وہ کھجور چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالدیں اگر کھجور میسر نہ ہو تو کوئی میٹھی چیز ہی ڈال دیں۔ واللہ اعلم

۵۰۹۵ ﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قال حدَّثنا اَبُو اُسَامَةَ قال حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عن اَبِي بُرْدَةَ عن اَبِي مُوسٰى قال وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه سلم فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَه بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَه بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ اِلَيَّ وكَانَ اَكْبَرَ وَلَدِ اَبِي مُوسٰى﴾

ترجمہ | ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضور ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کیلئے برکت کی دعا کی پھر بچہ مجھے دے دیا اور ابو موسیٰؓ کی اولاد میں سب سے بڑا لڑکا یہی تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لانها فى تسمية المولود وتحنيكه.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۲۱، ويأتى ص:۹۱۵، واخرجه مسلم فى الاستئذان.

۵۰۹۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا يَحْيٰى عن هِشَامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فبالَ عَلَيْهِ فَاَتْبَعَهُ الْمَاءَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ (عبد اللہ بن زبیرؓ) لایا گیا تا کہ آپ ﷺ تحنیك کردیں (کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک سے چبا کر بچہ کو چٹا دیں) اس بچہ نے آپ ﷺ پر پیشاب کردیا تو آپ ﷺ نے اس پر پانی ڈال دیا (یعنی پیشاب کی جگہ کو دھویا)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الثانى للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۲۱، ومر الحديث ص:۳۵، ويأتى ص:۸۸۷تا۸۸۸، وص۹۴۰۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۵۳۔

۵۰۹۷ ﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن

اَسْمَاء بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ- اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّةَ قالتْ فخَرَجْتُ وَاَنا مُتِمٌّ فاَتَیْتُ المَدِیْنَةَ فنَزَلْتُ قُبَاءَ فوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰه ﷺ فوَضَعْتُهُ فِی حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فمَضَغَهَا ثمَّ تَفَلَ فی فِیْهِ فکانَ اوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ جَوفَهُ رِیقُ رَسولِ اللّٰه ﷺ ثمَّ حَنَّکَه بِالتَّمْرَةِ ثمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَیْهِ وکانَ اَوَّلَ مَولُودٍ وُلِدَ فی الاِسْلامِ ففَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِیْدًا لِاَنَّهُمْ قِیْلَ لَهُمْ اِنَّ الیَهُودَ قَدْ سَحَرَتکم فلا یُولَدُ لَکُمْ﴾

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے اسماءؓ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو میرے ایام حمل پورا ہونے کے قریب تھے (یعنی زمانہ ولادت قریب تھا) جب میں مدینہ پہنچی تو قبا میں اتریں اور یہیں قبا میں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے پھر میں اس (عبداللہ) کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کو آنحضور ﷺ کے گود میں رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے ایک کھجور منگوائی اور اسے چبایا پھر اس بچہ کے منہ میں تھوک ڈالا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو اس بچہ (عبداللہ بن زبیرؓ) کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا پھر آپ ﷺ نے کھجور سے تحنیک کی اور اس کیلئے برکت کی دعا کی اور یہ (عبداللہ) سب سے پہلا بچہ تھا جو (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہوا صحابہ کرامؓ اس کے پیدا ہونے سے بہت خوش ہوئے کیونکہ ان سے کہا گیا تھا (یہ افواہ پھیلائی گئی تھی) کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں پر) جادو کر دیا ہے اس لئے تم مسلمانوں کے یہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

(فی طبقات ابن سعد انه لما قدم المهاجرون المدینة اقاموا لا یولد لهم فقالوا سحرتنا یهود حتی کثرت فی ذلك المقالة فکان اول مولود بعد الهجرة عبداللّٰه بن الزبیر فکبر المسلمون تکبیرة واحدة حتی ارتجت المدینة تکبیرا. (قس)

مطابقة للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحدیث هنا ص۸۲۱تا۸۲۲، ومر الحدیث ص:۵۵۵۔

۵۰۹۸﴿حَدَّثَنَا مَطَرُ بنُ الفَضْلِ قال حَدَّثَنا یَزِیْدُ بنُ هَارونَ قال حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ عَونٍ عن اَنَسِ بنِ سِیْرِیْنَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال کانَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَةَ یَشْتَکِی فخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ فقُبِضَ الصَّبِیُّ فلمَّا رَجَعَ اَبُوطَلْحَةَ قال مَافَعَلَ ابْنِی قالتْ اُمُّ سُلَیْمٍ هُوَ اَسْکَنُ مَا کانَ فقَرَّبَتْ اِلَیْهِ العَشَاءَ فتَعَشّٰی ثمَّ اَصَابَ مِنهَا فلمَّا فَرَغَ قالتْ وَارِ الصَّبِیَّ فلمَّا اَصْبَحَ اَبو طَلْحَةَ اَتٰی رَسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاَخْبَرَهُ فقال اَعْرَسْتُمُ اللَّیْلَةَ قال نَعَمْ قال اللّٰهُمَّ بارِكْ لَهُمَا فوَلَدَتْ غُلامًا قال لِی اَبُوطَلْحَةَ احْفَظْهُ حتی نَاتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فاَتٰی بِهِ النَّبِیَّ ﷺ وَاَرْسَلَتْ مَعَه بِتَمَرَاتٍ فاَخَذَهُ النَّبِیُّ

ﷺ فقال: اَمَعَه شيءٌ قالوا نعم تمراتٌ فاخذها النبيُّ صلى الله عليه وسلم فمضغها ثم اخذ من فيه فجعلها في فِيِّ الصبيِّ وحنّكه به وسمّاه عبد الله.﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا (عمیر نامی) بیمار تھا اور ابوطلحہؓ (کسی ضرورت سے) باہر گئے کہ بچہ کا انتقال ہوگیا پھر جب ابوطلحہؓ واپس آئے تو (اس بچہ کی ماں سے) سے پوچھا میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو ام سلیمؓ (بچہ کی ماں) نے کہا وہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے (ام سلیمؓ کا مقصد موت کا سکون تھا لیکن حضرت ابوطلحہؓ نے اس جملہ سے سکون عافیت سمجھا) پھر ام سلیمؓ نے رات کا کھانا ان کے سامنے پیش کیا اور ابوطلحہؓ نے کھانا تناول فرمایا پھر آپ نے امّ سلیم سے صحبت کی پھر جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا بچہ کو دفن کردو (وہ مرگیا ہے) جب صبح ہوئی تو ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کو (رات کے) واقعہ کی اطلاع دی تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے رات ہم بستری بھی کی تھی عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ان دونوں کو برکت عطا فرما (یعنی فرزند صالح عطا فرما) چنانچہ ام سلیم نے ایک لڑکا جنی، انسؓ کہتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے مجھ سے فرمایا کہ اس بچہ کو حفاظت سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ چنانچہ انسؓ اس بچہ کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ام سلیمؓ نے اس بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں نبی اکرم ﷺ نے اس بچہ کو لیا اور دریافت فرمایا کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں کھجوریں ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کھجوروں کو لیکر چبایا پھر اپنے دہان مبارک سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص۸۲۲، ومر الحديث ص:۱۷۳۔

۵۰۹۹ ﴿حدثنا محمدُ بنُ المثنّى قال حدثنا ابنُ ابي عَدِيٍّ عن ابنِ عونٍ عن محمدٍ عن انسٍ وساق الحديثَ﴾

ترجمہ: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ انھوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے ان شاء اللہ کتاب اللباس میں حدیث آئے گی۔

﴿باب اِماطةِ الاَذى عنِ الصَّبيِّ في العقيقةِ﴾ ۲۹۱۸

عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا

۵۱۰۰ ﴿حدثنا ابو النعمانِ قال حدثنا حمّادُ بنُ زيدٍ عن ايوبَ عن محمدٍ عن سلمانَ بنِ عامرٍ قال مع الغلام عقيقةٌ وقال حجّاجٌ حدثنا حمّادٌ حدثنا ايوبُ وقتادةُ وهشامٌ

وَحَبِیْبٌ عنِ ابنِ سِیْرِیْنَ عن سَلْمَانَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقال غَیْرُ وَاحِدٍ عن عاصِمٍ وهِشام عن حَفْصَةَ بِنتِ سِیْرِیْنَ عن الرَّبَابِ عن سَلْمَانَ بنِ عامِرِ الضَّبِّیِّ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ورَوَاهُ یَزِیْدُ بنُ اِبْرَاهِیْمَ عنِ ابنِ سِیْرِیْنَ عن سَلمانَ قولَہ وقال اَصْبَغُ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ عن جَرِیْرِ بنِ حازِمٍ عن اَیُّوبَ السَّخْتِیَانِیِّ عن محمَّدِ بنِ سِیْرِیْنَ قال حدَّثَنا سَلْمَانُ بنُ عامِرِ الضَّبِّیُّ قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقولُ مَعَ الغُلامِ عَقِیْقَةٌ فاَهْرِیْقُوا عنهُ دَمًا وَاَمِیْطُوا عنهُ الاَذٰی ﴾

ترجمہ حضرت سلمان بن عامرؓ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے (یعنی عقیقہ کرنا چاہئے) اور حجاج بن منہال نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی اور قتادہ بن دعامہ اور ہشام بن حسان اور حبیب بن شہید ان چاروں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے سلمان بن عامر (صحابیؓ) سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (مطلب یہ ہے کہ حضرت سلمان بن عامرؓ کی روایت کو جس کو حماد بن زید نے موقوفاً نقل کیا ہے حماد بن سلمہ نے مرفوعاً روایت کیا وحماد بن سلمه وان کان لیس علی شرط المؤلف لکنه یصلح للاستشهاد وقد وثقه غیر واحد)

وقال غیر واحدٍ : اور ایک سے زیادہ افراد نے بیان کیا (منهم سفیان بن عیینه کما نبه علیه فی الفتح) عاصم بن سلیمان الاحول، اور ہشام بن حسان سے انھوں نے حفصہ بنت سیرینؒ سے انھوں نے رَباب بنت صُلَیع سے انھوں نے اپنے چچا سلمان بن عامرؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔ وراہ یزید بن ابراهیم: اور اس حدیث کو روایت کیا ہے یزید بن ابراہیم نے محمد بن سیرین سے انھوں نے سلمان بن عامرؓ سے ان کا قول (یعنی موقوفاً) وقال اصبغ : اور اصبغ بن فَرج (احد مشائخ البخاری) نے بیان کیا کہ مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انھوں نے جریر بن حازم سے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین نے کہا کہ ہم سے سلمان بن عامر ضبیؓ نے بیان کیا حضرت سلمانؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اسلئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

(مطلب یہ ہے کہ بوقت ولادت جو بال سر پر ہے اس کو منڈواؤ اس لئے کہ بچہ دانی کا خون اس سے متعلق ہے۔ (۲) یا ختنہ کرواؤ)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فی العقیقة"

۵۱۰۱ ﴿حدَّثَنا عبدُ اللّٰہِ بنُ اَبِی الاَسْوَدِ قال حدَّثَنا قُرَیْشُ بنُ اَنَسٍ عن حَبِیْبِ بنِ الشَّهِیْدِ قال اَمَرَنِی ابنُ سِیْرِیْنَ اَنْ اَسْاَلَ الحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِیْثَ العَقِیْقَةِ فسَاَلْتُه فقالَ مِن سَمُرَةَ بنِ جُنْدُبٍ. ﴾

ترجمہ | حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے محمد بن سیرینؒ نے حکم دیا کہ میں امام حسن بصریؒ سے پوچھوں کہ عقیقہ کی حدیث انھوں نے کس سے سنی ہے؟ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

۲۹۱۹

﴿ بَابُ الفَرَعِ ﴾

فرع کا بیان

فَرَع : بفتح الفاء والراء وبالعين المهملة وهو اول ما تلده الناقة وكانوا يذبحون ذلك لِآلهتهم (عمده) یعنی اونٹنی کا پہلا بچہ جس کو مشرکین اپنے معبودوں یعنی بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے خیر و برکت کیلئے، اور ابتداء اسلام میں یہ رسم قائم رہی کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنے لگے پھر یہ رسم موقوف و منسوخ کردی گئی۔

۵۱۰۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ قال اَخْبَرَنا الزُّهْرِيُّ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال لا فَرَعَ ولا عَتِيْرَةَ وَالفَرَعُ اوَّلُ النِّتاجِ كانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ، وَالْعَتِيْرَةُ فى رَجَبٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ، اور فرع اونٹنی کا (یا بکری کا) پہلا بچہ جس کو مشرکین اپنے معبودوں کیلئے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۲، ويأتى الحديث ص:۸۲۲۔

۲۹۲۰

﴿ بَابُ العَتِيْرَةِ ﴾

عتیرہ کا بیان

۵۱۰۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفيانُ قال الزُّهْرِيُّ حدَّثَنا عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال لا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ قال وَالفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطواغِيْتِهِمْ وَالعَتِيْرَةُ فى رَجَبٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ، بیان کیا کہ فرع تو

سب سے پہلا بچہ جو ان کے یہاں (اونٹنی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ (وہ قربانی) جو رجب میں کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۲۲، ومر الحديث ص:۸۲۲۔

تشریح عتيرة : بفتح العين المهملة وكسر التاء المثناة من فوق وسكون الياء آخر الحروف وبالواء وهي النسيكة التي تذبح وكان اهل الجاهلية يذبحونها في العشر الاول من رجب ويسمونها رجبية (عمده) یعنی چونکہ عتیرہ خاص کر رجب کے اول عشرہ میں ذبح کیا جاتا تھا اس لئے اس کو رجبیہ کہتے تھے۔

امام بخاریؒ نے یہاں مستقل دو باب قائم کئے ہیں فرع پر الگ اور عتیرہ پر مستقل الگ باب قائم کیا ہے اور دونوں میں حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث مرفوع لافرع ولا عتيرة ذکر فرمائی ہے اسلئے جمہور علماء اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو یہ دونوں ہی (فرع اور عتیرہ) منسوخ ہیں نیز نسائی کی ایک روایت میں ہے نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الفرع والعتيرة .

لیکن ابوداؤد اور نسائی کی بعض روایات سے جواز معلوم ہوتا ہے مثلاً ارشاد نبوی ہے اذبحوا الله اى شهر كان" یعنی جس مہینے میں چاہو اللہ کے واسطے ذبح کرو۔

تطبیق کی یہ صورت ہے کہ لا فرع ولا عتيرة کا مطلب یہ ہے کہ واجب نہیں ہے البتہ استحباب باقی ہے بشرطیکہ اللہ کے نام پر ہو اہل جاہلیت فرع کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے ظاہر ہے کہ بتوں کے نام پر ذبح کرنا مطلقاً ناجائز و حرام ہے بلکہ کسی جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

الحمدللہ کہ نصر الباری شرح بخاری کا بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

تیئیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتاب الذَّبائح والصَّیْد﴾

ذبیحہ اور شکار کے احکام کا بیان

مختصر تشریح ذبائح: ذبیحہ کی جمع ہے بمعنی مذبوحہ یعنی ذبیحہ وہ جانور ہے جسے ذبح کیا گیا ہے۔
صید: اصل الصید مصدر ثم اطلق علی المصید کقولہ تعالیٰ "احل لکم صید البحر"
یہاں صید بمعنی مَصید ہے یعنی شکار کیا ہوا جانور جیسے ہرن وغیرہ۔

﴿بابُ التَّسْمِیَةِ عَلَی الصَّیْدِ﴾ ۲۹۲۱

شکار پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان

وقولِ اللّٰهِ عزّ وجل حُرِّمَتْ عَلَیْکُم الْمَیْتَةُ، الیٰ قوله فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (المائدہ ۳) وقولِه تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ الایة (مائدہ ۹۴) وقالَ ابنُ عبّاسٍ العُقودُ العُهودُ مَا اُحِلَّ وَحُرِّمَ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکم الخِنْزِیْرُ یَجْرِمَنَّکُمْ یَحْمِلَنَّکُمْ شَنَآنُ عَدَاوَةُ الْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوتُ، المَوْقُوذَةُ تُضْرَبُ بِالخَشَبِ یُوقِذُهَا فَتَمُوتُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ تَتَرَدّٰی مِنَ الجَبَلِ وَالنَّطِیْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا اَدْرَکْتَهُ یَتَحَرَّکُ بِذَنَبِهِ اَوْ بِعَیْنِهِ فَاذْبَحْ وَکُلْ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور اخیر آیت فلا تخشوهم واخشون تک (یعنی تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو اللہ تعالیٰ تمہیں بعض شکار سے ضرور آزمائے گا۔ (معلوم ہوا کہ من الصّید میں مِن تبعیضیہ ہے)۔

وقال ابن عباسؓ: اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ عقود سے مراد عھود ہیں یعنی عہد وپیمان ہیں جو حلال کئے گئے ہیں (اسے حلال سمجھنا) اور جو حرام کئے گئے ہیں (اسے حرام سمجھنا) اِلّا ما یتلی علیکم: اُحِلّت لکم بھیمۃ الانعام اِلّا ما یُتلٰی علیکم الخ تمہارے لئے حلال ہوئے چوپائے مویشی (جیسے اونٹ، گائے بھیڑ، بکری اور ہرن نیل گائے وغیرہ) مگر وہ جو تم کو آگے سنائے جائیں گے اس سے مراد خنزیر (یعنی سور اور مردار وغیرہ) ہیں یَجْرِ مَنّکم کے معنی یَحْمِلَنّکم اصل آیت کریمہ میں ہے لایجرمنکم بمعنی لا یحملنکم، شنآن بمعنی عداوت (یعنی کسی قوم کی دشمنی تم کو برانگیختہ نہ کرے۔ یہ یجرمنکم میں از باب ضَرَبَ جَرْمٌ مصدر سے واحد مذکر غائب نہی با نون تاکید ثقیلہ ہے اور کُم ضمیر مفعول) "المنخنقۃ" تُخنق فتموت جس کا گلا گھونٹ دیا جائے اور وہ مرجائے۔ "الموقوذۃ" تُضرب بالخَشَب یوقذھا فتموت جس کو لکڑی سے (یا پتھر سے) ماریں اور وہ مرجائے۔ "والمُتَرَدِّیۃ" تتردّٰی مِن الجَبَل جو پہاڑ سے گر کر مرجائے (پہاڑ کی تخصیص نہیں بس گر کر مرجائے) "والنطیحۃ" تُنطح الشّاۃ فما ادرکتہ یتحرك بذنبہ او بعینہ فاذبح وکُل جسے بکری نے (یا کسی جانور نے) سینگ مار دیا ہو اور وہ مرجائے تو اس کا کھانا حرام ہے۔ لیکن اگر وہ زندہ ہو تم نے دیکھا دُم ہلا رہا ہے یا آنکھ ہلا رہا ہے (یا پاؤں ہلا رہا ہے) تو اس کو ذبح کرو اور کھاؤ۔

۵۱۰۴﴿حدَّثنا اَبُو نُعَیمٍ قال حدَّثنا زَکَرِیاءُ عن عامِرٍ عن عدِیِّ بنِ حاتِمٍ قال سَاَلتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن صَیْدِ المِعْراضِ فقال ما اَصابَ بحَدِّہ فکُلْہُ وَمَا اَصابَ بعَرْضِہ فھُوَ وَقِیْذٌ وسَاَلتُہُ عن صَیدِ الکَلْبِ فقال ما اَمسَكَ عَلَیكَ فکُلْ فِاِنَّ اَخذَ الکَلْبِ ذَکاۃٌ فاِنْ وَجَدْتَ مَعَ کَلْبِكَ اَوْ کِلَابِكَ کَلْبًا غَیرَہُ فَخَشِیْتَ اَنْ یَکُونَ اَخَذَہُ مَعَہُ وَقَدْ قَتَلَہ فلا تَاکُلْ فِاِنّما ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی کَلْبِكَ وَلَمْ تَذْکُرْہُ عَلٰی غَیرِہٖ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے معراض سے شکار (دھار دار لاٹھی سے شکار) کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کی دھار شکار کو لگ جائے (اور شکار مرجائے) تو اس کو کھاؤ اور جو اس کی چوڑائی (صرف لاٹھی) اس شکار کو لگے (اور اس چوٹ سے وہ مرجائے) تو وہ وقیذ ہے (کھانا جائز نہیں) اور میں نے آنحضور ﷺ سے کتے سے شکار کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر کتا شکار (جانور) کو پکڑ رکھے (خود نہ کھائے) تو اسے کھالو (یعنی اس شکار کا کھانا حلال وجائز ہے) کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑ لینا گویا ذبح کرنا ہے (کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑا جاتا ہے) اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو (خیال ہو) کہ تمہارے کتے نے شکار کو پکڑا ہے دوسرے کے ساتھ اور کتا شکار کو مار چکا ہو تو مت کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھا تھا اپنے کتے کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے اللہ کا نام نہیں لیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۸۲۳، ومر الحدیث ص:۲۹ وص:۲۷۶، وص:۸۲۴۔

عدی بن حاتمؓ | یہ عدی بن حاتم مشہور سخی حاتم طائی کے صاحبزادے ہیں یہ بھی اپنے باپ کی طرح سخی تھے و کان اسلامه سنة الفتح وثبت هو وقومه علی الاسلام نزل الکوفة وشهد الفتوح بالعراق ثم کان مع علی بن ابی طالب رضی الله عنه ومات بالکوفة ثمان وستین وهو ابن عشرین ومائة سنة الخ (عمدہ، ج:۲۱، ص:۹۲)

"مِعراض" معراض کی تفسیر مختلف الفاظ سے منقول ہے: خلاصہ یہ ہے کہ لاٹھی کے سرے پر دھاردار لوہا لگا ہوا جیسے بلّم، بھالا۔ اب اگر دھاردار لوہا شکار کو لگا جس سے زخمی ہو گیا وہ تو جائز ہے لیکن اگر صرف لاٹھی لگی اور چوٹ سے جانور مر گیا تو وقیذ ہے کھانا جائز نہیں۔

ذبح کی دو قسمیں ہیں | اختیاری، اضطراری: (۱) اختیاری یہ ہے کہ جانور اپنے قبضہ وقابو میں ہو تو یہ ضروری ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر حلق کی چار رگیں کاٹی جائیں یا کم از کم تین۔ (۲) اضطراری یہ ہے کہ جانور قابو میں نہیں مثلاً جانور بھاگ رہا ہے تو حلق ضروری نہیں بلکہ جسم کے کسی حصے میں دھاردار چیز سے زخم لگا دیا جائے "بسم اللہ" پڑھ کر کہ خون بہنے لگے۔

باقی تفصیل کیلئے کتب فقہ کا مطالعہ کیجئے۔

۲۹۲۲

﴿بابُ صَيْدِ المِعْرَاضِ﴾

وقال ابنُ عُمَرَ فی المَقتُولَةِ بِالبُنْدُقَةِ تِلْكَ المَوْقُوذَةِ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالقاسِمُ ومُجَاهِد وَاِبْرَاهِيْمُ وعَطَاءٌ وَالحَسَنُ وَكَرِهَ الحَسَنُ رَمْيَ البُنْدُقَةِ فی القُرٰی وَالاَمْصَارِ وَلاَ یَرٰی بِه بَاسًا فِيْمَا سِوَاهُ.

دھاردار لاٹھی سے شکار کے حکم کا بیان

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جو جانور غلّے سے مارا گیا ہو وہ موقوذہ (حرام) ہے (غلّہ وہ گولی ہے جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے تو چونکہ وہ غلّہ جسم کے کسی حصہ کو چیرتا نہیں ہے بلکہ شکار صرف چوٹ کھا کر گرتا اور مرتا ہے اس لئے یہ موقوذہ ہے کھانا جائز نہیں)

اور سالم (ابن عبداللہ بن عمرؓ) اور قاسم (ابن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم) اور مجاہدؒ اور ابراہیم نخعیؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ اور امام حسن بصریؒ نے اسے مکروہ کہا ہے اور حضرت حسن بصریؒ نے بستیوں اور شہروں میں غلے پھینکنے کو مکروہ کہا

ہے اور اس کے علاوہ دوسری جگہوں (میدان جنگل) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بندوق کا شکار: غلیل کے غلّے (گولی) پر قیاس کر کے بندوق کی گولی سے جو جانور شکار کیا جائے تو چونکہ دھار دار نہیں ہے اس لئے یہ بھی موقوذہ اور حرام ہے۔ واللہ اعلم

۵۱۰۵ ﴿حدّثنا سُليمانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثنا شُعبَةُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی السَّفرِ عنِ الشَّعْبِیِّ قال سَمِعْتُ عَدِیَّ بنَ حَاتِمٍ قال سَاَلْتُ رَسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عنِ المِعْرَاضِ فقال اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فكُلْ فاِذَا اَصَابَ بعَرْضِهٖ فقتَلَ فاِنَّهٗ وَقِيذٌ فَلَا تَاْكُلْ فقُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِی قال اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فكُلْ قلتُ فاِنْ اَكَلَ قال فلا تَاْكُلْ فاِنَّه لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ اِنَّما اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قلتُ اُرْسِلُ كَلْبِی فاَجِدُ مَعَه كَلْبًا آخَرَ قال لا تَاْكُلْ فاِنَّكَ اِنَّما سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الآخَرِ﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دھار دار لاٹھی سے (ایسی لاٹھی جس کے اوپر لوہے کی انی لگی ہو اس سے) شکار کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اس کی دھار (انی) سے شکار کو مارلو تو کھاؤ لیکن اگر اس کے عرض کی طرف سے پڑے اور اس کی چوٹ سے شکار مر جائے تو وہ موقوذہ ہے اس کو مت کھاؤ پھر میں نے عرض کیا کہ میں اپنا کتا شکار پر بھیجتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو بھیجو تو کھا سکتے ہو، میں نے عرض کیا اگر کتا اس شکار میں سے کھالے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تب تو مت کھاؤ کیونکہ اس نے اس شکار کو تیرے لئے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کیلئے پکڑا ہے، میں نے عرض کیا میں اپنا کتا شکار پر بھیجتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر ایسا شکار مت کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۲۳، مر الحديث ص:۲۹، وص۲۷۶، ويأتی ص:۸۲۳، وص۸۲۴۔

تشریح شکاری کتے کیلئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم، ص:۸۴۔

۲۹۲۳

﴿بابُ مَا اَصَابَ المِعْرَاضُ بِعَرْضِهٖ﴾

جب دھار دار لاٹھی (لوہے کی انی لگی ہوئی لاٹھی) کی چوڑائی سے شکار مارا جائے؟

(یعنی لوہے کی انی لگی ہوئی لاٹھی شکار پر پھینکی مگر شکار پر لوہے کا پھل نہیں لگا بلکہ صرف لاٹھی اتنے زور سے لگی کہ اس

کی چوٹ سے شکار مر گیا مثلاً پرندہ تھا یا خرگوش لاٹھی کی چوٹ لگی تو کھانا جائز نہیں اسی طرح پتھر وغیرہ سے مارا اور جانور مر گیا تو وہ موقوذہ ہے کھانا حرام ہے ہاں اگر ذبح کی نوبت آجائے تو جائز ہے۔

۵۱۰۶ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قال حدَّثنا سُفيانُ عن مَنصُورٍ عن اِبرَاهِيمَ عن هَمَّامِ بنِ الحارِثِ عن عَدِيِّ بنِ حاتِمٍ قال قلتُ يا رسولَ الله اِنَّا نُرسِلُ الكِلابَ المُعَلَّمَةَ قال كُلْ مَا اَمسَكْنَ عَلَيْكَ قلتُ فاِنْ قَتَلْنَ قال واِنْ قَتَلْنَ قلتُ اِنَّا نَرمِي بِالمِعرَاضِ قال كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فلا تَاكُلْ.﴾

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تعلیم یافتہ کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں (ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شکار وہ صرف تمہارے لئے رکھے اسے کھاؤ میں نے عرض کیا اگر کتے شکار کو مار ڈالیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ وہ مار ڈالیں، میں نے عرض کیا ہم دھار دار لاٹھی پھینکتے ہیں (شکار کرتے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاٹھی کی دھار زخمی کردے (چیر پھاڑ ڈالے) تو کھاؤ اور جو عرض سے لگے وہ مت کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ: هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص۸۲۳، ومر ص:۸۲۳، ياتي ص:۸۲۴۔

۲۹۲۴

﴿ بابُ صَيْدِ القَوسِ ﴾

وقال الحَسَنُ وابْرَاهِيمُ اِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنهُ يَدٌ اَوْ رِجلٌ فلا يَاكُلِ الَّذِي بَانَ وَيَاكُلُ سَائِرَهُ وقال اِبْرَاهِيمُ اِذَا اَضرَبْتَ عُنُقَهُ اَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ، وقال الاَعْمَشُ عن زَيْدٍ اسْتَعْصَى عَلَى آلِ عَبْدِ اللهِ حِمَارٌ فَاَمَرَهُم اَنْ يَضرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ دَعُوا مَا سَقَطَ مِنهُ وكُلُوهُ.

تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان

اى هذا باب في بيان حكم الصيد بالقوس.

وقال الحسن: اور حسن بصریؒ اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا جب کسی شخص نے شکار کو (بسم اللہ کہہ کر تیر یا تلوار سے) مارا اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر الگ ہو گیا تو جو الگ ہو گیا اس ہاتھ یا پاؤں کو نہ کھائے (کیونکہ وہ ہاتھ یا پاؤں زندہ جانور سے جدا کر لیا گیا ہے اور شرعی قانون ہے کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھانا جائز نہیں) اور بقیہ کو کھائے، اور ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا جب تو اس کی گردن کو مارے یا اس کی کمر کو مارے (یعنی بیچ سے شکار کے دو ٹکڑے

کر دیئے) تو اس کو کھا سکتے ہو۔

وقال الاعمش الخ: اور اعمش (سلیمان بن مہران) نے کہا کہ زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھاگ نکلی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے انہیں حکم دیا کہ جہاں ہو سکے اسے مارو اور جو عضو اس کا کٹ کر گر جائے اس کو چھوڑ دو اور باقی کو کھاؤ۔

۵۱۰۷﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يَزِيْدَ قال حَدَّثَنا حَيْوَةُ قال اَخْبَرَنِي رَبِيْعَةُ بنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عن اَبِي اِدْرِيْسَ عن اَبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ قال قلتُ يا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قومٍ اَهْلِ الكِتَابِ اَفَنَاكُلُ فِي آنِيَتِهِم وبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقوسِيْ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي المُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قال اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِن اَهْلِ الكِتَابِ فاِنْ وَجَدْتُم غَيْرَهَا فلا تَاكُلُوا فِيْهَا واِنْ لَمْ تَجِدُوا فاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوسِكَ وَذَكَرْتَ اسمَ اللّٰهِ فكُلْ ومَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فذَكَرْتَ اسمَ اللّٰهِ فكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ﴾

ترجمہ | حضرت ابوثعلبہ الخشنیؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں (جس میں وہ سور کا گوشت بھی کھاتے ہونگے، شراب بھی پیتے ہونگے) کھا سکتے ہیں، اور ہم شکار کی سرزمین میں ہیں (جہاں شکار بکثرت ملتے ہیں) میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے جو سکھایا ہوا (تعلیم یافتہ) نہیں ہے اور اپنے اس کتے سے بھی جو تعلیم یافتہ ہے شکار کرتا ہوں ان میں سے کون میرے لئے درست ہے؟ (اور کون درست نہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے جو اہل کتاب (کے برتنوں) کا ذکر کیا ہے تو اگر تم ان کے علاوہ اور کوئی برتن پاؤ تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر تم دوسرا برتن نہ پاؤ تو ان کے برتنوں کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو، اور جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اور (تیر پھینکتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو تو اس کو کھاؤ اور تعلیم یافتہ کتے سے شکار بسم اللہ پڑھ کر کیا ہے تو کھاؤ اور جو غیر تعلیم یافتہ کتے سے شکار کیا پس اگر اسے زندہ پاؤ اور ذبح کر لو تو اسے کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۲۳، ويأتي ص: ۸۲۵، وص ۸۲۶۔

۲۹۲۵

﴿بابُ الخَذْفِ وَالبُنْدُقَةِ﴾

کنکری (روڑا) اور غلّہ مارنے کا بیان

۵۱۰۸﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بنُ رَاشِدٍ قال حَدَّثَنا وَكِيعٌ وَيَزِيْدُ بنُ هَارُونَ وَاللَّفظُ لِيَزِيْدَ عن

كَهْمَسِ بنِ الحَسَنِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ بُرَيْدَةَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ اَنَّه رَآى رَجُلاً يَخْذِفُ فقال لَهٗ لاَ تَخْذِفْ فاِنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم نهٰى عنِ الخَذْفِ اَو كانَ يَكْرَهُ الخذفَ وَقال اِنّه لا يُصادُ به صَيْدٌ وَلاَ يُنكَأُ به عَدُوٌّ لكِنَّها قد تكسِرُ السِّنَّ وَتفقَأُ العَيْنَ ثمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فقال له اُحَدِّثُكَ عن رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَنَّه نهٰى عنِ الخَذْفِ اَوْ كَرِهَ الخَذْفَ وَاَنْتَ تَخْذِفُ لاَ اُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو (جو عبداللہ بن مغفلؓ کا عزیز تھا) دیکھا کہ کنکری (روڑا) پھینک رہا ہے تو آپؓ نے اس سے فرمایا کہ کنکری مت پھینک اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا آپ ﷺ کنکری پھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے (شک راوی) اور فرمایا کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جاسکتا ہے لیکن وہ کبھی دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے اس کو دیکھا کہ روڑا پھینک رہا ہے تو فرمایا میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آنحضور ﷺ نے روڑا پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا اس کو ناپسند فرماتے تھے پھر بھی تو روڑا پھینک رہا ہے میں تجھ سے اتنے دنوں تک بات نہیں کروں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۲۳ تا ۸۲۴، ومر الحديث ص: ۷۱۷ ويأتي ص: ۹۱۹، مسلم ذبائح، نسائی فی الديات۔ اور مسلم شریف میں ہے "لا اكلمك ابدا وفيه جواز هجران من خالف السنة الخ" (عمده)

۲۹۲۶ ﴿ بابُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ﴾

جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کیلئے تھا اور نہ مویشی کی حفاظت کیلئے

۵۱۰۹ ﴿حدَّثَنا مُوسَى بنُ اِسْماعِيلَ حدَّثنا عبدُ العَزِيزِ بنُ مُسْلِمٍ قال حَدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ دِينارٍ سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ ماشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يومٍ مِنْ عَمَلِه قِيرَاطَانِ﴾

ترجمہ عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کیلئے تھا اور نہ شکار کیلئے تو ہر روز اس کی نیکی میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة وهو قوله اوماشية صريحا وللجزء الاول من حيث المعنى وهو قوله اوضارية الخ (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۸۲۴، ویاتی الحدیث ص: ۸۲۴،۸۲۴، مسلم ثانی، ص: ۱۹۔

تشریح | مسلم شریف جلد ثانی میں اس مفہوم کی متعدد روایتیں ہیں بعض روایات سے ممانعت اور بعض سے اجازت معلوم ہوتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جن کتوں سے نفع انسانی متعلق ہے ان کتوں کو پالنے کی اجازت ہے جیسے چور ڈکیت سے گھر کی حفاظت، دودھ والے جانور کی حفاظت، گیدڑ وغیرہ سے کھیت کی حفاظت وغیرہ کیلئے جائز ہے۔

مفصل بحث وتشریح کیلئے نصر المنعم کا مطالعہ کیجئے، ص: ۲۵۲۔

۵۱۱۰﴿حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بنُ إبراهِيمَ قال حدَّثَنا حَنظَلَةُ بنُ أبِي سُفيانَ قال سَمِعْتُ سَالِمًا يقول سَمِعْتُ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ يقولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إلَّا كَلْبًا ضارِيًا لِصَيْدٍ أو كَلْبَ مَاشِيَةٍ فإنَّه يَنقُصُ مِنْ أجْرِهِ كُلَّ يومٍ قِيرَاطَانِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے رہیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۸۲۴، ومر ص: ۸۲۴۔

۵۱۱۱﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثَنا مالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إلَّا كَلْبَ ماشِيَةٍ أوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يومٍ قِيرَاطَانِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شکاری کتا یا ریوڑ کے کتے (مویشی کی حفاظت کے کتے) کے سوا کتا پالے اس کے عمل کا ثواب ہر روز دو قیراط گھٹتا رہے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۸۲۴، ومر الحدیث ص: ۸۲۴۔

تشریح | مزید کیلئے باب کے تحت پہلی حدیث کی تشریح ضرور دیکھ لیجئے۔

۲۹۲۷
﴿بابٌ إذا أكَلَ الكَلْبُ﴾

جب کتا شکار میں سے خود کھالے؟ تو شکار نہ کھائے

(یعنی اس کا کھانا جائز نہیں کما مر بیانہ)

وقولُه تعالىٰ: يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۚ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ

الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (سورہ مائدہ:۴)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا حلال ہے؟ آپ فرمادیجئے کہ تمہارے لئے حلال کی گئیں پاکیزہ چیزیں اور تمہارے سدھے ہوئے (تعلیم یافتہ) شکاری جانوروں کا شکار جو شکار پر چھوڑے جاتے ہیں تم انہیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھایا ہے سو کھاؤ اس (شکار) کو جسے (شکاری جانور) تمہارے لئے پکڑے رکھیں اور اس (جانور) پر اللہ کا نام بھی لیا کرو (یعنی بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو) اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ جلدی حساب لینے والے ہیں۔

اجترحوا: اكتسبوا كذا فسرها ابو عبيد ذكرها المؤلف استطرادا اشارة الى ان الاجتراح يطلق على الاكتساب (قس)

تحقیق وتشریح

"طیبات" سے مراد وہ چیزیں ہیں جنہیں طبع سلیم قبول کرلیں گھن نہ کریں۔

"جوارح" جارحة کی جمع ہے اس سے مراد ہے ہر شکاری جانور خواہ پرندہ ہو یا درندہ۔

"مُكَلِّبِين" جمع مذکر اسم فاعل مُكَلِّبٌ واحد تكليب مصدر سے شکار کی تعلیم دینے والے ٹریننگ دینے والے، شکار پر چھوڑنے والے۔ نیز شکار پر جھپٹنے والا۔

اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم وٹریننگ صرف کتوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ شکاری پرندے بھی داخل ہیں۔

"کلب معلّم" وہ شکاری جانور ہے جسے سکھایا گیا، سدھایا گیا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ شکار دیکھ کر خود نہ جھپٹے جب اسے شکار پر چھوڑا جائے تو جائے اور جب بلایا جائے تو واپس آجائے، اور شکار کو پکڑ کر اس میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ زخمی کر کے چھوڑ دے یا مالک کے پاس اٹھالائے۔

مزید تفصیل کیلئے فقہی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

وقَالَ ابنُ عبّاسٍ إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ تعالىٰ يقول تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَيُضْرَبُ وَيُعَلَّمُ حتى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اگر کتے نے شکار میں سے کچھ کھالیا تو اس نے اس کو خراب کر دیا اور اس نے خود اپنے لئے شکار کو روکا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم انہیں سکھلاتے رہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اس لئے ایسے کتے کو مارا جائے گا اور سکھایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ یہ عادت (شکار میں سے کھانے کی) چھوڑ دے۔

اور حضرت ابن عمرؓ نے اسے مکروہ کہا ہے۔ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر کتے نے اس جانور کا صرف خون پیا ہے

اور کھایا نہیں ہے تو کھاؤ۔

۵۱۱۲﴿حدّثنا قُتَیبَةُ بنُ سَعِیدٍ قال حدّثنا محمّدُ بنُ فُضَیلٍ عن بَیانٍ عنِ الشَّعبِیّ عن عَدِیّ بنِ حاتِمٍ قال سَأَلتُ رَسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قلتُ اِنّا قَومٌ نَصِیدُ بِهٰذِهِ الکِلابِ فقال اِذَا اَرسَلتَ کِلابَكَ المُعَلَّمَةَ وَذَکَرتَ اسمَ اللّٰهِ فکُل مِمّا اَمسَکنَ عَلَیكَ وَاِن قَتَلنَ اِلاّ اَن یَاکُلَ الکَلبُ فاِنّی اَخافُ اَن یَکُونَ اِنّما اَمسَکَهُ علی نَفسِهِ وَاِن خالَطَها کِلابٌ مِن غَیرِها فلا تاکُل﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں (کیا یہ شکار حلال ہے؟) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنے تعلیم یافتہ (سکھائے ہوئے کتے) پر (شکار کیلئے چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لیا ہے (بسم اللہ پڑھا ہے) تو جو شکار وہ پکڑ کر تمہارے لئے لائیں اسے کھاؤ اگر چہ وہ جانور کو مار ہی ڈالیں البتہ اگر کتا اس جانور میں سے خود کچھ کھالے (تب اس کو مت کھاؤ) کیونکہ اس میں یہ گمان ہوتا ہے کہ اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کیلئے پکڑا، اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو گئے ہوں (اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا) تو مت کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۲۴، ومر الحدیث ص:۲۹، وص۲۷۶، وص۸۲۳ وایضا یاتی ص:۸۲۴، وص۸۲۴۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم، ص:۸۴۔

﴿بابُ الصَّیدِ اِذَا غابَ عَنهُ یَومَینِ او ثَلاثَةً﴾ ۲۹۲۸

جب شکار شکاری سے دو یا تین دن غائب رہے یعنی دو یا تین دن کے بعد ملے تو کیا حکم ہے؟

۵۱۱۳﴿حدّثنا مُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ قال حدّثنا ثابتُ بنُ یَزِیدَ قال حدّثنا عاصِمٌ عنِ الشَّعبِیّ عن عدِیّ بنِ حَاتِمٍ عنِ النَّبِیّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال اِذَا اَرسَلتَ کَلبَكَ وَسَمَّیتَ فَاَمسَكَ وَقَتَلَ فکُل وَاِن اَکَلَ فَلا تَاکُل فاِنّما اَمسَكَ عَلی نَفسِه وَاِذَا خَالَطَ کِلابًا لَم یُذکَرِ اسمُ اللّٰهِ عَلَیها فَاَمسَکنَ وَقَتَلنَ فلا تاکُل فاِنَّكَ لا تَدرِی اَیُّها قَتَلَ واِن رَمَیتَ الصَّیدَ فَوَجَدتَه بَعدَ یَومٍ اَو یَومَینِ لَیسَ بِه اِلاّ اَثَرُ سَهمِكَ فکُل وَاِن

وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلا تَأْكُلْ وَقَالَ عبدُ الأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عن عامِرٍ عن عَدِيٍّ أَنَّهُ قال لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قال يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھی اور کتے نے شکار پکڑا اور مار ڈالا تو اسے کھاؤ اور اگر اس نے خود بھی کھالیا ہے تو تم نہ کھاؤ کیونکہ (اس صورت میں) شکار اس نے اپنے لئے پکڑا ہے، اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہوجائیں اور شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے، اور اگر تم نے شکار پر تیر مارا پھر وہ زخم خوردہ شکار دو دن یا تین دن بعد ملا اور اس پر سوائے تمہارے تیر کے نشان کے اور کوئی نشان نہیں ہے تو اس کو کھاؤ، اور اگر وہ تیرا تیر کھا کر پانی میں گر جائے تو اسے مت کھا۔

اور عبدالاعلیٰ نے بیان کیا داؤد سے انھوں نے عامر سے انھوں نے عدیؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ تیر سے شکار مارتے ہیں پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں پھر اسے مرا ہوا پاتے ہیں اور اس میں اس کا تیر لگا ہوا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر چاہے تو کھا سکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بعد يوم او يومين" وذكر الثلاثة في الحديث الذي ياتي عقيب هذا.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص ۸۲۴، مر الحديث آنفا ص: ۸۲۴۔

﴿ باب: إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ ﴾ ۲۹۲۹

جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے

(یعنی شکاری جب شکار کے پاس پہنچ کر دیکھے کہ دوسرا کتا بھی موجود ہے تو کیا حکم ہے؟)

۵۱۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عبدِ اللهِ بنِ أبي السَّفَرِ عنِ الشَّعْبِيِّ عن عَدِيِّ بنِ حاتِمٍ قال قُلتُ يَا رسولَ اللهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأْكُلْ فَلا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فقال لا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عن صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فقال إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلا تَأْكُلْ. ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بسم اللہ کہہ کر شکار کیلئے اپنا کتا چھوڑتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا پھر وہ کتا شکار پکڑ کر مارڈالے پھر خود بھی کھالے تو اس شکار کو مت کھا کیونکہ اس نے شکار اپنے لئے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا کتا (شکار پر) چھوڑتا ہوں پھر جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں شکار کے پاس دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے اب مجھے معلوم نہیں کہ اس شکار کو کس کتے نے پکڑا (میرے کتے نے یا غیر نے؟) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا مت کھا کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی اور دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر معراض کی دھار سے شکار مرا ہے تو کھاؤ لیکن اگر شکار معراض کی چوڑائی (یعنی صرف لاٹھی سے) مرا ہے تو وہ موقوذہ ہے مت کھاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۴، ومر الحديث ص:۲۹، وص۲۷۶، وص۸۲۳ مرارًا.

﴿ بَابُ مَا جَاءَ فِى التَّصَيُّدِ ﴾ ۲۹۳۰

مشغلۂ شکار سے متعلق احادیث

۵۱۱۵ ﴿حَدَّثَنَا محمدٌ قال اَخْبَرنِى ابنُ فُضَيْلٍ عن بَيَانٍ عن عامِرٍ عن عَدِيٍّ سَالْتُ رسولَ اللّٰه ﷺ فقلتُ اِنّا قومٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الكِلَابِ فقال اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ المُعَلَّمَةَ وذَكَرْتَ اسمَ اللّٰه فكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ اِلَّا اَنْ يَاكُلَ الكَلْبُ فلا تاكُلْ فَاِنِّى اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلا تَاكُلْ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کیا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کیا کرتے ہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم اپنے تعلیم یافتہ کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو اگر کتے نے تمہارے لئے شکار پکڑا ہے تو اسے کھاؤ مگر اگر کتا شکار میں سے کھالے تو مت کھاؤ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے شکار اپنے لئے پکڑا ہے، اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ غیر کتا شریک ہوجائے جب بھی مت کھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "انا قوم نتصيد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۴، مسلم ثانی۔

۵۱۱۶ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو عاصِمٍ عن حَيْوَةَ بنِ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنِى اَحْمَدُ بنُ اَبِى رَجَاءٍ قال حَدَّثَنا

سَلَمَةُ بنُ سُلَيمانَ عن ابنِ المُبارَكِ عن حَيْوَةَ بنِ شُرَيْحٍ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ قال أخبرَنِي أبو إدرِيْسَ عائِذُ اللّٰهِ قال سَمِعْتُ أبا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ يقول أتَيْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ إنّا بأرْضِ قَومٍ أهْلِ الكِتابِ نأكُلُ في آنِيَتِهِم وأرْضِ صَيْدٍ أصِيْدُ بِقَوسِيْ وأصِيْدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ والَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فأخبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنا مِن ذٰلِك فقال أمّا ماذَكَرْتَ مِن أنَّكَ بأرْضِ قَومٍ أهْلِ الكِتابِ تأكُلُ في آنِيَتِهِم فإنْ وَجَدْتُم غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فلا تأكُلُوا فِيْهَا وإنْ لَمْ تَجِدُوا فاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيْهَا وَأمّا ماذَكَرْتَ مِنْ أنَّكَ بِأرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوسِكَ فاذْكُرِاسمَ اللّٰهِ ثمّ كُلْ ومَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فاذْكُرِاسمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فأدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فكُلْ﴾

ترجمہ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہماری رہائش شکارگاہ میں ہے اور میں تیر سے شکار کرتا ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ کتے سے شکار کرتا ہوں اور ان کتوں سے بھی شکار کرتا ہوں جو تعلیم یافتہ نہیں ہوتے اب فرمایئے ان میں سے ہمارے لئے کیا جائز ہے؟ (اور کیا ناجائز؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جو بیان کیا کہ اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ اور اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں (مجبوری ہو) تو ان کو دھولو پھر ان میں کھاؤ، اور تم نے جو شکار کی سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیرکمان سے شکار کرو اور تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو کھاؤ اور جو شکار تم اپنے تعلیم یافتہ کتے سے کرو اور اللہ کا نام لے کر کرو تو کھاؤ اور جو شکار تم نے غیر تعلیم یافتہ کتے سے کیا ہے اور اس کو زندہ پاکر خود ذبح کرلیا تو کھاؤ (لیکن اگر مار ڈالے ذبح کی نوبت نہ آئے تو کھانا درست نہیں (واللہ اعلم)

مطابقتہ ترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اصيد بقوسي واصيد بكلبي الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۲۴تا۸۲۵، و مر ص:۸۲۴۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے کیلئے دو شرطیں ہیں: (۱) کوئی دوسرا برتن میسر نہ ہو۔ (۲) دھولینا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

۵۱۱۷﴿حدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا يَحْيى عن شُعْبَةَ قال حدَّثَني هِشامُ بنُ زَيْدٍ عن أنَسِ بنِ مالِكٍ قال أنْفَجنا أرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهرانِ فَسَعَوا عَلَيْهَا حتى لَغِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حتى أخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إلى أبِي طَلْحَةَ فبَعَثَ بِهَا إلى النَّبي صلى الله عليه وسلم بِوَرِكَيْهَا

وَ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہم نے مرّ الظہر ان میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا اور صحابہؓ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے (یعنی پکڑ نہیں سکے) پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا پھر اس کو (اپنے مربی) حضرت ابوطلحہؓ کے پاس لایا (ابوطلحہؓ نے ذبح کیا) اور خرگوش کا کولہا اور دونوں رانیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجیں تو آنحضور ﷺ نے اس ہدیہ کو قبول فرمایا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فسعوا عليها حتى لغبوا لان معناه حتى تعبوا وفيه معنى التصيد وهو التكلف فى الاصطياد.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۸۲۵، ومر الحديث الحديث ص: ۳۵۰ ياتى ص: ۸۳۰ تا ۸۳۱، مسلم ثانى، ص: ۱۵۲ فى باب اباحة الارنب، ابو داؤد فى الاطعمه، نسائى فى الصيد، ابن ماجه فى الصيد.

تحقیق وتشریح "انفجنا" از انفاج بھڑکانا، پیچھا کرنا۔ "مرالظهران" بفتح الميم وتشديد الراء، "الظهران" بفتح المعجمة مرّ الظهران اسم موضع على مرحلة من مكه یعنی مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔

خرگوش کا حکم حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک خرگوش کا گوشت کھانا حلال اور جائز ہے رہا یہ کہ بعض روایت میں ہے فامرنا ولم یاکل یعنی آنحضور ﷺ نے خود تو نہیں کھایا مگر صحابہؓ کو کھانے کی اجازت دی۔ ظاہر ہے کہ اگر کھانا ناجائز ہوتا تو آنحضور ﷺ صحابہ کو اجازت نہیں دیتے بلکہ منع فرماتے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ کا خود نہ کھانا کراہت طبع پر محمول ہے۔

۵۱۱۸﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن اَبِي النَّضْرِ مَولٰى عُمَرَ بنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نَافِعٍ مَولٰى اَبِي قَتَادَةَ عن اَبِي قَتَادَةَ اَنَّه كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم حتى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَه مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فرآى حِمَارًا وَحْشِيًّا فاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَاَبَوا فَسَاَلَهُم رُمْحَهُ فَاَبَوا فَاَخَذَه ثُمَّ شَدَّه عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَه فَاَكَلَ مِنْه بَعْضُ اَصْحَابِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَبٰى بَعْضُهُم فلمَّا اَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم سَاَلُوا عن ذٰلِكَ فقال اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ تَعَالٰى﴾

ترجمہ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، (صلح حدیبیہ کے سال) پھر مکہ کے راستہ میں ایک موقعہ پر اپنے چند ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے (حضور اقدس ﷺ آگے بڑھ گئے) ابوقتادہ کے ساتھی سب احرام

باندھے ہوئے تھے خود ابوقتادہؓ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ایک گورخر دیکھا (تو اس کو مارنے کیلئے) اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا اٹھا دینے کیلئے کہا لیکن ان حضرات نے دینے سے انکار کیا پھر ساتھیوں سے نیزہ مانگا لیکن ساتھیوں نے انکار کیا تو ابوقتادہؓ نے (گھوڑے سے اتر کر) خود لیا پھر اس گورخر پر حملہ کر دیا اور اسے مار لیا پھر بعض صحابہؓ نے (باوجود محرم ہونے کے) اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا پھر جب آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے ملے تو اس کے متعلق دریافت کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے کھلایا۔

(معلوم ہوا کہ اگر غیر محرم شکار کر کے گوشت بطور تحفہ محرم کو دے تو کھانا جائز ہے)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم شد على الحمار" فان فيه معنى التكلف في التصيد.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۲۵، باقی کیلئے دیکھئے نصر الباری پنجم، ص:۴۱۶۔ تشریح پڑھئے۔

۵۱۱۹ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِي قَتَادَةَ مِثْلَه اِلَّا اَنَّه قال هَلْ مَعَكُم مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ﴾

ترجمہ عطاء بن یسار نے ابوقتادہؓ سے مثل حدیث سابق بیان کیا مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

مطابقة للترجمة هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۲۵، ومر مرارًا

۲۹۳۱ ﴿بابُ التَّصَيُّدِ عَلَى الجِبَالِ﴾

پہاڑوں پر شکار کرنا

۵۱۲۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سُلَيْمَانَ الجُعْفِيُّ قال حَدَّثَنِي ابنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنا عَمْرٌو اَنَّ اَبَاالنَّضْرِ حدَّثَه عن نَافِعٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ وَاَبِي صالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ قال كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسِي وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الجِبَالِ فَبَيْنَا اَنَا عَلَى ذٰلِكَ اِذْ رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِيْنَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هٰذا قالوا لانَدْرِي قلتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فقالوا هُوَ مَا رَاَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي سَوْطِي فقالوا لا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُه ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي اَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا ذَاكَ

حتی عَقَرْتُه فَاَتَيْتُ اِلَيْهِم فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُه حتی جِئْتُهُمْ بِه فَاَبٰی بَعْضُهُمْ وَاَكَلَ بَعْضُهُم فَقُلْتُ اَنَا اسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم فَاَدْرَكْتُه فَحَدَّثْتُه الحَدِيْثَ فَقَالَ لِی اَبَقِیَ مَعَكُم مِنْهُ شَیْءٌ فَقُلتُ نَعَمْ فَقَال كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ اَطْعَمَكُمُوهُ اللّٰهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہؓ نے فرمایا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور وہ سب (میرے علاوہ) احرام باندھے ہوئے تھے اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا اور میں اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا میں اسی حال میں تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی ہوئی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں پھر میں دیکھنے لگا تو دیکھا کہ ایک گورخر ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان حضرات نے کہا ہم نہیں جانتے میں نے کہا یہ تو گورخر ہے ان حضرات نے کہا جو تم نے دیکھا وہی ہے اور (گھوڑے پر چڑھتے وقت) میں اپنا کوڑا لینا بھول گیا تھا تو میں نے ان حضرات سے کہا میرا کوڑا اٹھا کر مجھے دیدو ان لوگوں نے کہا ہم اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ ہم لوگ محرم ہیں) چنانچہ میں نے خود اتر کر کوڑا لیا پھر میں نے گورخر کو پیچھے سے مارا پھر وہ وہیں رہ گیا یہاں تک کہ میں نے اسے زخمی کر دیا (ایک جگہ گرادیا) پھر میں ان ساتھیوں کے پاس آیا اور ان حضرات سے کہا کہ اب تو اٹھو اور اٹھالاؤ ان حضرات نے کہا ہم تو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے آخر میں خود اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا بعض نے تو اس کا گوشت کھایا اور بعض نے انکار کر دیا تو میں نے ان سے کہا (جنھوں نے نہیں کھایا) میں نبی اکرم ﷺ سے تم لوگوں کیلئے مسئلہ پوچھ کر آتا ہوں چنانچہ میں آگے بڑھ کر حضور ﷺ سے ملا اور میں نے یہ قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ گوشت باقی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں باقی ہے تو فرمایا کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ نے تمہیں کھانے کیلئے دیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وكنت رقاء على الجبال" لان معناه كنت كثير الرقى على الجبال.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۵، ومر الحديث ص: ۲۴۵، وص۲۴۶، وص۳۴۹، وص۴۰۰، وص۴۰۸۔

۲۹۳۲

﴿بابُ قولِ اللّٰهِ تعالٰى اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تمہارے لئے دریا کا شکار حلال کیا گیا ہے

(یعنی حالت احرام میں بھی دریائی جانور (پانی کا جانور سمندر ہو یا دریا یا ندی ہو یا تالاب) شکار کرنا جائز ہے البتہ احرام کی حالت میں خشکی کا جانور شکار کرنا جائز نہیں

وقال عُمرُ صَیدُهٗ مَا اصْطِیْدَ وَطَعَامُهٗ مَا رَمٰی به وَقَالَ اَبُوبَكْرٍ الطَّافِی حَلالٌ وَقَال ابنُ عبّاسٍ طَعَامُه مَیْتَتُهٗ اِلّا ملا قَذِرْتَ مِنها وَالجِرِّیْتُ لا تَاکُلُهُ الْیَهُودُ وَنَحْنُ نَاکُلُهٗ وقال شُرَیْحٌ صاحبُ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم کُلُّ شَیءٍ فی البحر مَذْبُوحٌ وقال عَطاءٌ امَّا الطَّیرُ فَاَرٰی اَنْ یَذْبَحه وقال ابنُ جُرَیْجٍ قلتُ لِعَطاءٍ صَیْدُ الاَنْهَارِ وقِلاتِ السَّیْلِ اَصَیْدُ بَحْرٍ هُوَ قال نَعَم ثُمَّ تَلا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ کُلٍّ تَاکُلُونَ لَحْمًا طَرِیًّا ورَکِبَ الحَسَنُ عَلٰی سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ کِلابِ المَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ لَو اَنَّ اَهْلِی اَکَلُوا الضَّفَادِعَ لَاَطْعَمْتُهُم وَلَمْ یَرَ الحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَاسًا وقالَ ابنُ عبّاسٍ کُل مِنْ صَیْدِ البَحْرِ وَاِنْ صَادَهٗ نَصْرَانِیٌّ اَوْ یَهُودِیٌّ اَوْ مَجُوسِیٌّ وقال اَبُو الدَّرْدَاءِ فی المُرْیِ ذَبَحَ الخَمْرَ النِّیْنَانُ وَالشَّمْسُ.

اور حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ آیت کریمہ میں جو فرمایا گیا ہے "اُحِلَّ لکم صیدُ البحر وطعامه الخ" (سورہ مائدہ:۹۶) تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا طعام حلال کیا گیا اس میں صید سے مراد وہ جانور ہے جسے (جال وغیرہ سے) شکار کیا جائے اور طعامہ سے مراد وہ جانور ہے جسے دریا پھینک دے مثلاً موج اٹھی اور خشکی پر پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی آگئیں پھر خشکی پر تڑپ تڑپ کر مرگئیں وہ بھی حلال ہیں۔

"وقال ابوبکرؓ" اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا طافی حلال ہے۔

طافی اور اقوال ائمہ طافی جو دریا کے پانی میں مر کر پانی کے اوپر تیرنے لگے اس کے جواز وعدم جواز میں ائمہ عظام کے درمیان اختلاف ہے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری ہشتم، ص:۴۳۴۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں اس کا کھانا جائز نہیں قال اصحابنا الحنفية يكره اكل الطافی وقال مالك والشافعی واحمد والظاهرية لاباس به الخ (عمدہ)

"وقال ابن عباسؓ" اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "طعامه" سے مراد دریا کا مردار ہے مگر وہ جس سے گھن آئے (یعنی اتنا بگڑ چکا ہو کہ تم کو گھن آئے)

"والجِرّیث لا تاکله الیهود الخ" اور جریث (بام مچھلی) کو یہود نہیں کھاتے ہیں اور ہم کھاتے ہیں۔

"وقال شریح الخ" اور نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت شریحؓ نے فرمایا کہ سمندر کی ہر چیز (یعنی دریا کا ہر جانور) مذبوح ہے (یعنی حلال ہے) اس کو کھانے کیلئے ذبح کی ضرورت نہیں وجہ ظاہر ہے کہ خشکی کے جانور میں دم مسفوح ہوتا ہے جو ناپاک ہے ذبح کر کے اسے نکالا جاتا ہے اور دریائی جانور میں دم مسفوح نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کے ذبح کی ضرورت نہیں۔ بخاری کے ہندستانی نسخوں میں "ابوشریح" ہے مگر عمدۃ القاری، فتح الباری، قسطلانی اور کرمانی میں "شریح" ہے اور

یہی صحیح ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "وقال ابو شریح وھو وھم" (عمدہ)

"وقال عطاء اما الطیر الخ" اور عطار بن ابی رباح نے کہا پرندہ (یعنی دریائی چڑیا) میں سمجھتا ہوں کہ اسے ذبح کرنا چاہئے۔

"وقال ابن جریج قلت الخ" اور ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج) نے کہا میں نے عطار بن ابی رباح سے پوچھا کیا نہروں کا شکار اور سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے؟ (کہ بغیر ذبح اس کا کھانا جائز ہو؟) فرمایا کہ ہاں ان کا کھانا جائز ہے پھر عطارؒ نے (دلیل کے طور پر سورہ "فاطر" کی یہ آیت تلاوت کی) ھذا عذب فرات الایہ یہ نہایت شیریں ہے پیاس بجھانے والا ہے جس کا پینا بھی آسان ہے، اور یہ کھارا ہے نہایت کرڑوا اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو (یعنی مچھلی، معلوم ہوا سمندر ہو یا دریا تالاب ہو یا چھوٹا گڑھا ہر ایک کی مچھلی حلال و کھانا جائز ہے)۔

"ورکب الحسن علی سرج الخ" اور حضرت حسن بن علیؓ دریائی کتے کے چمڑے سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔

تشریح امام بخاریؒ اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ کلاب الماء (دریائی کتے) حلال ہیں اگر حرام ہوتے تو اس کی کھال ناپاک ہوتی اور اس کی کھال پر سوار ہونا جائز نہ ہوتا؟۔

جواب: زین کھال کی دباغت کے بعد بنائی جاتی ہے اور یہ معلوم ہے کہ دباغت کے بعد ہر کھال پاک ہوجاتی ہے، سوائے خنزیر کے۔ واللہ اعلم۔

"وقال الشعبی الخ" اور عامر بن شراحیل شعبی نے کہا اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو میں ان کو کھلاؤنگا اس سے معلوم ہوا کہ امام شعبی کے نزدیک دریائی مینڈک کھانا جائز ہے لیکن عندالجمھور کھانا جائز نہیں۔

"ولم یر الحسن الخ" اور امام حسن بصریؒ نے کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں جانا۔

(ہمارے یہاں نیز شوافع کے مفتی بہ قول میں کچھوا کھانا جائز نہیں اسلئے کہ خبائث میں داخل ہے۔)

"وقال ابن عباسؓ" اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ دریا کا شکار کھاؤ اگر چہ اسے نصرانی یا یہودی یا مجوسی نے شکار کیا ہو۔

"وقال ابو الدرداء فی المُرِی" اور حضرت ابوالدرداءؓ نے مُری کے بارے میں فرمایا کہ شراب کو مچھلیوں اور دھوپ نے ذبح کر دیا۔

(مطلب یہ کہ وہ حلال ہے جیسے شراب اور تاڑی کو سرکہ بنالیا جائے تو حلال و جائز ہے)۔

"مُری" بضم المیم وسکون الراء بعدھا تحتیه ھو ان یجعل فی الخمر الملح والسمك ویوضع فی الشمس (قس) یعنی مری اس کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیا جائے تو اب یہ شراب

نہیں رہا بلکہ سرکہ کی طرح ایک ہاضم دوا ہو گئی اہل شام شراب میں مچھلی اور نمک ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے جب وہ بدل جاتا تو کھاتے۔

۵۱۲۱ ﴿حدثنا مُسَدَّدٌ حدثنا يَحْيى عن ابنِ جُرَيْجٍ قال اَخبرَنِي عَمْرٌو انَّه سَمِعَ جَابِرًا يقولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الخَبَطِ وَاُمِّرَ عَلَيْنَا ابو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جوعًا شَدِيْدًا فألقى البَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُه يقال لَهُ العَنْبَرُ فاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فاَخَذَ اَبو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِن عِظَامِه فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحتَه﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جیش الخبط (پتوں کا لشکر یعنی وہ سریہ جس میں لشکر کو درخت کے پتے کھانے کی نوبت آئی تھی) میں شریک تھے اور ہمارے امیر الجیش حضرت ابوعبیدہؓ تھے (اس سفر میں) ہم سب بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی کنارے پر پھینکی ایسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی گئی اس مچھلی کو عنبر کہتے تھے پھر ہم اس مچھلی سے آدھے مہینے تک کھاتے رہے پھر (چلتے وقت) ابوعبیدہؓ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ ہڈی اتنی بڑی اونچی تھی) کہ سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۲۶، ومر الحديث ص: ۳۳۷، وص ۴۱۹، وص ۶۲۵، وص ۶۲۶۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۴۳۱ باب غزوۃ سیف البحر۔

۵۱۲۲ ﴿حدثنا عبدُ اللهِ بنُ محمدٍ قال حدثنا سُفيانُ عن عَمْرٍو قال سَمِعْتُ جَابِرًا يقولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثَلاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَاَمِيرُنا اَبوعُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فاَصَابَنا جُوعٌ شَدِيْدٌ حتى اَكَلْنَا الخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الخَبَطِ وَاَلقَى البَحْرُ حُوتًا يُقال لَهُ العَنْبَرُ فاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حتى صَلَحَتْ اَجْسَامُنا قال فاَخَذَ اَبو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَه وَكانَ فِيْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الجُوعُ نَحَرَ ثَلاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبوعُبَيْدَةَ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا ہمیں قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھنی تھی اور ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہؓ تھے پھر (کھانا ختم ہو جانے کی وجہ سے) ہم سخت بھوک اور فاقہ کی حالت میں تھے یہاں تک کہ ہم (سلم درخت کے) پتے جھاڑ جھاڑ کر کھا گئے اسی لئے اس لشکر کا نام جیش الخبط پڑ گیا اور سمندر نے ایک مچھلی کنارے پر پھینک دی جس کا نام عنبر تھا چنانچہ ہم نے اسے نصف مہینے تک کھایا اور اس کی چربی (بطور تیل) بدن پر لگایا جس سے ہمارے بدن تندرست ہو گئے جابرؓ نے بیان کیا کہ ابوعبیدہؓ نے اس عنبر کی ایک پسلی لے کر کھڑی

کی تو (اونٹ کا) سوار اس کے نیچے سے گذر گیا اور ہمارے لشکر میں ایک صاحب (قیس بن سعد بن عبادہؓ) تھے جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے (تو مچھلی ملنے سے پہلے) تو انھوں نے ہمارے تین اونٹ ذبح کر دیئے پھر تین اونٹ ذبح کر دیئے اس کے بعد ابو عبیدہؓ نے اونٹ ذبح کرنے سے منع کر دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۸۲۶، مزید کیلئے اوپر کی حدیث دیکھئے۔

﴿بابُ أَكْلِ الجَرادِ﴾ ۲۹۳۳

ٹڈی کھانے کے جواز کا بیان

۵۱۲۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبو الوَلِيدِ حدثنا شُعْبَةُ عن أَبِي يَعْفُورٍ عنِ ابنِ أَبِي أَوْفى يقول غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ الجَرادَ مَعَه قال سُفْيانُ وَأَبو عَوانَةَ وإسْرَائِيلُ عن أَبِي يَعْفُورٍ عنِ ابنِ أَبِي أَوْفى سَبْعَ غَزَوَاتٍ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے، سفیان ثوری اور ابوعوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابویعفور سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے بلا شک کے سات غزوے نقل کیے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۸۲۶۔

تشریح | "جراد" بفتح الجيم وتخفيف الراء معروف والواحدة جرادة الخ (فتح) اور حمامہ کی طرح یہ بھی مذکر و مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے جَرْدٌ سے مشتق ہے جس کے معنی ننگا کر دینے کے ہیں کیونکہ یہ ٹڈی جس کھیت میں پڑ جاتی ہے تو پورے کھیت کو صاف کر دیتی ہے۔

﴿بابُ آنِيَةِ المَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ﴾ ۲۹۳۴

مجوسیوں کے برتن اور مردار کا بیان

(یعنی مجوسیوں کے برتن میں کھانے پینے کا حکم اور مردار کا حکم؟)

۵۱۲۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبو عَاصِمٍ عن حَيْوَةَ بنِ شُرَيْحٍ قال حدثني رَبِيعَةُ بنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قال

حَدَّثَنِی اَبُو اِدْرِیْسَ الخولانِیُّ قال حَدَّثَنِی اَبُو ثَعْلَبَةَ الخُشَنِیُّ قال اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ یا رسولَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ اَھْلِ الکِتابِ فَنَاکُلُ فی آنِیَتِھِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوسِی وَاَصِیْدُ بِکَلْبِی المُعَلَّمِ وَبِکَلْبِی الَّذِی لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فقال النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَمَّا مَا ذَکَرْتَ اَنَّکُمْ بِاَرْضِ اَھْلِ کِتابٍ فلا تَاکُلُوا فی آنِیَتِھِمْ اِلَّا اَن لا تَجِدُوا بُدًّا فَاِنْ لَم تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوھَا و کُلُوا فِیْھَا واَمَّا مَا ذَکَرْتَ اَنَّکُمْ بِاَرْضِ صَیْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوسِکَ فَاذْکُرِ اسمَ اللّٰہِ و کُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ المُعَلَّمِ فَاذْکُرِاسمَ اللّٰہِ و کُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِ الَّذِی لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَہُ فَکُلْہُ﴾

ترجمہ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہم شکارگاہ میں رہتے ہیں اور میں اپنے تیرو کمان سے شکار کرتا ہوں اور تعلیم یافتہ کتے اور جو تعلیم یافتہ نہیں ہیں غرض ہر طرح کے کتوں سے شکار کیا کرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو مگر یہ کہ جب کوئی چارہ نہ ہو (دوسرے برتن نہ ملیں کھانا ہی پڑ جائے) تو انہیں دھولیا کرو پھر کھاؤ، اور تم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ شکارگاہ میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیروکمان سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو کھاؤ اسی طرح جو تعلیم یافتہ کتے سے شکار کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) تو کھاؤ اور جو شکار اس کتے سے کیا ہے جو تعلیم یافتہ نہیں ہے تو اگر اس کو زندہ پاکر خود ذبح کرلیا تو اسے کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو شاید امام بخاریؒ نے مجوسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے حدیث کی دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں مجوس کی صراحت ہے سُئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا الخ یعنی آنحضور ﷺ نے فرمایا تم ان کو دھوکر صاف کرلو اور ان میں کھانا پکاؤ۔

حدیث پاک سے صاف معلوم ہوا کہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ نیز کفار ومشرکین کے برتنوں کا استعمال دھولینے کے بعد بلاشبہ جائز ہے یہی جمہور علماء نیز حنفیہ کا مذہب ہے۔ واللہ اعلم

۵۱۲۵﴿حَدَّثَنَا المَکِّیُّ بنُ اِبراھیمَ قال حَدَّثَنا یَزِیْدُ بنُ اَبِی عُبَیْدٍ عن سَلَمَةَ بنِ الاَکْوعِ قال لَمَّا اَمْسَوا یومَ فَتَحُوا خَیْبَرَ اَوْقَدُوا النِّیْرَانَ قال النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عَلٰی مَا اَوْقَدْتُمْ ھٰذِہِ النِّیْرَانَ قالُوا لُحومِ الحُمُرِ الاِنْسِیَّةِ قال اَھْرِیْقُوا ما فِیْھا واکْسِرُوا قُدُورَھا فقامَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ فقال نُھْرِیْقُ مَا فِیْھَا وَنَغْسِلُھَا فقال النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ

وسلم اَوْ ذَاكَ۔

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ فتح خیبر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی نبی اکرم ﷺ نے پوچھا یہ آگ تم لوگوں نے کس چیز پر روشن کی ہے (کیا پکا رہے ہو؟) لوگوں نے عرض کیا پالتو گدھے کے گوشت پر، آنحضور ﷺ نے فرمایا ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے بہا دو (پھینک دو) اور ہانڈیوں کو توڑ دو، قوم میں سے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گوشت) ہے وہ بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یا اسی طرح کرلو۔

مطابقۃ للترجمۃ | وجه ايراد هذا الحديث فى هذا الباب هو انه لما ثبت تحريم الحمر الاهلية صارت كالميتة ولما اباح صلى الله عليه وسلم استعمال القدور بعد غسلها صارت كذلك آنية المجوس فيجوز استعمالها بعد غسلها لان ذبائحهم ميتة (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ پالتو گدھا جب حرام ہوا تو ذبح کرنے کے بعد بھی وہ میتہ یعنی مردار رہا اور مردار کا حکم معلوم ہوا کہ جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے اس کو دھو کر استعمال کرنا جائز ہے پس یہی حال مجوس اور دیگر مشرکین کے برتنوں کا ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۲۶۔

۲۹۳۵
﴿بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا﴾

ذبیحہ پر (جانور کو ذبح کرتے وقت) بسم اللہ پڑھنے کا حکم

اور جس نے قصداً بسم اللہ چھوڑ دیا؟ (کیا حکم ہے؟)

قال ابنُ عبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلا بَاسَ وَقال اللّٰه تعالىٰ وَلَا تَاكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ لَفِسْقٌ وَالنَّاسِي لَا يُسَمّٰى فاسِقًا وقولُه عَزَّ وجَلَّ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِم لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُم لَمُشْرِكُوْنَ.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا جو (ذبح کرتے وقت تسمیہ) بھول گیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا جائے بیشک وہ فسق ہے (کھانا گناہ ہے) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہہ سکتے (اس سے معلوم ہوا کہ آیت میں وہ جانور مراد ہے جس پر عمداً بسم اللہ ترک کر دی جائے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بیشک شیاطین اپنے رفیقوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں تا کہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو مشرک ہو جاؤ گے۔

مختصر تشریح ذبیحہ کے حلال ہونے کیلئے ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا شرط ہے البتہ اگر بھول گیا اور بھول کر نہیں پڑھا تو بالاتفاق کھانا جائز ہے لیکن اگر کوئی قصداً نہ پڑھے تو اس میں اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک چونکہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا شرط نہیں ہے اسلئے اگر کوئی مسلمان ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ نہ پڑھے تو بھی کھانا حلال ہے۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک اگر قصداً نہ پڑھے تو وہ مردار ہو جائے گا کھانا جائز نہیں، یہی جمہور کا مذہب ہے۔ یہی امام بخاریؒ اور ظاہریہ کا بھی قول ہے۔ تفصیل کے لئے کتب فقہ دیکھئے۔

۵۱۲۶ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قال حدثنا أَبُو عَوَانَةَ عن سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عن عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عن جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قال كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَيْهِمْ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فقال النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قال وقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فقال مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ﴾

ترجمہ حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے کہ لوگوں کو بھوک لگی پھر ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں اور نبی اکرم ﷺ لشکر کے اخیر میں (سب سے پیچھے) تھے اور لوگوں نے جلدی کی (یعنی لوگوں نے آنحضور ﷺ کا انتظار نہیں کیا اور تقسیم سے پہلے جانوروں کو ذبح کر کے) ہانڈیاں چڑھا دیں پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس پہنچے اور ہانڈیوں کے الٹ دینے کا حکم دیا چنانچہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں اس کے بعد آپ ﷺ نے غنیمت کی تقسیم کی تو ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لشکر میں گھوڑے کم تھے لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا (اس اونٹ کا پیچھا کیا) لیکن اس نے ان سب کو تھکا دیا (ہاتھ نہ آیا) پھر ایک صاحب نے اس کو تیر مارا تو اللہ نے اس کو روک دیا (اونٹ ٹھہر گیا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی وحشی (جنگلی) جانوروں کی طرح بھاگنے کی لت ہوتی ہے تو ان جانوروں میں سے اگر بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو (یعنی تیر مار کر گرا دیا کرو) عبایہ نے بیان کیا اور میرے دادا رافع بن خدیجؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں امید ہے یا کہا (شک راوی) ہمیں اندیشہ ہے کہ کل کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوگی (اور ان کے جانور حاصل ہونگے) اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس سے ذبح

کرلیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخن نہ ہو، میں اس کی وجہ تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو اسلئے نہیں کہ یہ ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "وذکر اسم اللہ علیہ فکل"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۲۶ تا ۸۲۷، ومر الحدیث ص: ۳۳۸، وص ۳۴۱، وص ۴۳۲، باقی مواضع کیلئے اور تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری، ج: ۶، ص: ۳۷۸، وص ۳۷۹۔

﴿بابُ ماذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَالاَصْنَام﴾ ۲۹۳۶

وہ جانور جنہیں تھانوں پر اور بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو (اسکے فساد کا بیان)

۵۱۲۷ ﴿حدَّثَنا مُعَلّی بنُ اَسَدٍ حدَّثَنا عبدُ العَزِیْزِ بنُ المُخْتَارِ قال حدَّثَنا مُوسَی بنُ عُقْبَۃَ قال اَخبَرَنِی سَالِمٌ اَنّہ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ یُحَدِّثُ عن رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَنّہ لَقِیَ زَیْدَ بنَ عَمْرِو بنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ وذاکَ قَبْلَ اَنْ یُنْزَلَ عَلٰی رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الوَحْیُ فقَدَّمَ اِلَیْہِ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سُفْرَۃً فیھا لَحْمٌ فَاَبٰی اَنْ یَاکُلَ مِنھا ثمّ قال اِنّی لا آکُلُ مِمّا تَذْبَحُونَ عَلٰی اَنْصابِکُم ولا آکُلُ اِلا مِمّا ذُکِرَ اسمُ اللّٰہ عَلَیْہِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے زید بن عمرو بن نفیل سے مقام بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات کی اور یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے (یعنی آپ ﷺ پیغمبر نہیں ہوئے تھے) پھر رسول اللہ ﷺ نے زید کی طرف دسترخوان بڑھا دیا جس میں گوشت تھا تو زید نے کھانے سے انکار کر دیا پھر کہا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جن کو تم بتوں کے تھانوں پر ذبح کرتے ہو میں تو صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۲۷، ومر الحدیث ص: ۵۳۹ تا ۵۴۰۔

تشریح یہاں حدیث میں اختصار ہے اصل واقعہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ملاقات زید بن عمرو بن نفیل سے مکہ کے قریب تنعیم کے راستے میں ہوئی پھر قریش نے آنحضور ﷺ کے سامنے گوشت کا دسترخوان رکھا آنحضور ﷺ نے کھانے سے انکار کر دیا اور اس دسترخوان کو زید بن عمرو بن نفیل کی طرف بڑھا دیا زید نے بھی کھانے سے انکار کر دیا چونکہ یہ زید

جاہلیت کے زمانے میں بھی بت پرستی نہیں کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیح دین پر قائم تھے یہ زید بن عمرو حضرت زید بن سعید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ باقی کیلئے کتاب المناقب دیکھئے۔

۲۹۳۷ ﴿بابُ قولِ النّبی ﷺ فَلْیَذْبَحْ عَلَی اسمِ اللّٰهِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنا چاہئے

۵۱۲۸﴿حدَّثَنا قُتَیبَةُ قال حدَّثنا ابو عَوَانَةَ عنِ الاَسْوَدِ بنِ قَیسٍ عن جُنْدَبِ بنِ سُفیانَ البَجَلِی قال ضَحَّینا مَعَ رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اُضحِیَةً ذاتَ یَومٍ فاِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَایَا هُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فلمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَنَّهُم قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فقال مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْیَذْبَحْ مَکَانَها اُخرٰی وَمَنْ کانَ لَمْ یَذْبَحْ حتّی صَلَّینا فَلْیَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ حضرت جندب بن سفیان بجلیؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن قربانی کی دیکھا کہ کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی جب آنحضور ﷺ (نماز پڑھ کر) لوٹے تو نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کر لی ہیں اسے چاہئے کہ اس کی جگہ دوسری ذبح کرے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہیں کی ہے وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث (اى فليذبح على اسم الله).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۲۷، ومر الحديث ص: ۱۳۴، ويأتي ص: ۸۳۴، وص ۹۸۷، وص ۱۱۰۰۔

تشریح اس حدیث شریف میں اس پر تنبیہ ہے کہ جس نے بقر عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے۔ (۲) اور بسم اللہ پڑھ کر قربانی کرے (التنبيه هنا على ان من ذبح قبل صلاة العيد يعيدها بالتسمية الخ) (عمده)

۲۹۳۸ ﴿بابُ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ القَصَبِ وَالمَرْوَةِ وَالحَدِیْدِ﴾

جو چیز خون بہادے یعنی بانس کا چھلکا، اور دھار دار پتھر اور لوہا (اس سے ذبح کرنا جائز ہے)

۵۱۲۹﴿حدَّثَنا محمَّدُ بنُ اَبِی بَکرٍ المُقَدَّمِیُّ قال حدَّثنا مُعْتَمِرٌ عن عُبَیدِ اللّٰهِ عن نَافِعٍ سَمِعَ

ابن كعب بن مالك يخبر ابن عمر ان اباه اخبره ان جارية لهم كانت ترعى غنما بسلع فابصرت بشاة من غنمها موتا فكسرت حجرا فذبحتها به فقال لاهله لا تاكلوا حتى آتى النبي صلى الله عليه وسلم فاسأله او حتى ارسل اليه من يسأله فاتى النبي صلى الله عليه وسلم او بعث اليه فامر النبي صلى الله عليه وسلم باكلها﴾

ترجمہ | نافع سے روایت ہے انھوں نے (عبداللہ یا عبدالرحمٰن) بن کعب بن مالک سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہہ رہے تھے کہ انکے والد (کعب بن مالکؓ) نے ان کو خبر دی کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتی تھیں پھر اس نے دیکھا کہ ایک بکری مر رہی ہے چنانچہ اس لونڈی نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کر ڈالی تو کعب بن مالکؓ نے اپنے گھر والوں سے کہا اس کا گوشت اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک میں نبی اکرم ﷺ سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں یا (آپ نے یہ کہا شك من الراوی) میں کسی کو بھیجوں کہ وہ آنحضور ﷺ سے مسئلہ پوچھ آئے، پھر وہ (کعبؓ) خود نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے یا حضور کے پاس کسی کو بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے اس بکری کے کھانے کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فكسرت حجرا" لان المروة ايضا حجر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۷، ومر الحديث ص:۳۰۸ تا ۳۰۹۔

فوائد: وفی هذا لحديث خمس فوائد ذبيحة المراة، وذبيحة الامة، والذكاة بالحجر، وذكاة ما اشرف على الموت، وذكاة غير المالك بلا وكالة (عمده)

یہاں پر اگر نصر الباری جلد ششم، ص: ۲۲۲، دیکھ لیں تو مزید فائدہ ہوگا انشاء اللہ۔

۵۱۳۰﴿حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا جويرية عن نافع عن رجل من بنى سلمة اخبر عبد الله ان جارية لكعب بن مالك ترعى غنما له بالجبيل الذى بالسوق وهو بسلع فاصيبت شاة فادركتها فكسرت حجرا فذبحتها فذكروا للنبى صلى الله عليه وسلم فامرهم باكلها﴾

ترجمہ | بنی سلمہ کے ایک صاحب (قيل هو ابن لكعب بن مالك) نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو خبر دی کہ کعب بن مالکؓ کی ایک لونڈیا اس پہاڑی پر جو مدینہ کے بازار میں ہے یعنی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی پھر ایک بکری مرنے لگی تو اس لونڈی نے اس کو پکڑ لیا اور ایک پتھر توڑا اور اس پتھر سے بکری کو ذبح کر ڈالا پھر لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آنحضور ﷺ نے اس بکری کے کھانے کی اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۷۔

۵۱۳۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اَخبرنِی اَبِی عن شُعْبَةَ عن سَعِيدِ بنِ مَسْرُوقٍ عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ بنِ رَافِعٍ عن جَدِّهِ اَنَّهُ قال يا رسولَ اللّٰهِ لَيْسَ مَعَنا مُدًى فقال مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ امَّا الظُّفُرُ فمُدَى الحَبَشَةِ وَ اَمَّا السِّنُّ فعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فقال اِنَّ لِهٰذِهِ الاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الوَحْشِ فمَا غَلَبَكُم مِنهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا﴾

ترجمہ| حضرت رافع بن خدیجؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے پاس چھری نہیں ہے (ہم ذبح کس سے کریں؟) تو آنحضورﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہادے (یعنی دھاردار پتھر ہو یا بانس کا چھلکا) اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ جانور کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے ذبح نہ کیا گیا ہو کیونکہ ناخون حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔ اور ایک اونٹ بھاگ نکلا (تیر مار کر) اس کو روک لیا تو آنحضورﷺ نے فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانور کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں تو ان جانوروں میں سے جو جانور تمہارے قابو سے باہر ہو جائے (تم اس کو پکڑ نہ سکو) تو تم اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرو (یعنی تیر وغیرہ سے مار کر گرادو)۔

مطابقة للترجمة| مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ما انهر الدم"

تعدد موضعه| والحديث هنا ص۸۲۷، ومر الحديث ص:۳۳۸، وص۳۴۱، وص۴۳۲، وص۸۲۶، وص۸۲۸، وص۸۳۱۔

۲۹۳۹

﴿باب ذَبِيحَةِ الاَمَةِ وَالمَرْاَةِ﴾

باندی اور عورت کا ذبیحہ (یعنی عورت اور باندی کا ذبیحہ جائز ہے)

۵۱۳۲﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قال اَخبرنا عَبْدَةُ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نافِعٍ عنِ ابنٍ لِكَعْبِ بنِ مالِكٍ عن اَبِيهِ اَنَّ امْرَاَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فسُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عن ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا وَقال اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نافِعٌ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلا مِنَ الاَنْصَارِ يُخبِرُ عبدَ اللّٰهِ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه سلم اَنَّ جارِيَةً لِكَعْبٍ بِهٰذا﴾

ترجمہ| حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت (حضرت کعبؓ کی لونڈی) نے ایک بکری پتھر سے ذبح کر لی تو نبی اکرمﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضورﷺ نے اس بکری کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا انھوں نے ایک انصاری مرد (شاید کعبؓ کے بیٹے) سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو نبی اکرمﷺ کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی نے (اخیر تک وہی قصہ جو اوپر گذرا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد مواضعہ | والحديث هنا ص۸۲۷، ومر الحديث ص:۳۰۸۔

۵۱۴۳ ﴿حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن نافع عن رجل من الانصار عن معاذ بن سعد او سعد بن معاذ اخبره ان جارية لكعب بن مالك كانت ترعى غنما بسلع فاصيبت شاة منها فادركتها فذبحتها بحجر فسئل النبي ﷺ فقال كلوها﴾

ترجمہ | معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ (شک من الراوی) نے بیان کیا کہ حضرت کعب بن مالکؓ کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی ان بکریوں میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہوگئی تو اس لونڈی نے اس کو پکڑ کر پتھر سے ذبح کردیا پھر نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد مواضعہ | والحديث هنا ص۸۲۷، ومر الحديث ص:۸۲۷۔

﴿باب ۲۹۴۰ لا يذكى بالسن والعظم والظفر﴾

دانت، ہڈی اور ناخون سے ذبح نہ کیا جائے

۵۱۴۴ ﴿حدثنا قبيصة قال حدثنا سفيان عن ابيه عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل يعني ما انهر الدم الا السن والظفر﴾

ترجمہ | حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ (یعنی ایسے جانور کو کھاؤ جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو) جو خون بہادے سوا دانت اور ناخون کے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الا السن والظفر"

تعدد مواضعہ | والحديث هنا ص۸۲۷تا۸۲۸، ومر الحديث ص: ۳۳۸، وص۳۴۱، وص۴۳۲ وغیرہ۔ باقی مواضع نیز تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری، ج:۶، ص:۳۷۸تا۳۷۹۔

﴿باب ۲۹۴۱ ذبيحة الاعراب ونحوهم﴾

گنواروں اور ان کے مانند (مسائل سے ناواقف لوگوں) کے ذبیحہ کا حکم

۵۱۳۵ ﴿حدثني محمد بن عبيد الله قال حدثنا اسامة بن حفص المدني عن هشام بن

عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّ قَومًا قالوا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ قَومًا يَاتُونَنَا بِاللَّحْمِ لاَنَدْرِیْ اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لاَ فقال سَمُّوا عَلَيْهِ اَنْتم وكُلُوهُ قالتْ وَكانُوا حَدِيثِى عَهْدٍ بِالْكُفرِ تابَعَه عَلِيٌّ عنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَه اَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے پاس (بیچنے کیلئے) گوشت لاتے ہیں اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ (ذبح کے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم بسم اللہ پڑھ کر اس کو کھالو، حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ پوچھنے والے لوگ بھی نو مسلم تھے۔

اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن عبداللہ مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کی اور اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو خالد اور طفاوی نے بھی روایت کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ان قوما ياتوننا لان المراد منهم الاعراب الذين ياتون اليهم من البادية.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۲۸، ومر الحديث ص:۲۷۶، ويأتي ص:۱۱۰۰۔

تشریح معلوم ہوا کہ مسلمان جو گوشت لائے اس کو کھا سکتے ہیں اس تحقیق وتفتیش میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں، بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا ہے یا نہیں۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ذَبَائِحِ اَهْلِ الكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ اَهْلِ الحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ﴾ ۲۹۴۲

وقَولِه عزَّ وجلَّ اليَومَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ (المائده:۵)

وقالَ الزُّهْرِيُّ لا بَاسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى العَرَبِ وَاِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللّٰهِ فلا تَاكُلْ وَاِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فقدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ وعَلِمَ كُفرَهُم ويُذْكَرُ عن عَلِيٍّ نَحْوُهُ وقال الحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ لا بَاسَ بِذَبِيْحَةِ الاَقْلَفِ وَقال ابْنُ عبّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

اہل کتاب کے ذبیحے اور انکی چربیاں (حلال ہیں) وہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ حربی ہوں یا غیر حربی

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: آج (۱۰ھ عرفہ کے دن) تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال ہے۔

امام زہریؒ نے کہا عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم نے سن لیا کہ وہ (ذبح کرتے وقت)

اللہ کے سوا کسی اور کا نام (مثلاً عیسیٰ مسیح کا) لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ اور اگر تو نے یہ نہیں سنا تو بلاشبہ اللہ نے اس کا کھانا حلال کیا ہے اور اللہ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں۔ اور حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

اور حسن بصریؒ اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ اقلف (یعنی غیر مختون) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آیت میں طعامھم سے مراد ان کے ذبیحے ہیں۔

تشریح آیت کریمہ طعام الذین اوتوا الکتاب میں طعام سے مراد اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ذبیحہ ہے خواہ وہ دارالحرب کے باشندے ہوں (جو جزیہ نہیں دیتے ہیں) یا حربی نہ ہوں یعنی وہ جزیہ دیتے ہوں علی الاطلاق ان کا ذبیحہ حلال ہے کھانا جائز ہے، البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ غیر اللہ کے نام پر مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر ذبح کرتے ہیں تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا کھانا جائز نہیں جیسا کہ آج کل جھٹکا دیتے ہیں یا مشینوں سے ذبح کرتے ہیں اس صورت میں کھانا جائز نہیں پس اجتناب واحتیاط ضروری ہے۔ واللہ اعلم

۵۱۳۶ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حدَّثنا شُعْبَةُ عن حُمَيْدِ بنِ هِلالٍ عن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ قال كُنَّا مُحَاصِرِيْن قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے کہ کسی نے ایک تھیلا پھینکا جس میں (یہودیوں کے ذبیحہ کی) چربی تھی میں اسے لینے کیلئے جلدی سے اٹھا لیکن میں نے مڑکر دیکھا تو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں پھر میں حضور ﷺ کو دیکھ کر شرما گیا۔ (ای من اطلاعه صلى الله عليه وسلم على حرصى عليه)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فيه شحمٌ"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۲۸، ومر الحديث ص: ۴۴۶، وفى المغازى، ص: ۶۰۶۔

تشریح یہودیوں کے ذبیحہ کی چربی میں امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر چربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ چربی ان کا طعام نہیں اور اللہ نے ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

جمہور کے نزدیک چربی بھی ذبیحہ میں داخل ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۴۳ ﴿بَابٌ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ﴾

وَاَجَازَه ابنُ مَسْعُوْدٍ وقال ابنُ عباسٍ مَا اَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِى يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِى بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِى بِئْرٍ فَذَكِّهِ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَرَآى ذٰلِكَ عَلِىٌّ وَابنُ

عُمَرَ وعائِشَةُ رضی الله عنهم.

چوپایوں میں سے (گھریلو جانوروں میں سے) جو بھڑک کر بھاگ جائے

وہ بمنزلہ وحشی جانور ہے (جنگلی جانوروں کے حکم میں ہے اس کے حلال ہونے کیلئے ذبح اختیاری ضروری نہیں اضطراری ذبح کافی ہے)

اور حضرت ابن مسعودؓ نے جنگلی جانوروں کی طرح زخمی کردینے کی اجازت دی ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ تیرے ہاتھ (قابو) کے چوپایوں میں سے اگر بھڑک کر تمہیں عاجز کردے (ذبح نہ کرنے دے) تو وہ مثل شکار ہے (اضطراری ذبح کافی ہے) اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر اونٹ کنویں میں گرجائے تو جس جگہ بھی ہوسکے زخمی کردو اور یہی حضرت علیؓ، حضرت ابن عمرؓ اور عائشہؓ کی رائے تھی۔

۵۱۳۷﴿حَدَّثَنِي عَمْرُ بنُ عَلِيٍّ حدَّثَنَا يَحْيٰى قال حدَّثَنَا سُفيانُ قال حَدَّثَنِي اَبِي عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ بنِ رَافِعِ بنِ خَدِيْجٍ عن رَافِعِ بنِ خَدِيْجٍ قال قُلتُ يا رسولَ اللّٰه اِنّا لَاقُو العَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنا مُدًى فقالَ اَعْجَلْ اَوْ اَرِنْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فعَظْمٌ وامّا الظُّفُرُ فمُدَى الحَبَشَةِ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فنَدَّ مِنهَا بَعِيرٌ فرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فحَبَسَهُ فقال رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الوَحْشِ فاِذَا غَلَبَكُمْ مِنهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِه هٰكَذا﴾

ترجمہ | حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا (اور ان کے جانور حاصل ہونگے) اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جلدی کرلو دیکھو جو آلہ خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئے اور اس کی وجہ بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے (اور ہڈی سے ذبح کرنا ممنوع ہے) اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے، رافعؓ کہتے ہیں کہ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں پھر ان میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا تو ایک صاحب نے تیر مارا اور اس کو روک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے (بھڑکنے) کی لت ہوتی ہے تو اگر ان میں سے بھی تمہارے قابو سے باہر ہوجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۸، ومر الحديث ص:۳۳۸، وص ۳۴۱، وص ۴۴۲، وص ۸۲۶، وص ۸۲۷۔ ويأتي ص:۸۳۱۔

﴿باب النحرِ وَالذبحِ﴾ ۲۹۴۴

نحراور ذبح کا بیان

وقالَ ابنُ جُرَیجٍ عن عَطاءٍ لا ذَبحَ وَلاَ نَحرَ اِلاّ فی المَذبَحِ وَالمَنحَرِ قلتُ ایَجزِی ما یُذبح اَن اَنحرَہُ قال نَعَم ذَکَرَ اللّٰہُ ذَبحَ البَقَرۃِ فِانْ ذَبحتَ شَیئًا یُنحَرُ جازَ وَالنَّحرُ اَحَبُّ اِلَیَّ وَالذَّبحُ قَطعُ الاَوْدَاجِ قُلتُ فَیُخلِفُ الاَوْدَاجَ حتّی یَقطَعَ النخاعَ قال لاَ اِخالُ فاَخبَرَنِی نافِعٌ اَنَّ ابنَ عُمَرَ نَھٰی عنِ النَّخعِ یقولُ یَقطَعُ مادُونَ العَظمِ ثُمَّ یَدَعُ حتّی یَمُوتَ وَاِذ قالَ مُوسیٰ لِقَومِہ اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُم اَن تَذبَحُوا بَقَرَۃً وقال فَذَبَحُوھَا وَمَا کَادُوا یَفعَلُونَ وقال سَعِیدٌ عنِ ابنِ عبّاسٍ الذّکَاۃُ فِی الحَلقِ وَاللَّبَّۃِ وقال ابنُ عُمَرَ وَ ابنُ عبّاسٍ وَاَنَسٌ اِذَا قَطَعَ الرَّاسَ فَلا بَاسَ.

"وقال ابن جریج" اور ابن جریجؒ نے عطار بن ابی رباحؒ سے نقل کیا کہ ذبح اور نحر صرف مذبح اور منحر میں ہے۔ قلت" ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اگر میں نحر کروں تو کیا یہ جائز ہوگا؟ عطاءؒ نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) گائے کے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا پس اگر تو ایسے جانور کو ذبح کرے نحر کیا جاتا ہے جیسے اونٹ تو جائز ہے اور ایسے جانور کو نحر کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور ذبح رگوں کا کاٹنا ہے (یعنی چار رگوں حلقوم، مری اور ودجین جس سے خون کی روانی ہوتی ہے کہ کاٹنے کا نام ذبح ہے)۔

"قلت فیخلف" ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا اگر ذبح کرنے والا (رگوں کو کاٹ کر) آگے بڑھ جائے یہاں تک کہ گردن کے سفید دھاگے تک (حرام مغز تک) پہنچ جائے اور اسے بھی کاٹ ڈالے؟ عطاءؒ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ اسے کاٹے، "فاخبرنی نافع" ابن جریجؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافعؒ نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرماتے تھے کہ ہڈی سے اوپر (صرف رگوں کو) کاٹے پھر چھوڑ دے یہاں تک کہ مر جائے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ بقرہ میں) اور یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو یہاں تک کہ فرمایا) پھر انھوں نے اس کو ذبح کیا اور وہ کرنے کے قریب نہیں تھے۔

"وقال سعید عن ابن عباس الخ" اور سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ ذکاۃ (ذبح) حلق اور لبہ میں ہے (لبّہ بفتح اللام والموحدۃ المشددۃ موضع القلادۃ من الصدر (قس) (یعنی سینہ پر ہار پڑنے کی

جگہ) "وقال ابن عمرؓ" اور حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم نے فرمایا اگر ذبح کرنے والا سر کاٹ دے، ذبح کرنے میں سر کٹ کر الگ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں یعنی جانور حلال ہے اگرچہ یہ فعل ممنوع ہے مگر کھانا جائز ہے۔

تحقیق و تشریح | مذبح ذبح کرنے کی جگہ وہ حلقوم ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ چار رگیں کٹ جائیں حلقوم جس سے سانس آتی جاتی ہے، مری جس سے کھانا پانی اترتا ہے اور ودج کی دونوں رگیں جو مری کے اگل بغل ہوتی ہیں ان چاروں میں اگر تین بھی کٹ جائے تو کافی ہے۔

"لا اِخال" بفتح الهمزة وكسرها والكسر افصح (عمده) عطاء بن ابی رباحؒ کا مطلب یہ ہے کہ حرام مغز تک کاٹ دیا جائے میں اسے اچھا نہیں خیال کرتا ہوں اسلئے کہ حضور اقدس ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۳۸ ﴿حدَّثَنا خَلَّادُ بنُ يَحْيىٰ قال حدَّثَنا سُفْيانُ عن هِشامِ بنِ عُرْوَةَ قال اَخْبَرَتْنِي فاطِمَةُ بِنتُ المُنْذِرِ امْرَاَتِي عن اَسْماءَ بِنتِ اَبِي بَكْرٍ قالَتْ نَحَرْنَا عَلىٰ عَهْدِ رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۲۸، وياتي الحديث ص:۸۲۸ وياتي ص:۸۲۹. واخرجه مسلم في الذبائح وكذ النسائي وابن ماجة.

۵۱۳۹ ﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ قال سَمِعَ عَبْدَةَ عن هِشامٍ عن فاطِمَةَ بِنتِ المُنْذِرِ عن اَسْماءَ قالَتْ ذَبَحْنا عَلىٰ عَهْدِ رسولِ اللّٰه ﷺ فَرَسًا ونَحْنُ بِالمَدِينَةِ فاَكَلْنَاهُ.﴾

ترجمہ | حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اُسے کھایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۲۸۔

سوال: بظاہر تعارض ہے لیکن تطبیق صحیح یہ ہے کہ مرّة نحروها ومرّة ذبحوها.

۵۱۴۰ ﴿حَدَّثَنا قُتَيبَةُ قال حدَّثَنا جَرِيرٌ عن هِشامٍ عن فاطِمَةَ بِنتِ المُنْذِرِ اَنَّ اَسْماءَ بِنتَ اَبِي بَكْرٍ قالَتْ نَحَرْنَا عَلىٰ عَهْدِ رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ، تَابَعَه وَكِيعٌ وَابنُ عُيَينَةَ عن هِشَامٍ في النَّحْرِ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔ جریر

کے ساتھ اس حدیث کو وکیع اور ابن عیینہ نے بھی روایت کیا انھوں نے بھی "نحر" کا لفظ نقل کیا اور دونوں نے ہشام سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۲۸۔

﴿باب ۲۹۴۵ ما یُکْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ﴾

مثلہ اور مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ (ممنوع) ہے

تشریح | مُثلہ بضم المیم وسکون المثلثہ وھی قطع اطراف الحیوان او بعضھا وھو حیّ (قس) یعنی زندہ جاندار کے ناک، کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کو مثلہ کہتے ہیں۔ مصبورہ جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کو مصبورہ کہتے ہیں اسی طرح پرندہ کو باندھ کر تیر مارنا، نشانہ بنانا مجثمہ ہے تعریف سے معلوم ہوا کہ مصبورہ اور مجثمہ قریب قریب ایک ہی ہے۔ چنانچہ علامہ خطابیؒ کہتے ہیں وقال الخطابی المجثمہ ھی المصبورۃ (عمدہ) بعض حضرات نے یہ فرق کیا ہے بعض حضرات نے کہا کہ مصبورہ عام ہے اور مجثمہ پرندہ اور خرگوش کے ساتھ خاص ہے۔ واللہ اعلم بہرحال مثلہ وغیرہ ممنوع اور ناجائز ہے، لیکن اگر اس نشانہ کے باوجود زندہ ہے اور ذبح کردیا تو کھانا جائز ہے۔

۵۱۴ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَی الْحَکَمِ بْنِ اَیُّوبَ فَرَاٰی غِلْمَانًا اَوْ فِتْیَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً یَرْمُوْنَهَا فَقَالَ اَنَسٌ نَهَی النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ﴾

ترجمہ | ہشام بن زید نے بیان کیا کہ میں حضرت انس بن مالکؓ (اپنے دادا) کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو وہاں چند لڑکوں یا چند نوجوانوں (شک راوی) کو حضرت انسؓ نے دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ دیا ہے اور اس پر تیر مار رہے ہیں تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو اس طرح باندھ کر نشانہ بنایا جائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للجزء الثانی للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۸۲۸ واخرجہ مسلم فی الذبائح وابو داؤد فی الاضاحی.

حکم بن ایوب | یہ حجاج بن یوسف ظالم کا چچازاد بھائی اور بصرہ میں اس کا نائب تھا وکان یضاھی فی الجور ابن عمہ (فتح) یعنی یہ بھی حجاج کی طرح ظالم تھا۔

"نصبوا دجاجۃ الخ" کسی جاندار کو خواہ چوپایہ ہو یا پرندہ باندھ کر نشانہ بنانا نہایت بے رحمی اور شقاوت ہے، نیز

اس صورت میں مال کو ضائع کرنا ہے کیونکہ اس طرح اگر جانور مرجائے گا تو میتہ ہے کھانا جائز نہیں البتہ اگر زندہ ہو اور اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو حلال ہوگا۔

۵۱۴۲﴿حدثنی احمد بن یعقوب قال حدثنا اسحاق بن سعید بن عمرو عن ابیه انه سمعه یحدث عن ابن عمر انه دخل علی یحیی بن سعید وغلام من بنی یحیی رابط دجاجة یرمیها فمشی الیها ابن عمر حتی حلها ثم اقبل بها وبالغلام معه فقال ازجروا غلامکم عن ان یصبر هذا الطیر للقتل فانی سمعت النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان تصبر بهیمة او غیرها للقتل﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ یحییٰ بن سعید بن عاص کے پاس تشریف لے گئے اس وقت بنی یحییٰ میں سے ایک لڑکا (یعنی یحییٰ بن سعید کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا) ایک مرغی کو باندھ کر اسے تیر مار رہا تھا تو حضرت ابن عمرؓ اس مرغی کے پاس گئے اور اسے کھول دیا پھر اس مرغی کو لے کر اور اپنے ساتھ لڑکے کو لے کر یحییٰ کے پاس آئے اور فرمایا اپنے لڑکے کو اس طرح پرندہ کو باندھ کر مارنے سے سختی سے منع کردو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ منع فرماتے تھے کہ کوئی جانور چوپایہ وغیرہ قتل کیلئے باندھا جائے (یعنی نشانہ درست کرنے اور مشق کرنے کیلئے جانور کو باندھنا ممنوع اور ناجائز ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۲۸ تا ۸۲۹۔

۵۱۴۳﴿حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال کنت عند ابن عمر فمروا بفتیة او بنفر نصبوا دجاجة یرمونها فلما راوا ابن عمر تفرقوا عنها وقال ابن عمر من فعل هذا ان النبی صلی الله علیه وسلم لعن من فعل هذا تابعه سلیمان عن شعبة قال حدثنا المنهال عن سعید عن ابن عمر قال لعن النبی صلی الله علیه وسلم من مثل بالحیوان وقال عدی عن سعید عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم﴾

ترجمہ | سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا وہ چند ایسے جوانوں یا چند لوگوں کے پاس سے گذرے (شک راوی) درانحالیکہ ان جوانوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر مار رہے تھے جب ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کس نے کیا ہے (اس مرغی کو کس نے باندھا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے تو ایسا کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

ابو بشر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ سے نقل کیا۔

(دوسری حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو جانور کا مثلہ کرے، اور عدی بن ثابت نے سعید بن جبیر سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے فیما رواہ مسلم والنسائی بلفظ "لاتتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا" (یعنی کسی جاندار چیز کو نشانہ نہ بناؤ)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للجزء الثانی للترجمۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۲۹۔

۵۱۴۴ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حدثنا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قال سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ والمُثْلَةِ.﴾

ترجمہ | عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے سنا کہ آنحضور ﷺ نے لوٹنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للجزء الاول للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۲۹، ومر الحدیث ص:۳۳۶۔

تشریح | "نھبۃ" بضم النون وسکون الھآء اخذ مال الغیر قھرا ومنہ اخذ مال الغنیمۃ قبل القسمۃ اختطافا بغیر تسویۃ ولابی ذر وابن عساکر عن النُّھبٰی مقصورًا۔ یعنی کسی کا مال زبردستی ظلما لوٹ لینا نہبہ ہے۔ مُثلہ گذر چکا۔

﴿بَابُ لحمِ الدَّجاجِ﴾ ۲۹۴۶

مرغی کا گوشت کھانے کا حکم

۵۱۴۵ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى قال حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عن سُفْيَانَ عن اَيُّوبَ عن اَبِي قِلَابَةَ عن زَهْدَمٍ الجَرْمِيِّ عن اَبِي مُوسٰى قال رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَاْكُلُ الدَّجَاجَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۲۹، مر الحدیث ص: ۴۴۲، وفی المغازی ص: ۶۲۹ تا ۶۳۰، ویاتی ص:۹۸۳، وص۹۹۴۔

۵۱۴۶ ﴿حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب بن ابی تمیمة عن القاسم عن زهدم قال کنا عند ابی موسیٰ الاشعری و کان بیننا وبین هذا الحی من جرم اخاء فاتی بطعام فیه لحم دجاج وفی القوم رجل جالس احمر فلم یدن من طعامه قال ادن فقد رایت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یاکل منه قال انی رایته یاکل شیئا فقذرته فحلفت ان لا آکله فقال ادن اخبرك او احدثك انی اتیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی نفر من الاشعریین فوافقته وهو غضبان وهو یقسم نعما من نعم الصدقة فاستحملناه فحلف ان لایحملنا قال ما عندی ما احملکم علیه ثم اتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بنهب من ابل فقال این الاشعریون این الاشعریون قال فاعطانا خمس ذود غر الذری فلبثنا غیر بعید فقلت لاصحابی نسی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یمینه فواللّٰه لئن تغفلنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یمینه لا نفلح ابدا فرجعنا الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقلنا یا رسول اللّٰه انا استحملناك فحلفت ان لا تحملنا فظننا انك نسیت یمینك فقال ان اللّٰه هو حملکم انی واللّٰه ان شاء اللّٰه لا احلف علی یمین فاری غیرها خیرا منها الا اتیت الذی هو خیر وتحللتها﴾

ترجمہ زہدم بن مُضرِّب جرمی نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان اور ابوموسیٰؓ کے قبیلے اشعر کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی پھر ابوموسیٰؓ کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا حاضرین میں ایک سرخ رنگ کا شخص بیٹھا تھا لیکن وہ کھانے کے قریب نہیں آیا ابوموسیٰؓ نے اس سے کہا قریب ہو جاؤ (شریک ہوکر کھاؤ) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ شخص کہنے لگا میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھ کو اس سے گھن آنے لگی اور میں نے قسم کھالی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا اس پر ابوموسیٰؓ نے فرمایا ارے قریب ہو جاؤ (کھانے میں شریک ہو جاؤ) میں تمہیں خبر دیتا ہوں یا (شک راوی) میں تم سے بیان کرتا ہوں (یعنی تیرے قسم کا بھی علاج بیان کرتا ہوں) میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اتفاق سے آپ ﷺ اس وقت غصے میں تھے اور آپ ﷺ صدقہ کے جانور لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے اور ہم نے آپ ﷺ سے (غزوہ تبوک کیلئے) سواری مانگی تو آنحضور ﷺ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تمہارے لئے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس غنیمت کے اونٹ لائے گئے (ان کو دیکھ کر) آپ ﷺ نے پوچھا اشعری لوگ کہاں ہیں؟ قبیلہ اشعر کے حضرات کہاں ہیں؟ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ پھر ہم کو حضور اکرم ﷺ نے

سفید کوہان کے پانچ اونٹ مرحمت فرمائے تھوڑی دیر تو ہم خاموش ٹھہرے رہے پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی قسم سے غفلت میں رکھا (قسم یاد نہ دلائیں) تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے چنانچہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دیں گے ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے اپنی قسم بھول کر ہم کو یہ اونٹ دیئے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تم کو سواری دی ہے (اس کے علاوہ) میں تو خدا کی قسم اگر اللہ چاہے جب کوئی قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے وہ کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دیتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۲۹، باقی کیلئے سابق حدیث دیکھئے۔

۲۹۴۷
﴿ بابُ لُحومِ الخَيْلِ ﴾

گھوڑے کے گوشت کا حکم؟

۵۱۴۷ ﴿حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قال حدَّثنا سُفيانُ قال حدَّثنا هِشامٌ عن فاطِمَةَ عن اَسْماءَ قالتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فاَكَلْنَاهُ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۲۹، و مر الحديث ص:۸۲۸۔

۵۱۴۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا حَمّادُ بنُ زَيْدٍ عن عَمْرِو بنِ دِينارٍ عن محمَّدِ بنِ عَلِيٍّ عن جَابِرِ بنِ عبدِ اللهِ قال نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يومَ خَيْبَرَ عن لُحومِ الحُمُرِ وَرَخَّصَ فى لُحومِ الخَيْلِ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت (کھانے) کی اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۲۹، و مر فى المغازى ص:۶۰۶، ويأتى ص:۸۳۰۔

گھوڑے کا حکم: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۲۸۵

﴿باب ۲۹۴۸ لُحُومِ الحُمُرِ الإنْسِيَّةِ فيهِ عن سَلَمَةَ عنِ النبيِّ ﷺ﴾

پالتو گدھوں کے گوشت کے حکم کا بیان؟

اور اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی حدیث نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے ہے

تحقیق وتشریح "حُمُر" حمار بمعنی گدھا کی جمع ہے نیز حمار کی جمع حَمِیْر بھی آتی ہے کما فی القرآن الحکیم "والخَیْلَ والبِغَالَ والحَمِیْرَ لِتَرکَبُوهَا وزِیْنَة (النحل:۸)

"اِنْسِیّة" بسکر الهمزة وسکون النون نسبة الی الانس ویقال فیه اَنَسِیَّة بفتحتین ضد الوحشیة

فیه عن سلمةؓ حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی روایت موصولا کتاب المغازی میں گذر چکی ہے۔

بعض روایتوں میں حمرُ اهلیّه کا لفظ آیا ہے دونوں کا مفہوم ایک ہے یعنی پالتو گدھے۔

شرعی حکم حمُر اهلیه ضد الوحشیه یعنی پالتو گدھے کا گوشت جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے البتہ حمُر وحشیه یعنی جنگلی گدھا جس کو گورخر کہتے ہیں بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک حلال ہے یہ مسئلہ کتاب المغازی جلد: ۸ میں گذر چکا ہے دیکھئے غزوہ خیبر، ص: ۲۶۶۔

۵۱۴۹ ﴿حدَّثَنَا صَدَقَةُ قال اَخبَرَنَا عَبْدَةُ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن سَالِمٍ ونافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عن لُحُومِ الحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ يومَ خَيْبَرَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۸۲۹۔

۵۱۵۰ ﴿حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا يَحْيٰى عن عُبَيْدِ اللّٰهِ حدَّثَنِي نافِعٌ عن عَبْدِ اللّٰهِ قال نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عن لُحُومِ الحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ - تابَعَهُ ابنُ المُبَارَكِ عن عُبَيْدِاللّٰهِ عن نافِعٍ وقال اَبُو اُسَامَةَ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن سَالِمٍ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا اس حدیث کو عبداللہ بن مبارکؒ نے بھی عبیداللہ سے انھوں نے نافع سے روایت کیا ہے۔

اور ابو اسامہ (حماد) نے اس کو عبید اللہ سے انھوں نے سالم سے (بخاری مغازی میں موصولاً گذر چکا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۲۹ تا ۸۳۰، ومر الحديث فی المغازی، ص:۶۰۶۔

۵۱۵۱ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنا مَالِكٌ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عبدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابنَی محمَّدِ بنِ عَلِیٍّ عن اَبِيهِمَا عن عَلِیٍّ قال نَهٰی رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم عنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ ولُحُومِ الحُمُرِ الإنسِيَّةِ﴾

ترجمہ | حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے سال متعہ سے (یعنی نکاح متعہ سے) اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۳۰، ومر الحديث ص:۶۰۶، وص۷۶۷، ویاتی ص:۱۰۲۹۔

نکاح متعہ: مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے جلد ہشتم، ص:۲۸۲۔

۵۱۵۲ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنا حَمَّادٌ عن عَمْرٍو عن مُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ عن جابرِ بنِ عَبدِ اللّٰه قال نَهَی النَّبِیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ عن لُحُومِ الحُمُرِ ورَخَّصَ فی لُحُومِ الخَيْلِ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۳۰، ومر الحديث ص:۶۰۶، وص۸۲۹۔

۵۱۵۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا يَحْيٰی عن شُعْبَةَ قال حدَّثَنِی عَدِیٌّ عن البَرَاءِ وابْنِ اَبِی اَوْفٰی قالا نَهَی النَّبِیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم عن لُحُومِ الحُمُرِ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ دونوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۳۰، ومر الحديث ص:۶۰۷، وتقدم حديث ابن ابی اوفی ص:۴۴۶ و ص:۶۰۶ مفرداً۔

۵۱۵۴ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي اَبِي عَن صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيْسَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ تابعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وعُقَيْلٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ، وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُوْنُ وَيُوْنُسُ وابنُ اِسْحَاقَ عنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عن اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ثعلبہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ صالح کے ساتھ اس حدیث کو زبیدی اور عقیل نے بھی ابن شہاب سے روایت کی، اور امام مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے امام زہری سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۰۔

ذی ناب درندے: مستقل باب آرہا ہے بحث ہوگی ان شاء اللہ۔

۵۱۵۵ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ گدھے کھائے جارہے ہیں (حضور اکرم ﷺ خاموش رہے) پھر ایک صاحب آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ گدھے کھائے جارہے ہیں (اب کس پر سوار ہونگے، اور بوجھ سامان کس پر لادیں گے؟) پھر ایک صاحب (تیسری مرتبہ) آئے اور عرض کیا گدھے ختم ہوگئے (یعنی اگر گدھے کھائے جاتے رہے تو رفتہ رفتہ ختم ہوجائیں گے کوئی باقی نہ رہے گا) اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا چنانچہ اس نے لوگوں میں اعلان کردیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ وہ گوشت کے ساتھ جوش ماررہی تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۰، ومر الحديث ص: ۴۲۰، وفي المغازي ص: ۶۰۴۔

۵۱۵۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفيانُ قال عَمْرٌو قُلتُ لِجابِرِ بنِ زَيدٍ يَزعُمونَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهىٰ عنِ الحُمُرِ الاَهلِيَّةِ فقال قد كانَ يقولُ ذَاكَ الحَكَمُ بنُ عَمرٍو الغِفارِيُّ عِندَنا بِالبَصرَةِ ولٰكِنْ اَبىٰ ذَاكَ البَحرُ ابنُ عَبّاسٍ وَقَرَأ قُل لا اَجِدُ فِيما اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾

ترجمہ | عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں (کے گوشت) سے منع فرمایا تو انھوں نے کہا بلاشبہ حکم بن عمرو غفاریؓ بھی ہمیں بصرہ میں یہی بتاتے تھے لیکن بحر العلم (علم کے سمندر) حضرت ابن عباسؓ نے اسکا انکار کیا اور یہ آیت پڑھی قل لا اجد فیما اُوحِیَ الخ (الانعام:۱۴۵) مطلب یہ ہے کہ اس میں محرمات کی تفصیل بیان کی گئی ہے لیکن گدھے کا ذکر نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۰۔

مختصر تشریح | گذر چکا ہے کہ پالتو گدھے کا گوشت جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے اور نجس ہے۔ رہا بعض صحابہ سے جو اختلاف منقول ہے وہ ان کا اجتہاد تھا حرمت کی علت میں ذاتی رائیں تھیں ورنہ احادیث میں پالتو گدھے کے متعلق صریح حرمت وارد ہے۔ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نلقى لحوم الحمر الاهلية نيئة ونضيجة ثم لم يامرنا باكله (مسلم ثانی، ص:۱۴۹)

نیز حضرت انس بن مالکؓ سے ایک روایت ہے جس میں ہے فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم اباطلحة فنادى ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر فانها رِجْسٌ او نجس قال فاكفئت القدور بما فيها (مسلم ثانی، ص:۱۵۰)

اس حدیث میں صراحت ہے کہ گھریلو گدھے کی حرمت نجس ہونے کی وجہ سے ہے نہ کی قلت سواری یا خمس نہ نکالنے کی وجہ سے۔ واللہ اعلم

﴿بابٌ ۲۹۴۹ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ﴾

ہر کچلی والے (کیلے دار) درندوں کے کھانے کا بیان (یعنی حرام ہے)

لیکن مؤلفؒ نے اس کا حکم نہیں بیان کیا اكتفاءً بما بينه فى الحديث.

۵۱۵۷ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرَنا مَالِكٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن اَبِي اِدرِيسَ

الخَولَانِيِّ عن اَبِی ثَعلَبَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم نَهٰی عن اَکْلِ کُلِّ ذِی نَاب ومِنَ السِّبَاعِ تَابَعَه یُونُسُ وَمَعمَرٌ وَابنُ عُیَینَةَ وَالمَاجِشُونُ عنِ الزُّهرِیِّ﴾

ترجمہ حضرت ابوثعلبہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔امام مالکؒ کے ساتھ اس حدیث کو یونس،اور معمر،اور ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے نقل کیا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۳۰، ياتي في الطب ص:۸۶۰۔

ذی ناب کی تحقیق وتشریح "ناب" کچلی یعنی نوکدار تیز دانت جس کے ذریعہ چیر نے پھاڑنے کا کام ہوتا ہے اور یہ رباعیات کے متصل ہوتا ہے یہ انیاب بھی رباعیات کی طرح چار ہیں۔ذی ناب سے مراد وہ سب درندے ہیں جو دانتوں سے شکار کرتے ہیں جیسے شیر،چیتا اور بھیڑیا،اسی طرح کتا،بلی کے بھی وہ نوکدار دانت ہوتے ہیں جس کو عربی میں ناب اور اردو میں کچلی اور کیلا کہتے ہیں اور یہی دانت جانوروں کا خاص ہتھیار ہے۔

"سِبَاع" یہ سَبُع کی جمع ہے بمعنی درندہ نیز سبع کی جمع اسبع اور سبوع بھی آتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کچلی والا درندہ حرام ہے اس میں ضبع یعنی بجو بھی داخل ہے۔بجو کے بارے میں حضرات شوافع کا اختلاف ہے لیکن اس حدیث میں ہر ذی ناب درندہ کی حرمت ہے اگرچہ بعض روایت سے اباحت معلوم ہوتی ہے لیکن اصول مسلمہ ہے کہ جب حرمت وحلت میں تعارض ہو تو احتیاطاً حرمت کو ترجیح ہوتی ہے۔واللہ اعلم

۲۹۵۰
﴿بابُ جُلودِ الْمَيْتَةِ﴾

مردار کی کھالوں کا بیان

ای هذا باب فی بیان حکم جلود المیتة قبل ان تدبغ

۵۱۵۸﴿حَدَّثَنَا زُهَیرُ بنُ حَربٍ قال حدَّثَنا یَعقُوبُ بنُ اِبرَاهِیمَ قال حَدَّثَنا اَبِی عن صالِحٍ قال حدَّثَنِی ابنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیدَ اللّٰهِ بنَ عَبدِ اللّٰهِ اَخبَرَهُ اَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بن عبَّاسٍ اَخبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مَرَّ بِشَاةٍ مَیِّتَةٍ فقال هَلَّا استَمتَعتُم بِاِهَابِهَا قالوا اِنَّهَا مَیِّتَةٌ قال اِنَّمَا حَرُمَ اَکلُهَا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ بکری کے قریب سے گذرے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو مردار ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا

صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه وهو ايضا يبين حكم الترجمة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۰، مر الحديث ص: ۲۰۲، وص ۲۹۶۔

۵۱۵۹ ﴿حَدَّثَنَا خَطَّابُ بنُ عثمانَ قال حدَّثنا محمَّدُ بنُ حِمْيَرَ عن ثابتِ بنِ عَجْلانَ قال سَمِعتُ سَعِيدَ بنَ جُبَيْرٍ قال سَمِعتُ ابنَ عبّاسٍ يقولُ مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فقال مَا عَلَى اَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِاِهَابِهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ اس بکری کے مالکوں کو کیا ہو گیا ہے کاش وہ اس کے چمڑے سے فائدہ حاصل کر لیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۰، ومر الحديث ص: ۲۰۲، وص ۲۹۶۔

۲۹۵۱ ﴿ باب المِسْكِ ﴾

مُشک کا بیان

مُشک (کستوری) یہ ایک جانور کا خون ہے جو اس کی ناف میں جمع ہوتا ہے اور اس جانور کو غزال المسک کہتے ہیں اور مشک کے ٹکڑے کو مِسکہ کہتے ہیں اس کی جمع مِسَك بروزن عنبؒ ہے مشک کے ذکر کی مناسبت اس مقام پر یہ ہے کہ جیسے کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اسی طرح مشک بھی پہلے ایک گندا خون ہوتی ہے پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے، فان قلت ما وجه مناسبة الباب بالكتاب (اى الذبائح) قلت كون المسك فضلة الظبى وهو مما يصاد قاله الكرمانى.

مشک بالاتفاق پاک و طاہر ہے اگرچہ بعض علماء سے یہ منقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے لیکن یہ غلط اور صریح غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مشک کا استعمال فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے جنت کی مٹی کو فرمایا کہ وہ مشک کی طرح خوشبودار ہے اور قرآن مجید میں ہے خِتَامُهُ مِسْكٌ - وقد اخرج مسلم فى اثناء حديث عن ابى سعيد ان النبى صلى الله عليه وسلم قال المسك اطيب الطيب (فتح، ج: ۹)

۵۱۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا عبدُ الوَاحِدِ حدَّثنا عُمَارَةُ بنُ القَعْقَاعِ عن اَبِى زُرْعَةَ بنِ عَمْرِو بنِ جَرِيْرٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا مِنْ

مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا ہوگا وہ قیامت کے دن زخمی ہی اٹھے گا اس کے زخم سے جو خون جاری ہوگا ان کا رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا لیکن اس میں مشک جیسی خوشبو ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ريح مسك"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۰، ومر الحديث ص:۳۷،وص:۳۹۳۔

۵۱۶۱﴿حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حدَّثَنا اَبُو اُسَامَةَ عن بُرَيْدٍ عن اَبِى بُرْدَةَ عن اَبِى مُوسٰى عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فحامِلُ المِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْه وامَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً ونَافِخُ الكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ واِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خبيثَةً﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بردار اور لوہا کی بھٹی پھونکنے والا، مشک بردار (عطر فروش) کی ہم نشینی اگر تم کو حاصل ہے تو، یا تو تحفہ کے طور پر کچھ خوشبو تمہیں دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو گے ہی۔ اور لوہار بھٹی پھونکنے والا یا تو آگ اڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس ایک ناگوار بدبو ملے گی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۰، مر الحديث ص:۲۸۲۔

۲۹۵۲
﴿بابُ الاَرْنَبِ﴾

خرگوش کا بیان

یعنی خرگوش کے گوشت کھانے کے حکم کا بیان

امام بخاریؒ نے ترجمہ میں حکم نہیں بیان کیا اکتفاء بما فی الحديث (عمدہ)

ارنب (خرگوش) بکری کے بچہ کے مشابہ چھوٹا سا جانور ہے لیکن اس کے دونوں پاؤں بہ نسبت ہاتھوں کے کچھ طویل ہوتے ہیں۔ ارنب اسم جنس ہے مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے۔ (عمدہ)

ویقال الارنب شدیدة الجبن کثیرة الشبق یعنی بہت بزدل کثیر الشہوۃ جانور ہے والها تکون سنة ذکرا وسنة انثی وانها تحیض وانها تنام مفتوحة العین (عمدہ)

۵۱۶۲ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قال حدثنا شُعْبَةُ عن هِشَامِ بنِ زَيْدٍ عن اَنَسٍ قال اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلَى اَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا اَوْ قال بِفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَبِلَهَا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا اور صحابہ اس کے پیچھے دوڑے مگر تھک گئے (پکڑ نہیں سکے) پھر میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو لیکر حضرت ابوطلحہؓ کے پاس لایا انھوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کے دونوں کولھے یا اس کی دونوں رانیں (شک راوی) نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجیں تو آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمالیا۔

(اگر "او" کو واؤ کے معنی میں لیا جائے تو شک راوی پر محمول کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ مسلم میں بجائے "او" کے واؤ ہی ہے فبعث بورکها وفخذیها ہے نیز نسائی میں بھی فبعث بفخذیها وورکها واقع ہوا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۰تا۸۳۱، ومر الحديث ص: ۳۵۰، وص ۸۲۵، ایضاً مسلم، ابوداؤد وغیرہ۔

۲۹۵۳

﴿بَابُ الضَّبِّ﴾

ای هذا باب فی بیان احکام الضب یعنی گوہ (سوسمار) کے احکام کا بیان

"الضب" بفتح الضاد المعجمة وتشدید الموحدہ حیوان بری (قس) گوہ قد میں بلی سے چھوٹا بری جانور ہے، جمع "اَضُبّ، ضُبّان اور ضِباب آتی ہے مؤنث کیلئے ضَبّة آتا ہے۔

خواص وعجائبات | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں للذکر ذکران الخ یعنی اس کے مذکر کے دو ذکر ہوتے ہیں اور یہ سات سو سال زندہ رہتا ہے پانی نہیں پیتا ہے صرف ٹھنڈی ہوا پر اکتفا کرتا ہے، جاڑے میں اپنی سوراخ سے باہر نہیں نکلتا ہے چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے، اس کے دانت نہیں گرتے ہیں اس کے دانت الگ الگ نہیں ہوتے بلکہ اسنانه قطعة واحدة (عمدہ)

مذاہب ائمہ | ائمہ ثلاثہ (امام مالک، امام شافعی، امام احمد) اور اسحاق بن راہویہ اور اصحاب ظواہر کے نزدیک گوہ کا گوشت کھانا جائز ہے۔

(۲) اعمش اور زید بن وہب وغیرہ کے نزدیک حرام ہے۔

(۳) امام اعظم ابوحنیفہؒ اور صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے امام طحاویؒ فرماتے ہیں الاصح عند اصحابنا ان الکراهة کراهة تنزیه لا کراهة تحریم لتظاهر الاحادیث الصحاح بانه لیس بحرام (عمدہ)

۵۱۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حدَّثنا عبدُ العَزِيزِ بنُ مُسْلِمٍ قال حدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ دِينَارٍ قال سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ قال النَّبِيُّ ﷺ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ ولا اُحَرِّمُه.﴾

ترجمہ | عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گوہ میں خود نہیں کھاتا اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۳۱، ویاتی الحدیث ص:۱۰۷۹، مسلم ثانی، ص:۱۵۰، ترمذی ثانی۔

۵۱۶۴ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عنِ ابنِ شِهابٍ عن اَبِى اُمَامَةَ بنِ سَهْلٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبَّاسٍ عن خالِدِ بنِ الوَلِيدِ اَنَّه دَخَلَ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ فقال بَعْضُ النِّسْوَةِ اَخْبِرُوا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَاكُلَ فقالوا هُوَ ضَبٌّ يا رسولَ اللّٰهِ فَرَفَعَ يَدَه فقُلْتُ اَحَرَامٌ هو يا رسولَ اللّٰهِ قال لا وَلٰكِن لَمْ يَكُن بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُه قال خالِدٌ فاجْتَرَرْتُهُ فاَكَلْتُه وَرَسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يَنْظُرُ﴾

ترجمہ | حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہؓ کے گھر گئے (جو خالدؓ کی خالہ تھیں) تو بھنا ہوا گوہ لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا بعض عورتوں نے (یعنی حضرت میمونہؓ نے) کہا رسول اللہ ﷺ جس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں حضور ﷺ کو بتا دو پھر لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ یہ گوہ ہے چنانچہ حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا حضرت خالدؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں (یعنی حرام نہیں ہے) لیکن میری قوم کی سرزمین (مکہ مکرمہ) میں نہیں ہوتا اس لئے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ خالدؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۳۱، ومر الحدیث ص:۸۱۱، وص۸۱۲، وص۸۱۳، واخرجه مسلم ثانی، ص:۱۵۱، ابوداؤد ثانی، ص:۵۳۲۔

دلیل قائلین جواز (۱) احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں کہ باب کی پہلی حدیث میں ہے "لست آکله ولا احرّمه" اور حرام نہ کرنا دلیل اباحت ہے اور باب کی دوسری حدیث میں حرمت کی نفی صاف ہے۔

(۲) باب کی دوسری حدیث میں آنحضور ﷺ کے سامنے دستر خوان پر گوہ کھانے کا ذکر ہے نیز اس مضمون کی اور بھی احادیث مسلم شریف ثانی میں ہیں۔

دلیل قائلین کراہت (۱) عن عبدالرحمن بن شبل ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نهی عن اکل لحم الضب (ابوداؤد ثانی، ص: ۵۳۲ فی باب فی اکل الضب) یہ روایت ممانعت اکل میں صریح ہے۔

(۲) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں اُتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بضبّ فابیٰ ان یاکل منه وقال لا ادری لعله من القرون التی مُسخت (مسلم ثانی، ص: ۱۵۱)

(۳) عن ثابت بن ودیعة قال کنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی جیش فاصبنا ضبابا قال فشویت منها ضبا فاتیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فوضعته بین یدیه فاخذ عودا فعدبه اصابعه ثم قال ان امة من بنی اسرائیل مسخت دوابا فی الارض وانی لا ادری ای الدواب هی فلم یاکل ولم ینهَ (ابوداؤد، ۲، ص: ۵۳۲)

محاکمہ معلوم ہوا کہ روایات واحادیث دونوں طرح کے ہیں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گوہ کو نہ کھانا کراہت طبعی کی بنا پر تھا یا عدم اعتیاد کی وجہ سے، اوراس کو حرام قرار نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت تک اس کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا پس اباحت کی حدیثیں غالباً اس ابتدائی دور کی ہیں جبکہ اس کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور قاعدہ ہے جب تک کسی چیز کی حرمت کا حکم نہ آئے تو وہ مباح ہے لان الاصل فی الاشیاء الاباحة۔ لیکن خود کھانے سے طبعاً کراہت فرمائی چونکہ مکہ میں اس کا وجود نہ تھا بہر حال حضرات احنافؒ ممانعت کی حدیث کو زمانہ کے لحاظ سے مؤخر وناسخ سمجھتے ہیں لیکن جب حرمت نازل ہوگئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ منع فرمایا حتی کہ ہانڈیاں بھی الٹوادیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ روایات جواز کا محمل ابتدار زمانہ ہے اور روایات کراہت کا محمل بعد کا ہے اگرچہ برعکس کا بھی احتمال ہے چونکہ تقدیم وتاخیر، ناسخ ومنسوخ کا یقینی فیصلہ مشکل ہے لیکن احتیاط کا تقاضا یہی ہے جو احنافؒ کہتے ہیں لان الترجیح عند اجتماع المحرم والمبیح للمحرم۔ واللّٰه اعلم

* * *

۲۹۵۴
﴿باب اِذَا وَقَعَتِ الفَارَةُ فِی السَّمْنِ الجَامِدِ اَوِ الذَّائِبِ﴾

جب جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا پڑ جائے؟

(تو کیا حکم ہے؟ جامد اور ذائب میں فرق ہے گھی اگر پگھلا ہوا ہے تو سارا گھی ناپاک ہے کھانا جائز نہیں)

۵۱۶۵﴿حدثنا الحُمَیْدِیُّ قال حدثنا سُفیانُ قال حدثنا الزُّهْرِیُّ قال اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بن عَبْدِ اللّٰہِ بنِ عُتْبَۃَ اَنَّہ سَمِعَ ابنَ عبَّاسٍ یُحَدِّثُہ عن مَیْمُونَۃَ اَنَّ فَارَۃً وَقَعَتْ فِی سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عَنْھَا فقال اَلْقُوھَا وَمَا حَوْلَھَا وَکُلُوْہُ قِیْلَ لِسُفیَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا یُحَدِّثُہ عنِ الزُّھْرِیِّ عن سَعِیْدِ بنِ الْمُسَیَّبِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ، قال مَا سَمِعْتُ الزُّھْرِیَّ یقولُ اِلَّا عن عُبَیْدِ اللّٰہِ عنِ ابنِ عبَّاسٍ عن مَیْمُونَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَلَقَدْ سَمِعْتُہُ مِنْہُ مِرَارًا﴾

ترجمہ ام المؤمنین میمونہؓ سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا تو نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔

سفیان سے کہا گیا (لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا) کہ معمر تو اس حدیث کو زہری سے انھوں نے سعید بن میسب سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، سفیان نے کہا میں نے تو زہری سے یہی سنا ہے انھوں نے عبید اللہ سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے ام المومنین میمونہؓ سے، اور میں نے امام زہری سے اس حدیث کو من طریق میمونہؓ بارہا سنا ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحـديث هنا ص ۸۳۱، ومر الحـديث فی الطهارت ص: ۳۷، ۳۷، باقی کیلئے جلد دوم، ص: ۱۷۲ دیکھئے۔

۵۱۶۶﴿حدثنا عَبْدَانُ قال اَخْبَرنا عبدُ اللّٰہِ عن یُونُسَ عنِ الزُّھْرِیِّ عنِ الدَّابَّۃِ تَمُوتُ فِی الزَّیْتِ وَالسَّمْنِ وَھُوَ جَامِدٌ اَوْ غَیْرُ جَامِدٍ الفَارَۃِ اَوْ غَیْرِھَا قال بَلَغَنَا اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَمَرَ بِفَارَۃٍ مَاتَتْ فِی سَمْنٍ فَاَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْھَا فَطُرِحَ ثُمَّ اُکِلَ عن حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بنِ عَبْدِ اللّٰہِ﴾

ترجمہ امام زہریؒ سے روایت ہے اس جانور کے متعلق جو تیل یا گھی میں مر جائے تیل اور گھی جما ہو یا پگھلا ہوا اور جانور چوہا ہو یا اور کوئی جانور؟ (تو کیا حکم ہے؟) زہریؒ نے کہا ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوہا کے متعلق

حکم دیا جو چوہا گھی میں مر گیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے قریب کا گھی چاروں طرف سے پھینک دیا پھر کھالیا جائے یہی حدیث ہمیں عبید اللہ بن عبد اللہ کے ذریعہ پہنچی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۳۱۔

۵۱۶۷ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللّهِ حدَّثنا مالِكٌ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عُبَيدِ اللّهِ بنِ عبدِاللّهِ عنِ ابن عبّاسٍ عن مَيمُونَةَ قالتْ سُئِلَ رَسولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم عن فَارَةٍ سَقَطَتْ في سَمْنٍ فقال اَلْقُوهَا وَمَا حَولَهَا وَكُلُوهُ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت میمونہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر ایک چوہا گھی میں گر جائے (اور مرجائے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور (باقی) گھی کھاڈالو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۳۱، ومر الحديث ص: ۳۷، و ۳۷، باقی کیلئے نصر الباری دوم، ص: ۷۲ دیکھئے۔

تشریح امام بخاریؒ کے ترجمۃ الباب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اس چوہے کو اس کے چاروں طرف سے قریب کے گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے خواہ گھی جامد ہو یا پگھلا ہوا تو باقی گھی پاک ہے کھانا جائز ہے۔ اس سے امام بخاری کا میلان ورجحان معلوم ہو گیا کہ ان کے نزدیک جامد وغیر جامد میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں کا حکم ایک ہے اور یہی مذہب ہے امام زہری، اوزاعی اور بعض اہل ظواہر کا۔

لیکن جمہور علماء کے نزدیک جامد اور ذائب کے درمیان فرق ہے، دونوں کا حکم الگ ہے جامد (جما ہوا) گھی میں اگر چوہا مرا ہے تو چوہا اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال دیا جائے تو باقی پاک ہے جیسا کہ نسائی کی روایت میں فی سمن جامد کی تصریح ہے۔ لیکن اگر گھی پگھلا ہوا ذائب ہے تو سارا گھی ناپاک ہے کھانا جائز نہیں۔

جمہور کی دلیل احادیث باب سے بھی ثابت ہے کیونکہ ارشاد ہے "القوها وما حولها" لفظ ما حول سے بات صاف ہو جاتی ہے کہ یہ حکم جامد کا ہے کیونکہ اگر گھی ذائب پگھلا ہوا پتلا ہے تو اس کا ماحول ہی نہیں ملے گا اس سے صاف ظاہر ہے کہ جامد وذائب میں فرق ہوگا۔

جمہور کی واضح دلیل عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الفارة فى السمن فان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه الخ (ابوداؤد جلد ثانی، ص: ۵۳۷ فی باب فی الفارة تقع فی السمن) اس روایت میں صراحتاً جامد اور مائع (ذائب) کی تفصیل وتفریق ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

باقی جو ناپاک گھی ہے جس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اس سے اور کوئی انتفاع جائز ہے یا نہیں؟ مسئلہ مختلف فیہ ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں واختلفوا فی بیعه والانتفاع به فقال الحسن بن صالح واحمد لایباع ولا ینتفع بشیء منه کما لایؤکل یعنی امام احمدؒ کے نزدیک کسی طرح کا انتفاع جائز نہیں کما لایوکل.

(۲) وقال الثوری ومالك والشافعیؒ یجوز الاستصباح والانتفاع به فی الصابون وغیره ولا یجوز بیعه ولا اکله.

(۳) وقال ابوحنیفة واصحابه واللیث ینتفع به فی کل شیء ما عدا الاکل ویجوز بیعه بشرط البیان (عمدہ، ج:۲۱، ص:۱۳۸، مطبوعہ پاکستان)

۲۹۵۵ ﴿بابُ العَلَمِ وَالوَسْمِ فی الصُّورَةِ﴾

جانور کے چہرے میں داغنے اور نشان لگانے کا بیان

۵۱۶۸ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ مُوسٰی عن حَنْظَلَةَ عن سالِمٍ عن ابنِ عُمَرَ انَّه كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وقال ابنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ تُضْرَبَ تابَعَه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا العَنْقَزِيُّ عن حَنْظَلَةَ وقالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے چہرے پر نشان لگانے کو مکروہ جانا اور حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

عبید اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی روایت کیا کہا ہم سے عمرو بن محمد عنقزی نے بیان کیا انھوں نے حنظلہ سے اور کہا کہ چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحدیث هنا ص ۸۳۱۔

تشریح انسان ہو یا جانور چہرہ (منھ) پر داغ لگانا جائز نہیں، حدیث الباب سے معلوم ہوا کہ چہرہ پر مارنا ممنوع ہے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے تو داغ لگانا بطریق اولیٰ ممنوع و ناجائز ہوگا، بعض معلمین و مدرسین جو بچوں کے چہرے پر مارتے ہیں انہیں اجتناب کرنا چاہئے۔ حضرت ابن عمرؓ کی پہلی حدیث موقوف تھی امام بخاریؒ نے اس کی تائید میں دوسری حدیث مرفوع لائے جس کے ایک طریق میں صرف ان تضرب ہے اور دوسرے طریق میں صراحت ہے ان تضرب

الصورۃ یعنی مارنے اور داغنے کی ممانعت کا تعلق صرف چہرے سے ہے ورنہ چہرے کے علاوہ بضرورت دوسرے کے جانوروں سے امتیاز کیلئے بقدر ضرورت نشان لگانا جائز ہے کما مر فی الزکوٰۃ.

۵۱۲۹ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيْدِ قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن هِشامِ بنِ زَيْدٍ عن اَنَسٍ قال دَخلتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِاَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَاَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُه قال في آذَانِهَا﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بھائی (اخیافی عبداللہ بن ابی طلحہؓ) کو لے گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی تحنیک فرمادیں اس وقت آپ ﷺ اپنے مویشیوں کے باڑے میں تشریف فرماتھے میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک بکری کو داغ رہے تھے شعبہ۔نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ہشام نے کہا کہ بکری کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۱، ومر الحديث ص:۲۰۴، وص۸۲۲، ويأتي ص:۸۶۶، واخرجه مسلم وابن ماجه في اللباس وابو داؤد في الجهاد.

تشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "وفيه استحباب تحنيك المولود وحمله الى اهل الصلاح ليكون اول ما يدخل جوفه ريق الصالحين (عمدہ)

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چہرے کے علاوہ کسی اور جگہ مثلاً کان، پیٹھ عند الضرورت خفیف داغنا جائز ہے۔ باقی نصر الباری جلد:۵، ص:۱۷۱ کا مطالعہ مفید ہوگا انشاء اللہ۔

﴿ بَابٌ ۲۹۵۶ اِذَا اصابَ قَومٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا ... ﴾

... اَوْ اِبِلاً بِغَيْرِ اَمْرِ اَصحابِهِم لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وقال طاؤسٌ وعِكْرِمَةُ في ذَبِيحَةِ السَّارِقِ اطْرَحُوهُ.

جب مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اوران میں سے کچھ لوگ اپنے ساتھیوں ....

... کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹ ذبح کرلیں تو کھایا نہیں جائے گا۔رافع بن خدیجؓ کی حدیث کی وجہ سے جوانھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کی ہے، اور طاؤس اور عکرمہؒ نے چور کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اسے پھینک دو۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ اگر چور چوری کا مسروقہ جانور ذبح کرے تو کھانا جائز نہیں البتہ اس جانور کا مالک عند الجم کھا سکتا ہے۔

لیکن اگر کوئی چور ہے اور اپنا مملوک جانور ذبح کرے یا کسی اور کا جانور اس کی اجازت سے ذبح کرے تو اس کا کھا جائز ہے۔ واللہ اعلم

۵۱۷۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا اَبُو الاَحْوَصِ قال حدَّثنا سَعِيْدُ بنُ مَسْرُوقٍ عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ عن اَبِيْهِ عن جَدِّه رَافِعِ بنِ خَدِيْجٍ قال قلتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّا نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فقال اَرِنْ اَوِ اعجَلْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوا مالَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلا ظُفُرٌ وسَاُحَدِّثُكُم عن ذٰلِك اَمَّا السِّنُّ فعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فمُدَى الحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَاَصَابُوا مِنَ المَغَانِمِ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فى آخِرِ النّاسِ فنَصَبُوا قُدُورًا فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُم وَعَدَلَ بَعِيْرا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اَوَائِلِ القَومِ ولَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فقال اِنَّ لِهٰذِهِ البَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنهَا هٰذا فافْعَلُوا مِثْل هٰذا﴾

ترجمہ حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے (غنیمت میں جانور ملیں گے) اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا دیکھو جلدی کرلو جو آلہ خون بہادے اور ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور جلد باز آگے بڑھ گئے اور غنیمت حاصل کرلیا اور نبی اکرم ﷺ لشکر کے اخیر میں تھے (آگے بڑھنے والوں نے جانور ذبح کرکے) ہانڈیاں چڑھادیں لیکن آنحضور ﷺ نے الٹ دینے کا حکم دیا چنانچہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر آپ ﷺ نے لوگوں کے درمیان غنیمت تقسیم کی اس تقسیم میں آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان لشکروں کے پاس گھوڑے نہیں تھے پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا تو اللہ نے اس کو ٹھہرادیا اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اسلئے جب ان میں سے کوئی ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح کرو (یعنی تیر مار کر گرادو)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه ذكر اولا قوله لحديث رافع و اورد بعده الحديث بتمامه مسندا (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۳۱، ومر الحدیث ص:۳۳۸، وص۳۴۱، وص۴۳۲، وص۸۲۶، وص۸۲۷، وص۸۲۸۔

۲۹۵۷ ﴿بَابٌ اِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِقَوْمٍ ...﴾

... فَرَمَاهُ بَعْضُهُم بِسَهْمٍ فقتله وَاَرَادَ اِصْلَاحَهُمْ فهو جَائِزٌ بِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

جب کسی جماعت کا اونٹ بدک جائے (بھاگ نکلے)

اور ان میں سے کوئی شخص تیر مار کر اس اونٹ کو مار ڈالے اور اسکی نیت خیر خواہی کی ہو (خواہ اونٹ کو مار کر نقصان پہنچانے کا ارادہ نہ ہو) تو جائز ہے بدلیل حضرت رافعؓ کی حدیث کے جو انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے

۵۱۷۱ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَلَامٍ قال اَخبَرَنَا عُمَرُ بنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عن سَعِيْدِ بنِ مَسْرُوقٍ عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ عن جَدِّهٖ رَافِعِ بنِ خَدِيْجٍ قال كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فى سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنَ الإِبِلِ قال فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قال ثُمَّ قال اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهٖ هٰكَذَا قال قلتُ يا رسولَ اللهِ اِنَّا نكونُ فى المَغَازِى وَالاَسْفَارِ فَنُرِيْدُ اَنْ نَذْبَحَ فلا يكونُ مُدًى فقال اَرِنْ مَا اَنْهَرَ اَوْ مَا نَهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَاِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الحَبَشَةِ﴾

ترجمہ | حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا رافعؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اس کو (اللہ تعالیٰ نے) روک دیا بیان کیا کہ کہ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں اسلئے ان میں سے جو جانور تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو (اسی طرح مارو) بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم غزووں اور سفروں میں رہتے ہیں (اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں) لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ ﷺ نے فرمایا دیکھ لو جو آلہ خون بہادے (یہاں شک راوی ہیکہ انھر ہمزہ کے ساتھ ہے یا نھر بلا ہمزہ ہے اصح ہمزہ کے ساتھ ہے) اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ دانت اور ناخن کے سوا کیونکہ دانت ہڈی ہے (جو اللہ کی ایک مکلف مخلوق جن کی خوراک ہے) اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فندّ بعير من الابل"

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۸۳۲، و مر الحدیث ص: ۳۳۸، وص ۳۴۱، وص ۴۳۲، وص ۸۲۷، وص ۸۲۸۔

۲۹۵۸

﴿بَابُ اَكْلِ المُضْطَرِّ﴾

ای باب جواز اَكْلِ المُضْطَرِّ مِنَ المَيْتَةِ

لِقَولِهِ عَزَّ وجلَّ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ" الٰی "فَلا اِثْمَ عَلَيْهِ" وقال "فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِاِثْمٍ" وقولُهُ "فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِآيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ" وقولُهُ "قُلْ لا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا" اِلٰی "اَوْ دَمًا مَسْفُوحًا" وقال ابنُ عباسٍ مُهْرَاقًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ وقال فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلالاً طَيِّبًا.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: اَے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو (شکر اس امر کا کہ اس نے یہ رزق عطا کیا اور رزق بھی حلال وطیب، یہاں اشکروا صیغہ امر وجوب کیلئے ہے) فلا اثم علیہ تک (البقرہ:۱۷۲) اور فرمایا "فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ الاية" (المائدہ:۳) پھر جو کوئی شدت بھوک میں بیقرار ہوجائے (جو بھوک پیاس کی شدت سے بیتاب ہوجائے) گناہ کی طرف مائل ہوئے بغیر (وہ اگر حرام چیز کھاپی کر جان بچالے بشرطیکہ مقدار ضرورت سے تجاوز نہ کرے)

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عليه الاية (الانعام:۱۱۸)

تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم کو اس کے حکموں پر ایمان ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ الايه" (الانعام:۱۴۵)

آپ فرمادیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کیلئے جو اسے کھائے سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو کیونکہ یہ بالکل ناپاک گندہ ہے الخ۔

"وقال ابن عباسؓ" اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسفوحا کے معنی مهراقا یعنی بہتا ہوا (خون ہے)۔

"وقال فكُلُوا مِمَّا الخ" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ نے جو تم کو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اس کو کھاؤ الخ۔

افادہ: آیات کریمہ کا حوالہ دے دیا گیا ہے پوری وضاحت کیلئے مطالعہ کیجئے تفسیر مظہری، بیان القرآن وغیرہ۔

"وما اُهِلَّ بِه لِغَيْرِ اللّٰه" اور (حرام کیا اللہ تعالیٰ نے) اس جانور کو کہ غیر اللہ کے نام زد کردیا گیا ہو۔ اهلال کے

اصلی معنی اواز بلند کرنے، شہرت دے دینے کے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء اسلام کا اختلاف ہے کہ "وما اهل به لغیر الله" سے کیا مراد ہے؟ علماء حقانی کا قول یہ ہے کہ جن جانوروں پر تقرب لغیر اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے اور نیت کسی مخلوق کی نذر و نیاز کی کرلی جائے تو وہ جانور حرام ہو جاتا ہے خواہ اس کے ذبح کے وقت "بسم اللہ" بھی کیوں نہ پڑھ لی جائے مثلاً یہ بکرا شیخ سدو کا یا غوث الاعظم شیخ جیلانیؒ کے نام کے بکرے سیدنا امام حسینؓ کے نام کا مرغا اور اس قبیل کی تمام چیزیں حرام ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتابُ الاَضاحِی﴾

قربانی کے احکام کا بیان

"اضاحی" بفتح الھمزہ اُضحِیہ بضم الھمزہ وبکسرھا کی جمع ہے بتشدید الیاء وتخفیفھا (کرمانی) جیسے اُمنِیّہ کی جمع امانی۔ اس میں ایک لغت بحذف الھمزہ ضَحِیّہ ہے، اس کی جمع ضحایا جیسے عطیہ کی جمع عطایا۔ قال الاصمعی فی الاضحیہ اربع لغات تفصیل کیلئے عمدۃ القاری دیکھئے۔

اضحیہ (قربانی) اس جانور کو کہتے ہیں جو عید کے دن اللہ تعالیٰ کے تقرب کیلئے ذبح کیا جائے یعنی دسویں ذی الحجہ گیارہویں ذی الحجہ اور بارہویں ذی الحجہ تین دن قربانی کے ایام ہیں۔

قال عیاض سمیت بذلک لانھا تفعل فی الضحی وھو ارتفاع النھار فسمیت بزمن فعلھا (قس)
مطلب یہ ہے کہ چونکہ بالعموم چاشت کے وقت ذبح کیا جاتا ہے اسلئے اس کو اضحیہ کہتے ہیں یعنی تسمیۃ الشی باسم وقتہ.

﴿بابُ سُنَّۃِ الاُضْحِیَۃِ﴾ ۲۹۵۹

قربانی کی مسنونیت

وقال ابنُ عُمَرَ ھِیَ سُنَّۃٌ ومَعْرُوْفٌ

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ اضحیہ (قربانی) سنت ہے اور مشہور ہے۔ ای ثابت بالسنۃ وامر معروف بین الناس (لامع)

مشروعیت اضحیہ کی مشروعیت کتاب وسنت اور اجماع تینوں سے ثابت ہے اما الکتاب فقولہ تعالی فصلِّ لربّک وَانحر. قال بعض اھل التفسیر المراد بہ الاضحیۃ بعد صلوٰۃ العید (الابواب والتراجم، ج:٦) واما السنۃ قال انسؓ کان النبی صلی اللہ علی وسلم یضحی بکبشین وانا اُضَحّی

بکبشین (بخ ۸۳۳) واجمع المسلمون علی مشروعیتها.

شرعی حکم اور ائمہ کے اقوال: (۱) امام شافعیؒ امام احمدؒ وفی روایۃ امام مالکؒ اضحیہ سنت مؤکدہ ہے۔ حافظ عسقلانی شافعیؒ فرماتے ہیں لا خلاف فی کونها من شرائع الدین وهی عند الشافعیة والجمهور سنة مؤکدة علی الکفایه وفی وجه للشافعیة من فروض الکفایة وعن ابی حنیفة تجب علی المقیم الموسر وعن مالك مثله (فتح، ج:۱۰)

(۲) ہمارے یہاں نیز امام مالکؒ فی روایۃ کے نزدیک قربانی واجب ہے وتحریر مذهبنا ما قاله صاحب الهدایة الاضحیة واجبة علی کل مسلم حر مقیم موسر فی یوم الاضحی (عمدہ) یعنی ہر مسلمان آزاد مقیم صاحب نصاب پر یوم الاضحیٰ میں قربانی واجب ہے۔

وجوب کی دلیل ما رواه ابن ماجه عن عبدالرحمن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له سِعَةٌ ولم یضح فلا یقربن مصلانا واخرجه الحاکم وقال صحیح الاسناد ومثل هذا الوعید لا یلحق بترك غیر الواجب وذکر ابن حزم عن ابی حنیفة انه قال هی فرض (عمدہ، ج:۲۱)

دوسری دلیل: عن ابن عمر قال اقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمدینة عشر سنین یضحّی رواه الترمذی ومشکوٰۃ اول، ص:۱۲۹ قوله یضحی ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب (مرقاۃ)

۵۱۷۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قال حدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن زُبَیْدٍ الیَامِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ البَرَاءِ قال قال النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فی یَوْمِنَا هٰذا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّما هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَـهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ فی شَیْءٍ فَقَامَ اَبُوبُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَال اِنَّ عِنْدِی جَذَعَةً قال اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَال مُطَرِّفٌ عن عَامِرٍ عَنِ البَرَاءِ قال النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُکُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (عید الاضحیٰ کے دن) فرمایا کہ اس دن (قربانی کے دن) سب سے پہلا کام ہم یہ کریں گے کہ ہم (عید کی) نماز پڑھیں گے پھر نماز سے واپس آکر قربانی کریں گے جس شخص نے ایسا کیا (نماز عید پڑھ کر قربانی کی) اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی (تو وہ قربانی نہیں ہوئی) بلکہ اس نے اپنے گھر والوں کیلئے گوشت تیار کیا وہ عبادت میں داخل نہیں (یعنی ثواب نہ ہوگا)۔ یہ سن کر

ابو بردہ بن نیارؓ کھڑے ہوئے انھوں نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی تھی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کی قربانی کر لے اور تمہارے بعد کسی اور کیلئے کافی نہ ہوگا اور مطرف نے عامر شعبی سے روایت کی انھوں نے براء بن عازبؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز (عید) کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر عمل کیا (یعنی مسلمانوں کے طریقہ پر چلا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فى قوله "فقد اصاب سنتنا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۲، مر الحديث ص:۱۳۰، وص۱۳۱ تا ۱۳۲، وص۱۳۲، وص۱۳۳، وص۱۳۴، ياتى ص:۸۳۴، وص:۹۸۷۔

۵۱۷۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عن اَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قال قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِه وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَد تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے ذبح کیا اس نے اپنی ذات کیلئے (یعنی کھانے کیلئے) ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت (طریقہ) پر عمل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه شرطا من جملة شروط الاضحية وهو ان يكون ذبحها بعد الصلاة (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۲، مر الحديث ص:۱۳۰، وص۱۳۴، وياتى ص:۸۳۴، وص۹۸۷۔

﴿بَابُ قِسْمَةِ الْاِمَامِ الْاَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ﴾ ۲۹۶۰

امام کا لوگوں کے درمیان قربانی کے جانوروں کو تقسیم کرنا

۵۱۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بنُ فَضَالَةَ حدَّثَنا هِشَامٌ عن يَحْيٰى عن بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عن عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ الْجُهَنِيِّ قال قَسَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ قال ضَحِّ بِهَا﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کئے تو عقبہؓ کے حصہ میں ایک جذعہ (ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ) حاصل ہوا اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ

میں تو جذعہ آیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۳۲، ويأتي ص:۸۳۳، و مر الحديث ص:۳۰۸، وص۳۴۰، اخرجه مسلم والنسائي في الاضاحي.

جذعہ: لغۃ بکری کے اس بچہ کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو اور شرعاً نصف سال سے زیادہ کا ہو۔

۲۹۶۱ ﴿بَابُ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ﴾

مسافر اور عورتوں کیلئے قربانی کا حکم؟ (حنفیہ کے نزدیک مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے)

۵۱۷۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ القاسِمِ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا وحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فقال ما لَكِ اَنَفِسْتِ قالتْ نَعَمْ قال اِنَّ هٰذا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لا تَطُوفِي بالبَيْتِ فلَمَّا كُنَّا بِمِنٰى اُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فقُلْتُ مَا هٰذا قالُوا ضَحّٰى رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم عن اَزْوَاجِهِ بِالبَقَرِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے (حجۃ الوداع کے سفر میں) اور حضرت عائشہؓ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مقام سَرِف میں حائضہ ہوگئی تھیں اس وقت آپ رو رہی تھیں تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ کیا تجھ کو حیض آ گیا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا بیشک یہ تو ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی ساری بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے اسلئے تم حج کے تمام افعال کرتی رہو جو حاجی کرتے ہیں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو (جب تک پاک نہ ہو جاؤ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان فيه اضحية المسافر وهو ان النبي صلى الله عليه وسلم كان مسافرا الخ

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۳۲، و مر الحديث ص:۴۳، وص۴۴، وص۲۰۶ مقطعا في المغازي ص:۶۳۱، ويأتي ص:۸۳۴۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے جلد ہشتم کتاب المغازی باب حجۃ الوداع ملاحظہ فرمایئے۔

۲۹۶۲

﴿بَابُ ما يُشْتهٰى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ﴾

قربانی کے دن گوشت کھانے کی خواہش

۵۱۷۶﴿حدَّثَنا صَدَقَةُ قال حدَّثنا ابنُ عُلَيَّةَ عن أيُّوبَ عنِ ابنِ سِيرِيْنَ عن أنَسِ بنِ مَالِكٍ قال قالَ النَّبِي ﷺ يَومَ النَّحرِ مَنْ كانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فقامَ رَجُلٌ فقال يا رسولَ اللّٰهِ إنَّ هٰذا يَومٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرانَه وعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فرَخَّصَ لَهٗ في ذٰلِكَ فَلا أدْرِي أبَلَغَتِ الرُّخصَةُ مَنْ سِوَاهُ أمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأ النَّبِيُّ ﷺ إلى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُما وَقام الناسُ إلى غُنَيْمَةٍ فتوَزَّعُوهَا أوْ قال فَتَجَزَّعُوهَا﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے ذبح کرلیا ہے وہ دوبارہ (قربانی) کرے یہ سن کرایک شخص (ابو بردہ بن نیارؓ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا (یعنی اپنے پڑوسیوں کے فقرو احتیاج کا ذکر کیا کہ میں نے صبح سویرے ذبح کر کے اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو گوشت بھیج دیا)۔اب میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں سے بہتر ہے تو آنحضور ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دیدی حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ یہ اجازت (ایک سال سے کم کی قربانی) ان کے علاوہ دوسروں کو بھی ہے یا نہیں؟ پھر نبی اکرم ﷺ (نماز اور خطبہ پڑھ کر) لوٹے اور دو مینڈھے ذبح کئے اور لوگ بکریوں کی طرف گئے اور انہیں تقسیم کر کے ذبح کیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۳۲تا۸۳۳، ومر الحديث ص:۱۳۰، وص۱۳۴، ويأتي ص:۸۳۴۔

۲۹۶۳

﴿بَابُ مَنْ قال الأَضْحٰى يَوْمُ النَّحْرِ﴾

جن حضرات نے کہا قربانی صرف بقرعید کے دن ہے

(یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کرنی چاہئے)

باب من قال الاضحى يوم النحر فقط دون ايام التشريق ويوم نصب على الظرفية

ولابی ذر رفع، واختصاص النحر باليوم العاشر قول حميد بن عبدالرحمٰن ومحمد بن سيرين وداؤد الظاهری (قس)

قلت وایام النحر عند الائمة الثلاثة (امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ) ثلاثة ایام یوم النحر ویومان بعدهٗ (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اور اس کے بعد دو دن گیارہویں اور بارہویں تاریخ قربانی کے ایام ہیں) وعند الشافعیؒ اربعة ایّام یوم النحر وثلاثة بعده . باقی اقوال کیلئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۵۱۷۷﴿حدَّثنا محمّدُ بْنُ سَلامٍ قال حدَّثنا عَبْدُ الوَهّاب قال حدَّثنا اَيُّوبُ عن محمَّدٍ عنِ ابنِ اَبِی بَكْرةَ عن اَبِی بَكْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال اِنَّ الزَّمانَ قَدِ اسْتدارَ كَهَيْئَتِهِ يَومَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰواتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنا عَشَرَ شَهْرًا مِنها اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلاثٌ مُتَوالِيَاتٌ ذُوا القَعْدَةِ وذُوالحِجَّةِ وَالمُحَرَّمُ ورَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمادٰی وشَعْبَانَ، اَیُّ شَهْرٍ هذا؟ قُلْنا اَللّٰهُ ورَسُولُه اَعْلَمُ فَسَكَتَ حتی ظَنَنَّا اَنّه سَيُسَمِّيْهِ بغَيْرِ اسمِه قال اَلَيْسَ ذُوالحِجَّةِ قُلنا بَلٰی قال فایُّ بَلَدٍ هذا قُلنا اَللّٰهُ ورسولُه اَعْلَمُ فَسَكَتَ حتّی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قال اَلَيْسَ البَلْدَةَ قُلنا بلٰی قال اَیُّ يومٍ هذا قُلنا اَللّٰهُ ورَسُولُه اَعْلَمُ فسَكَتَ حتّی ظَنَنَّا اَنّه سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِه قال اَلَيْسَ يَومُ النَّحْرِ قُلنا بَلٰی قال فاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُم قال محمَّدٌ وَاَحْسِبُه قال واَعْرَاضَكُم عليكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يومِكُم هذا فی بَلَدِكُمْ هذا فی شَهْرِكُم هذا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُم فَيَسْاَلُكُمْ عن اَعْمَالِكُم اَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِیْ ضُلّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُم رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُه اَنْ يَكُونَ اَوْعٰی لَهُ مِن بَعْضِ مَنْ سَمِعَه فكانَ محمَّدٌ اِذَا ذَكره قال صَدَقَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم ثُمّ قال اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلا هَلْ بَلَّغْتُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آگیا جس حال پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کئے تھے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں تین تو پے در پے ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور (چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا بتلاؤ) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ خاموش ہو گئے ہم لوگوں نے سمجھا کہ شاید آنحضور ﷺ اس مہینے کا (مشہور نام کے علاوہ) کوئی اور نام رکھیں گے آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں یہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ

کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللّٰہ و رسوله اعلم پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے ہم نے سمجھا شاید آپ ﷺ اس شہر کا (مشہور نام کے علاوہ) کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ وہی شہر (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں مکہ ہی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ اس کا (مشہور نام کے علاوہ) کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یہ قربانی کا دن ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا (اب سن لو) کہ تمہاری جانیں اور تمہارے اموال، محمد بن سیرین نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکرہؓ نے یہ بھی کہا اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں، اور عنقریب تم (بروز قیامت) اپنے پروردگار سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا سو خبردار میرے بعد گمراہی میں نہ مبتلا ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگے اور سنو تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ (یہ حدیث) ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ جس کو پہنچائیں گے ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے اس حدیث کو زیادہ محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرینؒ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا سن لو کہ میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا سن لو میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اليس يوم النحر"

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۸۳۳، مر الحديث ص:۱۶، وص ۲۱، وص ۲۳۴ تا ۲۳۵، وص ۴۵۳، وص ۶۳۲، وص ۶۷۲، وص ۱۰۴۸، وص ۱۱۰۹۔

تشریح نصر الباری جلد اول، ص: ۳۹۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ الاَضْحٰى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلّٰى﴾ ۲۹۶۴

قربانی اور نحر عیدگاہ میں ہونا چاہیے

ای هذا باب فی بیان کون الاضحی والنحر بالمصلی وهو الموضع الذی یصلی فیه صلاة العید والمقصود من هذه الترجمة بیان السنة فی ذبح الامام وهو ان یذبح فی المصلی لئلا یذبح احد قبله لیذبحوا بعده بیقین ولیتعلموا ایضا صفة الذبح الخ (عمده)

۵۱۷۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ قال حَدَّثَنَا خالِدُ بْنُ الحارِثِ حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ

عن نافعٍ قال كان عبدُ اللهِ يَنحَرُ في المَنحَرِ قال عُبَيْدُ اللهِ يَعْني مَنحَرَ النَّبيِّ ﷺ﴾

ترجمہ | نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ منحر میں نحر کرتے تھے عبید اللہ نے بیان کیا کہ منحر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ قربانی کرتے تھے۔ (یعنی عیدگاہ میں)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه لما كان معلوما منحره صلى الله عليه وسلم بالمصلى علم منه الترجمة بجزئيها.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۳۲، ومر الحديث ص:۲۳۱۔

۵۱۷۹﴿حدَّثَنا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن كَثِيْرِ بنِ فَرْقَدٍ عن نافعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ اَخبَرَه قال كانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَذْبَحُ وَيَنحَرُ بِالمُصَلّٰى﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۳۲، مر الحديث ص:۲۳۱۔

تشریح | هذا الحديث مرفوع والاول موقوف.

۲۹۶۵ ﴿بابُ ضَحِيَّةِ النَّبيِّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ويُذْكَرُ سَمِيْنَيْنِ﴾

وقال يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَبا اُمَامَةَ بنَ سَهْلٍ قال كُنَّا نُسَمِّنُ الاُضحِيَّةَ بِالمَدِيْنَةِ وكانَ المُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ.

نبی اکرم ﷺ کا سینگ والے دو مینڈھوں کی قربانی کرنا اور منقول ہے کہ دونوں مینڈھے فربہ موٹے تھے

اور یحیٰی بن سعید انصاری نے کہا میں نے ابوامامہ بن سہل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ مدینہ میں قربانی کے جانور کو (خوب کھلا پلا کر) فربہ کرتے تھے اور عام مسلمان بھی فربہ کرتے تھے۔

۵۱۸۰﴿حَدَّثَنا آدَمُ بنُ اَبِي اِيَاسٍ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنا عَبْدُ العَزِيْزِ بنُ صُهَيْبٍ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ قال كانَ النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَاَنَا اُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۸۳۳۔

۵۱۸۱﴿حدّثنا قُتَيبةُ قال حدّثنا عبدُ الوَهّاب قال حدّثنا ايُّوبُ عن ابي قِلابَةَ عن انَسٍ انّ رسولَ اللّٰه ﷺ انكفأ الى كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِه تابَعَهُ وُهَيْبٌ عن ايُّوبَ وَقال اِسمَاعِيلُ وحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عن ايُّوبَ عن ابنِ سِيرِيْنَ عن انَسٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سینگ والے چتکبرے مینڈھوں کی طرف مائل ہوئے اور دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اس حدیث میں وہیب نے عبدالوہاب کی متابعت ایوب سے کی، اور اسماعیل بن علیہ نے اور حاتم بن وردان نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کی انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت انسؓ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۳، ومر الحديث ص: ۲۱۰، وص ۲۳۱۔

۵۱۸۲﴿حدّثنا عَمْرُو بْنُ خالِدٍ قال حدّثنا اللَّيْثُ عن يَزِيْدَ عن اَبِي الخَيْرِ عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِه ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقال ضَحِّ بِه اَنْتَ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو قربانی کی بکریاں صحابہ میں تقسیم کرنے کیلئے دیں (عقبہ نے سب تقسیم کیا) تو ایک عتود (یعنی ایک سال سے کم کا بچہ) بچ گیا تو عقبہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان عطاء النبى صلى الله عليه وسلم ضحايا لاصحابه كانه ذبح عنهم فيضاف نسبته اليه عليه السلام.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۳، ومر الحديث ص: ۳۰۸، وص ۳۴۰۔

۲۹۶۶
﴿بابُ قولِ النَّبِي ﷺ لِاَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالجَذَعِ مِنَ المَعْزِ... وَلَنْ تُجْزِيَ عن اَحَدٍ بَعْدَكَ.﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ابو بردہؓ سے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہی قربانی کر لو لیکن تیرے بعد اس کی قربانی کسی کیلئے جائز نہیں۔

۵۱۸۳﴿حدّثنا مُسَدَّدٌ قال حدّثنا خالِدُ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ قال حدّثنا مُطَرِّفٌ عن عامِرٍ عنِ البَرَاءِ قال ضَحّٰى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ اَبُوبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فقال لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه

وسلم شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فقال يَارسولَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِى دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ المَعْزِ قال اذْبَحْهَا ولَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثمّ قال مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِه وَمَن ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِيْنَ

تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وإبْرَاهِيمَ وتابَعَه وَكِيعٌ عن حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وقال عَاصِمٌ ودَاوٗدُ عنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِى عَنَاقُ لَبَنٍ وقال زُبَيْدٌ وفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِى جَذَعَةٌ وقال اَبُو الاَحْوَصِ حدَّثَنا مَنْصُورٌ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ وقال ابْنُ عَونٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میرے ایک ماموں ابو بردہؓ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تمہاری بکری (جس کی نماز سے پہلے قربانی کی تھی) صرف گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی نہیں ہوئی) ابو بردہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس گھر کا پالا ہوا ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم اسی کی قربانی کرلو لیکن تمہارے علاوہ (اس کی قربانی) کسی اور کیلئے جائز نہ ہوگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے ذبح کرے وہ صرف اپنے کھانے کیلئے ذبح کرتا ہے (قربانی نہیں ہوسکتی) اور جو شخص نماز عید کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اس نے مسلمانوں کی سنت پالی مسلمانوں کا طریقہ حاصل کرلیا۔

اس حدیث کو مطرف کے ساتھ عبیدہ ضبی نے بھی عامر شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کی اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حریث سے انھوں نے شعبی سے روایت کی اور عاصم بن سلیمان احول اور داؤد نے شعبی سے روایت کی کہ ابو بردہؓ نے کہا میرے پاس عناق لبن (دودھ پیتی پٹھیا) ہے اور زبید اور فراس نے شعبی سے یوں نقل کیا ہے کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے اور ابوالاحوص نے کہا کہ ہم سے منصور بن معتمر نے، انھوں نے شعبی سے نقل کیا کہ میرے پاس عناق جذعہ ہے اور عبید اللہ بن عون نے کہا (ای عن الشعبی عن البراءؓ) عناقٌ جذعٌ عناقُ لَبَنٍ.

وصله المؤلف فی الایمان والنذور.

عناقٌ جذعٌ صفت وموصوف۔ وعناق لبن مضاف ومضاف الیہ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۳ تا ۸۳۴، ومر الحديث ص: ۱۳۰، وص ۱۳۱، وص ۱۳۲، وص ۱۳۳، ويأتى ص: ۹۸۷۔

۵۱۸۴﴿حَدَّثَنِى محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ جعفرٍ قال حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن سَلَمَةَ عن اَبِى جُحَيْفَةَ عَنِ البَرَاءِ قال ذَبَحَ اَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فقال لَهُ النَّبِىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَبْدِلْهَا فقال لَيْسَ عِنْدِى اِلاَّ جَذَعَةٌ قال شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قال هِىَ خَيْرٌ مِنْ

مُسِنَّةٍ قال اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِىَ عن اَحَدٍ بَعْدَكَ وقال حَاتِمُ بنُ وَرْدَانَ عن اَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن اَنَسٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وقال عَنَاقٌ جَذَعَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ ابو بردہؓ نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اس کے بدلے میں دوسری قربانی کردو تو ابو بردہؓ نے عرض کیا میرے پاس تو ایک سال سے کم عمر کے بچے کے سوا اور کوئی جانور نہیں ہے، شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بردہؓ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ پورے ایک سال کی بکری سے بھی عمدہ ہے گھر کی پلی ہوئی ایسی موٹی تازی ہے (بھیڑ، بکری میں مسنہ وہ کہلاتا ہے جو پورے سال بھر کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو) آنحضور ﷺ نے فرمایا تم مسنہ کے بدل اسی جذعہ کی قربانی کرلو لیکن تیرے بعد کسی کیلئے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا ان سے ایوب نے ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انسؓ نے حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس روایت میں ہے کہ ابو بردہؓ نے کہا کہ عندی عناق جذعة (میرے پاس سال بھر سے کم عمر کا بچہ ہے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۴، ومر الحديث ص:۱۳۰، وص۱۳۱، وص۱۳۲، وص۱۳۳، وص۱۳۴، ياتی ص:۹۸۷۔

۲۹۶۷ ﴿بابُ مَنْ ذَبَحَ الاَضَاحِيْ بِيَدِه﴾

جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کئے

۵۱۸۵﴿حدَّثَنَا آدَمُ بنُ اَبِي اِيَاسٍ قال حدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حدَّثَنَا قَتَادَةُ عن اَنَسٍ قال ضَحّٰى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَرَاَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِه﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا قدم مبارک مینڈھوں پر رکھے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں اور آپ ﷺ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۴، ومر الحديث ص:۸۳۳ وياتی ص:۸۳۵، وص۱۱۰۰، اخرجه مسلم في الذبائح.

۲۹۶۸

﴿باب مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِه﴾

وَاَعَانَ رَجُلٌ ابنَ عُمَرَ فِى بَدَنَتِهِ وَاَمَرَ اَبُو مُوسٰى بَنَاتِهِ اَنْ يُضَحِّيْنَ بِاَيْدِيهِنَّ

جس نے دوسرے کی قربانی (اس کی اجازت سے) کی

اور ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ کی ان کے اونٹ کی قربانی میں مدد کی، اور ابوموسیٰ اشعریؓ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کریں۔

"وامر ابوموسیٰؓ الخ" اس کی تعلیق باب سابق میں مذکور ہونا چاہئے۔ واللہ اعلم

۵۱۸۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدثنا سُفيانُ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ القاسِمِ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بِسَرِفَ واَنَا اَبْكِي فقالَ مالَكِ اَنَفِسْتِ قلتُ نعم قال هذا اَمْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي ما يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وضَحّٰى رَسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم عن نِسائِهِ بِالبَقَرِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مقام سرف میں میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اسلئے تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دیتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

مطابقتہ للترجمۃ ليس فيه مطابقة تامة للترجمة فان تعسف فيه فيوخذ من قوله "وضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر لانهم قالوا انه عليه السلام ضحى عن نسائه باذنهن (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۴، ومر الحديث ص: ۴۳، وص۴۴، وص۲۱۱، وص۲۲۳، وص۲۳۱، وص۲۳۲، وص۲۴۰، وص۴۱۴۔

۲۹۶۹

﴿باب الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ﴾

نماز عید کے بعد ذبح کرنے کا بیان (یعنی قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد ہے)

۵۱۸۷ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْهَالٍ قال حدثنا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قال سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ

عنِ البَراءِ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ فقال اِنَّ اوَّلَ ما نَبْدَأُ به مِن يَومِنا هٰذا اَن نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فننحرَ فمَنْ فَعَلَ هٰذا فقَدْ اَصابَ سُنَّتَنا وَمَنْ نَحرَ فإنّما هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُه لِاَهْلِهٖ لَيسَ مِنَ النُّسُكِ فى شَيءٍ فقال اَبو بُرْدَةَ يا رسولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِى جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِن مُسِنَّةٍ فقال اجْعَلْهَا مَكانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ اَوْ تُوفِيَ عن اَحَدٍ بَعْدَكَ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ (عیدالاضحیٰ کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن سب سے پہلا کام ہم یہ کریں گے کہ ہم (عید کی) نماز پڑھیں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے تو جس شخص نے ایسا کیا (عید کی نماز کے بعد قربانی کی) اس نے ہماری سنت کو (ہمارا طریقہ) پالیا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کرلی وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کیلئے تیار کیا ہے وہ کسی درجہ میں بھی قربانی نہیں، اس پر ابو بردہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے اب میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے) جو مسنہ (یعنی پورے سال بھر کی بکری) سے بہتر ہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس جذعہ کو مسنہ کی جگہ میں قربانی کرلو لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کیلئے جائز نہ ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ان نصلى ثم نرجع فننحر"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۴، باقی کیلئے نصر الباری جلد دہم باب، ص: ۲۹۵۹ ملاحظہ فرمائیے۔

۲۹۷۰

﴿بابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَعادَ﴾

جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تو وہ (نماز کے بعد) دوبارہ کرے

۵۱۸۸﴿حدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا اِسماعِيلُ بنُ اِبراهِيمَ عن اَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن اَنَسٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فلْيُعِدْ فقال رَجُلٌ هٰذا يَومٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وذَكَرَ هَنَةً مِن جِيْرانِهٖ فكَاَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَذَرَهُ وعِنْدِى جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِن شاتَيْنِ فرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فلا اَدْرِىْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ اَمْ لا ثُمَّ انْكَفَأَ اِلىٰ كَبْشَيْنِ يعنى فذَبَحَهُما ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ اِلىٰ غُنَيْمَةٍ فذَبَحُوها﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ پھر

دوبارہ کرے اس پر ایک صحابی (ابو بردہؓ) نے عرض کیا اس دن لوگوں کو گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا عذر قبول کیا اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (اتنا موٹا تازہ) کہ دو بکریوں سے بہتر ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اسی جذعہ کے قربانی کی اجازت دیدی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اب میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت دوسرے لوگوں کیلئے بھی ہے یا نہیں؟ پھر آنحضور ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے یعنی دونوں کو ذبح کیا پھر لوگ بھی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۴، مر الحديث ص: ۱۳۰، وص ۱۳۴۔

۵۱۸۹ ﴿حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا الاسود بن قيس سمعت جندب بن سفيان البجلي قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال من ذبح قبل الصلوة فليعد مكانها اخرى ومن لم يذبح فليذبح﴾

ترجمہ | حضرت جندب بن سفیان بجلیؓ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی ہو تو وہ اس کی جگہ دوبارہ (نماز کے بعد) کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے (نماز سے پہلے) وہ اب ذبح کرے۔

"فليذبح" سے وجوب قربانی پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۴، و مر الحديث ص: ۱۳۴، وص ۸۲۷، و يأتي ص: ۹۸۷، وص ۱۱۰۰۔

۵۱۹۰ ﴿حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا ابو عوانة عن فراس عن عامر عن البراء قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا يذبح حتى ينصرف فقام ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله فعلت فقال هو شيء عجلته قال فان عندي جذعة هي خير من مسنتين ء اذبحها قال نعم ولا تجزي عن احد بعدك قال عامر هي خير نسيكته﴾

ترجمہ | حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن (یعنی بقرعید کے دن) نماز پڑھائی اور فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھتا ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بناتا ہو (یعنی مسلمان ہو) وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو کرلی ہے (یعنی نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ تو ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے (اپنے گھر والوں کیلئے) وقت سے پہلے کرلی ہے

ابو بردہؓ نے عرض کیا اب میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے جو دوسرے سال کی بکریوں سے (گوشت کے اعتبار سے) بہتر ہے کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں کرلو پھر تیرے بعد کسی اور کیلئے (یہ جذعہ) جائز نہیں، عامر شعبی نے کہا یہ جذعہ بہترین قربانی تھی۔

بعض نسخوں میں نسیکتیہ تثنیہ کے ساتھ ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا دونوں قربانیوں میں یہ جذعہ بہتر ٹھہری۔

سوال: فان قلت خير افعل التفضيل وهو يقتضي الشركة والاولى لم تكن نسيكة (قس)

مطلب یہ ہے کہ لفظ خیر کا تقاضا ہے کہ دونوں میں خیریت ہو البتہ ایک میں زیادہ ہو حالانکہ پہلی بکری قربانی کی نہیں ہوئی کیونکہ وہ نماز سے پہلے کرلی گئی تھی مگر چونکہ ابو بردہؓ کی نیت بخیر تھی اور اس نے قربانی ہی کی نیت سے کی تھی پھر پڑوسیوں اور محتاجوں کے ساتھ احسان وسلوک کی نیت تھی اور ظاہر ہے کہ یہ عبادت ہے اس میں ثواب مل گیا۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فلا يذبح حتى ينصرف، ومن قوله هي شيء عجلته لان معناه لايقوم ذلك عن الاضحية فلا بد من اعادتها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۴، ومر الحديث ص:۱۳۰تا۱۳۱، وص۱۳۱، وص۱۳۲، وص۱۳۳، وص۱۳۴، وص۸۳۲، وص۸۳۳، ويأتي ص:۹۸۷۔

تشریح اگر کسی نے نماز عید کے بعد امام کی قربانی سے پہلے اپنی قربانی کرلی تو امام اعظم ابو حنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ اور لیثؒ کے نزدیک جائز ہے۔

(۲) چھوٹے گاؤں میں جو قصبہ یا قریہ کبیرہ نہیں ہے جن پر جمعہ وعیدین نہیں ہے وہ صبح کے بعد ہی قربانی کرلے تو درست ہے عند الاحناف۔ واللہ اعلم

۲۹۷۱ ﴿ بَابُ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ ﴾

ذبح کرتے وقت ذبیحہ پر پاؤں رکھنے کا بیان

۵۱۹۱ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سینگ والے دو چتکبرے مینڈھے کی قربانی کیا کرتے تھے اور آنحضور ﷺ اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور اپنے دست مبارک سے دونوں کو ذبح کرتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۵، ومر الحديث ص: ۲۳۱، وص ۲۳۱، وص ۸۳۳، وص ۸۳۴، وص ۱۱۰۰۔

﴿ بَابُ ۲۹۷۲ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ ﴾

ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا

۵۱۹۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ قال ضَحَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی اور دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا اور (ذبح کے وقت) اپنا مبارک قدم دونوں پر رکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "و كَبَّرَ"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۵۔

﴿ بَابُ ۲۹۷۳ اِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ﴾

اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور کسی کے ذریعہ مکہ بھیجے کہ حرم میں ذبح کیا جائے

تو اس پر کوئی چیز حرام نہ ہوگی جو محرم پر احرام کی حالت میں ہوتی ہے

۵۱۹۳ ﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قال اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنا اِسْمَاعِيْلُ عن الشَّعْبِيِّ عن مَسْرُوقٍ اَنَّهُ اَتٰى عَائِشَةَ فقال لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ اِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوْصِي اَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فلا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حتى يَحِلَّ النَّاسُ قال فَسَمِعْتُ تَصْفِيْقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فقالتْ لَقَدْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ اَهْلِهِ حتى يَرْجِعَ النَّاسُ﴾

ترجمہ | مسروق سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ام المومنین ایک شخص (زیاد

بن ابی سفیان) قربانی کا جانور مکہ بھیج دیتا ہے اور خود اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے اور جو قربانی کا جانور لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا ہے کہ اس کے اونٹنی کے گلے میں (نشانی کے طور پر) قلادہ پہنا دیا جائے اور اس روز سے برابر محرم (احرام کی حالت میں) رہتا ہے یہاں تک کہ مکہ میں حاجی لوگ احرام کھول لیں مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے پردہ کے باہر حضرت عائشہؓ کے تالی بجانے کی آواز سنی (یعنی جب میں نے حضرت عائشہؓ سے ہدی بھیجنے والے کا قصہ سنایا تو حضرت عائشہؓ نے تعجب یا افسوس سے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر اظہار افسوس کیا کہ یہ جہالت ہے) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں خود رسول اللہ ﷺ کے ہدی (قربانی کے جانور) کے قلادے تیار کرتی پھر حضور ﷺ اپنا ہدی مکہ بھیج دیتے لیکن آپ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی ان چیزوں میں سے جو مردوں کیلئے اپنی بیوی سے حلال ہے (یعنی صرف ہدی بھیجنے سے آپ ﷺ محرم نہیں ہوتے) یہاں تک کہ لوگ حج کر کے واپس آتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فما يحرم عليه مما حل الى آخره"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۳۵، مر الحديث ص: ۲۳۰، ۲۳۰، ۲۳۰، ۲۳۰، ۲۳۰۔

تشریح اس حدیث سے ان حضرات کا رد ہوتا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ مکہ کی جانب ہدی کا جانور بھیجنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے جب تک وہ ہدی ذبح نہ ہو جائے۔ لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء حضرت عائشہؓ کی حدیث کے موافق قائل ہیں کہ محرم نہیں ہوتا ہے۔

باقی اس مقام کی مزید تشریح کیلئے ضرور دیکھئے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۳۲۶ حدیث ۱۵۹۹ کا ترجمہ۔

۲۹۷۴ ﴿بَابُ مَا يُؤكَلُ مِن لُحُومِ الأَضَاحِي وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنهَا﴾

قربانی کے گوشت سے جو کھایا جائے اور اس میں سے (سفر کیلئے) توشہ لے جایا جائے

۵۱۹۴ ﴿حدثنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال حدثنا سُفيانُ قال عَمرٌو اَخبرَنِي عَطاءٌ سَمِعَ جابرَ بنَ عبدِ اللهِ قال كُنّا نَتَزَوَّدُ لُحومَ الأَضاحِيّ عَلٰى عَهدِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِلَى المَدِينَةِ وقال غَيرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الهَدْيِ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانی کا گوشت مدینہ پہنچنے تک توشہ (زادراہ) لیتے اور سفیان نے کئی مرتبہ لحوم الاضاحی کے بجائے لحوم الهدی کہا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۳۵، و مر الحديث ص: ۲۳۳، وص ۴۱۸، وص ۸۱۶۔

۵۱۹۵ ﴿حدثنا اِسماعِيلُ قال حدثنِي سُلَيمانُ عن يَحيَى بنِ سَعِيدٍ عنِ القاسِمِ اَنّ ابنَ خَبّاب

اَخبَرَهُ اَنَّه سَمِعَ اَبَا سَعِيدِ الخُدرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّه كَانَ غائِبًا فقَدِمَ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ لَحمٌ فقال هذا مِنْ لَحمِ ضَحَايَانَا فقال اَخِّرُوهُ لا اَذوقُهُ قال ثمّ قُمتُ فَخَرَجتُ حتى آتِيَ اَخِي اَبَا قَتَادَةَ بنَ النُّعمانِ وكانَ اَخَاهُ لِاُمِّهِ وكانَ بَدرِيًّا فذَكَرتُ ذٰلِكَ لَه فقال اِنَّه قد حَدَثَ بَعدَكَ اَمرٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرر ہے تھے کہ وہ سفر میں تھے جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا اور کہا یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے ابوسعید خدریؓ نے فرمایا اسے ہٹاؤ میں نہیں چکھوں گا ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقتادہ بن نعمان کے پاس آیا اور ابوقتادہ ان کے ماں کی طرف سے (اخیافی) بھائی تھے اور بدری صحابی تھے میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا تمہارے بعد نیا حکم ہوا (اور وہ حکم تین دن والا منسوخ ہو گیا اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت رکھا جا سکتا ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۵، ومر الحديث ص:۵۷۰۔

۵۱۹۶﴿حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عن يَزِيدَ بنِ اَبِي عُبَيدٍ عن سَلَمَةَ بنِ الاَكوَعِ قال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ ضَحّٰى مِنكُم فلا يُصبِحَنَّ بَعدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيتِهِ مِنهُ شَيءٌ فلمّا كانَ العَامُ المُقبِلُ قالوا يا رسولَ اللّٰه نَفعَلُ كَما فَعَلنَا العَامَ الماضِي قال كُلُوا وَاَطعِمُوا وَادَّخِرُوا فاِنَّ ذٰلِكَ العامَ كانَ بِالنَّاسِ جَهدٌ فَاَرَدتُّ اَن تُعِينُوا فِيهَا﴾

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن کے بعد صبح کو اس کے گھر اس قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہنا چاہئے (کھالے اور تقسیم کر دے) پھر جب آئندہ سال (یعنی دوسرا سال) ہوا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جیسے گذشتہ کیا تھا؟ (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا (نہیں) اب کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو (تم کو اختیار ہے) اس سال (گذشتہ سال) لوگوں پر مشقت تھی (قحط تھا) اس لئے میں نے چاہا کہ تم اس مشقت میں لوگوں کی مدد کرو

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۵۔

۵۱۹۷﴿حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِي اَخِي عن سُلَيمانَ عن يَحيَى بنِ سَعِيدٍ عن عَمرَةَ بنتِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن عائِشَةَ قالتِ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنهَا فَنَقدَمُ بِه اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِالمَدِينَةِ فقال لا تَاكُلُوا اِلّا ثَلاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيسَت بِعَزِيمَةٍ ولكِن

اَرَادَ اَنْ يُّطْعِمَ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر (اس کو سکھا کر) رکھ دیتے تھے پھر اس کو مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کرتے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ، اور آنحضور ﷺ کا یہ حکم بطور وجوب نہیں تھا لیکن آنحضور ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ اس گوشت میں سے کھلائے (یا کھلایا جائے) واللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وليست بعزيمة الى آخره"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۳۵۔

۵۱۹۸﴿حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسىٰ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ يَوْمَ الْاَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيْدَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ مِنْ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْهِ عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِيْ فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ نَحْوَهُ﴾

ترجمہ عبدالرحمن بن ازہر کے مولی ابوعبید نے بیان کیا کہ وہ بقرعید کے دن حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ (عیدگاہ) میں موجود تھے تو حضرت عمرؓ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں منع فرمایا ہے ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے ان میں سے ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان المبارک کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (یعنی یوم عید الفطر) اور دوسرا وہ دن ہے جس دن تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو (یعنی یوم عید الاضحیٰ)

پھر ابوعبید نے (بالسند السابق) کہا اس کے بعد میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اور یہ جمعہ کا دن تھا حضرت عثمانؓ نے بھی خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو بیشک یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں (یوم الاضحیٰ اور یوم جمعہ) پس اہل عوالی میں سے جو پسند کرے کہ جمعہ کا انتظار کرے تو

انتظار کرے (اور جمعہ کی نماز کے بعد گھر جائے) اور جو لوگ واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جاسکتا ہے میں نے اسے اجازت دی۔

"قال ابو عبید الخ" ابوعبید نے بیان کیا کہ پھر میں حضرت علیؓ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا انھوں نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو منع کیا ہے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک کھاؤ۔ اور معمر نے زہری کے واسطہ سے انھوں نے ابوعبید سے اسی طرح بیان کیا۔

"نحوہ" ای نحو ما روی عن علیؓ وھو قولہ "نھاکم ان تاکلوا لحوم نسککم فوق ثلاث.

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی اثر علیؓ فی آخر الحدیث وذلک لان الترجمۃ قولہ باب ما یوکل من لحوم الاضاحی وھو یشمل ما یوکل منھا فی ثلاثۃ ایام ومایوکل فی اکثر من ذلک الخ (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۸۳۵، وحدیث عمرؓ قال یا ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھاکم عن صیام ھذین العیدین الخ، مر الحدیث فی ص: ۲۶۷۔

۵۱۹۹ ﴿حَدَّثَنِی محمَّدُ بنُ عَبدِ الرَّحِیمِ قال اَخبَرنا یَعقُوبُ بنُ اِبراھیمَ بنِ سَعدٍ عن ابنِ اَخِی ابنِ شِھَابٍ عن عَمِّہٖ ابنِ شِھَابٍ عن سالمٍ عن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کُلُوا مِنَ الاَضَاحِی ثَلاثًا وَکانَ عبدُ اللّٰہِ یَاکُلُ بالزَّیتِ حِینَ یَنفِرُ مِن مِنی مِن اَجلِ لُحُومِ الھَدیِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اور حضرت عبداللہؓ جب منیٰ سے کوچ کرتے تو روغن زیتون سے روٹی کھاتے کیونکہ آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے (اس حدیث پر عمل کرنے کیلئے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للجزء الاول للترجمۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۸۳۵۔

تشریح شروع میں تین دن سے زیادہ دن تک قربانی کا گوشت جمع رکھنے کی اجازت نہیں تھی بلکہ حکم تھا کہ جن غریبوں کے یہاں قربانی کا جانور نہیں ہے ان لوگوں کو قربانی کا گوشت دیا جائے بعد میں ممانعت منسوخ ہوگئی جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں تصریح گذر چکی ہے۔

جمہور علماء اسلام کے نزدیک اب تین دن سے زیادہ رکھنا نہ ممنوع ہے نہ ہی مکروہ، بلا کراہت جائز ہے۔

ہوسکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو نسخ کی حدیث نہ پہنچی ہو۔ واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ﴾

پینے والی چیزوں کا بیان

ای ھذا کتاب فی بیان احکام الاشربہ ما یحرم من ذلك وما یباح وھی جمع شراب وھو اسم لما یشرب الخ (عمدہ)

"اشربہ" شراب کی جمع ہے جیسے اَطْعِمة طعام کی۔ شراب عربی زبان میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں خواہ حلال ہو یا حرام کھانے پینے کی چیزوں کی حلت وحرمت کے بارے میں شریعت کا بنیادی اصول وہی ہے جسے قرآن حکیم میں ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ. (الاعراف:۱۵۷)

امام بخاریؒ نے ان شرابوں اور چیزوں کا بیان کیا جو حرام اور خبائث ہیں کیونکہ وہ محدود اور تھوڑے ہیں ان کے سوا جو خبائث نہیں بلکہ طیبات ہیں وہ سب حلال ہیں۔

وقولُ اللّٰہ تعالیٰ: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:۹۰)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مسلمانو! بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانسے کی تیر پلید (ناپاک) ہیں شیطان کے کام ہیں سو تم ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

تشریح جاننا چاہئے کہ شراب کی حرمت تدریجاً نازل ہوئی ہے، شراب اور جوا کے مشغلے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے بالخصوص اہل عرب کی گھٹی میں پڑے ہوئے تھے، تہذیب کا جز بنے ہوئے تھے۔

جوا ان کے دن رات کی دل لگی تھی — شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی

تو چونکہ شراب کا رواج انتہا کو پہنچ چکا تھا اسلئے اکرم الاکرمین نے نہایت حکیمانہ تدریج سے شراب وجوا کی حرمت نازل فرمائی پہلے یہ آیت نازل ہوئی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ

مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرہ:۲۱۹)

لوگ آپ سے شراب اور قمار کی بابت دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں اور ان دونوں کا گناہ ان دونوں کے نفع سے بہت بڑا ہے۔

(اس لئے عقل سلیم کے لحاظ سے یہ دونوں چیزیں قابل ترک اور واجب الاحتراز ہیں)

مگر چونکہ صاف طور پر اس کے چھوڑنے کا حکم نہ تھا اسلئے حضرت عمرؓ نے کہا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لنا فى الخَمْرِ بيانا شافيا اے اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح بیان فرما دیجئے، تو اس کے بعد دوسری آیت نازل ہوئی: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى الاية (النساء:۴۳)

(اے ایمان والو تم نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کہ تم نشے میں ہو)

اس میں بھی تحریم خمر کی تصریح نہ تھی پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اللّٰهم بين لنا فى الخمر بيانا شافيا آخر سورہ مائدہ کی مذکورہ آیت انما الخمر والميسر سے فهل انتم منتهون تک نازل کی گئیں، جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندی ناپاک چیز سے اجتناب کرنے کی ہدایت تھی چنانچہ حضرت عمرؓ فهل انتم منتهون سنتے ہی بلند آواز سے کہنے لگے انتهينا انتهينا لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے مدینہ کی گلی کوچوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی۔ اس صریح حکم کے بعد شراب اور قمار (جوا) کو قطعی طور پر حرام کر دیا گیا اب کسی حال میں اس کا پینا جائز نہیں اور نہ ہی اس کا بیچنا خریدنا جائز ہے اس کی قیمت قطعا حرام ہے۔

قطعی حرمت کا حکم کب ہوا؟ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں والذى يظهر ان تحريمها كان عام الفتح سنة ثمان الخ (فتح الباری جلد ۸، فی تفسیر سورۃ المائدہ، ص:۲۲۴، دوسرا قول ۶ھ کا ہے لیکن مشہور اور صحیح تر قول یہی ہے کہ شراب کی حرمت ۳ھ میں ہوئی (تاریخ الاحکام بحوالہ تفسیر مظہری)

۵۲۰۰﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنا مَالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ بن عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فِى الدُّنْيا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنها حُرِمَهَا فى الآخِرَةِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی تو وہ آخرت میں (بہشت کے) شراب سے محروم رہے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۳۶، وقد اخرج الحديث مسلم فى الاشربه والنسائى فيه وفى الوليمه.

اشکال: شراب نوشی معصیت ہے یعنی کبیرہ گناہ ہے اور مرتکب کبیرہ جنت سے محروم نہیں رہے گا خواہ اللہ تعالیٰ

اپنی رحمت سے بخش دے یا محبوب رب العالمین حضور اکرم ﷺ کی شفاعت سے تو وہ جنت میں جائے گا اور اہل جنت کو جنت میں سب کچھ ملے گا و فیہا کل ما تشتھی الانفس؟ تو جنت میں جانے کے بعد اگر شراب طہور کی خواہش ہوگی تو بلاشبہ شراب طہور بھی ملے گی۔

جواب: (۱) جنت میں جانے کے باوجود شراب کی خواہش ہی نہیں ہوگی فلا اشکال۔

جواب: (۲) حُرِمھا فی الآخرۃ کنایہ ہے حرمان جنت سے یعنی اگر شراب کو حلال و جائز سمجھ کر پیتا تھا اور بغیر توبہ مر گیا تو وہ مومن نہیں اسلئے جنت میں نہیں جائے گا پھر جنت کی شراب سے محرومی یقینی ہے۔

(۳) محمول علی الزجر والتوبیخ تاکہ ڈر کر توبہ کرلے۔ واللہ اعلم

۵۲۰۱﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قال اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّہ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یقولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُتِیَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بہ بِاِیْلِیَاءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْھِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فقال جِبْرِیْلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَاکَ لِلْفِطْرَۃِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ، تَابَعَہ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْھَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں (بیت المقدس کے شہر) ایلیا میں دو پیالے شراب اور دودھ کے پیش کئے گئے آنحضور ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا پھر آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو اصل فطرت کی ہدایت کی (کیونکہ دودھ انسان کی فطری غذا ہے) اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

اس روایت میں شعیب کی متابعت کی ہے زہری سے معمر بن راشد نے، اور ابن الہاد نے (ھو یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ھاد لیثی) اور عثمان بن عمر نے اور زبیدی نے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۳۶، ومر الحدیث ص:۴۸۱، وص۴۸۹، وص۶۸۴، وص۸۳۸۔

۵۲۰۲﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قال حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قال حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عن اَنَسٍ قال سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِیْثًا لایُحَدِّثُکُمْ بہ غَیْرِی قال مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَظْھَرَ الْجَھْلُ وَیَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ ویَقِلَّ الرِّجَالُ وتَکْثُرَ النِّسَاءُ حتی یکونَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً قَیِّمُھُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے جو میرے سوا اس حدیث کو تم سے

اور کوئی نہیں بیان کرے گا آنحضور ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت پھیل جائے گی اور (دین کا علم) کم ہو جائے گا اور زنا بکثرت ہوگا (کھلم کھلا ہوگا) اور شراب (کثرت سے) پی جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بہت ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگراں (کام چلانے والا) ایک مرد ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتشرب الخمر"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۶، ومر الحديث في كتاب العلم ص:۱۸، وفي النكاح ص:۷۸۷، وص ۱۰۰۵، وص ۱۰۰۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۴۲۱۔

۵۲۰۳ ﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قال حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قال سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عبدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقولاَنِ قال اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال لَايَزْنِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَمُؤْمِنٌ وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قال ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي عبدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بنِ عبدِ الرحمٰنِ بنِ الحارِثِ بنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كان يُحَدِّثُه عن اَبِي هُرَيْرَةَ ثم يقول كانَ اَبُوبَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلاَيَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ فِيْهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی زنا کرتا ہے تو عین زنا کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اسی طرح جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ (اسی سند مذکور سے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی کہ ابوبکر اس حدیث کو حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے تھے کہ ابوبکر ان امور مذکورہ کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ جب کوئی لوٹنے والا کوئی بڑی پونجی کی چیز لوٹتا ہے کہ جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مومن"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۶، ومر الحديث ص:۳۳۶، ويأتي ص:۱۰۰۱، وص ۱۰۰۲، وص ۱۰۰۶۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ ان کبائر کے ارتکاب کے وقت وہ مومن کامل نہیں رہتا ایمان کا نور نہیں رہتا بلکہ ناقص و فاسق ہے۔

(۲) محمول علی الزجر والتوبیخ۔

(۳) نفی ایمان کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو مذکورہ گناہوں کو بالقصد جائز وحلال سمجھتے ہوں، تو چونکہ ان گناہوں کی حرمت منصوص ہے کتاب وسنت سے ثابت ہے تو مستحل خمر ایمان سے خارج ہو جائے گا۔

(۴) اہل سنت کے نزدیک ایک مطلب یہ ہے کہ **لایدخل الجنة ولا یشرب الخمر فی الجنة الا ان عفا الله عنه کما فی بقیة الکبائر.**

مزید تفصیل کیلئے عمدۃ القاری وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

۲۹۷۵
﴿ بابٌ اَنَّ الخَمْرَ مِنَ العِنَبِ ﴾

خمر صرف انگور سے ہے

"بابٌ ان الخمر من العِنب": ہمارے ہندوستانی نسخوں میں اسی طرح ہے کہ "بابٌ" بالتنوین ہے یہی ترجمہ عمدۃ القاری، قسطلانی، اور کرمانی میں ہے لیکن فتح الباری میں ہے "بابُ الخمرِ من العنب وغیرہ" یعنی فتح الباری کے علاوہ کسی معتبر ومشہور شروح میں لفظ "وغیرہ" کا اضافہ نہیں ہے پہلی صورت جو اکثر نسخوں میں ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ خمر کے حقیقی معنی شیرہ انگور کے ہیں اسی کے قائل ہیں امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام ابویوسفؒ، ابراہیم نخعیؒ وغیرہ۔

خود حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: کذا فی شرح ابن بطال ولم ار لفظ "وغیرہ" فی شیء من نسخ الصحیح ولا المستخرجات ولا الشروح سواہ (فتح، ج:۱۰، ص:۲۸) خود حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ "وغیرہ" کا لفظ شرح ابن بطال کے علاوہ صحیح کے کسی نسخہ میں نہیں ہے اور نہ مستخرجات میں اور نہ شروح میں اس لفظ کا اضافہ ہے۔

حقیقت خمر میں علماء کے اقوال

اوپر مذکور ہو چکا کہ حنفیہ کے نزدیک خمر کی حقیقت شیرہ انگور ہے جبکہ جوش کھا کر جھاگ ڈالے مطلب یہ ہے کہ خمر کا حقیقی اطلاق انگور کے شیرہ سے بنائی جانے والی شراب پر ہوگا خمر کا قلیل وکثیر حرام ہے اس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی خواہ ایک قطرہ ہی پئے اور یہ نجس العین ہے۔ اس کی تجارت خرید وفروخت حرام ہے حلال سمجھنے والا کافر ہے۔

(۲) ائمہ ثلاثہ اور جمہور محدثین کے نزدیک تمام اشربہ مسکرہ (ہر نشہ آور چیز) پر "خمر" کا اطلاق ہوتا ہے اور جس طرح شیرہ انگور (انگور کے کچے پانی) سے "خمر" بنتی ہے اسی طرح دیگر اشیاء کھجور، کشمش اور گیہوں وغیرہ سے بھی خمر بنائی جاتی ہے ان تمام اشیاء سے بنائی ہوئی شراب خمر ہے اور حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر پینے والے پر حد لگائی جائے گی اور خمر کی طرح ان کی تجارت، خرید وفروخت ناجائز ہے۔

دلائل محدثین (۱) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام (مسلم ثانی، ص:۱۶۷، ترمذی ثانی، ص:۸ فی ابواب الاشربہ) اس میں آپ ﷺ نے ہر مسکر کو خمر فرمایا ہے اور انگور کی تخصیص نہیں فرمائی۔

(۲) عن ابن عمرؓ قال خطب عُمَرُ علی مِنبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اِنه قد نزَل تحریمُ الخمرِ وهی من خَمسةِ اشیاءَ العنبِ والتمرِ والحنطةِ والشعیرِ والعَسَلِ والخمر ما خامر العقلَ الخ (بخاری، ج:۲، ص:۸۳۷)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور، کھجور، گیہوں، جَو اور شہد اور خمر (شراب) وہ چیز ہے جو عقل کو مخمور کردے، عقل کو چھپادے۔

اور ظاہر ہے کہ جس طرح انگور کی بنی ہوئی خمر (شراب) سے عقل مخمور و مستور ہو جاتی ہے اسی طرح دیگر مسکرات (نشہ آور) بھی عقل کو مخمور و مستور کر دیتی ہے اسلئے ہر مسکر (نشہ آور) کو خمر کہا جائے گا۔

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الخمر من هاتین الشجرتین النَّخلةِ وَالعِنبَةِ (مسلم ثانی، ص:۱۶۳، ترمذی ثانی، ص:۱۰، نسائی ثانی، ص:۲۷۶) یعنی "خمر" ان دو درختوں سے بنتی ہے یعنی کھجور اور انگور۔ معلوم ہوا کہ خمر کیلئے انگور ہی کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

جوابات پہلی دلیل: اولاً تو اس حدیث کو نقل کر کے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں رواہ مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر موقوفا ولم یرفعه. ثانیاً اگر اس حدیث کو مرفوع مان لیا جائے تو جواب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا مقصد کل مسکر خمر سے لغت بیان کرنا یا خمر کی حقیقت بیان کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ خمر کا شرعی حکم بیان کرنا مقصود ہے جو آپ ﷺ کا منصب ہے پس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کل مسکر فی حکم الخمر ای کل مسکر حرام.

جمہور کی دلیل کا جواب یہ سیدنا عمر فاروقؓ کا مقولہ ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ جس وقت "خمر" کی حرمت نازل ہوئی تو اس وقت "خمر" ہی کی طرح دیگر مسکرات کھجور، گیہوں اور شہد وغیرہ سے بھی تیار ہوتی تھی تو "خمر" کی حرمت کے ساتھ ساتھ جملہ مسکرات کو بوجہ سکر (نشہ) حرام کر دیا گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔

تیسری دلیل کا جواب اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ منصب نبوت شرعی حکم کو بیان کرتا ہے کسی چیز کی حقیقت کا بیان منصب نبوت سے خارج ہے پس ارشاد گرامی کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح "خمر" انگوری شراب حرام ہے اسی طرح کھجور سے تیار کی ہوئی مشروب حد سکر کو پہنچ گئی ہو تو بھی خمر کے حکم میں ہے اور خمر کی طرح حرام ہے۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ الخمر من هاتین الشجرتین میں اگر چہ تثنی بولا گیا ہے مگر مراد واحد ہے جیسا کہ

قرآن حکیم میں ہے یٰمَعْشَرَ الجِنِّ وَالإِنسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ الاية (الانعام:۱۳۰)
ظاہر ہے کہ قوم جن میں سے کوئی پیغمبر نہیں ہوئے ہیں آیت میں مراد فقط انسان ہیں۔
اسی طرح آیت کریمہ يَخْرُجُ مِنهُمَا اللُّؤلُؤُ وَالمَرْجَانُ (الرحمٰن:۲۲)
(نکلتا ہے ان دونوں سے موتی اور مونگا) اور ظاہر ہے کہ موتی و مونگا صرف نمکین سمندر سے نکلتے ہیں شیریں سمندر سے موتی برآمد نہیں ہوتے اس کے باوجود ضمیر تثنیہ ہے۔

عربی زبان میں ایسا ہوتا ہے کہ دو چیزوں کو ساتھ ساتھ ذکر کیا جاتا ہے پھر خاص طور پر صرف ایک کی حالت بیان کی جاتی ہے، اسی طرح یہاں بھی هاتين الشجرتين یعنی دو درختوں میں سے ایک مراد ہے کہ خمر انگور سے بنتی ہے۔ واللہ اعلم۔ (عمدہ)

دلائل احناف (۱) عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب (نسائی، ج:۲، ص:۲۸۳) وفي رواية عن ابن عباس بلفظ حرمت الخمر قليلها وكثيرها وما اسكر من كل شراب (نسائی، ج:۲، ص:۲۸۳) اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں: (۱) جمیع اشربہ مسکرہ کو "خمر" نہیں کہا جاتا ہے ورنہ "خمر" کو دوسرے اشربہ محرمہ سے الگ ذکر کرنے کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ (۲) حرام لعینہٖ جس کا قلیل وکثیر حرام ہے وہ صرف خمر ہے دیگر اشربہ لعینہٖ حرام نہیں علت سکر پائے جانے پر حرام ہونگے چنانچہ علامہ قسطلانی شافعیؒ فرماتے ہیں واطلاق الخمر على غير ما اتخذ من العنب مجاز وقيل هو حقيقة الخ (قس) دوسرا قول قیل سے بیان کیا گیا ہے فتفکر.

(۲) عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن البتع فقال كل شراب اَسكر فهو حرام (ترمذی، ج:۲، ص:۸، نسائی، ۲، ص:۲۷۷)

(۳) عن ابن عمر قال سمعت النبي ﷺ يقول كل مسكر حرام (ترمذی ثانی، ص:۸)
قاعدہ مسلمہ ہے کہ اسم مشتق پر جب کوئی حکم لگایا جاتا ہے تو ماخذ اشتقاق حکم کی علت ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے اکرموا العالم تو یہاں اکرام کی علت علم ہے اسی طرح یہاں حرمت کی علت سکر ہے پس اس حدیث سے معلوم ہوا قدر مسکر حرام ہے قلیل حرام نہیں بخلاف خمر کے قلیل ہو یا کثیر علی الاطلاق حرام ہے چونکہ خمر کی حرمت قطعی ہے۔

۵۲۰۴﴿حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ صَبَّاحٍ قال حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سابِقٍ قال حَدَّثَنَا مَالِكٌ هو ابنُ مِغْوَلٍ عن نافعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قال لَقَدْ حُرِّمَتِ الخَمرُ ومَا بِالمَدِينَةِ مِنهَا شَيءٌ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو اس وقت مدینہ میں خمر یعنی انگور کی شراب نہیں ملتی تھی (یعنی بہت کم ملتی تھی)

مطابقتہ للترجمۃ | من حیث ان المطلق لایحمل الا علی الماخوذ من العنب (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۸۳۶، مر الحدیث ص:۶۶۴۔

۵۲۰۵﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قال حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَاب عبدُ رَبِّهٖ بْنُ نَافِعٍ عن یُوْنُسَ عن ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عن اَنَسٍ قال حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرَ الاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا وعامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب ہم پر شراب حرام کی گئی جب حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی اکثر ہمارے استعمال کی شراب گدر (کچی کھجور) کی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۸۳۶۔

۵۲۰۶﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن اَبِي حَيَّانَ قال حَدَّثَنَا عامِرٌ عنِ ابنِ عُمَرَ قال قامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فقال اَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ العِنَبِ وَالتَّمْرِ والعَسَلِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے (خطبہ کے بعد) فرمایا اما بعد شراب کی حرمت نازل ہوئی اس وقت پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو، اور "خمر" (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور (مستور) کردے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ علی تقدیر صحۃ النسخۃ باب الخمر من العنب وغیرہ کما فی شرح ابن بطال ظاھرۃ، و اما علی غالب النسخ بدون لفظ وغیرہ فعلی کون لفظ باب مضافا الی الخمر من العنب ولایراد بہ الحصر کما ذکرنا وجھہ فی اول الباب ویدخل فیہ کل ما یخامر العقل(عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۸۳۶، و مر الحدیث ص:۶۶۴، ویاتی ص:۸۳۷،وص۱۰۹۰۔

۲۹۷۶
﴿بابٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ﴾

شراب کی حرمت نازل ہوئی اس حال میں کہ وہ کچی پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی

علامہ قسطلانی شافعیؒ فرماتے ہیں اطلاق الخمر علی غیر ما اتخذ من العنب مجاز وقیل الخ (قس) علت سکر کی وجہ سے غیر عنب سے بنائے ہوئے مشروبات میں جب سکر (نشہ) ہو تو بھی بحکم خمر ہے، حرام ہے۔

۵۲۰۷﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنِي مَالِكُ بنُ اَنَسٍ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بن اَبِي طَلْحَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال كُنتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ وابَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وتَمْرٍ فجاءَ هُمْ آتٍ فقال انَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فقال اَبُوطَلْحَةَ قُمْ يا اَنَسُ فَاهْرِقْهَا فَاَهْرَقْتُهَا﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور ابوطلحہؓ اور ابی بن کعبؓ کو کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کردی گئی ہے تو حضرت ابوطلحہؓ نے اس وقت مجھ سے فرمایا اے انس اٹھو اور شراب کو بہادو چنانچہ میں نے اسے بہادیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من فضيخ زهو".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۶، ومر الحديث ص: ۳۳۳، و۶۶۴، ويأتي ص: ۸۳۸، و۸۴۱، وص۱۰۷۷، اخرجه مسلم في الاشربه.

تحقیق الفاظ "فضیخ" بروزن عظیم وہ شراب جو گدر کھجور سے توڑ کر بنائی جائے اور آگ نہ دکھائی جائے۔ "زھو" بفتح الزاء وسكون الهاء.

۵۲۰۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عن اَبِيهِ قال سَمِعْتُ اَنَسًا قال كُنتُ قَائِمًا عَلَى الحَيِّ اَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ الفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الخَمْرُ فقالوا اَكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قلتُ لِاَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قال رُطَبٌ وبُسْرٌ فقال اَبُوبَكْرِ بنُ اَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يقولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں ایک قبیلہ میں کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو گدر کھجور کی شراب پلا رہا تھا اور میں ان سب میں کم عمر تھا اتنے میں کسی نے کہا شراب حرام کردی گئی تو ان حضرات نے کہا ان شرابوں کو پھینک دو چنانچہ ہم نے پھینک دیا سلیمان بن طرخان نے کہا میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا ان حضرات کی شراب کس چیز کی تھی؟ تو انسؓ نے کہا تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی (یعنی دونوں طرح کی کھجوریں پانی میں ڈال دیتے جب جوش آتا تو استعمال کرتے) پھر ابوبکر بن انس نے کہا اس زمانے میں ان لوگوں کی شراب کھجور ہی کی ہوتی تھی تو حضرت انسؓ نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا، سلیمان نے کہا اور میرے بعض اصحاب نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اس وقت لوگوں کی شراب یہی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وبسر"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۶، مر الحديث ص: ۳۳۳، وص ۶۶۴، وص ۸۳۸، وص ۸۴۱، وص ۱۰۷۷۔

۵۲۰۹﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَال حدَّثَنا يُوسُفُ اَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَال سَمِعْتُ سَعِيدَ بنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال حدَّثَنِي بَكْرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُم اَنَّ الْخَمرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمرُ يَومَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمرُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ ان دنوں میں کچی پکی کھجور کی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۳۶۔

"ابومعشر يوسف بن يزيد البرّاء" يوسف هو ابن يزيد وهو ابومعشر البرّاء بالتشديد وهو مشهور بكنيته اكثر من اسمه ويقال ايضاً القطان وشهرته بالبرّاء اكثر وكان يبرى السهام وهو بصرى وليس له في البخارى سوى هذا الحديث و آخر سياتي في الطب ص: ۸۵۴. (فتح الباری، جلد ۱۰، ص: ۳۲)

﴿بابٌ (۲۹۷۷) الخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ﴾

شہد کی شراب اور اسے بتع کہتے تھے

"بتع" بكسر الموحده وسكون الفوقية وبالعين المهملة واهل اليمن يفتحون تاء ه.

وقال مَعْنٌ سَاَلْتُ مَالِكَ بنَ اَنَسٍ عَنِ الفُقَّاعِ فقال اِذَا لَمْ يُسْكِرْ فلا بَاسَ وقال ابنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَاَلْنا عَنْهُ فقالوا لا يُسْكِرُ لا بَاسَ بِهِ.

اور معن بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے مالک بن انس سے فقاع (جو کشمش سے تیار کی جاتی تھی) کے متعلق پوچھا تو فرمایا اگر نشہ آور نہ ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں (واما اذا صار بحال بحيث انه يسكر من شدته فيحرم حينئذ قليلا او كان كثيرا - عمده) اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے کہا میں نے علماء مدینہ سے فقاع کے متعلق پوچھا تو ان حضرات نے کہا جب نشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۲۱۰﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قَال اَخْبَرَنا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن اَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِالرَّحمٰنِ اَنَّ عائِشَةَ قالتْ سُئِلَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم عَنِ البِتْعِ فقال كُلُّ شَرابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ہر وہ شراب

(مشروب) جو نشہ آور ہو حرام ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۸۳۷، و مر الحدیث ص: ۳۸۔ باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری دوم، ص: ۱۸۷۔

تشریح | حنفیہ کے یہاں بھی صحیح مفتی بہ مذہب یہی ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے ارشاد نبوی ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام جس کا کثیر نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

مزید تفصیل وتشریح کیلئے، ص: ۱۸۸ کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

۵۲۱۱﴿حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ قال اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عن الزُّهْرِیِّ قال اَخْبَرَنِی اَبُو سَلَمَةَ بنُ عبدِالرَّحمٰنِ اَنَّ عائِشَةَ قالَتْ سُئِلَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم عنِ البِتْعِ وَهُوَ نَبِیذُ العَسَلِ و کان اَهْلُ الیَمَنِ یَشْرَبُونَه فقال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم کُلُّ شَرابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرامٌ و عنِ الزُّهْرِی قال اَخْبَرَنِی اَنَسُ بنُ مَالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا تَنْتَبِذُوا فِی الدُّبَّاءِ وَلَا فی المُزَفَّتِ وَکانَ اَبُو هُرَیْرَةَ یُلْحِقُ مَعَهُما الحَنْتَمَ وَالنَّقِیرَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کے متعلق سوال کیا گیا اور یہ (بتع) وہ مشروب ہے جو شہد سے تیار کیا جاتا ہے اور یمن والے اس کو پیا کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔ اور زہریؒ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دبّاء اور مزفت میں نبیذ نہ بنایا کرو اور حضرت ابو ہریرہؓ ان دونوں (دبّاء اور مزفت) کے ساتھ "حنتم" اور "نقیر" کو بھی لاحق کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۸۳۷، و مر الحدیث ص: ۳۸۔

تشریح | نبیذ کی تحقیق وتفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری دوم، ص: ۱۸۸۔

حنتم، دبہ وغیرہ: تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۳۵۶۔

﴿بابُ مَا جَاءَ فی اَنَّ الْخَمْرَ ما خَامَرَ العَقْلَ مِنَ الشَّرابِ﴾ ۲۹۷۸

اس بات کا بیان کہ خمر اس مشروب میں سے ہے جو عقل کو مخمور (مستور) کردے

۵۲۱۲﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ اَبِی رَجَاءٍ قال حَدَّثَنَا یَحْیَی عن اَبِی حَیَّانَ التَّیْمِیِّ عنِ الشَّعْبِیِّ عن ابنِ عُمَرَ قال خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فقال اِنَّه قد

نَزَلَ تَحْرِيْمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ وثَلاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رسولَ الله ﷺ لَمْ يُفَارِقْنا حتى يَعْهَدَ اِلَيْنَا عَهْدًا الجَدُّ وَالكَلَالَةُ وابْوابٌ مِنْ اَبْوابِ الرِّبا قال قلتُ يَا اَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قال ذاكَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَوْ قال عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وقال حَجّاجٌ عن حمّادٍ عن اَبِي حَيَّانَ مَكانَ العِنَبِ الزَّبِيْبَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور سے اور کھجور سے اور گیہوں، جَو اور شہد سے اور خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور کردے (یعنی نشہ پیدا کردے)

اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان مسائل کا واضح حکم بتادیتے (یعنی وفات سے پہلے صاف صاف بیان فرمادیتے) ایک تو دادا کا ترکہ (کہ دادا بھائی کو محروم کردے گا یا بھائی سے محروم ہوجائیگا یا مقاسمہ ہوگا) دوم کلالہ کا مسئلہ (کہ کلالہ کسے کہتے ہیں؟) سوم سود کے مسائل (ربا بالفضل کی تفصیلات)

"قال قلت" ابوحیان تیمی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعمرو (کنیت عامر شعبی) سے کہا اے ابوعمرو ایک مشروب سندھ میں چاول سے بنایا جاتا ہے انھوں نے کہا یہ چیز نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں نہیں بنتی تھی یا کہا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں۔ اور حجاج بن منہال نے بھی اس حدیث کو حماد بن ابی سلمہ سے انھوں نے ابوحیان سے روایت کی اس میں انگور کے بجائے زبیب (کشمش) ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والخمر ما خامر العقل"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۳۷، ومر الحديث ص: ۶۶۴، وص ۸۳۶، وص ۱۰۹۰۔

جد یعنی دادا کا مسئلہ | علامہ عینیؒ نے مفصل کلام کیا ہے مختصراً عرض ہے کہ دادا کے ترکہ کے بارے میں تین اقوال ہیں جیسا کہ ترجمہ میں اشارہ کردیا گیا لان الصحابة اختلفوا فيه اختلافا كثيرا فروى عن عبيدة انه قال حفظت عن عمر رضى الله عنه فى الجد سبعين قضية كلها يخالف بعضها بعضا و عن عمر انه جمع الخ یعنی حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا تا کہ دادا کے بارے میں ایک قول پر اتفاق کرلیں کہ چھت سے ایک سانپ گرا کہ لوگ منتشر ہوگئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ لوگ دادا کے بارے میں اختلاف رکھیں۔ (عمدہ)

دوسرا مسئلہ کلالہ کا ہے | کلالہ وہ ہے جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع، نہ والدین ہوں نہ بیٹا پوتا یہی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ، و حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے منقول ہے نیز اہل مدینہ،

اہل کوفہ وغیرہ کا مذہب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہوں اگرچہ اس کے والد ہوں قرآن حکیم میں صرف یہ ہے یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِى الْكَلَالَةِ اِنِ امْرُوٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّ لَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ (سورہ نساء: ۱۷۶)

لوگ آپ سے فتوی پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کا ترکہ نصف ملے گا الخ۔

آیت میں کلالہ کی تفسیر صرف یہ ہے کہ "ليس له ولد" اس سے بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر باپ زندہ ہو تو بھی وہ کلالہ ہے لیکن چونکہ مفہوم مخالف معتبر نہیں اسلئے اس کے متعلق اختلاف شدید ہوا۔ واللہ اعلم

۵۲۱۳ ﴿حَدَّثَنَا حفصُ بْنُ عُمَرَ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى السَّفَرِ عنِ الشَّعْبِيِّ عنِ ابنِ عُمَرَ عن عُمَرَ قال اَلْخَمْرُ تُصْنَعُ مِن خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ﴾

ترجمہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خمر (یعنی شراب) بنائی جاتی تھی پانچ چیزوں سے کشمش، کھجور، گیہوں، جَو اور شہد سے۔

مطابقة للترجمة هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۸۳۷، و مر ص: ۸۳۷۔

﴿بَابُ [۲۹۷۹] مَاجَاءَ فِيْمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ﴾

باب ماجاء من الوعيد فيمن يستحل الخمر الخ. (قس)

یعنی اس وعید کا بیان جو وارد ہے اس شخص کے بارے میں جو خمر (شراب) کا نام بدل کر اسے حلال کرے

انما ذكر ضمير الخمر بالتذكير مع ان الخمر مؤنث سماعى باعتبار الشراب، قال الكرمانى ويروى يسميها بغير اسمها يعنى بتانيث الضمير على الاصل. (عمدہ)

وقال هشَامُ بنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ يَزِيْدَ بنِ جَابِرٍ قال حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بنُ قَيْسٍ الْكِلَابِىُّ حَدَّثَنِى عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ غَنْمٍ الاَشْعَرِىُّ قال حَدَّثَنِى اَبُوعَامِرٍ اَو اَبُومَالِكٍ الاَشْعَرِىُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِى سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ يقولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ اُمَّتِى اقوامٌ يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيْرَ وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى

جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِم بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهُمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ اور ہشام بن عمار (شیخ بخاری) نے بیان کیا کہ ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عطیہ بن قیس کلابی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے بیان کیا (بالشك وعند ابي داؤد حدثني ابو مالك بغير شك والشك في اسم الصحابي لايضر. (قس)) خدا کی قسم انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بیان کیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو شرمگاہ (زنا) اور ریشم اور شراب اور باجے (یا گانے بجانے) کو حلال جانیں گے اور کچھ لوگ پہاڑ کے دامن میں اتریں گے (یا پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے) شام کو چرواہا ان کے مویشی (بکریوں کا ریوڑ) لے کر ان کے پاس آئے گا تو ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت کے لئے آئے گا تو کہیں گے لوٹ جاؤ ہمارے پاس کل آنا، لیکن رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کر دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو (جو پہاڑ سے بچ جائیں گے) بندر اور سور بنا دے گا قیامت تک ایسے ہی رہیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الجزء الاول للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۳۷۔

تشریح خمر کی حرمت چونکہ قطعی ہے اس لئے اس کو حلال سمجھنے والا کافر ہوگا، امت سے خارج ہو جائے گا اس لئے یہ معنی لئے جاسکتے ہیں کہ یستحلون سے مراد یہ ہے کہ حلال سمجھنے والوں کی طرح پرواہ نہیں کریں گے لاپرواہی سے پئیں گے۔ اسی طرح زنا کی حرمت منصوص ہے احتمال ہے کہ نکاح متعہ کی تاویل سے استحلال مراد ہو۔ واللہ اعلم

۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی جزوی طور پر مسخ ہوگا اور دوسری احادیث سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے بعض حضرات سے منقول ہے کہ مسخ سے مراد یہ ہے کہ ان کے دل بندر اور سور کی طرح ہو جائیں گے۔ بندر میں حرص اور سور میں بے حیائی کی ضرب المثل ہے تو اس امت کے کچھ لوگوں کے قلوب میں دنیا کمانے کی حرص ایسی ہوگی کہ حلال وحرام کی بالکل تمیز نہ ہوگی اور ناجائز وحرام کاموں میں بے حیائی طبیعت ثانیہ بن جائے گی۔ اللهم احفظنا.

۲۹۸۰ ﴿ بَابُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ ﴾

برتنوں اور پتھر (وغیرہ) کے پیالوں میں نبیذ بنانے کا بیان

تحقیق الفاظ اوعية: وعاء بمعنی ظرف کی جمع ہے۔ والتور: بفتح المثناة الفوقية وسكون الواو اناء من حجارة اونحاس اوخشب اوقدح كبير وعطفه على سابقه من عطف الخاص

علی العام.

۵۲۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن اَبِى حَازِمٍ قال سَمِعْتُ سَهْلًا يقولُ اَتَى اَبُواُسَيْدِ السَّاعِدِىُّ فَدَعَا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فى عرسِهٖ فكَانَتِ امْرَاَتُه خادِمَهُمْ وَهِىَ العَرُوسُ قالتْ اَتَدْرُوْنَ مَاسَقَيْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِىْ تَوْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابواسید (مالک بن ربیعہؓ) آئے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی (آنحضور ﷺ مع صحابہ تشریف لے گئے) ابواسیدؓ کی بیوی ہی سب کی خدمت کررہی تھیں حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں ام اسید سلامہ کہنے لگی آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ میں نے حضور اقدس ﷺ کے لئے رات کے وقت کچھ کھجوریں پتھر کے پیالہ میں بھگو رکھی تھی۔ (صبح کو اسی کا میٹھا شربت حضور ﷺ کو پیش کیا)۔

(ترجمہ اپنے ہندوستانی نسخہ کے مطابق لکھا گیا دوسرا نسخہ جو عمدۃ القاری، فتح الباری وغیرہ میں دیکھا جاسکتا ہے وہ ہے: قال أتدرون الخ اس نسخہ کے مطابق ترجمہ ہوگا: سہلؓ نے کہا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس دلہن (ام اُسید) نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا الخ)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۷، ومرّ الحديث ص۷۷۸، وص۷۷۹، ويأتى ص۸۳۸، وص۹۸۹۔

﴿ بابُ تَرْخِيصِ النَّبِىِّ ﷺ فِى الْاَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْىِ ﴾ (۲۹۸۱)

کچھ برتنوں کے استعمال کی ممانعت کے بعد نبی اکرم ﷺ کا اجازت دینا

۵۲۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسٰى قال حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُواَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ قال حَدَّثَنَا سُفْيانُ عن مَنْصُورٍ عن سَالِمٍ عن جَابِرٍ قال نَهٰى رسولُ اللّٰهِ ﷺ عنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الاَنْصَارُ اِنَّه لَابُدَّ لَنَا مِنْهَا قالَ فَلَا اِذًا وقال خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن مَنْصُورٍ عن سَالِمِ بنِ اَبِى الجَعْدِ عن جابِرٍ بِهٰذَا. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند برتنوں (کے استعمال) سے منع فرمایا پھر انصار نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے لئے تو اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے (یعنی ہمارے پاس دوسرے برتن نہیں ہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تو (اس کے استعمال سے) ممانعت نہیں ہے۔ (اجازت ہے)

امام بخاریؒ کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ (ابن خیاط احد مشائخ البخاری) نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن معتمر سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے بھذا ای بحدیث المذکور.

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۷، واخرجه ابو داؤد، ترمذی، نسائی فی الاشربة.

دوسری سند:

۵۲۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حَدَّثَنا سُفيَانُ بِهٰذا وقال لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عنِ الاَوْعِيَةِ. ﴾

ترجمہ | اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا بھذا ای بالحدیث المذکور اور سفیان نے کہا جب نبی اکرم ﷺ نے چند برتنوں سے منع فرمایا۔ اس سند کے نقل سے صرف اختلاف الفاظ کو بتانا مقصود ہے کہ حدیث سابق جو یوسف بن موسیٰ کی سند سے اوپر گذری ہے اس میں ہے نھی عن الظروف. لیکن یہی حدیث عبداللہ بن محمد سے منقول ہے اس میں ہے لما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاوعیة. واللہ اعلم

۵۲۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنَا سُفيَانُ عن سُلَيمَانَ بنِ اَبِي مُسلِمٍ الاَحوَلِ عن مُجَاهِدٍ عن اَبِي عِيَاضٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو قال لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عنِ الاَسقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لَيسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُم فِي الجَرِّ غَيرِ المُزَفَّتِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی تو نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے تو حضور اکرم ﷺ نے گھڑے کی اجازت دیدی جس پر روغن زفت (تارکول) لگا ہوا نہ ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فرخص لهم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۷، اخرجه مسلم، ابوداؤد فی الاشربة والنسائی فی الاشربة وفی الوليمة.

تشریح | عن الاسقية: قال الكرمانی السياق يقتضی ان يقال الا عن الاسقية بزيادة الا على سبيل الاستثناء ای نهی عن الانتباذ الا عن الانتباذ فی الاسقية الخ. (عمدہ)

تفصیل اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہؒ کے اکثر شاگردوں نے اسقیة (مشک) کے بجائے اوعیة (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی کبھی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے یہ خاص قسم کے چند برتن تھے جن میں شراب جلد تیار ہوجاتی تھی، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کردی گئی بطور سد ذریعہ تاکہ ان برتنوں کے رہنے سے شراب کی یاد تازہ نہ ہو پھر بعد میں ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔

بعض حضرات نے عبارت کی تصحیح اس طرح کی: نهى عن الانتباذ الا فى الاسقية جیسا کہ کرمانی کے حوالہ سے مذکور ہوا۔

۵۲۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الحارِثِ بنِ سُوَيْدٍ عن عَلِيٍّ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. ﴾

ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء (کدو کے کھوکھلے برتن) سے اور مزفت (روغن زفت ملے ہوئے برتن) سے منع فرمایا (ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا پھر بعد میں اجازت دیدی)۔

مطابقتہ للترجمۃ وجه ذكر هذا فى هذا الباب لمطابقته لقوله فى الحديث السابق فى الجرّ غير المزفت وصرح هنا بالنهى عن المزفت. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۳۸، ویاتی ص۸۳۸۔

۵۲۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا عثمانُ قال حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا. ﴾

وبه قال حَدَّثَنَا عثمان بن ابى شيبة قال حَدَّثَنَا جرير عن الاعمش (اى سليمان بن مهران) عن على بهٰذا الحديث السابق.

۵۲۲۰ ﴿ حَدَّثَنِي عثمانُ قال حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عن مَنْصُوْرٍ عن اِبْرَاهِيْمَ قال قلتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَالتَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ فقال نَعَم قلتُ يَااُمَّ الْمؤْمِنِيْنَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ قالتْ نَهَانَا فِى ذٰلِكَ اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قلتُ اَمَا ذَكَرَتْ الجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ مَاسَمِعْتُ اَفَاُحَدِّثُ مَالَمْ اَسْمَعْ. ﴾

ترجمہ ابراہیم نخعیؒ نے بیان کیا کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا آپ نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ

کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا یا ام المومنین! نبی اکرم ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس سلسلے میں ہم اہل بیت کو دباء اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، ابراہیم نخعیؒ نے بیان کیا کہ میں نے اسود سے پوچھا کیا آپ نے گھڑے اور حنتم کا ذکر نہیں کیا؟ تو اسود نے فرمایا میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے (حضرت عائشہؓ سے) سنا کیا وہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا (یعنی جھوٹ بولوں؟)۔

مطابقته للترجمة | وجه ذكر هذا ايضا في هذا الباب مثل الذي ذكرناه في الحديث السابق. (عمدہ)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۳۸، اخرجه مسلم والنسائي في الاشربة.

۵۲۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ قال حَدَّثَنَا عَبدُ الوَاحِدِ قال حَدَّثَنَا الشَّيبَانِيُّ قال سَمِعتُ عبدَ اللّٰهِ بنَ اَبِي اوفى قال نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عنِ الجرِّ الاَخضَرِ قلتُ اَنَشرَبُ في الاَبيَضِ قَالَ لاَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے سبز گھڑے (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا، شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا کیا ہم سفید گھڑے میں (نبیذ بنا کر) پی سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔

مطابقته للترجمة | وجه ذكر هذا ايضا هنا مثل ماذكرنا في الحديث السابق.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۳۸، اخرجه النسائي في الاشربة.

تشریح | جب شیبانی نے حضرت عبداللہؓ سے سبز گھڑے کی ممانعت سنی تو اس سفید گھڑے میں اجازت کا خیال ہوا مگر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا لاتشربوا فيها لان الحكم فيها كالاخضر، وحينئذ فالوصف بالخضرة لامفهوم له فذكرها لبيان الواقع لا للاحتراز والحكم منوط بالاسكار والآنية لاتحرم ولا تحلل.

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ جب شراب کی حرمت لوگوں کے دلوں میں جم گئی تو ممانعت منسوخ ہو گئی اور آنحضور ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دیدی یہی جمہور علماء کا قول ہے۔

۲۹۸۲
﴿ بَابُ نَقِيعِ التَّمرِ مَالَم يُسكِر ﴾

کھجور کا شربت (پینا جائز ہے) جب تک نشہ آور نہ ہو (فان اسكر حرم)

۵۲۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ قال حَدَّثَنَا يَعقُوبُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ القَارِيُّ عن اَبِي حازِمٍ

قال سَمِعْتُ سَهْلَ بنَ سَعْدٍ اَنَّ اَبَااُسَيْدِ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لِعُرْسِهٖ فكَانَتِ امْرَأَتُهٗ خادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وهِيَ العَرُوس فقالتْ مَاتَدْرُوْنَ مَاأَنْقَعْتُ لِرَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فى تَورٍ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابواسید ساعدیؓ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی (آنحضور ﷺ تشریف لائے) اس روز ابواسیدؓ کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھیں حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں ام اسید نے کہا کیا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کیا شربت تیار کیا تھا؟ میں نے آنحضور ﷺ کے لئے کچھ کھجوریں پتھر کے ایک پیالہ میں رکھ دی تھی۔ (ان ہی کا شربت پلایا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۸، ومرّ الحديث ص ۸۳۷۔

القاريُّ بالقاف والراء والياء المشددة نسبة الى القارة قبيلة. (عمدہ)

۲۹۸۳ باب البَاذِقِ

وَمَنْ نَهٰى عن كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الاَشْرِبَةِ وَرَآى عُمَرُ وَاَبُوعُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ البَرَاءُ وَاَبُوجُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ وقال ابْنُ عَبَّاسٍ اِشْرَبِ العَصِيْرَ مَادَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهٗ.

باذق کا بیان

(یعنی انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب سے منع کیا۔ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ نے طلاء (مثلث) کو پینا جائز جانا (طلاء اس مشروب کو کہتے تھے کہ پکا کر دو تہائی جلا دیا گیا اور ایک تہائی باقی رہ جائے تو چونکہ اس میں نشہ نہیں ہوتا ہے اس لئے پیتے تھے پینے کو جائز فرماتے تھے لیکن اس صورت میں نشہ پیدا ہو تو جائز نہیں رہے گا)۔

وشرب البراء: اور حضرت براء بن عازبؓ اور ابوجحیفہؓ نے (پک کر) آدھا رہ جانے پر پیا (آدھا جل گیا)۔

وقال ابن عباسؓ: اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا شیرہ جب تک تازہ ہے پی سکتے ہو۔

(هذا وصله النسائيؒ من طريق ابى ثابت الثعلبى قال كنت عند ابن عباس فجاءه رجل

یسالہ عن عصیر فقال اشربہ ماکان طریًا قال انی طبخت شرابا وفی نفسی منہ شئ قال اکنت شاربہ قبل ان تطبخہ قال لا قال فان النار لاتحل شیئًا قد حرم. (عمدہ)

وقال عمرؓ: اور حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ میں نے (اپنے بیٹے) عبیداللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی ہے میں اس سے پوچھوں گا اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اسے کوڑے ماروں گا۔ (یعنی حد لگاؤں گا)۔

(فسال عنہ فوجدہ مسکرًا فجلدہ بعد ان اقرّ اوبالبینۃ). (قس) یعنی حضرت عمرؓ نے تحقیق کے بعد حد جاری فرمائی۔

تشریح منہ سے شراب کی بو آنے سے یا شراب کی قئ کرنے سے حد قائم کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ شرابی اقرار کرے یا دو گواہ کی شہادت سے ثابت ہو، محض بو پر اس لئے نہیں کہ بہت سی چیزوں کی بو ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہے اور شراب قئ کرنے پر اس لئے حد نہیں کہ ممکن ہے کہ جبر و اکراہ پر پی ہو یا ایسی غذائیں کھائی ہوں کہ پیٹ میں جانے کے بعد شراب کی بو پیدا ہوگئی ہو چنانچہ حضرت عمرؓ نے محض بو پر حد جاری نہیں فرمائی بلکہ حضرت عبیداللہ سے دریافت کیا اور صاحبزادے نے اقرار کیا پھر حد جاری فرمائی۔ لانّ الحدّ لا یقام مع الشبھۃ.

۵۲۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ کَثِیرٍ قال اَخبرنا سُفیانُ عن اَبِی الجُوَیْرِیَۃِ قال سَاَلتُ ابْنَ عبّاسٍ عنِ الباذَقِ فقال سَبَقَ محمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم البَاذَقَ فمَا اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ قال الشَّرَابُ الحَلَالُ الطَّیِّبُ قال لَیْسَ بَعْدَ الحَلَالِ الطَّیِّبِ اِلاَّ الحَرَامُ الخَبِیْثُ. ﴾

ترجمہ ابوالجویریہ (حطّان بن خُفاف) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے باذق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا حضرت محمد ﷺ اس کا حکم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جو چیز نشہ آور ہو وہ حرام ہے (باذق ہو یا اور کوئی چیز) فرمایا حلال شراب پاک ہے اور حلال طیب کے بعد صرف حرام خبیث ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۳۸۔

تشریح باذق ذال کے فتحہ اور ذال کے کسرہ دونوں منقول ہے اور صحیح ہے۔

باذق ایک قسم کی شراب تھی جو شہد سے بنائی جاتی تھی علامہ عینیؒ نے لکھا ہے: و ھو من شراب العسل. (عمدہ)

حاشیہ میں بھی یہی ہے: والباذق شراب العسل. آنحضور ﷺ نے قاعدہ کلیہ فرمادیا تھا: کل مسکر حرامٌ.

۵۲۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ اَبِی شَیْبَۃَ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَۃَ قال حَدَّثَنَا ھِشَامُ بنُ عُرْوَۃَ عن اَبِیہِ عن عائِشَۃَ قالتْ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُحِبُّ الحَلْوَاءَ وَ العَسَلَ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ (یعنی میٹھی چیز بالخصوص شہد کو پسند فرماتے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الذى يحل من المطبوخ هو ماكان فى معنى الحلواء والذى يجوز شربه من عصير العنب بغير طبخ فهو ماكان فى معنى العسل. (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جاوے کہ جم جاوے کہ جم کر گاڑھا ہو جائے تو وہ حلوا ہو گیا آنحضور ﷺ اسی کو پسند فرماتے تھے اور وہ اس وقت حلال ہے جب نشہ آور نہ ہو۔

اور انگور کا شیرہ یعنی رس پکایا نہ جائے تو شہد کے معنی میں ہے حضور ﷺ شہد کو پسند فرماتے تھے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۳۸، ومرّ الحديث ص ۷۹۳، وص ۸۱۷، ويأتى ص ۸۴۰، وص ۸۴۸، وص ۱۰۳۱۔

۲۹۸۴ ﴿ بَابُ مَنْ رَآى اَنْ لَايَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ اِذَا كَانَ مُسْكِرًا ﴾

وَاَنْ لَايَجْعَلَ اِدَامَيْنِ فِىْ اِدَامٍ.

کچی کھجور (گدر) اور پکی کھجور ملانے کو جس نے منع کیا

(یعنی دونوں کو ایک ساتھ ملا کر نبیذ بنانے کو جائز نہیں سمجھا) جب کہ وہ نشہ آور ہو اور یہ کہ دو سالنوں کو ایک سالن نہ کیا جائے۔

تشریح ترجمۃ الباب سے امام بخاریؒ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں خلیطین یعنی کچی کھجور اور پکی کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اس صورت میں نشہ جلدی پیدا ہوتا ہے نیز یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالنوں کو ملا کر کھانا خلاف سنت ہے نیز دو سالنوں کو ایک ساتھ ملا کر رکھنے سے سالن جلد خراب ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۵۲۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قال حدثنا هِشَامٌ قال حدثنا قَتَادَةُ عن اَنَسٍ قال اِنِّى لَاَسْقِى اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَادُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيْطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَاَنَا سَاقِيهِمْ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الخَمْرَ وَقال عَمْرُو بْنُ الحارِثِ قال حدثنا قَتَادَةُ سَمِعَ اَنَسًا. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہ، ابو دجانہ اور سہیل بن بیضاءؓ کو کچی اور پختہ کھجور کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں شراب حرام کر دی گئی تو میں نے (باقی) شراب پھینک دی اور میں ہی ان حضرات کا ساقی تھا اور میں ان سب سے کم عمر تھا اور ہم اس وقت اس خلیط کو شراب ہی سمجھتے تھے۔

اور عمرو بن حارث نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ انہوں نے انسؓ سے سنا۔

(هذا وصله مسلم والبيهقي. وفائدته بيان سماع قتادة لان الرواية المتقدمة بالعنعنة). (قس)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "خليط بسر وتمر" وذلك لانهما كانا خليطين وقت شرب هؤلاء المذكورين في الحديث فلما بلغهم تحريم الخمر فقذفوه وتركوه فصاروا ممن راى ان لايخلط البسر والتمر. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۸، ومرّ الحديث ص ۳۳۳، وص ۶۶۴، //، وص ۸۳۶، //، ويأتي ص ۸۴۱، وص ۱۰۷۷۔

۵۲۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عن ابنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يقولُ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے کشمش اور کھجور سے اور ادھ پکی اور تازہ کھجور سے منع فرمایا۔

مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کو ایک برتن میں ملا کر نبیذ نہ بنائی جائے کیونکہ اس میں جلدی نشہ پیدا ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۸۔

۵۲۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قال حَدَّثَنَا هِشَامٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي قَتَادَةَ عن اَبِيْهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے پختہ کھجور اور گدر کھجور اور خشک کھجور اور کشمش کو ملانے سے منع فرمایا، اور ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ علیحدہ بنائی جائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۸۔

۲۹۸۵

﴿ بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِلشّٰرِبِيْنَ.

دودھ پینے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: (جو سورہ نحل میں ہے) گوبر اور خون کے درمیان میں سے ہم تم کو پلاتے ہیں

خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

تشریح علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: اذا اکلت البهیمة العلف فاستقر فی کوشها طبخته فکان اسفله فرثًا واوسطه لبنًا واعلاه دمًا والکبد مسلطة علی هذه الاصناف الثلاثة تقسمها الخ. (قس) بخاری کے بعض نسخوں میں ہے: "یخرج من بین فرث ودم الخ حالانکہ اس آیت میں یخرج نہیں ہے بلکہ نسقیکم مما فی بطونه ہے البتہ لفظ یخرج اسی سورہ کی دوسری آیت میں ہے: یخرج من بطونها شراب مختلف الوانها اس کے بعد علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: والظاهر ان زیادة لفظ "یخرج" هذا لیست من البخاری بل هی ممن دونه. (عمدہ)

۵۲۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اخبرنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنَا یُونُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عن سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قال اُتِیَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شراب کالایا گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لما اتی لیلة الاسراء بلبن وخمر اختار اللبن وهو من اعظم نعم اللّٰه علی عبیده.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۸۳۸، وهو طرف من حدیث مرّ فی ص۴۸۱، وص۴۸۹، وص۶۸۴، وص۸۳۶۔

سوال: آنحضور ﷺ کو معراج کی رات میں جو پیالے دودھ اور شراب کے پیش کئے گئے اس میں کیا حکمت ہے کہ آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا حالانکہ دودھ حلال اور شراب حرام؟

جواب: ۱۔ کانت من الجنة وخمر الجنة لیست بحرام.

۲۔ وقیل لان الخمر حیث لم تکن حرمت.

۵۲۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ سَمِعَ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ اَنَّه سَمِعَ عُمَیْرًا مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ یُحَدِّثُ عن اُمِّ الْفَضْلِ قالتْ شَكَّ النَّاسُ فی صِیَامِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یَومَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِاِنَاءٍ فِیْهِ لَبَنٌ فشَرِبَ وَکَانَ سُفْیَانُ رُبَّمَا قالَ شَكَّ النَّاسُ فی صِیَامِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یَومَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَیْهِ قال هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ. ﴾

ترجمہ | ام الفضلؓ (زوج العباس بن عبد المطلب والدہ ابن عباسؓ) نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں صحابہ کو شبہ تھا پھر میں نے حضور اقدس ﷺ کے پاس ایک برتن میں دودھ بھیجا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان کبھی اس حدیث کو اس طرح بیان کرتے تھے کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں لوگوں نے شک کیا کہ آپ ﷺ روزہ سے ہیں یا نہیں؟ آخر ام الفضلؓ نے حضور اقدس ﷺ کے پاس (دودھ) بھیجا فاذا وُقف یعنی کبھی سفیان روایت کو عمیر پر موقوف کردیتے تھے ام الفضلؓ کا نام نہیں لیتے تھے جب ان سے پوچھا جاتا کہ حدیث مرسل ہے یا موصول تو فرماتے کہ حدیث مرفوع ہے فرماتے کہ ام الفضلؓ سے ہے جو صحابیہ تھیں یعنی مرفوع متصل ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فيه لبن فشرب".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۸، ومرّ الحديث ص ۲۲۵، وص ۲۶۷، ويأتي ص ۸۴۰، وص ۸۴۲۔

تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص ۲۹۵ اور ص ۵۴۸۔

۵۲۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عن اَبِي صَالِحٍ وَاَبِي سُفْيَانَ عن جَابِرِ بنِ عبدِ اللهِ قال جَاءَ اَبُوحُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ فقالَ لَهُ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَلاَّ خَمَّرْتَهُ وَلَو اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوحمید ساعدیؓ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ (کھلا ہوا) لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھانپ کیوں نہیں لیا اگرچہ ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دیتے۔

ومن فوائده صيانته من الشيطان فانه لايكشف الغطاء ومن الوباء الذى ينزل من السماء فى ليلة من السنة ومن النجاسة والمقذورات ومن الهامة والحشرات ونحوها. (عمدہ)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "بقدح من لبن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۳۸ تاص ۸۳۹، ويأتى متصلاً ص ۸۳۹، اخرجه مسلم فى الاشربة.

۵۲۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنَا اَبِي قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قال سَمِعْتُ اَبَاصَالِحٍ يَذْكُرُ اُرَاهُ عن جَابِرٍ قال جَاءَ اَبُوحُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَلاَّ خَمَّرْتَه وَلَو اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا وَحَدَّثَنِي اَبُوسُفْيَانَ عن جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهٰذَا. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابوحمید رضی اللہ عنہ نقیع سے ایک برتن میں دودھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے ڈھانک کیوں نہیں لیا ایک لکڑی ہی اس پر رکھ لیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "باناء من لبن".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۳۹، مر الحدیث ص۸۳۸۔

دودھ اور پانی کا برتن | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی اور دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہئے پانی کا گھڑا اور صراحی بھی ڈھانک کر رکھنا چاہئے جیسا کہ عنقریب ص۸۴۱ر میں تغطیۃ الاناء کا باب آرہا ہے۔

۵۲۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قال اَخْبَرَنا النَّضْرُ قال اَخْبَرَنا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاق قال سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قال قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم مِنْ مَكَّةَ وَاَبُوبَكْرٍ مَعَهٗ قال اَبُوبَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال اَبُوبَكْرٍ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِى قَدَحٍ فَشَرِبَ حتى رَضِیْتُ وَاَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَیْهِ فَطَلَبَ اِلَیْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَایَدْعُوَ عَلَیْهِ وَاَنْ یَرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے) تو حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور ابوبکرؓ نے فرمایا کہ (راستہ میں) ہم ایک چرواہے کے قریب سے گذرے اس وقت رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تھی پھر میں نے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ (وفی الھجرۃ انہ امر الراعی فحلب فنسب الحلب لنفسہ ھنا علی طریق المجاز)

پھر آنحضور ﷺ نے دودھ اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا (میں نے سمجھا کہ آپ ﷺ نے سیر ہو کر نوش فرمایا) اور راستے میں سراقہ بن جعشم بھی گھوڑے پر سوار (تعاقب کرتے ہوئے) ہمارے پاس پہنچ گیا آنحضور ﷺ نے اس پر بددعا کی (تو اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا اور گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا) آخر سراقہ نے حضور اکرم ﷺ سے التجا کی کہ آپ بددعا نہ کریں میں واپس لوٹ جاتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا (یعنی بددعا موقوف کردی اسلم آخرًا وحسن اسلامہ). (عمدہ)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ "فحلبت كثبۃ من لبن فی قدح فشرب"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۳۹، ومرّ الحدیث ص۳۲۹، وص۳۳۰، وص۵۱۰، وص۵۱۵، وص۵۵۵، وص۵۵۷۔

۵۲۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخبرنا شُعَیْبٌ قال حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ عن

اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قال نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِاِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا عمدہ صدقہ ہے بہت دودھ دینے والی اونٹنی کسی کو (اللہ کے لئے) دودھ پینے کے واسطے دینا جو صبح کو ایک برتن دودھ دے اور شام کو ایک برتن دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث على مالا يخفى.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۹، ومرّ الحديث ص ۳۵۸۔

تشریح | یہاں صدقہ سے مراد لغوی صدقہ ہے جو بمعنی ہدیہ، ہبہ اور عطیہ ہے۔

۵۲۳۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عنِ الاَوْزَاعِیِّ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن عُبَیْدِ اللّٰهِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وقالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا وقالَ اِبْرَاهِیْمُ بنُ طَهْمَانَ عن شُعْبَةَ عن قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم رُفِعْتُ اِلَی السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ باطِنَانِ فاَمَّا الظَّاهِرَانِ فالنِّیْلُ وَالفُرَاتُ وَاَمَّا البَاطِنَانِ فنَهْرَانِ فی الجَنَّةِ فَاُتِیْتُ بِثَلاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِیْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِیْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِیْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِی فِیْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِیْلَ لِی اَصَبْتَ الفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ، قالَ هِشَامٌ وَسَعِیْدٌ وَهَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ عن مَالِكِ بنِ صَعْصَعَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم فی الاَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ یَذْكُرُوا ثَلاثَةَ اَقْدَاحٍ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہے۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (شب معراج میں) مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھایا گیا تو وہاں دیکھا کہ چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہری اور دو باطنی، ظاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں (سلسبیل اور کوثر) پھر میرے سامنے تین پیالے لائے گئے ایک پیالہ میں دودھ تھا ایک میں شہد تھا اور ایک پیالہ شراب کا تھا تو میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور پی گیا اس پر مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت (اسلام واستقامت) کو پالیا۔

قال هشام وسعيد الخ: ہشام، سعید اور ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا ان سے انس بن مالکؓ نے اور ان سے مالک بن صعصعہؓ نے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ نہروں کے بارے میں اس طرح ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

(ان روایتوں کو امام بخاریؒ نے بدء الخلق میں وصل کیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "شرب لبنًا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۹، حديث ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنًا مر ص۳۴، حديث انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفعت الى السدرة الخ مر ص۴۵۵، وص۴۸۱، وص۴۸۷، وص۵۴۸، من رواية انس عن مالك بن صعصعة ص۵۰، وص۲۲۱، وص۴۷۱، قوله عن انس عن مالك بن صعصعة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الانهار نحوه مر الحديث ص۴۵۵، وص۴۸۱، وص۴۸۷، وص۵۴۸۔

۲۹۸۶
﴿ بَابُ اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ ﴾

میٹھے پانی کی طلب کا بیان

۵۲۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن إسحاقَ بنِ عبدِ اللهِ بنِ أبِي طَلْحَةَ أنَّه سَمِعَ أنَسَ بنَ مَالِكٍ يقول كانَ أبوطَلْحَةَ أكثَرَ أنْصارِىٍّ بِالمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخلٍ وَكانَ أحَبُّ مالِهِ إلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ و كانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وكانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فيها طَيِّبٍ قال أنَسٌ فلمَّا نَزَلَتْ "لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" قَامَ أبوطَلْحَةَ فقالَ يارسولَ اللهِ! إنَّ اللهَ يقول: "لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" وَإنَّ أحَبَّ مَالِي إلَيَّ بَيْرُ حَاءَ وَإنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عندَ اللهِ فضَعْهَا يارسولَ اللهِ حَيْثُ أرَاكَ اللهُ فقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَخٍ ذٰلِكَ قالَ رَابِحٌ أوْرَايِحٌ شَكَّ عبدُ اللهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ وَإنِّي أرٰى أنْ تَجْعَلَهَا فى الأقْرَبِينَ فقالَ أبوطَلْحَةَ أفْعَلُ يارسولَ اللهِ فقَسَمَهَا أبوطَلْحَةَ فى أقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إسْمَاعِيلُ وَيَحْيٰى رَايِحٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ابوطلحہؓ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اوران کا سب سے زیادہ محبوب مال بیرحاء تھا اور یہ مسجد نبوی کے سامنے ہی تھا اور رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے اوراس کا پاکیزہ (شریں) پانی نوش فرماتے، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت (سورہ آل عمران کی) نازل ہوئی: "لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" تو ابوطلحہؓ اٹھے اور خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا

یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تک تم اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کروگے اس وقت تک نیکی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکو گے، اور مجھے اپنے سب مالوں میں محبوب تر بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لئے صدقہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ اس کا ثواب دے گا اور اللہ کے پاس میرا ذخیرہ رہے گا اس لئے یارسول اللہ! آپ جہاں مناسب خیال فرمائیں اسے خرچ کریں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاباش! یہ نفع دینے والا مال ہے یا فرمایا رابح بالیاء یہ مال تو جانے والا ہی ہے یہ شک عبداللہ بن مسلمہ کو ہوا، اور تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو (دوہرا ثواب ہوگا) ابوطلحہؓ نے عرض کیا ایسا ہی کروں گا یارسول اللہ! چنانچہ ابوطلحہؓ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں اسے تقسیم کردیا۔

اور اسمٰعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے (امام مالکؒ) سے رایح یار تحتیہ سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويشرب من ماء فيها طيب".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۳۹، ومرّ الحديث ص۱۹۷، وص۳۱۱، وص۳۸۵، وص۳۸۶، وص۳۸۸، مسلم في الزكوة ص۳۲۳۔

۲۹۸۷
﴿ بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ ﴾

دودھ کو پانی کے ساتھ ملا کر پینے کا بیان

۵۲۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اَخبرنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخبَرنا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخبَرَنِي اَنَسُ بنُ مالِكٍ اَنَّه رَاَى رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم شَرِبَ لَبَنًا وَاَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ البِئْرِ فَتَنَاوَلَ القَدَحَ فَشَرِبَ وعن يَسَارِهِ اَبوبَكْرٍ وعن يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ فَاَعْطَى الاَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قال الاَيْمَنَ فالاَيْمَنَ. ﴾

ترجمہ | امام زہریؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے دیکھا جس وقت کہ آنحضور ﷺ ان (انسؓ) کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری کا دودھ نکالا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کنویں کا تازہ پانی ملایا آنحضور ﷺ نے پیالہ لے کر نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے اور آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا آپ ﷺ نے اپنا بچا ہوا (جھوٹا) دودھ اعرابی کو دیدیا پھر فرمایا دور دائیں طرف سے چلنا چاہئے الأيمن فالايمن.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۳۹، ومرّ الحدیث ص۳۱۷، وص۳۵۰، ویاتی ص۸۴۰۔

۵۲۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمّدٍ قال حَدَّثَنَا اَبُوعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بنُ سُلَيْمَانَ عن سَعِيْدِ بنِ الحَارِثِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَه فقالَ لَهُ النبیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم اِنْ كَانَ عِندكَ مَاءٌ باتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِی شَنَّةٍ وَاِلاَّ كَرَعْنَا قال وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الماءَ فی حَائِطِهٖ قَالَ فقالَ الرَّجُلُ يارسولَ اللّٰهِ! عِنْدِی مَاءٌ بَائِت فَانْطَلِقْ اِلَی العَرِيْشِ قال فَانْطَلَقَ بِهِمَا فسَكَبَ فی قَدَحٍ ثمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَه قال فشَرِبَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِی جَاءَ مَعَهٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لائے اور آنحضور ﷺ کے ایک دوست (حضرت ابوبکرؓ) تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (انصاری) سے فرمایا اگر تیرے پاس ایسا پانی ہو جو اس رات مشک میں رہا ہو (یعنی باسی پانی ہو تو ہمیں پلاؤ) والاّ كَرَعْنا (فيه حذف تقديره ان كان عندك اناء فاسقنا والاّ كرعنا) ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے، حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ وہ صحابی (جن کے یہاں حضور اقدس ﷺ تشریف لے گئے تھے) اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ اس انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس باسی پانی (رات کا ٹھنڈا پانی) موجود ہے آپ جھونپڑی میں تشریف لے چلئے بیان کیا کہ پھر وہ انصاریؓ ان دونوں حضرات (حضور اقدس ﷺ اور صدیق اکبرؓ) کو ساتھ لے کر گئے اور ایک پیالہ میں پانی لیا پھر اس پر اپنی ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہ کر ڈالا بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر آپ ﷺ کے رفیق (حضرت ابوبکرؓ) نے پیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۳۹ تا ص۸۴۰، ویاتی ص۸۴۰ تا ص۸۴۱، واخرجه ابوداؤد، وابن ماجه فی الاشربة.

تشریح | کرع از باب فتح اور از باب سمع معنی ہیں حوض یا مشک وغیرہ سے منہ لگا کر پانی پینا۔

بعض روایت میں حوض وغیرہ سے منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت آئی ہے یہ ممانعت مکروہ تنزیہی ہے اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد سخت گرمی میں بیان جواز کے لئے تھا۔ واللہ اعلم

۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے پینے کے لئے دودھ میں پانی ملانا جائز ہے لیکن فروخت کرنے کے لئے پانی ملانا جائز نہیں۔

۲۹۸۸ ﴿بَابُ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ﴾

میٹھا شربت اور شہد پینے کا بیان

ترجمہ سے معلوم ہو گیا کہ حلوار سے کھجور، انگور وغیرہ کی نبیذ مراد ہے کیونکہ ہمارے زمانے کا حلوار اطعمہ سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ اشربہ سے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَايَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّهُ رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ" وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

امام زہریؒ نے بیان کیا کہ شدید ضرورت (مثلاً سخت پیاس) کے وقت بھی انسانوں کا پیشاب پینا جائز نہیں اس لئے کہ وہ ناپاک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں"۔

سوال: امام بخاریؒ نے جو ترجمہ قائم کیا ہے حلوار اور شہد کا لیکن اس کے تحت جو تعلیق پیش کی ہے ترجمۃ الباب سے کوئی تعلق و مطابقت بظاہر نہیں ہے بلکہ متضاد ہے؟

جواب: امام بخاریؒ کا مقصد امام زہریؒ کا قول: قال اللہ تعالٰی "اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ" ہے اور ظاہر ہے کہ حلوار اور شہد طیبات میں سے ہے اب اس تعلیق سے باب کا عدم تعلق یا تضاد کا شبہ جاتا رہا۔

امام زہریؒ کا استدلال امام زہریؒ کا استدلال صحیح نہیں ہے، جمہور علماء اسلام کے خلاف ہے کیونکہ اگر اضطرار کی حالت میں مردار کھانا بقدر ضرورت درست اور جائز ہے اور مردار بھی نجس و ناپاک ہے تو مضطر کے لئے حالت اضطرار میں جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت انسان کا پیشاب پینا بھی جائز ہوگا۔ لان الميتة والدم ولحم الخنزير رجس ايضًا مع انه يجوز التناول منها عند الضرورت الخ. (عمدہ)

وقال ابن مسعودؓ: اور حضرت ابن مسعودؓ نے نشہ آور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

تشریح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک سائل کے جواب میں یہ فرمایا تھا ایک شخص بیمار ہوا جس کا نام خیثم بن ابی العدار تھا اس کو کسی معالج نے شراب پینے کی رائے دی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت کروایا تو آپ ﷺ نے یہ جواب دیا کہ اللہ نے حرام میں شفا نہیں رکھی ہے۔

بلاشبہ حضرت ابن مسعودؓ بہت بڑے مفتی و فقیہ تھے، صحیح فرمایا قرآن حکیم میں مضطر کے لئے حالت اضطرار میں بقدر ضرورت میتہ اور لحم خنزیر کی اجازت ہے لیکن خمر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم

تفصیل کے لئے فتح الباری کا مطالعہ کیجئے۔

۵۲۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنَا اَبُوأُسَامَةَ قال اَخبَرَنِي هِشَامٌ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُهُ الحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو حلوار (شیرینی) اور شہد پسند تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا يطابق الترجمة من غير تعسف.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۰، ومرّ الحديث ص ۷۹۳، وص ۸۱۷، وص ۸۳۸، ويأتي ص ۸۴۸، وص ۹۲۹، وص ۱۰۳۱۔

﴿ بابُ الشُّرْبِ قَائِمًا ﴾ ۲۹۸۹

کھڑے ہو کر پینے کا حکم

۵۲۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ قال حدثنا مِسْعَرٌ عن عبدِ المَلِكِ بنِ مَيْسَرَةَ عنِ النَّزَّالِ قالَ اَتَى عَلِيٌّ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فقالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ اَحَدُهُمْ اَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَعَلَ كَمَا رَاَيْتُمُونِي فَعَلْتُ. ﴾

ترجمہ | نزال بن سبرہ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ (مسجد کوفہ کے) صحن کے دروازہ پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینا مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھ کو کرتے دیکھا۔ (یعنی کھڑے ہو کر پانی پیتے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فشرب قائمًا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۰، ويأتي متصلاً ص ۸۴۰، اخرجه ابوداؤد في الاشربة والنسائي في الطهارة والترمذي في الشمائل.

۵۲۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قالَ حدثنا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنَا عبدُ المَلِكِ بنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عن عَلِيِّ بنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الكُوفَةِ حتى حَضَرَتْ صَلٰوةُ العَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُ. ﴾

ترجمہ | نزال بن سبرہ حضرت علی بن ابی طالبؓ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت علیؓ نے (کوفہ میں) ظہر کی نماز پڑھی پھر کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لئے بیٹھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر پانی

لایا گیا آپ نے پیا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، آدم راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا۔

(وعند الطیالسی فغسل وجهه ویدیه ومسح علی راسه ورجلیه. (عمدہ) ہوسکتا ہے کہ پاؤں میں خفین ہو اس لئے مسح فرمایا)

اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا۔ (یعنی وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طریق آخر فی حدیث علی رضی اللہ عنه.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۴۰، ومرّ الحدیث ص۸۴۰۔

تشریح | جمہور علماء کے نزدیک زمزم کا پانی اور وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا افضل و مستحب ہے۔

۵۲۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قال حدثنا سُفْیَانُ عن عاصِمِ الْاَحْوَلِ عنِ الشَّعْبِیِّ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ قال شَرِبَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم قَائِمًا من زَمْزَمَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۴۰۔

۲۹۹۰ ﴿ بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ ﴾

جس نے اونٹ پر سوار ہو کر پیا

۵۲۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حدثنا عبدُ العَزِیْزِ بنُ اَبِی سَلَمَةَ قال اَخْبَرَنَا اَبُوالنَّضْرِ عن عُمَیْرٍ مَوْلٰی ابنِ عَبَّاسٍ عن اُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فَاَخَذَہٗ بِیَدِهٖ فَشَرِبَهٗ زَادَ مَالِكٌ عن اَبِی النَّضْرِ عَلٰی بَعِیْرِهٖ. ﴾

ترجمہ | حضرت ام فضل بنت حارث (حضرت ابن عباسؓ کی والدہ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عرفہ کی شام کو عرفات میں تھے اس وقت ام فضلؓ نے دودھ کا ایک پیالہ آپ ﷺ کو بھیجا آپ ﷺ نے پیالہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نوش فرمایا۔ امام مالکؒ نے ابوالنضر کے واسطے سے علی بعیرہ (اپنے اونٹ پر سوار تھے) کا اضافہ کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۴۰، ومرّ الحدیث ص۲۲۵، وص۲۶۷، وص۸۳۸، ویاتی ص۸۴۲۔

﴿ بَابٌ الاَيْمَنَ فَالاَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ ﴾ ۲۹۹۱

پینے میں داہنی طرف سے دور چلنا چاہیے

یعنی پہلے وہ پیے جو داہنی طرف بیٹھا ہو پھر وہ جو اس کے داہنی طرف ہو علیٰ ہذا۔

۵۲۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن ابنِ شِهابٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اُتِيَ بِلَبَنٍ قد شِيْبَ بماءٍ وعن يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَبُوبَكْرٍ فشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الاَعْرَابِيَّ وقال الاَيْمَنَ فَالاَيْمَنَ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی ملایا ہوا دودھ لایا گیا اس وقت آپ ﷺ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھے اور آپ ﷺ کے بائیں ابوبکرؓ تھے آنحضور ﷺ نے دودھ پیا پھر وہ پیالہ اعرابی کو دیدیا اور فرمایا الایمن فالایمن. (یعنی دور داہنی طرف سے شروع کرنی چاہیے یعنی شارب کے داہنی جانب سے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۰، ومرّ الحديث ص ۳۱۷، وص ۳۵۰، وص ۸۳۹۔

تشریح الايمن فالايمن اى قدّموا الايمن وقد كان صلى الله عليه وسلم يحب التيامن فى الاكل والشرب وجميع الامور لما شرف الله به اهل اليمين، وقيل ان الاعرابى كان من كبراء قومه فلذا جلس عن يمينه عليه الصلوة والسلام.

ويجوز ان يكون مرفوعًا على انه مبتدأ محذوف الخبر والتقدير الايمن احق لفضيلة اليمين على الشمال.

﴿ بَابٌ هَلْ يَسْتَاذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الاَكْبَرَ ﴾ ۲۹۹۲

کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی کو دینے کیلئے پلانے والا اپنی داہنی طرف بیٹھے ہوئے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۲۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن اَبِي حَازِمِ بنِ دِيْنَارٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اُتِيَ بِشَرابٍ فشَرِبَ مِنْهُ وعن يَمِيْنِهٖ غلامٌ وعن

يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فقالَ لِلْغُلَامِ اَتَاذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يارسولَ اللّٰهِ! لااُوثِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فتلّه رسولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا آنحضور ﷺ نے اس میں سے پیا اس وقت آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک لڑکا (عبداللہ بن عباسؓ) بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ (خالد بن ولیدؓ وغیرہ) تھے آنحضور ﷺ نے لڑکے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں (پہلے) ان شیوخ (بوڑھوں) کو دیدوں؟ اس پر لڑکے نے عرض کیا خدا کی قسم یارسول اللہ! آپ سے ملنے والے حصہ (آپ ﷺ کے جھوٹے) کے معاملہ میں کسی پر ایثار نہیں کرسکتا، حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دیدیا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتاذن لي".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۴۰۔

۲۹۹۳ باب الكَرْعِ فِي الحَوْضِ

حوض میں سے منہ لگا کر پینے کا بیان

تحقیق وتشریح | الكرع بفتح الكاف وسكون الراء اى تناول الماء بالفم من الحوض بغير اناء ولا كف. (قس) یعنی ہاتھ اور برتن کے بغیر حوض سے منہ لگا کر پانی لینا (پینا) باب فتح اور باب سمع سے کَرْعًا کے معنی ہیں حوض یا دریا میں منہ لگا کر بغیر برتن پینا۔

۵۲۴۵ حدَّثَنَا يَحْيَى بنُ صَالِحٍ قال حدَّثنَا فُلَيْحُ بنُ سُلَيْمَانَ عن سَعِيْدِ بنِ الحَارِثِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَه فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ! بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فقالَ الرَّجُلُ يارسولَ اللّٰهِ! عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے

اورآپ ﷺ کے ساتھ ایک صحابی (حضرت ابوبکر صدیقؓ) تھے نبی اکرم ﷺ نے اورآپ کے رفیق ابوبکرؓ نے اس انصاری صحابی کوسلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں یہ وقت (جس وقت آپ ﷺ تشریف لائے ہیں) سخت گرمی کا ہے اور وہ انصاری اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے (کنویں سے نکال کر) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہو تو پلاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے اور وہ انصاری صحابی (کنویں سے) باغ میں پانی دے رہے تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے پھر وہ جھونپڑی میں گئے اور ایک پیالہ میں پانی لیا پھر اس پر اپنی پلی ہوئی بکری کا دودھ ڈالا اور نبی اکرم ﷺ نے نوش فرمایا پھر وہ دوبارہ لائے تو اس رفیق صحابی (حضرت ابوبکر صدیقؓ) نے پیا جو آپ ﷺ کے ساتھ آئے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وإلا كرعنا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۰ تا ص ۸۴۱، ومرّ الحديث ص ۸۳۹ تا ص ۸۴۰۔

﴿ بَابُ ۲۹۹۴ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ ﴾

بچوں کا بڑوں کی خدمت کرنے کا بیان

۵۲۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيْهِمْ عُمُوْمَتِي وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ الْفَضِيْخَ فَقِيْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اَكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِاَنَسٍ مَاشَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ، وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں قبیلہ میں کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا اور میں ان سب میں کم عمر تھا اتنے میں کسی نے کہا شراب حرام کردی گئی تو (ابوطلحہؓ نے) کہا شراب پھینک دو چنانچہ ہم نے پھینک دیا سلیمان نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کہ ان حضرات کی شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انسؓ نے فرمایا تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی (یعنی دونوں طرح کی کھجوریں پانی میں ڈال دیتے جب جوش آتا تو استعمال کرتے) پھر ابوبکر بن انس نے کہا اس زمانے میں ان حضرات کی شراب کھجور ہی کی ہوتی تھی تو حضرت انسؓ نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا بکر بن عبداللہ بن مزنی یا قتادہ نے کہا اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انہوں نے انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے اس وقت ان لوگوں کی شراب یہی (فضیخ) تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱، ومرّ الحديث ص ۳۳۳، و۴۶۴، و۴۳۶، و۸۴۸، ويأتي ص ۱۰۷۷۔

۲۹۹۵ باب تغطية الإناء

(رات کے وقت) برتنوں کو ڈھانک دینے کا بیان

۵۲۴۷ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ مَنْصُورٍ قال اَخبَرَنَا رَوْحُ بنُ عُبَادَةَ قالَ اَخبَرَنا ابنُ جُرَيْجٍ قال اَخبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا كَانَ جُنحُ اللَّيلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيلِ فَخَلُّوهُمْ وَاَغْلِقُوا الاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لايَفْتَحُ بابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُروا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَو اَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوا مَصَابِيْحَكُمْ.

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات شروع ہو یا (شک راوی) فرمایا جب شام ہو (اى دخلتم فى المساء) تو اپنے بچوں کو روک لو (گھر سے باہر نہ نکلنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گذر جائے تو ان بچوں کو چھوڑ دو (چلنے پھرنے دو) اور گھر کے دروازے بند کرلو اور اس وقت اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا (جب اللہ کا نام لے کر بند کیا جائے) اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکوں کا منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو اور اگر ڈھکن نہ ہو تو کوئی چیز (لکڑی) چوڑائی میں رکھ دو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھا دو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وخمّروا آنيتكم" لان معناه غطوا آنيتكم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱، ومرّ الحديث ص ۴۶۳ تا ۴۶۴، وص ۴۶۶، وص ۴۶۷، ويأتي ص ۹۳۱۔

۵۲۴۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيْلَ قال حدثنا هَمَّامٌ عن عَطَاءٍ عن جابرٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال اَطْفِئُوا المَصَابِيْحَ اِذَا رَقَدْتُمْ وَاَغْلِقُوا الاَبْوَابَ وَاَوْكُوا الاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَاَحْسِبُهُ قالَ وَلَو بِعُودٍ تَعْرُضُه عَلَيْهِ.

ترجمہ | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کرلیا کرو اور مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو (کہ ان میں کیڑا وغیرہ نہ داخل ہو) اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانک دو (حضرت جابرؓ

کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا اگر ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دو (بسم اللہ پڑھ کر تو کافی ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱، ومرّ الحديث ص ۸۴۱، باقی کے لئے سابق حدیث دیکھئے۔

﴿ بابُ ۲۹۹۶ اِخْتِنَاثِ الاَسْقِيَةِ ﴾

مشک میں منہ لگا کر پانی پینے کا بیان

تحقیق الفاظ | اختناث بالخاء المعجمة الساكنة والفوقية المكسورة وبعد النون الف فمثلثة افتعال من الخنث وهو الانطواء والتكسر. (قس) یعنی اختناث خنث سے ماخوذ ہے از باب افتعال، جس کے معنی موڑنے کے ہیں اختنث مشک کا منہ باہر کی طرف موڑ کر پانی پینا۔ اَسْقِية سقاء کی جمع ہے، المتخذة من الادم (قس) یعنی چمڑے کا بنا ہو مشک۔

۵۲۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ عنِ الزُّهْرِیِّ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بن عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ عن اَبِی سَعِيْدِ الخُدْرِیِّ قال نَهٰی رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عنِ اخْتِنَاثِ الاَسْقِيَةِ يَعْنِی اَنْ تُكْسَرَ اَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کے اختناث سے منع فرمایا ہے یعنی مشکوں کا منہ کھول کر موڑ کر اس میں سے (منہ لگا کر) پیا جائے۔ (منع فرمایا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱، ويأتي ص ۸۴۱، مسلم في الاشربة وكذا ابو داؤد، والترمذي.

۵۲۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قالَ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنا يُوْنُسُ عنِ الزُّهْرِیِّ قال حدثنی عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّه سَمِعَ اباسَعِيْدِ الخُدْرِیَّ يقولُ سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَنْهٰى عنِ اخْتِنَاثِ الاَسْقِيَةِ قَالَ عبدُ اللّٰهِ قال مَعْمَرٌ اَوْ غَيْرُه هُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاهِهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ اختناث اسقیہ سے منع فرماتے تھے، عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ معمر (ابن راشد) یا غیر معمر نے بیان کیا کہ اختناث اسقیہ کے معنی ہیں مشک کے منہ سے پانی پینا۔

10/33 ج

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر من حديث ابى سعيدؓ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۱، ومرّ الحديث ص ۸۴۱، ابن ماجہ ثانی ص ۲۵۲۔

تشریح باب کی دونوں حدیثوں کا واضح اور صاف مقصد یہ ہے کہ مشک یا اس طرح کا کوئی ایسا برتن جس کا پانی نظر نہ آتا ہو جیسے صراحی، گھڑا، ایسے برتنوں سے منھ لگا کر پانی پینے سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ کسی پیالہ یا گلاس میں لے کر پیا جائے جو صاف دکھائی دے۔

وجوہِ ممانعت ① مشک سے منھ لگا کر پانی پینے میں ممکن ہے کہ کوئی سانپ یا اور کوئی زہریلا جانور ہو اور پانی کے ساتھ پیٹ میں چلا جائے، لجواز ان يكون فى افواهها (افواه الاسقية) حية او بعض الهوام لايدريها الشارب فيدخل فى جوفه. (عمدہ)

چنانچہ ابن ماجہ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اختناث الاسقية وان رجلاً بعد ما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك قام من الليل الى سقاء فاختنثه فخرجت عليه منه حية" (ابن ماجہ ثانی ۲۵۲) یعنی ایک صاحب ممانعت کے بعد رات کو اٹھ کر مشک کے پاس پانی پینے کے لئے گئے اور مشک کا منھ کھول کر موڑا تو اس سے سانپ نکلا۔

② اس طرح پینے سے پانی مقدار سے زیادہ یک لخت پیٹ میں جائے گا جو معدہ کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

③ منھ لگا کر پینے میں مشک سے پانی اس قدر نکل سکتا ہے کہ کپڑے اور بدن بھیگ جائیں۔

④ اور اہم بات یہ ہے کہ اس طرح پینا سنت کے خلاف ہے وغیرہ۔

اشکال: بعض احادیث سے مشک کے منھ سے پانی پینے کا جواز ثابت ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن انیسؓ نے روایت ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کو جھکایا پھر اس کے منھ سے پانی پیا۔ (ترمذی ثانی فی الاشربہ)

جواب: بعض علماء نے علی الاطلاق جائز فرمایا ہے اور ممانعت والی روایت کو منسوخ فرمایا ہے لیکن جمہور علماء فرماتے ہیں ممانعت سے مراد مکروہ تنزیہی ہے اور آنحضور ﷺ کا پینا بیان جواز کے لئے تھا۔

② جواز واباحت ضرورت پر محمول ہے کہ ایسا موقعہ ہے کہ کوئی برتن گلاس وغیرہ نہیں ہے اور پیاس لگی ہوئی ہے تو پینا جائز ہے بلا ضرورت مکروہ تنزیہی ہے۔ واللہ اعلم

③ ممانعت کی روایت قولی ہے اور اباحت کی حدیث فعلی ہے اس لئے قول کو ترجیح ہوگی اور بلا ضرورت اختناث اسقیہ مکروہ ہوگا البتہ اگر مشک یا صراحی یا گھڑا پانی سے بھرا ہوا ہو پانی نظر آتا ہو تو منھ لگا کر پی لے پھر باندھ دے اور ضرورت کے وقت منھ کھول کر منھ لگا کر پی لے فلا باس بہ۔ واللہ اعلم

۲۹۹۷
﴿ بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ ﴾

مشک کے منہ سے پینے کا بیان

اس باب میں عموم ہے باب سابق میں لفظ اختناث تھا جس سے یہ شک ہوسکتا تھا کہ مشک کا منہ موڑ کر پینا منع ہے بخاریؒ نے یہ باب لا کر بتایا کہ مشک کا منہ موڑے بغیر صرف منہ لگا کر پینا بھی منع ہے۔

۵۲۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ قال لَنَا عِكْرِمَةُ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَاءَ قِصارٍ حَدَّثَنَا بِهَا اَبُوهُرَيْرَةَ نهٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ القِرْبَةِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ يَمْنَعَ جارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ. ﴾

ترجمہ | ایوب سختیانیؒ نے کہا کہ ہم سے عکرمہؒ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتادوں؟ جنہیں حضرت ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کیں (ہم نے کہا ہمیں بتلایئے) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے پینے کی ممانعت فرمائی تھی (یہاں شک راوی ہے کہ آپ ﷺ نے قربة فرمایا تھا یا سقاء والفرق بين القربة والسقاء ان القربة للماء والسقاء للماء واللبن) اور (آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا تھا) کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے روکے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱، وللحديث طرفان اما طرفه الاول ياتى ص ۸۴۱، واما طرفه الثانى فمرّ ص ۳۳۳، ابن ماجه فى الاشربة.

تشریح | یہ دونوں حکم استحبابی ہے وفى التوضيح هو عندنا اوعند مالك محمول على الاستحباب. (عمدہ) یعنی ممانعت تنزیہی ہے۔

۵۲۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال اَخْبَرَنا اَيوبُ عن عِكْرِمَةَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُشْرَبَ مِن فِي السِّقَاءِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص مشک کے منہ سے پانی پیے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱۔

۵۲۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَزِيدُ بنُ زُرَيْعٍ قال حدثنا خَالِدٌ عن عِكْرِمَةَ عنِ

ابنِ عَبّاسٍ قال نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مشک کے منھ سے پینے سے منع فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱۔

﴿ باب ۲۹۹۸ النَّهْيِ عنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ ﴾

(پیتے وقت) برتن کے اندر سانس لینے کی ممانعت کا بیان

۵۲۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْم قال حدثنا شَيْبَانُ عن يَحْيَى عن عبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي قَتَادَةَ عن أَبِيهِ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص (پانی) پیے تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے (بلکہ منھ سے برتن ہٹا کر سانس لے) اور جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور جب کوئی شخص تم میں سے استنجا کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۱، ومرّ الحديث ص ۲۷۔

تشریح | والنهي للتنزيه عند الجمهور. مفصل تشریح وتفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۵ تا ۳۶۔

﴿ باب ۲۹۹۹ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ ﴾

دو یا تین سانس میں پینے کا بیان

۵۲۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ وَأَبُونُعَيْمٍ قالا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بنُ ثَابِتٍ قال أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بنُ عَبدِاللّٰهِ قال كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.﴾

ترجمہ | ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ برتن میں (پیتے وقت) دو بار یا تین بار سانس لیتے اور

فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ تین مرتبہ سانس لیتے (یعنی تین سانس میں پانی پیتے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضع | والحديث هنا ص ۸۴، مسلم، ترمذی، ابن ماجه اشربه نسائی ولیمه.

اشکال: باب سابق ۲۹۹۸ اور یہ باب ۲۹۹۹ دونوں میں نیز دونوں باب کے تحت حدیثوں میں بظاہر تعارض ہے کیونکہ سابق باب ۲۹۹۸ سے معلوم ہوا کہ برتن کے اندر (پیتے وقت) سانس لینا منع ہے۔ اور اس باب سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ دو بار یا تین بار سانس لیتے تھے۔

جواب: مختصر جواب یہ ہے کہ دونوں کا محمل الگ الگ ہے امام بخاریؒ پر قربان جایئے کہ ترجمۃ الباب ہی سے تطبیق کی طرف اشارہ کر دیا ہے پہلے باب میں فی الاناء کا لفظ ہے جس سے اشارہ فرمایا پیتے وقت برتن کے اندر سانس لینا ممنوع ہے بخلاف دوسرے باب میں فی الاناء نہیں ہے بتلانا چاہتے ہیں دو سانس یا تین سانس میں پانی پینا چاہئے مگر منہ سے برتن ہٹا کر سانس لے پھر دوبارہ پانی پئے پھر برتن کو منہ سے الگ کر کے سانس لے پھر پئے پھر برتن کو منہ سے الگ کر کے سانس لے پھر پئے یہی مطلب ہے کان يتنفس ثلاثًا کا کہ تین سانس میں پیتے تھے اس طرح کہ منہ سے ہر مرتبہ برتن ہٹا دیتے، فلا تعارض ولا اشکال.

۳۰۰۰ باب الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

سونے کے برتن میں پینے کا بیان

۵۲۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قال حدثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قال كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ. ﴾

ترجمہ | ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ مدائن میں تھے (مدائن دجلہ کے کنارے ایک مشہور شہر ہے جو بغداد سے سات فرسخ پر ہے۔ (قس)) حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے چاندی کے پیالے میں پانی لا کر دیا تو آپؓ نے وہ پیالہ اس پر پھینک مارا اور فرمایا میں نے پیالہ صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلایا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا اور نبی اکرم ﷺ نے ہم لوگوں کو حریر اور دیباج (ریشمی کپڑے) پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے

لئے (یعنی کافروں کے لئے) دنیا میں ہیں اور تم (مسلمانوں) کو آخرت میں ملیں گی۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "والشرب فی آنية الذهب".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۴۱، ومرّ الحديث ص۸۱۶، ویاتی ص۸۶۷، وص۸۶۸، باقی مواضع اور تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے جلد دہم باب ۲۸۸۷۔

﴿ بَابُ آنِيَةِ الفِضَّةِ ﴾ ۳۰۰۱

چاندی کے برتن کا بیان

۵۲۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی قال حَدَّثَنا ابنُ اَبی عَدِیٍّ عنِ ابنِ عَوْنٍ عن مُجاهِدٍ عنِ ابنِ اَبِی لَیْلٰی قال خَرَجْنا مَعَ حُذَیْفَةَ وَذَکَرَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیه وسلم لاتَشْرَبُوا فِی آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَلاَ تَلْبَسُوا الحَرِیْرَ وَالدِّیْبَاجَ فاِنَّهَا لهم فی الدُّنْیا وَلَکُمْ فِی الآخِرَةِ. ﴾

ترجمہ | عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے ساتھ (دیہات کی طرف) نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سونے چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو اور حریر اور دیباج (ریشمی کپڑے) نہ پہنا کرو یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۴۱ تا ص۸۴۲، ومرّ الحديث ص۸۱۶، ویاتی ص۸۶۷، وص۸۶۸۔

تشریح | لاتشربوا الخ اس حدیث میں سونے اور چاندی کے برتن میں صرف پینے کی ممانعت ہے مگر یہی ممانعت ان برتنوں میں کھانے کی بھی ہے جیسا کہ ص۸۶۸ر میں تصریح ہے: عن حذيفة قال نهانا النبی صلی الله عليه وسلم ان نشرب فی آنية الذهب والفضة او ان ناكل فيها الخ.

(۲) سونا مردوں کے لئے مطلقاً حرام ہے خواہ انگوٹھی ہی ہو البتہ چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے بھی جائز ہے، اور عورتوں کے لئے سونے کا زیور بھی جائز ہے۔ تفصیل کے لئے فقہ کا مطالعہ فرمایئے۔

۵۲۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قال حدثنی مَالِکُ بنُ اَنَسٍ عن نَافِعٍ عن زَیْدِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ عن اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیه وسلم قالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فی اِنَاءِ

الفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں (گویا) دوزخ کی آگ اتارتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في اناء الفضّة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۲، اخرجه مسلم في الاطعمة والنسائي في الوليمة وابن ماجة في الاشربة.

۵۲۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عنِ الاَشْعَثِ بنِ سُلَيْمٍ عن مُعَاوِيَةَ بنِ سُوَيْدِ بنِ مُقَرِّنٍ عنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قال اَمَرَنَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عن سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ العَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ المَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ المُقْسِمِ وَنَهَانَا عن خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعنِ الشُّرْبِ فِي الفِضَّةِ اَوْ قالَ آنِيَةِ الفِضَّةِ وعنِ المَيَاثِرِ وَالقَسِّيِّ وعن لُبْسِ الحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالاِسْتَبْرَقِ.﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، آنحضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا مریض کی عیادت (بیمار پرسی) کا اور جنازہ کے پیچھے چلنے کا، اور چھینکنے والے کا جواب (یرحمك الله سے) دینے کا، اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے کا، سلام کا رواج دینا اور مظلوم کی مدد کرنے کا (ظالم کو ظلم سے روکنا) قسم کھانے والے کا قسم کو پوری کرنا (یعنی قسم کھانے کے بعد قسم پوری کرنا اگر کوئی اہم رکاوٹ نہ ہو یا کسی نے اگر قسم کھا کر کسی بات کی درخواست کی تو اس کی قسم کو پوری کرنا یعنی مان لینا)۔

ونهانا عن خواتيم الخ: اور حضور اقدس ﷺ نے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھیوں سے، اور چاندی کے برتن میں پینے (کھانے) سے اور ریشمی زین پوش اور گدا کے استعمال سے، اور قسی سے (جو مصر کے اطراف میں کتان سے تیار کردہ کپڑا ہے اس میں ریشم کے دھاگے استعمال ہوتے تھے) اور ریشم، دیباج اور استبرق سے (یہ سب ریشم ہی ہیں باریک اور موٹے، یعنی ریشم باریک ہو یا موٹا استعمال سے منع فرمایا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او آنية الفضّة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۲، ومرّ الحديث ص۱۶۶، وص۳۳۱، وص۷۷۷، ويأتي ص۸۴۳ تا ص۸۴۴، وص۸۶۸، وص۸۷۰، وص۸۷۱، وص۹۱۹، وص۹۲۱، وغیرہ۔

* * *

۳۰۰۲ ﴿ بَابُ الشُّرْبِ فِي الْاَقْدَاحِ ﴾

پیالوں (کٹوروں) میں پینے کا بیان

۵۲۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَبَّاسٍ قال حدثنا عبدُ الرَّحْمٰنِ قال حدثنا سُفْيَانُ عن سالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عن عُمَيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ الفَضْلِ عن اُمِّ الفَضْلِ اَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ عَرَفَةَ فَبَعَثْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ. ﴾

ترجمہ | ام الفضل (حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی والدہ) سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے روزہ کے متعلق شک کیا (کہ آنحضور ﷺ روزہ سے ہیں یا نہیں؟) تو میں نے آنحضور ﷺ کو ایک پیالہ دودھ بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فشربه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۲، ومرّ الحديث ص ۲۲۵، ،،، وص ۲۶۷، وص ۸۳۸، وص ۸۴۰، باقی مواضع کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد پنجم نیز مقصد پڑھ لیجئے۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج کے موقعہ پر عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا افضل و بہتر ہے تاکہ اعمال حج اور ذکر واذکار میں ضعف نہ پیدا ہو، واختار مالك وابوحنيفة والثورى الفطر. (عمدہ)

باقی حالت اقامت میں عرفہ کے دن یعنی ۹ ذی الحجہ کو روزہ رکھنا مستحب باعث ثواب ہے۔

۳۰۰۳ ﴿ بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ ﴾

وقال اَبُوبُرْدَةَ قال لِي عبدُ اللّٰهِ بنُ سَلَامٍ اَلَا اَسْقِيْكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِيْهِ.

نبی اکرم ﷺ کے پیالے اور برتن سے پینے کا بیان

(آنحضور ﷺ نے جس پیالے اور برتن میں نوش فرمایا تبرک کے لئے پینا) اور ابو بردہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تم کو اس پیالہ میں نہ پلاؤں جس میں نبی اکرم ﷺ نے پیا ہے۔

۵۲۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ اَبِي مَرْيَمَ قال حَدَّثَنَا اَبُوغَسَّانَ قال حَدَّثَنِي اَبُوحَازِمٍ عن سَهْلٍ

بنِ سَعْدٍ قال ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم امْرَأَةٌ مِنَ العَرَبِ فَأَمَرَ اَبَااُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي اُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حتى جَائَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَئِذٍ حتى جَلَسَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُه ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَاسَهْلُ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت (جونیہ بفتح الجیم) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید ساعدیؓ کو (نکاح کے بعد انہیں لانے کے لئے) کسی کو بھیجنے کا حکم دیا چنانچہ ابو اسیدؓ نے کسی کو بھیج کر بلایا پھر وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اتری پھر نبی اکرم ﷺ گھر سے نکلے اور اس عورت کے پاس گئے جب اندر پہنچے تو دیکھا کہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے جب نبی اکرم ﷺ نے اس سے بات کی (یعنی آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ھبی نفسك یعنی اپنے تئیں مجھ کو بخش دے) تو (بد بخت) کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تجھ کو پناہ دی (الحقی باھلك جا اپنے گھر والوں میں چلی جا) پھر لوگوں نے اس عورت سے کہا ارے (بدنصیب) تو جانتی ہے یہ کون تھے؟ عورت نے جواب دیا کہ نہیں (میں نہیں جانتی) لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تھے تم سے نکاح کے لئے تشریف لائے تھے کہنے لگی پھر تو بڑی بد بخت ہوں (کہ حضور ﷺ کی زوجہ بننے سے محروم رہی) پھر نبی اکرم ﷺ اس روز تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھ گئے آنحضور ﷺ بھی اور آنحضور ﷺ کے صحابہ بھی، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے سہل! پانی پلاؤ تو میں نے ان حضرات کے لئے یہ پیالہ نکالا اور میں نے ان سب کو اس پیالہ میں پلایا، ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر سہلؓ نے ہمارے لئے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے اس سے پیا پھر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے (جب مدینہ منورہ کے خلیفہ ہوئے) حضرت سہلؓ سے یہ پیالہ مانگ لیا اور سہلؓ نے پیالہ ہبہ کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاخرجت لهم هذا القدح فاسقيتهم فيه" ووجه المطابقة ان الترجمة في شربهم من قدح النبى صلى الله عليه وسلم فلو لم يكن القدح في الاصل للنبى صلى الله عليه وسلم لم توجد المطابقة ومما يدل عليه استيهاب عمر بن عبدالعزيز هذا القدح من سهل لانه انما استوهبه منه لكونه في الاصل للنبى صلى الله عليه وسلم لاجل التبرك به

وھذا شیٔ ظاھر الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۴۲، ومرّ الحدیث ص۷۰۹، اخرجہ مسلم فی الاشربۃ.

۵۲۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قال حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قال اَخْبَرَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن عَاصِمٍ الاَحْوَلِ قال رَاَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وكانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قال وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيْضٌ مِنْ نُضَارٍ قال قال اَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم في هٰذَا القَدَحِ اَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قال وقالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِنَّهُ كانَ فِيْهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ فقالَ لَهُ اَبُوطَلْحَةَ لاتُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رسولُ اللهِ ﷺ فَتَرَكَهُ. ﴾

ترجمہ | عاصم احول نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ انس بن مالکؓ کے پاس دیکھا ہے وہ پھٹ گیا تھا تو آنحضور ﷺ نے یا انس بن مالکؓ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ تھا اور بہترین لکڑی کا بنا ہوا تھا عاصم نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس پیالے میں بے شمار مرتبہ پلایا ہے، (بعض روایت میں ہے کہ میں نے اس پیالے میں حضور اکرم ﷺ کو شہد پلایا، دودھ پلایا اور نبیذ پلایا) عاصم نے بیان کیا کہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ اس پیالہ میں لوہے کا ایک حلقہ تھا انسؓ نے چاہا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا حلقہ لگوالیں تو حضرت ابوطلحہؓ نے ان سے فرمایا جس کو رسول اللہ نے بنایا ہے اس میں کوئی تبدیلی ہرگز نہ کرو چنانچہ انسؓ نے بدلنے کا ارادہ چھوڑ دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۸۴۲، ومرّ الحدیث ص۴۳۸۔

﴿ بابُ ۳۰۰۴ شُرْبِ البَرَكَةِ وَالمَاءِ المُبَارَكِ ﴾

متبرک مشروب اور مبارک پانی پینے کا بیان

۵۲۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الاَعْمَشِ قال حدثني سَالِمُ بْنُ اَبِي الجَعْدِ عن جابِرِ بْنِ عبدِ اللهِ هٰذَا الحَدِيْثَ قال قد رَاَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ حَضَرَتِ العَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ في اِنَاءٍ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِهِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ وَفَرَّجَ اَصَابِعَهُ ثم قال حَيَّ عَلَى اَهْلِ الوَضُوْءِ

البَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَاجَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةٍ وَتَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ جَابِرٍ.

ترجمہ | سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے یہ حدیث روایت کی حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دیکھا (یعنی میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا) اور عصر کی نماز کا وقت ہوگیا اور تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی پانی نہ تھا اسے ایک برتن میں ڈال کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آنحضور ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنی انگلیاں پھیلادیں پھر فرمایا آؤ اور وضوء کرلو یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے چنانچہ سب لوگوں نے وضوء کیا اور پیا میں نے بھی کچھ کمی نہیں کی اس پانی کو برکت سمجھ کر خوب اپنے پیٹ میں ڈال لیا، سالم نے بیان کیا کہ میں نے جابرؓ سے پوچھا اس وقت آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ سالم کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی جابرؓ سے روایت کی، اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم سے نقل کیا انہوں نے جابرؓ سے کہ پندرہ سو آدمی تھے اور اس کی متابعت سعید بن مسیبؒ نے حضرت جابرؓ سے کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فعلمت انه بركة" ويمكن ان يجعل قوله البركة من الله مطابقًا للجزء الثاني للترجمة وهو قوله "والماء المبارك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۲ تا ص۸۴۳، ومرّ الحديث ص۵۰۵، وص۵۹۸، وص۷۱۷۔

تشریح مع اعتراض وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۸ ص۲۳۵۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ المَرضٰی

﴿مریضوں کا بیان﴾

مرضٰی: مریض بمعنی بیمار کی جمع ہے۔

﴿بابٌ ۳۰۰۵ ماجاءَ فِی کَفَّارَةِ المَرَضِ﴾

وَقَولِ اللّٰهِ تَعالٰی: "مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ".

مرض (بیماری) کے کفارہ سے متعلق احادیث

(یعنی اس بات کا بیان کہ مرض کفارہ ہے اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان "جو کوئی برا عمل کرے گا اس کی سزا پائے گا"۔ (سورہ نساء/۱۲۳)

تحقیق وتشریح کفارہ مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنی چھپانے کے ہیں، اور کفارہ کی اضافت مرض کی طرف من باب اضافۃ الصفت الی الموصوف ہے یعنی وہ مرض جو کفارہ ہے آیت کریمہ اپنے عموم کے لحاظ سے جس طرح آخرت کی سزا پر مشتمل ہے اسی طرح دنیاوی مصائب وتکالیف کو بھی شامل ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کی بناء پر گناہوں کے کفارہ کیلئے مرض یا اور کوئی تکلیف نازل فرما دیتا ہے اور اسی دنیا میں گناہوں کو مٹا دیتا ہے آخرت کا عذاب لازم نہیں جیسا کہ حدیث الباب میں آرہا ہے۔

۵۲۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ الحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ قال اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قال اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ بنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالتْ قال رَسولُ اللّٰهِ

صلی اللّٰه علیه وسلم مَامِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ اِلاَّ كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں چبھ جائے (تو وہ بھی کفارہ گناہ بن جاتا ہے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة فيما جاء فى كفارة المرض وحديث عائشة ممّا جاء فى ذلك.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۴۳، اخرجه مسلم والترمذى.

۵۲۶۵ ﴿ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ المَلِكِ بنُ عَمْرٍو قال حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بنُ محمَّدٍ عن محمَّدِ بنِ عَمْرِو بنِ حَلْحَلَةَ عن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ وعن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَايُصِيْبُ المُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ وَلاَ هَمٍّ ولاَ حُزْنٍ وَلاَ اَذًى وَلاَ غَمٍّ حتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلاَّ كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو جو بھی دکھ اور بیماری یا تکلیف و پریشانی اور رنج و غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں (اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۴۳۔

تحقیق وتشریح | نصب بمعنی تعب، تکان، وَصَب مرض، بیماری۔ هَمّ آئندہ کے خطرے سے جو رنج و تکلیف ہو۔ حَزَن بفتحتين ولغير ابى ذر ولا حُزْن بضم فسكون. (قس) علامہ عینیؒ نیز حافظ عسقلانیؒ لکھتے ہیں: هما یعنی هم اور حُزن من امراض الباطن مطلب یہ ہے کہ دلی فکر و غم۔ اذیٰ وہ تکلیف جو غیر کی زیادتی سے پہنچے۔

۵۲۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحيٰى عن سُفْيَانَ عن سَعْدٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ كَعْبٍ عن اَبِيْهِ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَثَلُ المُؤْمِنِ كَالخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ المُنَافِقِ كَالاَرْزَةِ لاتَزَالُ حتى يكونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً

وَاحِدَةً وقال زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعْدٌ قال حَدَّثَنَا ابنُ كَعْبٍ عن اَبِيهِ كَعْبٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کی مثال کھیت کے نئے پودے (سب سے پہلے کی ہریالی) کی طرح ہے ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی سیدھی کردیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے وہ ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے (کبھی جھکتا ہی نہیں) یہاں تک کہ ایک ہی مرتبہ میں اکھڑ جاتا ہے۔

وقال زكرياء: اور زکریا بن ابی زائدہ نے کہا (اس کو امام مسلمؒ نے وصل کیا) مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد کعب بن مالکؓ سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

تشریح | اس تعلیق سے امام بخاریؒ نے بتلا دیا کہ سعد کا سماع عبداللہ بن کعب سے ثابت ہے جیسا کہ حدثنا ابن کعب کی صراحت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "مثل المؤمن كالخامة من الزرع" لان المراد من تشبيه المؤمن بالخامة في كونه تارة يصح وتارة يضعف كالخامة تحمر وتصفر فلا تبقى على حالة واحدة. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۳، مسلم توبہ، نسائی طب۔

۵۲۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ الْمُنْذِرِ قال حدثني محمدُ بنُ فُلَيْحٍ قال حَدَّثَنِي اَبِي عن هِلَالِ بنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عامِرِ بنِ لُؤَيٍّ عن عَطاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فاِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حتى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ اِذَا شَاءَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی مثال کھیت کے نئے پودے کی طرح ہے کہ جب بھی ہوا آتی ہے تو اسے جھکا دیتی ہے پھر جب سیدھا ہو جاتا ہے تو بلا سے جھک جاتا ہے (اس طرح مسلمان بھی بلا اور مصیبت سے جھک جاتا ہے پھر جب بلا دفع ہوتی ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے رضا بالقضا، پھر اللہ تعالیٰ نعمت وراحت سے نوازتا ہے)۔

والفاجر: اور بدکار (منافق یا کافر) صنوبر کے درخت کی طرح ہے سخت سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ماذكرناه في الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۳، وياتي في التوحيد ص۱۱۱۲۔

۵۲۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قَالَ اَخبَرَنا مالِكٌ عن محمَّدِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِي صَعْصَعَةَ اَنَّه قال سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ يَسارٍ اَبَاالحُبَابِ يقولُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يقولُ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے (آخرت میں بڑے درجے پر فائز کرنا چاہتا ہے) تو اس پر مصیبت ڈالتا ہے (آزمائش میں ڈالتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "يُصِبْ منه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۳، اخرجه النسائي في الطب.

۳۰۰۶
﴿ بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ ﴾

مرض کی شدت کا بیان

۵۲۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قال حَدَّثَنَا سُفيَانُ عنِ الاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بنُ محمَّدٍ قال اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخبَرَنا شُعبَةُ عنِ الاَعْمَشِ عن اَبِي وَائِلٍ عن مَسْرُوقٍ عن عَائِشَةَ قالتْ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مرض کی شدت ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۳، اخرجه مسلم في الادب، والنسائي في الطب، وابوداؤد وابن ماجه في الجنائز.

۵۲۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا سُفيَانُ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيْدٍ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ في مَرَضِهٖ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وقلتُ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قلتُ اِنَّ ذَاكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قال اَجَلْ مَامِنْ

مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی بیماری میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آنحضور ﷺ اس وقت بڑے تیز بخار میں تھے میں نے عرض کیا آنحضور ﷺ کو بڑا تیز بخار ہے میں نے یہ بھی عرض کیا کہ یہ بخار آنحضور ﷺ کو اس بناء پر اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی دگنا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وهو يوعك وعكًا شديدًا" لان الوعك الذى هو الحمى مرض شديد.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۳، ويأتي ص ۸۴۳، وص ۸۴۵، وص ۸۴۵، وص ۸۴۶، اخرجه مسلم في الطب.

تحقیق وتشریح | يوعك وَعَكَ يَعِكُ وَعْكًا ازضرب گرمی تیز ہونا، تیز بخار چڑھنا، حَاتَّ ماضی از باب مفاعلت اصل میں دو تار سے حالت تھا پہلی تار کو دوسرے میں ادغام کر دیا۔

﴿ بَابٌ ۳۰۰۷ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ﴾

ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ.

سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے

اس کے بعد درجہ ومنزلت کے اعتبار سے دوسرے خاصان خدا کی۔

تشریح | اختلفت النسخ وفي نسخة الفتح على لفظ ثم الامثل فالامثل، ورواية الاكثر ثم الاول فالاول كما في العيني، والكرماني والقسطلاني، وجمعهما المستملي كما في نسخة الهندية.

الحاصل انسان جتنے مرتبے وفضیلت والا ہوتا ہے اتنی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔

۵۲۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. ﴾

نصر الباری،

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضور ﷺ کو بخار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بہت سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! مجھے تنہا ایسا بخار آتا ہے جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو آتا ہے میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ ﷺ کے لئے اجر بھی دُگنا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں! یہی بات ہے مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے ایک کانٹا چبھنے کی تکلیف ہو یا اس سے کم وبیش تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من جهة قياس الانبياء على نبينا صلى الله عليه وسلم والحاق الاولياء بهم لقربهم منهم وان كانت درجتهم منحطة عنهم الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۳، ومرّ الحديث ص۸۴۳، ويأتى ص۸۴۵، وص۸۴۶۔

﴿ بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ ﴾ ۳۰۰۸

بیمار پرسی کے وجوب کا بیان

۵۲۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن مَنْصُورٍ عن اَبِى وَائِلٍ عن اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِىِّ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَطْعِمُوا الجَائِعَ وَعُودُوا المَرِيْضَ وَفُكُّوا العَانِىَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وعودوا المريض".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۳، ومرّ الحديث ص۷۷۷، وص۸۰۹، ويأتى ص۱۰۶۳۔

تشریح بعض حضرات مسلم مریض کی عیادت وبیمار پرسی کو فرض کفایہ کہتے ہیں لیکن عند الجمہور سنت ہے۔

۵۲۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِى اَشْعَثُ بنُ سُلَيْمٍ قال سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بنَ سُوَيْدِ بنِ مُقَرِّنٍ عنِ البَرَاءِ بنِ عازِبٍ قال اَمَرَنَا رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْعٍ ونَهَانَا عن سَبْعٍ نَهَانَا عن خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ وعن القَسِّىِّ وَالمِيْثَرَةِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَتْبَعَ الجَنَائِزَ وَنَعُودَ المَرِيْضَ وَنُفْشِىَ السَّلَامَ. ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آنحضور ﷺ نے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے، اور خالص ریشمی کپڑے اور دیباج، استبرق اور قسی سے، اور ریشمی گدے سے، اور آنحضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جنازہ کے پیچھے چلیں اور مریض کی عیادت کریں اور سلام کو رواج دیں (یعنی جو مسلمان بھی ملے سب کو سلام کریں)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۴۳ تا ص۸۴۴، ومرّ الحديث ص۱۶۵ تا ص۱۶۶، وص۳۳۱، وص۷۷۷، وص۸۴۲، ویاتی ص۸۶۸، وص۸۷۰، وص۸۷۱، وص۹۱۹، وص۹۲۱، وص۹۸۴۔

﴿ باب ۳۰۰۹ عِيَادَةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ ﴾

بیہوش کی عیادت کا بیان

۵۲۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عنِ ابنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عبدِ اللهِ يقولُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ يارسولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي حتى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ پیدل، میری عیادت کو تشریف لائے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مجھ پر بیہوشی طاری ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اور وضوء کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے مال کو کیا کروں؟ میں اپنے مال کے متعلق کس طرح فیصلہ کروں؟ (یعنی اللہ کی راہ میں دے دوں یا تقسیم کردوں تو کس طرح تقسیم کروں؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "فوجداني اغمي عليّ".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۴۴، ومرّ الحديث ص۳۲، وص۶۵۸، ویاتی ص۸۴۶، وص۸۴۷، وص۹۹۵، وص۹۹۸، وص۱۰۸۷۔

﴿ بَابُ ۳۰۱۰ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيْحِ ﴾

مرگی کے مریض کی فضیلت کا بیان

تحقیق وتشریح یُصرع: صَرع از فتح صَرعًا پچھاڑ دینا، زمین پر گرادینا، صُرِعَ مجہول مرگی کا عارضہ ہوگیا، صَرْع مرگی کی بیماری، یہ کبھی اخلاط کے فساد کے سبب ہوتا ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب میں من الریح میں من تعلیلیہ سے ظاہر ہے ای یحصل له صرع بسبب الریح ای الریح التی تحتبس فی منافذ الدماغ الخ. وقد یکون الصرع من الجن، یعنی کبھی مرگی کا عارضہ جن یا خبیث ہمزاد کے اثر سے ہوتا ہے اگر چہ بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے وانکر طائفة من المعتزلة کالجبائی وابی بکر الرازی ومحمد بن زکریاء الطبیب وآخرون دخول الجن فی بدن المصروع واحالوا وجود روحین فی جسد مع اقرارهم بوجود الجن وهذا خطأ. (عمدہ)

۵۲۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عن عِمرَانَ اَبِی بَكْرٍ قال حَدَّثَنِی عَطَاءُ بنُ اَبِی رَبَاحٍ قال قال لِی ابنُ عَبَّاسٍ اَلا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ قلتُ بَلٰى قال هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم فقالتْ اِنِّی اُصْرَعُ وَاِنِّی اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِی قال اِنْ شِئْتِ صَبَرتِ وَلَكِ الجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ فقالتْ اَصْبِرُ فقالتْ اِنِّی اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَلَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا. ﴾

ترجمہ عطاء بن ابی رباحؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک جنتی خاتون نہ دکھلا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں! ضرور دکھلایئے فرمایا یہ کالی عورت (سُعَیْرہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں میں مرگی کی وجہ سے گر پڑتی ہوں اور میرا ستر کھل جاتا ہے آپ میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو صبر کئے رہو تو تمہیں (آخرت میں) جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں کہ اللہ تم کو شفا دیدے، کہنے لگی میں صبر کروں گی (کہ دنیا کی تکلیف رہے تو رہے کہ چند روزہ ہے) مگر میرا ستر کھل جاتا ہے (بیہوشی میں) آپ اللہ سے دعا فرمادیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے تو آنحضور ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "انی اصرع".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۸۴۴، اخرجه مسلم فی الادب، والنسائی فی الطب.

۵۲۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحمَّدٌ قال حدثنا مَخْلَدٌ عنِ ابنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ اَنَّهُ رَاٰی اُمَّ زُفَرَ

تِلْكَ امْرَأَةٌ طَوِيلَةٌ سَوْدَاءُ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ.

ترجمہ | عطاء بن ابی رباحؒ نے بیان کیا کہ انہوں نے ام زفرؓ کو کعبہ کے پردے پر دیکھا ایک لمبی کالی عورت تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | اس حدیث کو اس باب میں ذکر کرکے بخاریؒ نے یہ بتلانا چاہا ہے کہ یہ امّ زفرؓ اسی خاتون کی کنیت ہے جس کا ذکر سابق میں گذرا یعنی وہی مصروعہ (مرگی والی) عورت ہے۔ قال الكرماني: وام زفر كنية تلك المرأة المصروعة. (قس) لیکن علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ امّ زفرؓ دوسری عورت ہے۔ تفصیل کے لئے عمدۃ القاری دیکھئے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۴۔

عشرہ مبشرہ کے علاوہ مبشر بالجنۃ | شارح بخاری علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں: فان قلت هذه ايضا مبشرة فليسوا منحصرين على العشرة قلت وكثير غيرها مثل الحسن والحسين ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فالمراد بالعشرة الذين بشروا فى مجلس واحد وصرح فيهم بلفظ البشارة. (کرمانی جز ۲۰/ کتاب المرضیٰ ص ۱۸۳)

﴿بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ﴾ ۳۰۱۱

اسکی فضیلت جسکی بینائی جاتی رہی

۵۲۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عن عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عن أَنَسِ بنِ مالِكٍ قال سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ إِنَّ اللهَ قال إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بنُ جابِرٍ وَأَبُو ظِلالِ بنُ هِلالٍ عن أَنَسٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میں اپنے بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء (آنکھوں) سے آزماتا ہوں (یعنی نابینا کردیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں، انسؓ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے حضور اقدس ﷺ کی مراد دونوں آنکھیں ہیں۔

تابعه الخ: عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابرؒ اور ابوظلال بن ہلال نے بھی حضرت انسؓ سے روایت کی اور انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۸۴۴۔

۳۰۱۲

﴿ بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ ﴾

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنے کا بیان

اور امّ درداء (ھجیمۃؓ) نے مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عیادت کی۔

تشریح حضرت ابودرداءؓ کی دو بیویاں تھیں امّ درداء صغریٰ، امّ درداء کبریٰ، امّ درداء سے یہاں صغریٰ مراد ہے یا کبریٰ؟ اقوال مختلف ہیں نیز ایک قول یہ ہے کہ دو نہیں ایک ہی بیوی کی یہ دونوں کنیت ہے۔ عمدہ وغیرہ دیکھئے۔

۵۲۷۸ ﴿ **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عن مالِكٍ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن أَبِيهِ عن عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُوبَكْرٍ وَبِلالٌ قالتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَاأَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ ويابلالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قالتْ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ ؎**

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ✽ وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِه

وكانَ بلالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ✽ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجِنَّةً ✽ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيْلُ

قالتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرْتُه فقال اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اَللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کرکے) مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں ان دونوں کے پاس (عیادت کے لئے) گئی اور میں نے والد محترم سے پوچھا والد بزرگوار! آپ کا کیا حال ہے؟ اور اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اور حضرت ابوبکرؓ کو بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے:

ترجمہ: ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے، اور موت اس کی چپل کے تسمے سے بھی قریب تر ہے۔

اور حضرت بلالؓ کا جب بخار اتر تا تو یہ شعر پڑھتے:
ترجمہ: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گذار سکوں گا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل ہوں گے۔ (یعنی مکہ مکرمہ کے گھاس اذخر اور جلیل میرے چاروں طرف ہوں گے) اور کیا کسی دن مجنہ کے پانی پہ اتروں گا (مجنۃ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بازار کا نام تھا) اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل میری نظروں کے سامنے ہوں گے؟ (یعنی مکہ کے دونوں پہاڑی شامہ اور طفیل دیکھ سکوں گا؟)۔
قالت عائشةؓ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی (کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ کا یہ حال ہے کہ مکہ لوٹنے کی آرزو کر رہے ہیں) تو آنحضور ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اے اللہ! مدینہ کی آب وہوا صحت خیز کر دے اور ہمارے لئے اس (مدینہ) کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما اور اس مدینہ کا بخار منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔

وکان اهلها يهود شديد الايذاء والعداوة للمؤمنين فلذلك دعا عليهم واراد الخير لاهل الاسلام. (عمدہ)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قول عائشةؓ "فدخلت عليهما" لان دخولها عليهما كان لعيادتهما وهى متوعكان.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۴، ومرّ الحديث ص۲۵۳، وص۵۵۸۔

۳۰۱۳
﴿ بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ ﴾

بچوں کی عیادت کا بیان

۵۲۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْهَالٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِى عَاصِمٌ قال سَمِعْتُ اَبَاعُثْمَانَ عن اُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ اَنَّ بِنْتًا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَسَعْدٌ وَاُبَيُّ بنُ كَعْبٍ يَحْسِبُ اَنَّ ابنَتِى قَد حُضِرَتْ فاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا السَّلَامَ وَيقولُ اِنَّ لِلّٰهِ مَااَخَذَ وَمَا اَعْطَى وَكُلُّ شَيءٍ عِندَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عليهِ فقامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فى حَجْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَنَفْسُه تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا

النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ لَہٗ سَعْدٌ مَاھٰذَا یَارسولَ اللّٰہِ! قال ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ وَضَعَھَا اللّٰہُ فِی قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِہٖ وَلَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ اِلَّا الرُّحَمَاءَ.﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آنحضور ﷺ کے پاس خبر بھیجی اور اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ وہ (یعنی حضرت اسامہؓ) اور حضرت سعدؓ اور حضرت اُبی بن کعبؓ تھے۔

یحسب: راوی سمجھتے ہیں یعنی راوی کا خیال ہے کہ حضرت اُبی بن کعبؓ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے (پورا یقین نہیں کہ اُبی بن کعبؓ تھے یا اَبی میرے والد حضرت زید بن حارثہؓ تھے) جیسا کہ ص ۹۸۴ر کے نیچے سب سے آخری حدیث میں ہے: واَبِی او اُبَیّ ان ابنی قد احتضر الخ۔

حضرت زینبؓ نے خبر بھیجی کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے اس لئے آنحضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائیں اس پر آنحضور ﷺ نے (جواب میں) انہیں سلام کہلا بھیجا اور فرمایا بلاشبہ اللہ ہی مالک ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں میعاد مقرر ہے پس تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو پھر صاحبزادی (زینبؓ) نے قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضور ﷺ ضرور تشریف لائیں) چنانچہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے (اور حضرت زینبؓ کے مکان پر پہنچے) پھر بچہ کو اٹھا کر آپ ﷺ کی گود میں رکھا گیا اس کی سانس اٹک رہی تھی (یعنی وہ بچہ دم توڑ رہا تھا) یہ حال دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس پر سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ (یہ رونا کیسا؟) آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ رحمت ہے (یہ شفقت ہے) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہا رکھا اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جاء الی ابنتہ فاخذ ابنھا فوضعہ فی حجرہ وھذا عیادۃ بلاشک.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۴۴، ومرّ الحدیث ص۱۷۱، ویاتی ص۹۷۶، وص۹۸۴، وص۱۰۹۷، وص۱۱۰۹۔

تشریح حضرت سیدہ زینبؓ کے صرف دو بچے ہوئے ایک لڑکا جن کا نام علی تھا اور دوسرا بچہ لڑکی جن کا نام امامہ بنت زینبؓ۔ یہاں حدیث میں صاحبزادے علی کا واقعہ ہے نہ کہ امامہ کا، روایت میں بنت کا لفظ کسی راوی کا وہم ہے۔ قال ابن بطال ان ھذا الحدیث لم یضبطہ الراوی فمرۃ قال قالت ابنتی قد احتضرت ومرۃ قال فرفع الصبی ونفسہ تقعقع فاخبر مرۃ عن صبی ومرۃ عن صبیۃ. (عمدہ)

لیکن اگر اس حدیث میں امامہ بنت زینبؓ مراد ہوں تو حضور اقدس ﷺ کی برکت سے اس مرض سے صحت یاب ہوگئیں اس لئے کہ حضرت امامہؓ حضور اقدس ﷺ کے بعد تک زندہ رہیں اور حضرت سیدہ فاطمہؓ کے وصال کے بعد حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ عِيَادَةِ الْاَعْرَابِ﴾ ۳۰۱۴

گاؤں (دیہات) کے رہنے والوں کی عیادت کا بیان

۵۲۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قال حَدَّثَنَا خَالِدٌ عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُودُه قال وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُودُهُ قال لَه لاباْسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰه قال قُلْتَ طَهورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تفورُ اَوْ تَثُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ القُبُورَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فنعَمْ اِذًا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک اعرابی (دیہاتی) کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے (وہ دیہاتی قیس بن ابی حازم بیمار تھے) ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے تشریف لیجاتے تو اس سے فرماتے انشاء اللہ کوئی حرج نہیں گناہوں سے پاک کرنے والا ہے لیکن اس اعرابی نے (حضور اکرم ﷺ کے ان کلمات کے جواب میں) کہا آپ کہتے ہیں کہ پاک کرنے والا ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ تو ایک (سخت) بخار ہے جو بوڑھے پر غالب ہوگیا اس کو قبر تک پہنچا کر رہے گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۴، ویاتی ص۸۴۵، وص۱۱۱۳۔

﴿بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ﴾ ۳۰۱۵

مشرک کی عیادت (بیمار پرسی) کا بیان

۵۲۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن ثَابِتٍ عن اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه

وسلم يَعُودُهُ فقالَ اَسْلِمْ فَاَسْلَمَ وقال سَعِيْدُ بنُ المُسَيَّبِ عن اَبِيْهِ لَمَّا حُضِرَ اَبُوطَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا پھر وہ بیمار ہوا تو نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لئے اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسلام قبول کرلو چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔

وقال سعيد بن المسيّب: اور سعید بن میتبؒ نے اپنے والد (حضرت میتب بن حزنؓ) سے نقل کیا کہ جب ابوطالب (حضور اقدس ﷺ کے چچا ابوطالب عبد مناف) کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۴۴ تاص۸۴۵، ومرّ الحديث ص۱۸۱۔

قوله: وقال سعيد بن المسيّب: هذا التعليق قد مرّ موصولاً فى تفسير سورة القصص وفى الجنائز ايضًا، وابوسعيد هو المسيّب بن حزن صحابى ممن بايع تحت الشجرة وابوطالب عم النبى صلى الله عليه وسلم اسمه عبد مناف. (عمده)

﴿بابٌ ۳۰۱۶ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً﴾

اگر کسی مریض کی عیادت کیلئے گیا اور وہیں نماز کا وقت ہوگیا پھر مریض نے لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائی

۵۲۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى قال حَدَّثَنَا هشامٌ قال اَخْبَرَنِى اَبِى عن عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِى مَرَضِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا فلمَّا فَرَغَ قال اِنَّ الاِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فاِذَا رَكَعَ فارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فارْفَعُوا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ قال الحُمَيْدِيُّ هذا الحدِيْثُ مَنْسُوخٌ قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم آخِر ماصَلّٰى صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ.﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ایک مرض کے دوران کچھ صحابہ آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آئے (نماز کا وقت ہوگیا) تو آنحضور ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے

ہوکر نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تو تم (مقتدی) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

قال ابوعبداللہ: امام بخاریؒ نے کہا کہ حمیدی (عبداللہ بن الزبیر) نے بیان کیا کہ یہ حدیث منسوخ ہے امام بخاریؒ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے آخر میں (مرض الوفات میں) جو نماز پڑھائی وہ بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدار کر رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۵، ومرّ الحديث ص ۹۵ تا ص ۹۶، وص ۱۵۰، وص ۱۶۵۔

تشریح | نصر الباری جلد سوم ص ۴۲۳ تا ص ۴۲۴ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ ۳۰۱۷ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيْضِ ﴾

مریض پر ہاتھ رکھنے کا بیان

یعنی عیادت (بیمار پرسی) کرنے والا مریض پر ہاتھ رکھ کر مانوس کرے اظہار محبت وہمدردی کرے، عافیت کے لئے دعا کرے اور اگر حکیم ومعالج ہے تو مناسب دوا بتائے۔

۵۲۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قال اَخْبَرَنا الْجُعَيْدُ عن عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهَا قال تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوٰى شَدِيْدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اَتْرُكُ مالاً وَاِنِّي لَااَتْرُكُ اِلاَّ ابْنَةً وَاحِدَةً فَاُوْصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَاَتْرُكُ الثُّلُثَ قال لا قُلْتُ فَاُوْصِي بِالنِّصْفِ وَاَتْرُكُ النِّصْفَ قال لا قُلْتُ فَاُوْصِي بِالثُّلُثِ وَاَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قال الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَازِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهُ عَلٰى كَبِدِي يُخَالُ اِلَيَّ حتّى السَّاعَةِ. ﴾

ترجمہ | عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاصؓ) نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! (اگر میری وفات ہوگئی تو) میں مال چھوڑوں گا اور (میری اولاد میں سے) میرے پاس ایک لڑکی (امّ حکم کبریٰ) کے سوا اور

کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی (اللہ کے راہ میں دینے کی) وصیت کردوں؟ اور ایک تہائی (بیٹی کے لئے) چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تو پھر آدھے کی وصیت کردوں اور آدھا (اپنی بچی کے لئے) چھوڑ دوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تو میں ایک تہائی کی وصیت کردوں اور دو تہائی (اپنی بیٹی کے لئے) چھوڑ دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تہائی کی وصیت کردو اور تہائی بہت ہے پھر آنحضور ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کی پیشانی پر رکھا (سعدؓ نے بیان کیا کہ) پھر حضور اکرم ﷺ نے میرے چہرے اور میرے پیٹ پر دست مبارک پھیرا اس کے بعد یوں دعا کہ اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت پوری کردے (یعنی مکہ میں اس کو موت نہ دے جہاں سے ہجرت کی ہے) سعدؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے خیال آتا ہے حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر پر اب تک محسوس کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "ثم وضع يده على جبهته ثم مسح يده على وجهي وبطني".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۵، ومرّ الحديث ص ۱۷۳، وص ۳۸۲ تا ص ۳۸۳، ///، وص ۳۸۳، وص ۵۶۰، مغازی ص ۶۳۲، وص ۸۰۶ ویاتی ص ۸۴۶، وص ۹۴۳، وص ۹۹۷۔

مختصر تشریح | یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت سعدؓ اچھے ہوگئے اور مکہ میں وفات نہیں ہوئی اور صحت یاب ہو کر مدینہ تشریف لائے ومات بعد ذلك بالمدينة. (عمدہ)

۵۲۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عن الحَارِثِ بنِ سُوَيْدٍ قال قال عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَجَلْ اِنِّي اُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَجَلْ ثُمَّ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ اس وقت تیز بخار میں تھے پھر میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضور ﷺ کا جسم چھوا (یعنی ہاتھ لگایا) اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں! مجھے تم میں کے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے میں نے عرض کیا یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ ﷺ کے لئے اجر و ثواب بھی دگنا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں! اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جس مسلمان کو کوئی تکلیف مرض کی یا اس کے سوا اور کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فمسسته بيدي".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۵، ومرّ الحديث ص۸۴۳، ويأتي ص۸۴۶۔

تشریح | بعض نسخہ میں ہے جیسے عمدۃ القاری یصیبه أذی مَرَضٍ اس صورت میں مرض بیان ہوگا اذی کا۔

﴿ بابٌ ۳۰۱۸ مَايُقَالُ لِلْمَرِيْضِ وَمَا يُجِيْبُ ﴾

اى هذا باب في بيان مايقال للمريض عند العيادة وفي بيان مايجيبه المريض.

عیادت کے وقت مریض سے کیا کہا جائے اور مریض کو کیا جواب دینا چاہئے

۵۲۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيْدٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم في مَرَضِهِ فَمَسِسْتُه وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، وذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قال اَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى اِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب آپ ﷺ بیمار تھے حاضر ہوا اور میں نے آنحضور ﷺ کا جسم چھوا (ہاتھ لگایا) آنحضور ﷺ اس وقت بہت تیز بخار میں تھے میں نے عرض کیا آنحضور کو تو بڑا تیز بخار ہے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ ﷺ کے لئے اجر بھی دُگنا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں اور کسی مسلمان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس سے اسکے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے (موسم خزاں میں) جھڑ جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قول ابن مسعود للنبي صلى الله عليه وسلم وجواب النبي صلى الله عليه وسلم لهٗ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۵، ومرّ الحديث ص۸۴۳، ر، وص۸۴۵، ويأتي ص۸۴۶۔

۵۲۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قال حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن خَالِدٍ عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ يَعُوْدُهٗ قال لاباسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فقَالَ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ حتى تُزِيْرَه القُبُوْرَ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَنَعَمْ اِذَنْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے (مریض قیس بن ابی حازم) سے فرمایا کوئی حرج نہیں یہ (مرض) گناہوں سے پاک کرنے والا ہے انشاء اللہ لیکن اس مریض نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں یہ تو ایک بخار ہے جو ایک بوڑھے پر جوش مار رہا ہے یہاں تک کہ قبروں کی زیارت کرا کر رہے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں پھر ایسا ہی ہوگا۔ (چنانچہ وہ دیہاتی کل ہوکر مرگیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قول النبي صلى الله عليه وسلم "لابأس طهور" وجواب المريض له "كلا" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۵، ومرّ الحديث ص۵۱۱، وص۸۴۴، ويأتي ص۱۱۱۳۔

﴿ بابُ عِيَادَةِ المَرِيْضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الحِمَارِ ﴾ ۳۰۱۹

مریض کی عیادت (بیمار پرسی) کیلئے سوار ہوکر، پیدل اور گدھے پر (یعنی سواری پر) اپنے ساتھ کسی کو بٹھا کر جانے کا بیان

۵۲۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن عُرْوَةَ اَنَّ أُسَامَةَ بنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلٰى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بنَ عُبَادَةَ قبلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حتى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عبدُ اللّٰهِ بنُ اُبَيِّ ابنُ سَلُولَ وذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عبدُ اللّٰهِ وَفي المَجْلِسِ اَخلاطٌ مِنَ المُسْلِمِيْنَ وَالمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةُ الاَوْثَانِ وَاليَهُودِ وفي المَجْلِسِ عبدُ اللّٰهِ بنُ رَوَاحَةَ فلمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عبدُ اللّٰهِ بنُ اُبَيِّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قال لاتُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ القُرآنَ فقالَ لَهُ عبدُ اللّٰهِ بنُ اُبَيِّ يااَيُّهَا المَرْءُ اِنَّهُ لااَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ اِنْ كَانَ حَقًّا فلاتُؤْذِنَا بِهِ في مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَائَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قال ابنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يارسولَ اللّٰهِ فاغْشَنَا بِهِ في مَجَالِسِنَا فاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فاسْتَبَّ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَاليَهُودُ حتى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُخَفِّضُهُمْ حتى سَكَتُوا فرَكِبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم دَابَّتَهُ حتى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بنِ عُبَادَةَ فقالَ لَهُ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالَ اَبُو حُبَابٍ يُرِيْدُ عبدَ اللّٰهِ

بن اُبَیّ قال سَعْدٌ یارسولَ اللّٰہِ اعفُ عَنہ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ اَعْطَاکَ اللّٰہ مَااَعْطَاکَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ اہل ہٰذِہِ البَحْرَۃِ اَنْ یَتَوَّجُوہُ فیُعَصِّبُوہُ فلمّا رَدَّ ذٰلِکَ بِالحَقِّ الَّذِی اَعْطَاکَ اللّٰہُ شَرِقَ بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ فَعَلَ بِہٖ مَارَاَیْتَ.

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک گدھے پر پالان رکھ کر فدک کی چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اُسامہ کو اپنے پیچھے سوار کیا حضور اکرم ﷺ سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے جارہے تھے (حضرت سعدؓ بیمار تھے) یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آنحضور ﷺ روانہ ہوئے راستہ میں ایک مجلس سے گذرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) بھی تھا اس وقت تک عبداللہ (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست بھی، اور یہودی بھی اور مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی تشریف فرما تھے (جب آنحضور ﷺ کا گدھا مجلس کے قریب پہنچا) اور سواری کی گرد اڑ کر مجلس والوں پر پڑنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا ہم پر گرد نہ اڑاؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام کیا اور سواری روک کر اتر گئے پھر آپ ﷺ نے انہیں اللہ کی دعوت دی (یعنی سچے دین کی دعوت دی) اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا اے جناب! جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کوئی کلام نہیں ہوسکتا اگر یہ حق ہے تو بھی ہماری مجلس میں اس کو پڑھ کر ہمیں تکلیف نہ پہنچایئے آپ اپنے گھر جایئے اور جو شخص آپ کے پاس پہنچے اس کے سامنے بیان کیجئے یہ سن کر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا ضرور یارسول اللہ! اس کلام کے ساتھ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے کیونکہ ہم اس (قرآن) کو پسند کرتے ہیں اب مسلمان، مشرکین اور یہود ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے (آپس میں تو تو میں میں ہوگئی) قریب تھا کہ یہ سب باہم دست وگریباں ہوجائیں (یعنی ایک دوسرے پر حملہ کردیں) لیکن نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کو ٹھنڈا کرنے لگے، خاموش کرنے لگے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوگئے اور سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ نے سعدؓ سے فرمایا اے سعد! تم نے ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی کی بات نہیں سنی اس نے کیا کہا؟ سعدؓ نے کہا یارسول اللہ! اسے معاف کردیجئے، اس سے درگذر فرمایئے بلاشبہ اللہ نے جو آپ کو دیا ہے وہ آپ کو دیا ہے (یعنی اللہ نے آپ ﷺ کو ہم سب کا سردار بنایا ہے) اس بستی کے لوگوں نے (آپ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے) یہ اتفاق کرلیا تھا کہ اس کے سر پر بادشاہی کا تاج پہنا کر اسے سردار بنالیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اللہ نے دیا ہے ختم کردیا تو اس سے وہ بگڑ گیا ہے یہ جو کچھ معاملہ اس نے کیا ہے اس کا نتیجہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فركب على حمار" وقوله "واردف اسامة وراءه يعود سعد بن عبادة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۵ تا ص۸۴۶، ومرّ مختصراً ص۴۱۹، وص۶۵۵، ويأتي ص۸۸۲،

وص ۹۱۶، وص ۹۲۴۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ۹ کتاب التفسیر ص ۱۲۹۔

۵۲۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَبَّاسٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحمٰنِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن محمّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عن جَابِرٍ قال جَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر (ابن عبداللہؓ) نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر (بلکہ آپ ﷺ پا پیادہ تشریف لائے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ليس براكبِ بغلٍ ولا بِرذونٍ".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۶، ومرّ الحديث ص ۳۲، وص ۶۵۸، وص ۸۴۴، ویاتی ص ۹۹۵، وص ۹۹۸، وص ۱۰۸۷۔

تشریح برذون بكسر الموحدة وفتح الذال المعجمة نوع من الخيل. (قس) اس باب کی پہلی حدیث میں عیادت کے لئے راکبًا یعنی سوار ہوکر جانا معلوم ہوا نیز حضرت اسامہؓ کو اپنے ساتھ بیٹھانا معلوم ہوا اور اس دوسری حدیث میں عیادت کے لئے پیدل جانا ثابت کیا گیا اور ترجمۃ الباب راکبًا وماشیًا تھا۔

﴿ بَابٌ [۳۰۲۰] قَوْلِ الْمَرِيْضِ اِنِّی وَجِعٌ ﴾

اَوْ وَارَاسَاهُ اَوْ اشْتَدَّ بِی الوَجَعُ وَقَوْلِ اَيُّوبَ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

مریض کا کہنا کہ میں بیمار ہوں

یا کہنا ہائے درد سر! یا کہنا میری تکلیف بہت بڑھ گئی (یہ کہنا جائز ہے جیسا کہ فتح الباری کا نسخہ ہے "باب ما رخص للمريض" اس کی دلیل یہ ہے کہ) حضرت ایوب (پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا کہنا پروردگار مجھ کو تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۵۲۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عنِ ابنِ اَبِی نَجِيحٍ وَاَيُّوبَ عن مُجَاهِدٍ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِی لَيْلٰی عن كَعْبِ بنِ عُجْرَةَ قال مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ القِدْرِ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاسِكَ قلتُ نَعَمْ فَدَعَا الحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ اَمَرَنِی بِالفِدَاءِ. ﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن عجرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ میرے قریب سے گذرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا (جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تیرے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے حجام کو بلایا اور اس نے میرا سر مونڈ دیا اس کے بعد آنحضور ﷺ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ايؤذيك هوام راسك قلت نعم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۶، ومرّ الحديث ص ۲۴۴، وص ۵۹۸، وص ۶۰۲، وص ۶۴۸۔

تشریح | فدیہ کی تفصیل مع اختلاف ائمہ ملاحظہ فرمایئے جلد ۵ ص ۴۱۱۔

۵۲۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَبُوزَكَرِيَّا قال اَخْبَرَنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عن يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قال سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ محمَّدٍ قال قالتْ عَائِشَةُ وَارَاسَاهُ فقَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ذَاكِ لوكانَ وَاَنَا حَيٌّ فاسْتَغْفِرَ لَكِ وَاَدْعُوَ لَكِ فقالتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَو كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَومِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَلْ اَنَا وَارَاسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قلتُ يابَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَابَى الْمُؤْمِنُونَ. ﴾

ترجمہ | قاسم بن محمد (ای ابن ابی بکر الصدیقؓ) نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے (سر کے شدید درد کی وجہ سے) فرمایا ہائے رے دردِ سر! (ام المومنین عائشہؓ نے موت کی طرف اشارہ کیا) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اگر میری زندگی میں ہوگیا (یعنی اگر میری زندگی میں تیرا انتقال ہوگیا تو تجھے کیا فکر؟) میں تمہارے لئے استغفار کروں گا اور تیرے لئے دعا کروں گا اس پر عائشہؓ کہنے لگیں ہائے موت! واللہ میرا خیال ہے کہ آپ میرا مرجانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہوگیا تو آپ اسی روز اپنی کسی بیوی کے یہاں رات گذاریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ (تم اپنی تکلیف کا ذکر چھوڑ دو) میں خود دردِ سر میں مبتلا ہوں عائشہ! دیکھ میں نے یہ قصد و ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کو بلا بھیجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کردوں (اپنا جانشیں بنادوں) کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں (خلافت میرا حق ہے) یا (خلافت کے) خواہشمند اس کی خواہش کریں پھر میں نے سوچا کہ خود اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کو (خلیفہ) نہیں ہونے دے گا اور مسلمان بھی ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کو منظور نہیں کریں گے۔ (تقدیم و تاخیر میں شک راوی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وا راساه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۶، ويأتي فی الاحكام ص ۱۰۷۱ تا ص ۱۰۷۲۔

مختصر تشریح یہ واقعہ آنحضور ﷺ کے مرض الوفات کا ہے رسول اللہ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ بالاتفاق تمام سلمانوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی حضور اقدس ﷺ کا خلیفہ بلافصل بنایا جس کا اشارہ مرض الوفات کے ایام میں امامت کے لئے ابوبکرؓ کے علاوہ کسی پر راضی نہیں ہوئے یہ امامت صغریٰ سے اشارہ فرمایا امامت کبریٰ کا، خواہ روافض جل بھن کر مرتے رہیں۔

۵۲۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰی قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ مُسْلِمٍ قال حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيْدٍ عن ابنِ مَسْعُوْدٍؓ قال دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قال اَجَلْ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قال لَكَ اَجْرَانِ قال نَعَمْ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بخار آیا ہوا تھا میں نے آپ ﷺ کے جسم پر اپنا ہاتھ رکھا اور عرض کیا بلاشبہ آنحضور ﷺ کو بہت تیز بخار ہے فرمایا ہاں جیسے تم میں سے دوآدمیوں کو بخار آتا ہے (یعنی دونوں کے برابر) حضرت ابن مسعودؓ نے عرض کیا آپ ﷺ کے لئے اجر بھی دُگنا ہے ارشاد فرمایا ہاں، جس کسی مسلمان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے مرض کی یا کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۴۶، ومرّ الحديث ص۸۴۳، وص۸۴۵۔

۵۲۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيْلَ قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي سَلَمَةَ قال اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عن عَامِرِ بنِ سَعْدٍ عن اَبِيْهِ قال جَاءَنَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَعُوْدُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مَاتَرٰى وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَلَا يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَةٌ لِي اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَي مَالِي قال لا قلتُ بِالشَّطْرِ قال لا قلتُ الثُّلُثُ قال الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حتىٰ مَاتَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ میں) میری عیادت کے لئے تشریف لائے حجۃ الوداع کے زمانہ میں میں سخت بیمار پڑ گیا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس حد تک پہنچ گئی ہے (جینے کی توقع نہیں) اور میں مالدار آدمی ہوں اور میری وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں تو کیا میں اپنا دو

تہائی مال صدقہ کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کیا کہ آدھا کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تہائی بہت کافی ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ و اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ بھی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کروگے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ تم کو اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھوگے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "يعودنی من وجع اشتد بی".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۶، ومرّ الحديث ص۱۷۳، وص۲۶۲، وص۳۸۳، وص۵۶۰، وص۶۳۲، وص۸۰۶، وص۸۴۵، ويأتی ص۹۴۳، وص۹۹۷، مرّ مرارًا.

﴿بَابُ قَوْلِ الْمَرِيْضِ قُومُوا عَنِّی﴾ ۳۰۲۱

مریض کا (لوگوں سے) یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۵۲۹۳ ﴿ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قال حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ قال اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عبدِاللّٰهِ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ قال لَمَّا حُضِرَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وفِي البَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاتَضِلُّوا بَعْدَهُ قال عُمَرُ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الوَجَعُ وَعِندَكُمُ القُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ البَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبُ لَكُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَاقَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قُومُوا قال عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا اس وقت گھر میں کئی صحابہ تھے ان میں حضرت عمر بن خطابؓ بھی تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آؤ (یعنی سامان کتابت قلم دوات لے کر میرے پاس آؤ)

میں تم لوگوں کے لئے ایک تحریر (وصیت نامہ) لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے (راہ راست سے نہ ہٹوگے) اس پر حضرت عمرؓ نے (حاضرین سے) فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ پر بیماری (تکلیف) کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس عمل کرنے کے لئے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے ہم لوگوں کے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے، گھر میں موجود صحابہ کا اس مسئلہ پر اختلاف ہوگیا اور جھگڑنے (بحث کرنے) لگے بعض صحابہ کہنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ کو (لکھنے کا سامان قلم دوات) دیدو تا کہ نبی اکرم ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اور بعض صحابہ کہتے تھے جو حضرت عمرؓ نے کہا تھا تو جب نبی اکرم ﷺ کے پاس اختلاف اور بحث بڑھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چلو تم لوگ اٹھ جاؤ (نبی کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں) عبیداللہ اس حدیث کے راوی نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ (یہ حدیث بیان کرکے) کہا کرتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ حاضرین مجلس کے اختلاف و بحث کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو حضور ﷺ مسلمانوں کے لئے لکھنا چاہتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قوموا" ولم يقل في هذه الرواية "عنّي" ووقع في رواية كتاب العلم "قوموا عنّي" وهو المطابق للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۶ تاص ۸۴۷، ومرّ الحديث ص۲۲، وص۴۲۹، وص۴۴۹، وص۶۳۸، ويأتي ص۱۰۹۵۔

﴿بَابُ[۳۰۲۲] مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيْضِ لِيدعٰى لَهُ﴾

مریض بچے کو (کسی بزرگ کے پاس) اس کیلئے دعا کرانے کیلئے لے جانا

۵۲۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ حَمْزَةَ قال حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هو ابنُ اِسْمَاعِيلَ عنِ الْجُعَيْدِ قال سَمِعْتُ السَّائِبَ يقولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلٰى رسولِ اللّٰهِ ﷺ فقالتْ يارسولَ اللّٰهِ اِنَّ ابنَ اُخْتِي وَجِعٌ فمَسَحَ رَاسِي وَدَعَا لِي بِالبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آنحضور ﷺ نے وضو کیا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پی لیا اور میں آنحضور ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں (مونڈھوں) کے درمیان میں نبوت کی مہر دیکھی یہ مہر نبوت چھپر کھٹ کی گھنڈی جیسی تھی

(یا چکور کے انڈا کے مانند)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۴۷، ومرّ الحديث ص ۳۱، وص ۵۰۱، ویاتی ص ۹۴۰۔

تحقیق وتشریح: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۰۹۔

﴿بَابُ نَهْيِ تَمَنِّي الْمَرِيْضِ الْمَوْتَ﴾ ۳۰۲۳

مریض کا موت کی تمنا کرنے سے ممانعت کا بیان

۵۲۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَه فَاِنْ كَانَ لابُدَّ فَاعِلاً فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَاكَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا ہرگز نہ کرے پس اگر ضروری ہی ہو (کہ آدمی سے نہ رہا جائے) تو یہ دعا کرے اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے وفات بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کردے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "لايتمنين احدكم الموت".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۴۷، ویاتی ص ۹۴۰، وص ۱۰۷۴، مسلم فی الدعوات.

تشریح | فليقل اللّٰهم الخ یہ امر وجوبی نہیں ہے محض اجازت ہے یا استحبابی ہے لان الامر بعد الحظر لايبقى على حقيقته. (قس)

۵۲۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اِسْمَاعِيْلَ بنِ اَبِي خَالِدٍ عن قَيْسِ بنِ اَبِي حَازِمٍ قال دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ نَعُوْدُهُ وقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فقالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوا مَضَوا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَاِنَّا اَصَبْنَا مَالاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِه ثُمَّ اَتَيْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فقالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ يُوْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ اِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ. ﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم حضرت خباب بن ارتؓ کی عیادت کے لئے گئے اور انہوں نے (سخت بیماری کی وجہ سے) سات داغ (پیٹ میں) لگوائے تھے انہوں نے کہا ہمارے ساتھی دوسرے صحابہ جو دنیا سے چلے گئے

اور دنیا ان کا اجروثواب کچھ نہیں گھٹا سکی (کیونکہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے) اور ہم نے دنیا کی دولت اتنی پائی کہ جس کے رکھنے کی کوئی جگہ نہیں ملتی سوائے مٹی کے، اگر نبی اکرم ﷺ نے موت کی دعا کرنے سے منع نہیں فرمایا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا، قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں حضرت خبابؓ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا تو وہ اپنی دیوار بنوار ہے تھے فرمانے لگے مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جو وہ خرچ کرتا ہے (گرچہ وہ اپنی بیوی بچے پر خرچ کرے) مگر جو اس مٹی میں (یعنی فضول عمارت میں) خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولولا ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعوت به".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۷، ويأتي ص۹۳۹، وص۹۴۰، وص۹۵۲، وص۱۰۷۴۔

۵۲۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوعُبَيْدٍ مَوْلٰى عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قالوا وَلَا اَنْتَ يارسولَ اللّٰهِ! قال وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّه اَنْ يَسْتَعْتِبَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے اعمال بھی؟ ارشاد فرمایا ہاں میرا بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل ورحمت سے نوازے گا اس لئے میانہ روی اختیار کرو (صحیح راستے پر چلو) اور قریب قریب چلو (یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگو کہ چند ہی روز میں تھک کر سنت مؤکدہ بھی چھوڑ بیٹھو بس اتنی ہی عبادت اپنے اوپر لازم کرنا چاہئے کہ مداومت ہو سکے) اور تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ یا تو وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے میں فائدہ ہے کہ) وہ نیکی زیادہ کرے گا اور اگر بدکار ہے تو ہوسکتا ہے کہ توبہ کر کے اللہ کی رضا طلب کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا يتمنى احدكم الموت".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۷، وهذا الحديث اخرجه مسلم الى قوله "فسددوا" بطريق مختلفة ومقصود البخاري منه هنا قوله "لايتمنى" الى آخره الخ. (قس)

سوال: جب سارے مسلمانوں کے دخول جنت کا سبب فضل رب ہے تو پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جب سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین ﷺ کے دخول جنت کا سبب عمل نہیں بلکہ فضل رب ہے تو

دیگر مسلمانوں کے دخول جنت کا سبب بطریق اولیٰ اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم ہوگا نہ کہ عمل۔

تشریح ومذهب اهل السنة انه لايثبت بالعقل ثواب ولا عذاب بل ثبوتهما بالشريعة حتي لوعذب الله تعالى جميع المؤمنين كان عدلاً ولكنه اخبر بانه لايفعل بل يغفر للمؤمنين ويعذب الكافرين، والمعتزلة يثبتون بالعقل الثواب والعذاب الخ. (عمدہ)

یعنی معتزلہ عقل کو کسوٹی قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ثواب وعذاب کا تعلق عقل سے ہے طاعت موجب ثواب ہے اور معصیت موجب عذاب۔ حالانکہ عقلاء کا اتفاق ہے کہ عقول متفاوت ہیں پھر معیار و کسوٹی کہنا صرف بے عقلی نہیں بد عقلی ہے۔ اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہے۔

۵۲۹۸ ﴿ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن عَبَّادِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَيْرِ قال سَمِعْتُ عَائِشَةَ قالتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يقولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الاَعْلٰى. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ (مرض الوفات میں) میرا سہارا لئے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے اللّٰھم اغفر لی الخ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور رفیق اعلیٰ سے مجھ کو ملا دیجئے۔

مطابقۃ للترجمۃ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو باب کے آخر میں لاکر اشارہ کیا ہے کہ موت کی تمنا اس صورت میں منع ہے جبکہ بیماری یا کسی اور تکلیف کی وجہ سے بطور جزع فزع ہو لیکن اگر علامات موت کے پیش نظر موت کا ظن غالب ہو تو اللہ عز وجل کے شوق لقاء میں موت کی تمنا ممنوع نہیں ہے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے اس وقت دعا فرمائی جب وصال کا یقین ہوگیا اور جب ان فرشتوں کو ملاحظہ فرمالیا جو موت کے وقت بشارت دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۷۔

۳۰۲۴ ﴿ بَابُ دُعَاءِ العَائِدِ لِلْمَرِيْضِ ﴾

عیادت کرنے والے کا مریض کیلئے دعا کرنے کا بیان

یعنی جو شخص کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے پہنچے تو شفا کی دعا کرے۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عن اَبِيْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا.

اور عائشہ بنت سعدؓ (ابن ابی وقاص) نے اپنے والد حضرت سعدؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے لئے یوں) دعا فرمائی اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

یہ حدیث موصولاً گذر چکی ہے دیکھئے بخاری ص ۸۴۵ / باب وضع اليد على المريض.

۵۲۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عن اِبْرَاهِيمَ عن مَسْرُوقٍ عن عَائِشَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيضًا اَوْ اُتِيَ بِهٖ قال اَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِي لاشِفَاءَ اِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لايُغَادِرُ سقَمًا وَقَالَ عَمْرُو بنُ اَبِي قَيْسٍ وَاِبْرَاهِيمُ بنُ طَهْمَانَ عن مَنْصُورٍ عن اِبْرَاهِيمَ وَاَبِي الضُّحٰى اِذَا اُتِيَ بِالمَرِيضِ وَقَالَ جَرِيرٌ عن مَنْصُورٍ عن اَبِي الضُّحٰى وَحْدَهٗ وَقَالَ اِذَا اَتٰى مَرِيضًا. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کے پاس تشریف لیجاتے یا کوئی مریض حضور اقدس ﷺ کے پاس لایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا فرماتے: اے لوگوں کے پروردگار تکلیف دور فرمادے، شفا عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۷، ويأتي ص ۸۵۵، وص ۸۵۶، اخرجه مسلم والنسائي في الطب.

تشریح اَوْ اُتِيَ بِهٖ علامہ عینیؒ اور علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: "والشك من الراوى" ہوسکتا ہے کہ اس سند میں یہی ہو لیکن یہ تنویع کے لئے بھی ہوسکتا ہے یعنی جب خود حضور اکرم ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لیجاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے اور ان جب کوئی مریض حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا تو بھی یہی دعا پڑھتے۔

وقال عمرو بن ابى قيس الخ: اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم نخعیؒ اور ابوالضحیٰ سے نقل کیا اِذَا اُتِيَ بِالمَرِيضِ یعنی جب کوئی مریض حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا۔

وقال جرير عن منصور الخ: اور جریر بن عبدالحمید نے منصور سے، انہوں نے ابوالضحیٰ سے تنہا یوں نقل کیا اذا اتى مريضًا یعنی آپ ﷺ جب کسی مریض کے پاس (عیادت کے لئے) تشریف لے جاتے۔

تشریح امام بخاریؒ کی روایت میں غایت درجہ کی احتیاط ہے کہ منصور سے منقول روایات کو اس تعلیق میں جمع فرمادیا اور بتادیا کہ بعض طریق میں شک کے ساتھ ہے، لیکن منصور ہی سے بطریق ابراہیم وابوالضحیٰ جو روایت ہے اس میں اذا اُتى (بصیغۂ مجہول) ہے اور منصور ہی سے جو تنہا ابوالضحیٰ سے ہے اس میں اذا اَتى (بفتح الهمزة) مَرِيضًا ہے۔

۳۰۲۵
﴿ بَابُ وُضُوءِ العَائِدِ لِلْمَرِيضِ ﴾

عیادت کرنے والے کا مریض کیلئے وضو کرنے کا بیان

(یعنی عیادت کرنے والا جب مریض کے پاس پہنچے تو مریض پر وضو کا پانی ڈالنے کے لئے وضو کرے بشرطیکہ عائد صالح متقی ہو)۔

۵۳۰۰ ﴿ حَدَّثَنِی محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن محمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ قالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قال دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاَنَا مَرِیْضٌ فَتَوَضَّا فَصَبَّ عَلَیَّ اَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَیْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لایَرِثُنِی اِلاَّ كَلاَلَةٌ فَكَیْفَ المِیْرَاثُ فَنَزَلَتْ آیَةُ الْفَرَائِضِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میں بیمار (بیہوش) پڑا تھا آنحضور ﷺ نے وضور کیا اور وضور کا (مستعمل) پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو اس سے (اسی وقت) مجھے ہوش آگیا تو میں نے عرض کیا میرے وارث تو صرف کلالہ (باپ بیٹے کے سوا) ہیں تو یہ میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی: "یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِكُمْ" الخ. (سورہ نساء آیت ۱۱)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فتوضأ فصبّ علیّ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۷، ومرّ الحديث ص ۳۲، وص ۶۵۸، وص ۸۴۴، وص ۸۴۶، ویأتی ص ۹۹۵، وص ۹۹۸۔

۳۰۲۶ ﴿ بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الوَبَاءِ وَالحُمّٰی ﴾

جس نے وبار اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی

۵۳۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قال حَدَّثَنِی مَالِكٌ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِیْهِ عن عَائِشَةَ اَنَّهَا قالتْ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وُعِكَ اَبُوبَكْرٍ وبِلالٌ قالتْ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِمَا فقلتُ یَااَبَتِ كَیْفَ تَجِدُكَ وَیَابِلَالُ كَیْفَ تَجِدُكَ قالتْ وَكَانَ اَبُوبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الحُمّٰی یقولُ ؎

كُلُّ امْرِیٍٔ مُصَبَّحٌ فِی اَهْلِهٖ ✹ وَالمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاكِ نَعْلِه

وكانَ بِلالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ یَرْفَعُ عَقِیْرَتَه فَیَقُولُ ؎

اَلاَ لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً ✹ بِوَادٍ وَحَولِی اِذْخِرٌ وَجَلِیْل

وَهَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا مِیَاهَ مِجَنَّةٍ ✹ وَهَلْ یَبْدُون لِی شَامَةٌ وَطَفِیْل

قالتْ عَائِشَة فجئتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاَخْبَرْتُهٗ فقال اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا المَدِیْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ حُبًّا وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِی صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ

حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے مدینہ) تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں ان دونوں کے پاس گئی اور میں نے کہا اے ابا جان! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اور اے بلال! آپ کا مزاج کیسا ہے؟ عائشہؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے، اور موت تو اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب تر ہے۔

(اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر ❁ موت اسکے جوتے کے تسمے سے ہے نزدیک تر)

اور حضرت بلالؓ کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے:

''کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی (مکہ) میں اس طرح گذار سکوں گا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل ہوں گے''۔

''اور کیا پھر میں کبھی مجنہ کے پانی پر اتروں گا؟ اور کیا کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) اپنے سامنے دیکھ سکوں گا''۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضور ﷺ کو اس کی خبر دی تو آنحضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر دے جیسی محبت (اپنے وطن) مکہ کی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اے اللہ مدینہ کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کا بخار جحفہ میں منتقل کر دے''۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۷، ومرّ الحديث ص ۲۵۳، وص ۵۵۸، وص ۸۴۴، ويأتي ص ۹۴۳۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁

❁ ❁

❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ الطِب
دواعلاج کا بیان

الطب بتثلیث الطاء المھملة. (قس) طَب، طِب، طُب تینوں حرکات سے منقول ہے لیکن اشہر بکسر الطاء ہے طبَّ یطُبُّ از باب نصر اور از باب ضرب یَطِبُّ علاج کرنا اور اسی سے ہے طبیب معالج، حکیم جمع اطبّة اور اطبّاء، اس کا اطلاق جسمانی وروحانی دونوں طرح کے علاج پر ہوتا ہے۔

والطِّبّ علم یعرف به احوال بدن الانسان من جهة مایصح ویزول عنه الصحة. (عمدہ)

نیز طب کے معنی جادو کرنے کے بھی آتے ہیں اس لئے سحر کئے ہوئے آدمی (مسحور) کو مطبوب کہا جاتا ہے وغیرہ۔

جمہور علماء اسلام کے نزدیک مرض کا علاج کرنا، دوا کرنا جائز ہے قیل مستحب، بہر حال فرض واجب نہیں ہے۔ سید الانبیاء والمرسلین نیز تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام روحانی طبیب ہوا کرتے ہیں جسمانی علاج بعثت انبیاءؑ کے اغراض ومقاصد میں داخل نہیں تاہم خاتم الانبیاء حضور اقدس ﷺ سے مختلف امراض کے سلسلے میں کچھ دوا وعلاج منقول ہیں جس کو محدثین کرام ابواب الطب میں ذکر کرتے ہیں۔

﴿ بابٌ ۳۰۲۷ مَاانْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا انْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ﴾

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری ہے اس کیلئے شفاء (دوا) بھی اتاری ہے

(یعنی ہر مرض کی دوا پیدا فرمائی ہے یہ اور بات ہے کہ بعض دوائیں انسان کو معلوم نہ ہوں)

۵۳۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثنّٰی قال حَدَّثنا اَبُو اَحمَدَ الزُّبَیرِیُّ قال حَدَّثَنا عَمرُو بنُ سَعِیدِ بنِ اَبِی حُسَینٍ قال حَدَّثنا عَطاءُ بنُ اَبِی رَبَاحٍ عن اَبِی هُرَیرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی

اللہ علیہ وسلم قال مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلاَّ اَنْزَلَ اللّٰہ لَہٗ شِفَاءً. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے بندوں پر) کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو (یعنی ہر مرض کی دوا بھی اللہ نے پیدا فرمائی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الحديث عين الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۸، واخرجه النسائي وابن ماجة في الطبّ. (قس)

تشریح | یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں بلکہ اس سے بوڑھاپا اور موت مستثنیٰ ہیں جیسا کہ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ دوا میں بذاتہ کوئی اثر نہیں ہے شفار اللہ تعالیٰ کے اذن وحکم پر موقوف ہے دوا رصرف اسباب کے طور پر ہیں پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر معالج کو صحیح دوا کا علم ہو کبھی تشخیص مرض میں اور کبھی تجویز دوا میں غلطی ہوتی ہے۔

﴿ بابٌ ۳۰۲۸ هَلْ يُدَاوِى الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَالْمَرْاَةُ الرَّجُلَ ﴾

کیا مرد عورت کا علاج کرسکتا ہے اور کیا عورت مرد کا علاج کرسکتی ہے؟

۵۳۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عن خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عن رُبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَسْقِى الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت رُبیع بنت معوذ بن عفراءؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوتے تھے مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے اور ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الجزء الثاني للترجمة ظاهرة والجزء الاول يعلم بالقياس.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۸، ومرّ الحديث ص ۴۰۳، وص ۴۰۴ تا ص ۴۰۵۔

﴿ بابٌ ۳۰۲۹ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ ﴾

شفار تین چیزوں میں ہے

(یعنی اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں شفار رکھی ہے)۔

۵۳۰۴ ﴿ حَدَّثَنِى الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قال حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ قال

حَدَّثَنَا سَالِمٌ الأَفْطَسُ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قال الشِّفَاءُ في ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهٰى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الحَدِيْثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّي عن لَيْثٍ عن مُجَاهِدٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ في العَسَلِ وَالحَجْمِ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ شفاء تین چیزوں میں ہے شہد پینے میں، اور پچھنا (سینگی) لگوانے میں، اور آگ سے داغنے میں (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) میں اپنی امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں (یہ ممانعت تنزیہی ہے) حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔

ورواہ القمّی الخ: اور یعقوب بن عبداللہ قمی (قُمّی بضم القاف وتشديد الميم وهو من اهل قُم وهي مدينة عظيمة) نے حدیث مذکور کو لیث سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے، اس میں صرف شہد پینے اور پچھنی لگانے کا ذکر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۸، ويأتي الحديث بعده ص۸۴۸، واخرجه ابن ماجه.

تشریح اس باب کی دوسری حدیث میں جو بطریق محمد بن عبدالرحیم روایت کی ہے اس میں تصریح ہے: عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخ. کوی. یکوی کیًّا از ضرب لوہے سے داغنا۔ ترجمہ میں بین القوسین ذکر کر دیا گیا ہے کہ داغ کی ممانعت تنزیہی ہے یعنی جہاں تک ہو سکے داغ کے علاوہ علاج کرے چونکہ بلا ضرورت اس میں تکلیف شدید ہے نیز اس میں آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منع آیا ہے البتہ جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو اس صورت میں اس کو استعمال کریں۔ واللہ اعلم

۵۳۰۵ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عبدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنا سُرَيْجُ بنُ يُونُسَ أَبُو الحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بنُ شُجَاعٍ عن سَالِمٍ الأَفْطَسِ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال الشِّفَاءُ في ثَلَاثَةٍ في شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنْهٰى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزوں میں شفاء ہے پچھنا لگوانے میں اور شہد پینے میں یا آگ سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۸، ومرّ الحديث ص۸۴۸۔

تشریح تشریح و توضیح کے لئے اوپر کی حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

۳۰۳۰ ﴿ بَابُ الدَّوَاءِ بِالعَسَلِ ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالٰی "فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ".

شہد کے ذریعہ علاج کرنے کا بیان

اوراللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔

تشریح جمہور علماء اکثر مفسرین یہی فرماتے ہیں کہ فیه شفاء للناس میں (جو سورہ نحل آیت ۶۹ رمیں ہے) فیه کی ضمیر کا مرجع شربت یعنی شہد ہے والعَسَل هو لُعَاب النحل. (ق س) شہد مذکر ومؤنث جمع اعسال وعُسول والعسل غذاء من الاغذية، دواء من الادوية، شراب من الاشربة.

اشکال: گرم مزاج والوں کو اور صفراء کی بیماری والوں کے لئے شہد مضر ونقصان دہ ہے؟

جواب: فيه شفاء باعتبار اغلب واکثر ہے اور عام خص منه البعض ہے فلا اشکال۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ فیه کا مرجع قرآن ہے لیکن آیت کے سیاق میں کہیں قرآن کا ذکر نہیں ہے اس لئے جمہور ہی کا قول راجح ہے اور اکثر مفسرینؒ نے شہد ہی مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۳۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ اَخْبَرَنِي هِشَامٌ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ قالتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُهُ الحَلواءُ وَالعَسَلُ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "يعجبه" لان الاعجاب اعم من ان يكون على سبيل الدواء او الغذاء.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۸، هو طرف من بعض طرق حديث مرّ ص ۷۲۹، وص ۷۹۲، وص ۷۹۳، وص ۸۱۷، وص ۸۳۸، وص ۸۴۰، ویاتی ص ۹۹۰، وص ۱۰۳۱۔

۵۳۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ الغَسِيْلِ عن عَاصِمِ بنِ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ قال سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنْ كَانَ فِی شَيءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ اَوْيكونُ فِی شَيءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خير ففي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوافِقُ الدَّوَاءَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اگر تمہاری

دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے (والشك من الراوی) تو پچھنا لگوانے (سینگی) میں ہے یا شہد پینے میں ہے یا آگ سے داغنے میں ہے جو بھی بیماری کے موافق ہو (یعنی جب تحقیق ہو جائے کہ یہ اس بیماری میں مفید ہوگا، مرض کو دور کردے گا) اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او شربة عسل".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۸، ویاتی ص ۸۴۹، وص ۸۵۰، ///، مسلم، والنسائی فی الطب.

تحقیق وتشریح اویکون: قال ابن التين الصواب او يكن الخ. (عمدہ) یعنی اس حدیث میں جو اویکون فی شیء ہے صحیح یہ ہے کہ یکون کی جگہ یکن ہونا چاہئے کیونکہ یہ مجزوم پر معطوف ہے جس پر اِنْ داخل ہے۔

مااحبّ الخ: یہ ممانعت تحریم کے لئے نہیں گذر چکا ہے کہ ممانعت تنزیہی ہے اس لئے کہ خود حضور اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اپنے دست مبارک سے داغا تھا، تو مطلب یہ ہے بلا شدید ضرورت آگ سے داغنا مناسب نہیں کہ اس میں تکلیف شدید ہے۔ کمامر

۵۳۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا عيَّاشُ بنُ الوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عبدُ الاَعْلٰى قال حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ عن اَبِى المُتَوَكِّلِ عن اَبِى سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقالَ اَخِى يَشْتَكِى بَطْنَهُ فقالَ اسْقِهِ عَسَلاً ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فقالَ اسْقِهِ عَسَلاً ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فقالَ اسْقِهِ عَسَلاً ثُمَّ اَتَاهُ فقالَ قَدْ فَعَلْتُ فقالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اسْقِهِ عَسَلاً فَسَقَاهُ فَبَرَأَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر دوبارہ وہی صاحب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر خدمت ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے اس مرتبہ بھی فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر وہ صاحب آئے تو حضور ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ تو انہوں نے عرض کیا حضور میں نے یہ کیا (یعنی شہد پلایا لیکن فائدہ نہیں ہوا) تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اس کو شہد پلاؤ چنانچہ انہوں نے پلایا اور وہ اچھا ہو گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۸، ویاتی ص ۸۵۱، اخرجه مسلم فی الطب ۲/ ۲۲۷۔

تشریح اس روایت میں کچھ اختصار ہے مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ میرے بھائی کو دست آرہا ہے تو حضور اکرم

ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ اس نے پلایا پھر آیا اور کہا میں نے پلایا تو دست اور بڑھ گیا پھر دوبارہ اور سہ بارہ تین مرتبہ آیا اور حضور اکرم ﷺ نے یہی فرمایا کہ شہد پلاؤ پھر وہ صاحب چوتھی مرتبہ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ تو انہوں نے عرض کیا میں نے پلایا تو دست اور بڑھ گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدق الله و كذب بطن اخيك" (اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے) اس کے بعد پھر اس نے شہد پلایا اور وہ اچھا ہو گیا۔ صدق الله سے اشارہ ہے آیت کریمہ: "فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ" کی طرف۔

۳۰۳۱
﴿ بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ ﴾

اونٹ کے دودھ سے علاج کرنے کا بیان

۵۳۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قال حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ قال حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عن أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ فقالوا يارسولَ اللّٰهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فلمّا صَحُّوا قالوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فی ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فلمّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فی آثَارِهِمْ فقطع أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حتى يَمُوتَ قال سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهٰذَا. ﴾

ترجمہ| حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عکل یا عرینہ کے) چند لوگوں کو (پیٹ کی) بیماری ہوگئی ان لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرمایئے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمایئے (آنحضور ﷺ نے سب انتظام کردیا) جب وہ لوگ کچھ صحت مند ہونے تو کہنے لگے مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے (ہمارے لئے ناموافق ہے) چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو حرہ میں اتارا (ان کے قیام کا انتظام فرمایا) جہاں صدقہ کے اونٹ رہتے تھے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اونٹوں کا دودھ پیا کرو پھر جب یہ لوگ پورے تندرست ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کے چرواہے (حضرت یسارؓ) کو قتل کردیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تو آنحضور ﷺ نے ان کے تعاقب میں (سواروں کو) بھیجا (اور جیسا کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا) آنحضور ﷺ نے بھی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروادی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان (ڈاکوؤں) میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین چاٹتا تھا یہاں تک کہ مر گیا۔

سلام نے بیان کیا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ حجاج بن یوسف نے حضرت انسؓ سے کہا کہ آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجئے جو نبی اکرم ﷺ نے کسی کو دی تو حضرت انسؓ نے یہی حدیث بیان کی جب امام حسن بصریؒ کو یہ حدیث پہنچی تو حسن بصریؒ نے فرمایا کاش! حضرت انسؓ یہ حدیث حجاج سے بیان نہ کرتے (تو بہتر ہوتا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واشربوا البانها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۹، ،،، وص ۸۴۸، ومرّ الحديث ص ۳۶ تا ص ۳۷، وص ۲۰۳۔ باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۶۷/ والحديث مر مرارًا.

۳۰۳۲
﴿ بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ ﴾

اونٹ کے پیشاب سے علاج کا بیان

۵۳۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عن أَنَسٍ أَن نَاسًا اجْتَوَوا في المَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حتى صَلُحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَبَعَثَ في طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الحُدُودُ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عرینہ کے) کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی (بیمار ہوگئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ آنحضور ﷺ کے چرواہے کے پاس چلے جائیں یعنی اونٹوں میں اور ان کے دودھ اور پیشاب پئیں چنانچہ وہ لوگ حضور اقدس ﷺ کے چرواہے کے پاس گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جب انہیں جسمانی صحت حاصل ہوگئی (اچھے تندرست ہوگئے) تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آنحضور ﷺ نے ان کے تعاقب میں (چند سواروں کو) بھیجا چنانچہ (پکڑ کر) ان لوگوں کو لایا گیا تو آنحضور ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی (اندھا کر دیا)۔

قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرینؒ نے بیان کیا کہ یہ واقعہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے (یعنی عکل وعرینہ کے مثلہ کرنے کا واقعہ اس وقت کا ہے جب ڈاکہ وزہزنی کا حکم نازل نہیں ہوا تھا بعد میں مثلہ اور تعذیب بالنار سے منع کر دیا گیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وابوالها".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۴۸، ومرّ الحديث في الطهارة ص ۳۶، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۶۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ۸ کتاب المغازی ص ۲۵۴۔

۳۰۲۳ بَابُ الحَبَّةِ السَّوداءِ

کلونجی کا بیان

یعنی کلونجی اور کلونجی کے منافع کا بیان۔ واضح رہے کہ اس کلونجی کو بہار میں منگریلا کہتے ہیں جو اکثر بلکہ اچار کے تمام انواع واقسام میں ڈالا جاتا ہے خواہ آم کا اچار ہو یا لیموں کا، یا مرچ کا، غرضیکہ ہر قسم کے اچار میں کلونجی یعنی منگریلا استعمال کیا جاتا ہے دوسری روایت میں اس کو شونیز کہا گیا ہے اور بعض حضرات نے شینیز یاء تحتیہ کے ساتھ کہا ہے۔ تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۱۱ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِي شَيْبَةَ قالَ حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عن مَنْصُورٍ عن خَالِدِ بنِ سَعْدٍ قال خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بنُ اَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَدِمْنَا المَدِيْنَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَعَادَهُ ابنُ اَبِي عَتِيْقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الحُبَيْبَةِ السُّوَيْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي اَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الجَانِبِ وَفِي هٰذَا الجَانِبِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنَّ هٰذِهِ الحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قلتُ وَمَا السَّامُ قال المَوْتُ.

ترجمہ خالد بن سعد نے بیان کیا ہم ایک سفر میں باہر نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجرؓ تھے وہ راستے میں بیمار پڑ گئے پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اور اس وقت تک بیمار ہی تھے پھر ابن ابی عتیق (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیقؓ) ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے ہم سے کہا تم اس چھوٹے کالے دانے (کلونجی) سے علاج کرو کہ اس میں سے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو پھر روغن زیتون میں ملا کر ناک کے اس طرف اور اس طرف (یعنی دونوں نتھنوں میں) [illegible] قطرہ کرکے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفاء ہے (یہ کالا دانا کلونجی ہر مرض کی دوا ہے) میں نے

(یعنی خالد بن سعد نے) پوچھا سام کیا ہے؟ انہوں نے (یعنی ابن ابی عتیق نے) کہا "موت"۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ان هذه الحبة السوداء".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۸ تا ص۸۴۹، وهذا الحديث اخرجه ابن ماجه.

تشریح قال الخطابى هو من العموم الذى اريد به الخصوص الخ یعنی علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حدیث شریف میں: ان هذه الحبّة السوداءَ شفاء من كل داء اور بعض روایت کے الفاظ ہیں: ان فى هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء یعنی اس کالا دانہ کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض سے شفاء ہے یہ ارشاد عام خص منہ البعض کے قبیل سے ہے یعنی کلونجی ان تمام امراض میں نہایت مفید ہے جو رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ کلونجی حار اور یابس یعنی گرم اور خشک ہے اس لئے یہ ان تمام بیماریوں میں مفید ہے جو اس کی ضد ہیں اور اکثر پر کل کا اطلاق کلام عرب میں شائع وذائع ہے مقولہ مشہور ہے للاكثر حكم الكل.

وقال فى الكواكب: "يحتمل ارادة العموم بان يكون شفاء للجميع لكن بشرط تركيبه مع غيره ولا محذور فيه. (قس) مطلب یہ ہے کہ حدیث شریف میں احتمال ہے کہ عموم پر محمول ہو اور کلونجی تمام امراض کے لئے مفید ہے البتہ کسی مرض کے لئے مفرداً اور کسی مرض کے لئے مرکباً یعنی دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر (مکسچر) مفید ہو اور ممکن ہے کہ اطباء پر اب تک کلونجی کے تمام فوائد منکشف نہیں ہوئے ہوں کتنی چیزیں ایسی ہیں کہ اطباء ان کے خواص پر اب تک مطلع نہیں ہو سکے نیز کلونجی کا مفید شفاء ہونا کسی ایک صورت پر منحصر نہیں بلکہ اس کے شافی ہونے کے لئے مختلف طریقے ہیں بعض صورت میں کھانے کے ذریعہ، بعض میں اس کا پانی پینے کے ذریعہ، سونگھنے کے ذریعہ پھر مفرداً استعمال کرنے یا دوسری چیز کے ساتھ مرکب استعمال کرنے میں شفاء ممکن ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

۵۳۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي اَبُوسَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ فى الحَبَّةِ السَّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قال ابنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الموتُ والحَبَّةُ السَّودَاءُ الشُّونِيْزُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ دانہ (کلونجی) میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

ابن شہاب نے کہا کہ سام سے مراد موت اور کالا دانہ سے مراد شونیز ہے یعنی کلونجی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۹، مسلم جلد ثانی ص۲۲۷، ابن ماجه فى الطب أيضًا.

تحقیق وتشریح | الشونیز: بالشین المعجمة المضمومة والواو الساکنة وبعد النون الساکنة المکسورة تحتیة الساکنة، قال فی القاموس الشینیز. (قس)

﴿ بَابُ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيْضِ ﴾ ۳۰۳۴

مریض کے لئے تلبینہ کا بیان

تلبینہ یا تلبین کے معنی ہیں حریرہ جو آٹے میں دودھ ڈال کر پکایا جاتا ہے کبھی اس میں شہد بھی ڈال دیتے ہیں چونکہ دودھ کی طرح یہ حریرہ سفید ہوتا ہے اس لئے اس کا نام تلبینہ ہے۔ باب التلبینة کتاب الاطعمة بخاری ص۸۱۵ر میں گذر چکا ہے۔

۵۳۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بنُ مُوسٰی قال اَخبَرَنَا عبدُ اللّٰهِ قال اَخبَرَنا یُونُسُ بنُ یَزِیْدَ عن عُقَیْلٍ عَنِ ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ عن عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تَامُرُ بِالتَّلْبِیْنِ لِلْمَرِیْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَی الهَالِكِ وکَانَتْ تَقُولُ اِنِّی سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یقولُ اِنَّ التَّلْبِیْنَ تُجِمُّ فُؤَادَ المَرِیْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ مریض کے لئے اور میت کے سوگوار کے لئے تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں (مریض کے لئے تلبینہ تیار کرواکر مریض کو پلانے کا حکم دیتی تھیں اسی طرح اس شخص کے لئے بھی جس کو کسی عزیز کے مرنے کا رنج ہوتا) اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور رنج کو کم کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۴۹، ومرّ الحدیث ص۸۱۵۔

۵۳۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بنُ اَبِی المَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ مُسْهِرٍ قال حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن اَبِیْهِ عن عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تَامُرُ بِالتَّلْبِیْنَةِ وَتَقُولُ هُوَ البَغِیْضُ النَّافِعُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپؓ تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ تلبینہ (مریض کو) ناپسند ہے مگر نفع بخش ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۴۹۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ مریض کو اگرچہ ناپسند ہوتا ہے ناگوار گذرتا ہے مگر مریض کے لئے مفید ہے۔

۳۰۳۵ ﴿ بَابُ السَّعُوطِ ﴾

ناک میں دواڈالنے کا بیان

سَعوط: بفتح السین، الدواء یصب فی الانف یعنی وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے۔

۵۳۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بنُ اَسَدٍ قال حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عنِ ابنِ طَاؤسٍ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم احْتَجَمَ وَاَعْطَی الحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور حجام (پچھنا لگانے والے) کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دواڈلوائی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة تؤخذ من قوله "واستعط".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۸۴۹، ومرّ الحدیث ص ۲۴۸، وص ۲۶۰، وص ۲۸۳، وص ۳۰۴۔

۳۰۳۶ ﴿ بَابُ السَّعُوطِ بِالقُسْطِ الهِنْدِیِّ وَالْبَحْرِیِّ ﴾

وَهُوَ الكُسْتُ مِثْلُ الکَافُورِ وَالقَافُورِ مِثْلُ کُشِطَتْ وَقُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَأَ عبدُ اللّٰهِ قُشِطَتْ.

قسط (بضم القاف) ہندی اور بحری (دریائی) کو ناک میں ڈالنا (ناس لینا)

اور یہی کست ہے (یعنی قسط اور کست ایک ہی چیز ہے) جیسے کافور اور قافور اور جیسے کشطت اور قشطت بمعنی نزعت یعنی نکال لیا جائے۔ (یعنی قرآن مجید سورہ تکویر میں جو لفظ کُشِطت آیا ہے اس میں ایک قرأت قشطت بھی ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قشطت (قاف ہی سے) پڑھا ہے (ولم تشتھر ھذہ القراءة. عمدہ)

قسط ہندی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ قسط بحری جو بلاد مغرب میں ہوتی ہے کان ابیض خفیفًا یعنی سفید رنگ کی ہلکی ہوتی ہے اور قسط ہندی ھو غلیظ اسود یعنی موٹی کالی ہوتی ہے اور اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔

۵۳۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ قال اَخبَرَنَا ابنُ عُیَیْنَةَ قال سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عن اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قالتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ

عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ يُسْعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِابْنٍ لِّيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

ترجمہ ام قیس بنت محصنؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عود ہندی (کست) کا ضرور استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے حلق کے ورم (خناق) میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے (ناک میں ناس لی جاتی ہے) ذات الجنب میں حلق (منھ) میں ڈالی جاتی ہے، حضرت ام قیسؓ کہتی ہیں کہ میں اپنے ایک (چھوٹے) بچہ کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جو ابھی کھانا بھی نہیں کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) اس بچہ نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگا کر اس پیشاب کی جگہ پر پانی بہا دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۴۹، وهذا الحديث مشتمل على طرفين فطرفه الثاني الذي اوله "دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم بابن لي" فمرّ ص۳۵، واما طرفه الاول فياتي ص۸۵۱، ،، ص۸۵۲۔

تشریح مفصل بحث کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص۱۵۳ تا ص۱۵۵۔

④ حضرت ام قیس بنت محصنؓ کا مختصر تعارف بخاری باب العذرة ص۸۵۱ر میں آرہا ہے۔

ذات الجنب: یہاں ذات الجنب سے نمونیہ مراد نہیں ہے بلکہ سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے عود ہندی اس میں مفید ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے قسط سے سات بیماریوں میں شفاء فرمایا مگر پانچ کو چھوڑ دیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جن دو بیماریوں میں وہاں مستعمل تھی ان کے بیان پر اکتفاء فرمایا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابٌ ۳۰۳۷ اَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ ﴾

وَاحْتَجَمَ اَبُوْ مُوْسٰى لَيْلًا.

پچھنا کس وقت لگائے؟

اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (حضرت عبد اللہ بن قیس الاشعریؓ) نے رات کے وقت پچھنا لگوایا تھا ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت کتاب الصوم میں موصولاً گذر چکی ہے۔

مقصد | ذكره البخاری ليدل على ان الحجامة لاتتعين بوقت من النهار والليل بل يجوز فی ای ساعة شاء من الليل او النهار (عمده)

بعض روایتوں میں پچھنا لگانے کی تاریخیں وارد ہیں یعنی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں، ایک روایت میں دن معین ہے یعنی پنجشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ۔

امام بخاریؒ نے یہ باب لاکر ان روایات کے ضعف کی طرف اشارہ کردیا اور حدیث نقل کرکے بتایا کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے رات کو پچھنا لگایا اور روایت نقل کردی کہ احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم یعنی حضور اقدس ﷺ نے دن کو پچھنا لگایا۔

۵۳۱۷﴿حَدَّثَنَا اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ قال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قال احْتَجَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ صَائِمٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوایا اور آپ ﷺ روزہ سے تھے۔ (یعنی دن کو پچھنا لگوایا اور ابوموسیٰؓ نے رات کو، فلیتامل)۔

مطابقۃ للترجمۃ | لما ذكر احتجام ابی موسیٰ ليلا ذكر ايضا احتجام النبی صلى الله عليه وسلم نهارا لانه قال احتجم النبی صلى الله عليه وسلم وهو صائم يدل على انه كان نهارا ولم يعين النهار صريحا فدل هذا والذی قبله ان الحجامة لا تتعين بوقت معين (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۹ ومر الحديث ص:۲۶۰، ۔۔۔

۳۰۳۸
﴿بابُ الحَجْمِ فی السَّفَرِ وَالإِحْرَامِ﴾

قالَهُ ابنُ بُحَيْنَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم.

سفر میں اور احرام کی حالت میں پچھنا لگوانا

یہ ابن بحینہ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے
(یہ حدیث عنقریب ایک باب کے بعد آرہی ہے)

۵۳۱۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا سُفيانُ عن عَمْرٍو عن عَطاءٍ وطاؤسٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال احْتَجَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الجزء الثانی للترجمة ظاهرة اوراحرام سفر میں تھا فطابق الحديث الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۹ مر الحديث ص: ۲۴۸، وص ۲۶۰، وص ۲۸۳، وص ۳۰۴۔

۳۰۳۹

﴿بَابُ الحجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ﴾

بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا

۵۳۱۹ ﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ مُقاتِلٍ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عن اَنَسٍ اَنَّه سُئِلَ عن اَجْرِ الحَجَّامِ فقال احْتَجَمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَجَمَهُ اَبُوطَيْبَةَ فاَعْطاهُ صاعَيْنِ مِن طَعامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فخَفَّفُوا عَنْه وَقال اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُم بِه الحِجَامَةُ وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ فقال لاتُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُم بِالغَمْزِ مِنَ العُذْرَةِ وعَلَيْكُم بِالقُسْطِ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ سے پچھنا لگانے والے (حجام) کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا (کہ حلال ہے یا حرام؟) تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا آنحضور ﷺ کو ابوطیبہ (نافع) نے پچھنا لگایا تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں دو صاع (کھجور) دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مالکوں سے سفارش کی تو ان لوگوں نے ان کا محصول کم کر دیا (یعنی ابوطیبہ سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی) اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو ان میں سب سے افضل (بہتر) پچھنا لگانا اور قسط بحری ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عذرہ (حلق اور ناک کے درمیان کا درد) کے شفا کیلئے ہاتھ سے دبا کر (چٹکی سے دبا کر) اپنے بچوں کو تکلیف مت دو اور قسط استعمال کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۴۹ مر الحديث ص: ۲۸۳، وص ۲۹۴، وص ۳۰۴۔

تشریح | "اعطاه صاعين من طعام" بعض حضرات نے لکھا ہے کہ من طعام ای من قمح (عمدہ) اور بعض نے لکھا ہے صاعين من طعام ای تمر (قس) لیکن بخاری، ص: ۲۸۳ میں فامر له بصاع من تمر چنانچہ حافظ عسقلانیؒ نے بھی تمر ہی مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم

"عُذرَة" بچوں کے کوے میں ایک قسم کے ورم کا نام ہے جس کا علاج یہ کرتے تھے کہ انگلی سے اس کو دبا دیتے تھے جس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ قسط کو کوٹ کر اس پر لگا دو۔

۵۳۲۰ ﴿ حَدَّثَنا سَعِيْدُ بنُ تَلِيْدٍ حدَّثنِي ابنُ وَهْبٍ قال اَخبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُه اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اِنَّ عَاصِمَ بنَ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ حَدَّثَه اَنَّ جابرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثمَّ قال لا اَبرَحُ حتى يَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ مقنع (ابن سنان تابعی) کی عیادت کیلئے تشریف لائے پھر کہا میں یہاں سے نہیں جاؤنگا جب تک تم پچھنا (سینگی) نہ لگوالو گے اسلئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ان فيه شفاء"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۹ مر الحديث ص:۸۴۸ و یاتی ص:۸۵۰ اخرجه مسلم والنسائی فی الطب.

"ان فيه" ای فی الحجم شفاء من هيجان الدم.

﴿ بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّاسِ ﴾ ۳۰۴۰

سر پر پچھنا لگوانا

۵۳۲۱ ﴿ حَدَّثَنا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثنِي سُلَيْمانُ عن عَلْقَمَةَ اَنَّه سَمِعَ عبدَ الرَّحمٰنِ الاَعْرَجَ اَنَّه سَمِعَ عبدَ اللّٰهِ بنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِن طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَاسِهِ وقال الاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنا هِشَامُ بنُ حَسَّانَ قال حَدَّثَنا عِكْرِمَةُ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم احْتَجَمَ فِي رَاسِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن بحینہؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے راستے میں مقام لحی جمل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوائی اور آنحضور ﷺ اس وقت محرم تھے۔ اور (محمد بن عبداللہ بن المثنی بن عبداللہ بن انس بن مالکؓ) انصاری نے کہا (اس کو امام بیہقی نے وصل کیا) ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۴۹ ومر الحديث ص:۲۴۸، مسلم فی الحج.

تشریح: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۴۲۹۔

۳۰۴۱

﴿بابُ الحِجَامَةِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّداعِ﴾

آدھے سر کے درد میں اور پورے سر کے درد میں پچھنا لگوانا

۵۳۲۲﴿حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنا ابنُ اَبِي عَدِيٍّ عن هِشامٍ عن عِكْرِمَةَ عن ابنِ عباسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم في رَاسِه وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كانَ بِه بِماءٍ يُقالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ وقال محمَّدُ بنُ سَوَاءٍ اَخْبَرَنا هِشامٌ عن عِكْرِمَةَ عن ابنِ عبّاسٍ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ في رَاسِهِ مِن شَقِيقَةٍ كانَتْ بِه.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں پچھنا لگوایا (یہ پچھنا آپ ﷺ نے سر کے) درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحی جمل نامی پانی پر آپ ﷺ کو ہوا تھا۔

وقال محمد اور محمد بن سوار نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو ہو گیا تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الاوّل للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۴۹ تا ۸۵۰ مر الحديث ص: ۲۴۸، وص ۲۶۰، وص ۲۸۳، وص ۳۰۴۔

۵۳۲۳﴿حَدَّثَنا اِسماعِيلُ بنُ اَبانَ قال حدَّثَنا ابنُ الغَسِيلِ قال حَدَّثَنِي عاصِمُ بنُ عُمَرَ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللهِ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنْ كانَ في شَيْءٍ مِن اَدْوِيَتِكُم خَيْرٌ ففي شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَو لَذْعَةٍ مِنْ نارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو شہد پینے میں ہے یا پچھنا لگوانے میں یا آگ سے داغنے میں ہے اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اوشرطة محجم" لانه يتناول الاحتجام من الشقيقة ۔ مطلب یہ ہے کہ جب پچھنا لگانا بہترین علاج ٹھہرا تو درد سر میں بھی مفید ہوگا۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۵۰ مر الحدیث ص:۸۴۸، وص۸۴۹۔

۳۰۴۲

﴿ بابُ الحلقِ مِنَ الاذٰی ﴾

تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا

۵۳۴۴﴿حدثنا مُسَدَّدٌ قال حدثنا حمَّادٌ عن ایوبَ قال سمِعْتُ مُجاهدًا عن ابنِ ابی لیلٰی عن کَعْبِ بنِ عُجْرَةَ قال اَتٰی عَلَیَّ النبیُّ ﷺ زَمَنَ الحُدَیْبِیَةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تحتَ بُرْمَةٍ وَالقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَنْ رَاسِی فقال اَیُوْذِیْكَ هوَ امُّكَ قلتُ نعم قال فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ ایامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةً اَوِ انْسُكْ نَسِیْكَةً قال اَیُّوبُ لا اَدْرِیْ بِاَیَّتِهِنَّ بَدَاَ﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن عجرہؓ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تیرے سر کے یہ کیڑے تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (مجھے تکلیف ہوتی ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر سر منڈوالو اور (کفارہ کے طور پر) تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک (بکری) قربانی کرو، ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ ان تینوں میں کس کا ذکر سب سے پہلے کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فاحلق"

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۵۰ مر الحدیث ص:۲۴۴، وص۲۴۳، وص۵۹۸، وص۶۰۲، وص۶۴۸، وص۸۴۶، ویاتی ص:۹۹۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری، جلد ۵، ص:۴۰۹۔

۳۰۴۳

﴿ بابُ مَنِ اكْتَوٰی اَوْ كَوٰی غَیْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ یَكْتَوِ ﴾

اس شخص کا بیان جس نے داغ لگوایا یا دوسرے کو داغ لگایا اور اسکی فضیلت جو داغ نہ لگوائے

۵۳۴۵﴿حدثنا اَبُوالوَلِیْدِ هِشَامُ بنُ عبدِ المَلِكِ قال حدثنا عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ سُلَیمانَ بنِ الغَسِیلِ حدثنا عاصِمُ بنُ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ قال سَمِعْتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللهِ عنِ النبیِّ صلی الله علیه وسلم قال اِنْ کان فی شَیْءٍ مِن اَدْوِیَتِكُم شِفَاءٌ فَفِی شَرْطَةِ مِحْجَمٍ

اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِیَ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں شفاء ہو تو پچھنا لگانے میں یا آگ سے داغنے میں ہے اور میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الجزء الثالث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۰ مر الحديث ص: ۸۴۸، وص ۸۴۹۔

۵۳۲۶﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَاهٰذَا اُمَّتِیْ هٰذِهٖ قِيْلَ بَلْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ قِيْلَ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَاِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْاُفُقَ ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِيْ آفَاقِ السَّمَاءِ فَاِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْاُفُقَ قِيْلَ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَاَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا نَحْنُ الَّذِيْنَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهٗ فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَاِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا کسی چیز میں تعویذ، منتر زیادہ فائدہ مند نہیں ہے (حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ) پھر میں نے عمرانؓ کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم سے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی اور دو نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کے ماننے والے دس سے کم) لوگ گذرتے رہے اور بعض نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا آخر ایک بڑی جماعت مجھ کو دکھلائی گئی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کیا میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا (یعنی فرشتوں نے کہا) نہیں بلکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) کے لوگ ہیں، پھر مجھ سے کہا گیا کہ افق (آسمان کا کنارہ) دیکھئے تو دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر ادھر آسمان کے تمام کناروں پر نظر ڈالئے میں نے دیکھا کہ اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا ہے (اتنی بڑی

جماعت ہے کہ تمام افق پر چھائی ہوئی ہے) کہا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے اوران میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے، اس کے بعد آنحضور ﷺ (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے اور صحابہ کے سامنے کچھ وضاحت نہیں فرمائی (کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہونگے) اب صحابہ بحث کرنے لگے (قیاس دوڑانے لگے) اور کہنے لگے وہ ستر ہزار ہم لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی پس ہم ہی وہ ستر ہزار لوگ ہیں یعنی صحابہ کرام۔ یا ہماری اولاد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے (یعنی دین اسلام پر پیدا ہوئے) کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے، یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ (ستر ہزار بلا حساب جنت میں جانے والے) وہ لوگ ہونگے جو منتر نہیں کرتے (یعنی زمانہ جاہلیت میں جو مشرکانہ منتر کرتے تھے وہ منتر مسلمان ہونے کے بعد نہیں کرتے) اور نہ فال نکالتے ہیں (فال پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں) نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (سمجھتے ہیں کہ اللہ ہی شافی مطلق ہیں علاج و دوا بذات خود مؤثر نہیں) یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن ؓ اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان (ستر ہزار میں سے ہوں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا "ہاں" پھر دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الجزء الثالث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۰ مر الحديث ص: ۴۸۴ ويأتي ص: ۸۵۶، وص ۹۵۸، وص ۹۶۸۔

﴿بَابُ ۳۰۴۴ الْإِثْمِدِ وَالكحل مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ عن أُمِّ عَطِيَّةَ﴾

آنکھ دکھنے (آشوب چشم) کی وجہ سے اثمد اور سرمہ لگانا

اور اس باب میں حضرت ام عطیہ ؓ کی ایک حدیث بھی ہے

تحقیق: "اثمد" بكسر الهمزه وسكون الثاء المثلثه وكسر الميم وبالدال المهمله (عمده، قس)

اثمد ایک قسم کا پتھر ہے جس سے سرمہ بنایا جاتا ہے۔

۵۳۲۷﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فقال لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾

ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت (عاتکہ نامی) کے شوہر (مغیرہ) کا انتقال ہو گیا (اور ایام عدت میں) اس بیوہ کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے اس عورت کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا اور ان لوگوں نے آنحضور ﷺ کے سامنے سُرمہ کا ذکر کیا اور یہ کہ (اگر آنکھ میں سرمہ نہ لگایا تو) اس کی آنکھ پر خطرہ ہے (لیکن آنحضور ﷺ نے عدت کے اندر سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی) اور آنحضور ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں عدت گذارنے والی تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے خراب بدترین کپڑے میں رہنا پڑتا تھا یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اپنے خراب کپڑوں میں گھر کے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا پھر جب کوئی کتا گذرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینکتی تھی پس چار مہینے دس دن سرمہ نہ لگاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وذكروا له الكحل"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۰ ومر الحديث ص: ۸۰۳، وص ۸۰۴۔

﴿ بَابُ الْجُذَامِ ﴾ ۳۰۴۵

جذام کا بیان

"جُذَام" بضم الجيم وتخفيف الذال المعجمة (عمده) جذام ایک مشہور خراب بیماری ہے جس میں خون خراب ہو کر اعضا سڑنے گلنے لگتے ہیں اخیر میں ہاتھ پاؤں کی انگلیاں جھڑ جاتے ہیں۔

اشکال: جذام ایک مرض و بیماری ہے تو امام بخاریؒ کیلئے بظاہر مناسب تھا کہ اس باب کو کتاب الطب سے پہلے کتاب المرضیٰ میں ذکر فرماتے؟

جواب: امام بخاریؒ نے اس باب (باب الجذام) کو کتاب الطب میں آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے لایا ہے کہ جذام کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "فرّ من المجذوم كما تفر من الاسد" بعض روایت میں ہے اتقوا المجذومُ كما يتقى الاسد (عمدہ) اور ظاہر ہے کہ یہ من قبیل حمیة ونفرت ہے جو کتاب الطب کے مناسب ہے۔

۵۳۲۸ ﴿وقال عَفَّانُ حدَّثنا سَلِيْمُ بنُ حَيَّانَ قال حَدَّثنا سَعِيْدُ بنُ مِيْنَاءَ قال سَمِعْتُ ابَا هُرَيْرَةَ يقولُ قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم لاعَدْوٰى وَلاطِيَرَةَ وَلا هَامَةَ ولا صَفَرَ وفِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الاَسَدِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ (بیماری کی چھوت لگنا) نہیں ہے اور نہ بدشگونی (بدفالی) کی کوئی اصل ہے اور نہ ہامہ ہے (یعنی الو کے منحوس ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے) اور نہ صفر ہے (یعنی محرم کو صفر تک کے لئے مؤخر کرنے کی کوئی اصل نہیں ہے نیز ماہ صفر کو منحوس سمجھنا لغو ہے) اور جذامی (کوڑھی) سے اس

طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فرّ من المجذوم"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۰ وياتى ص: ۸۵۱، وص ۸۵۹، رر۔

تشریح | زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ دوسروں کو لگ جاتی ہیں جیسے خارش، طاعون اور جذام، آنحضور ﷺ نے اس کی نفی فرمائی اور بتایا کہ یہ لغو بات ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور فرمایا لاعدوی تعدیہ اور چھوت بالکل بے اصل و بے بنیاد ہے۔

"ولا طِيَرَة" طِيرة بكسر الطاء وفتح الياء وقد تسكن (عمده) وقيل بتشديد الميم ايضا. والله اعلم اس کے معنی بدشگونی کے ہیں اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ جب سفر کیلئے نکلتے تو اگر کوئی پرندہ داہنی طرف سے نکلتا تو اس کو مبارک جانتے اور سفر جاری رکھتے لیکن اگر پرندہ بائیں طرف اڑتا تو اس کو بُرا جانتے اس قسم کے توہمات اور بھی تھے اور آج ہمارے ملک میں بھی بعض بے اصل توہمات ہیں حضور اقدس ﷺ نے ان تمام توہمات کو دفع فرمایا۔

"هَامَة" بتخفيف الميم على الصحيح (قس) ایک قول یہ ہے کہ یہ اُلّو ہے جو ایک پرندہ ہے فارسی میں چغد اور عربی میں بُوم کہتے ہیں اہل جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ یہ چڑیا (اُلّو) جس گھر پر بیٹھتی ہے اس گھر میں کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے یعنی یہ منحوس ہے آج بھی جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ اُلّو جس گھر کی چھت پر بولے اس گھر میں نحوست آ گئی کوئی مصیبت نازل ہوگی۔

ایک قول یہ ہے کہ جس مقتول کا قصاص نہ لیا جائے وہ "ہامہ" ہو جاتا ہے اور کہتا رہتا ہے کہ مجھے سیراب کرو، مجھے پلاؤ اور جب اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے۔ ان سارے توہمات کا سرکار دو عالم ﷺ نے رَدّ فرمایا کہ یہ سب کچھ نہیں ہے۔

"ولا صفر" عرب والوں کا دستور تھا کہ لڑنے کیلئے کبھی محرم کو صفر سے بدل دیتے ایک قول یہ ہے کہ صفر پیٹ کی ایک بیماری ہے جیسا کہ امام بخاری آگے چل کر باب قائم کریں گے لا صفر هو داء ياخذ البطن.

۳۰۴۶

﴿بَابٌ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ﴾

مَن (یعنی کھمبی) آنکھ کیلئے شفاء ہے

۵۳۲۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله

عليه وسلم يقول الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وماؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وقال شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي الحَكَمُ بنُ عُتَيْبَةَ عنِ الحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عن عَمْرِو بنِ حُرَيثٍ عن سَعِيْدِ بنِ زَيْدٍ عنِ النبي صلى الله عليه وسلم قال شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الحَكَمُ اَلْكِرْهُ مِن حديثِ عبدِالمَلِكِ﴾

ترجمہ حضرت سعید بن زیدؓ (احد العشرة المبشرة) نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ کھنبی من میں سے ہے (یعنی نوع من المن ہے) اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفا ہے۔ اور (اسی سند سے) شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہیں حسن بن عبداللہ عرنی (بضم العين المهمله وفتح الراء وبعدها نون) نے انہیں عمرو بن حریث نے انہیں حضرت سعید بن زیدؓ نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث۔

شعبہ نے کہا جب یہ حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھ کو عبدالملک کی حدیث کے بارے میں کوئی تامل نہیں رہا، (مقصد یہ ہے کہ عبدالملک بن عمیر بڑھاپے کی وجہ سے اخیر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اسلئے شعبہ کو تردد رہا لیکن جب حکم کی متابعت شعبہ کو مل گئی تو عبدالملک کی روایت میں کوئی تامل نہیں رہا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الكمأة لما كانت من المن وان ماؤها شفاء للعين فكان المن ايضا شفاء للعين الخ (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۰ ومر الحديث ص: ۶۴۳، وص ۶۶۸۔

تشريح وتحقيق: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری، جلد ۹ کتاب التفسیر، ص: ۲۵ تا ۲۶، نیز تفسیر، ص: ۲۲۸۔

﴿بابُ ۳۰۴۷ اللَّدُودِ﴾

لدود کا بیان

تحقیق وتشریح "اللدود" بفتح اللام وبدالين مهملتين الاولى مضمومة.
لدود وہ دوا جو مریض کے منہ میں کسی ایک جانب سے ڈالی جائے، وهو الذى يصب من احد جانبى فم المريض (عمده)

۵۳۳۰﴿حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنا سُفْيَانُ قال حَدَّثَنِي مُوسَى بنُ اَبِي عائِشَةَ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عنِ ابنِ عبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مَيِّتٌ قال. وقالتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فى مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ لَا تَلُدُّونِي فقُلْنا كَرَاهِيَةُ المَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قال اَلَمْ

اَلَهكُم اَن تَلُدُّونِى قُلنا كَراهِيَةُ المَرِيْضِ لِلدَّواءِ فقال لا يَبْقىٰ اَحَدٌ فى البَيْتِ اِلاَّ لُدَّ وَاَنَا اَنظُرُ اِلاَّ العَبَّاسَ فِاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا عبید اللہ نے بیان کیا اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کے مرض الوفات میں منہ میں دواڈالی آپ ﷺ اشارہ سے منہ میں دواڈالنے سے منع فرماتے رہے ہم نے یہ خیال کیا کہ یہ ناگواری ایسی ہی ہے جیسے مریض کو دوا سے طبعی ناگواری ہوتی ہے پھر جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کیا میں نے تم لوگوں کو دواڈالنے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ شاید آپ نے مریض کی دوا سے طبعی ناگواری کی وجہ سے کیا ہوگا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت گھر میں جتنے افراد موجود ہیں سب کے منہ میں دواڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا البتہ عباسؓ کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے (بعد میں آئے)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۵۰ تا ۸۵۱ والحديث طرف من حديث عائشة المتقدم بطوله ص:۶۶ او ۶۴۱۔

تشریح نصر الباری جلد ۸ کتاب المغازی، ص:۵۴۲ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۳۱﴿حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللهِ قال حَدَّثَنا سُفْيانُ قالَ الزُّهرِيُّ اَخبَرَنِى عُبَيْدُ اللهِ بنُ عبدِ اللهِ عن اُمِّ قَيْسٍ قالتْ دَخَلْتُ بِابنٍ لى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ فقال عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذا العِلاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذا العُودِ الهِنْدِى فِاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنها ذاتُ الجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ العُذْرَةِ ويُلَدُّ مِن ذَاتِ الجَنْبِ فسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يقولُ بَيَّنَ لَنا اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّن لَنا خَمْسَةً قلتُ لِسُفيانَ فِاِنَّ مَعْمَرًا يقولُ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قال لَمْ يَحْفَظْ اِنَّما قال اَعْلَقْتُ عَنْه حَفِظْتُهٗ مِنْ فِى الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيانُ الغُلامَ يُحَنَّكُ بالإصْبَعِ وَاَدْخَلَ سُفْيانُ فى حَنَكِهِ اِنَّما يَعْنِى رَفْعَ حَنَكَهٗ بِاِصْبَعِهٖ وَلَمْ يَقُلْ اَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا﴾

ترجمہ حضرت ام قیسؓ نے بیان کیا کہ میں اپنا ایک لڑکا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اس کا حلق دبایا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو انگلی سے حلق دبا کر تکلیف دیتی ہو تمہیں چاہئے کہ "عود ہندی" (کست) سے اس کا علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض سے شفا ہے ان میں سے ذات الجنب (پسلیوں کا ورم) بھی ہے اور "عذرہ" (یعنی حلق کی بیماری) میں ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب

میں لدود کیا جائے (یعنی حلق میں ڈالا جائے، چپکایا جائے) سفیان نے کہا پھر میں نے زہری سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے صرف دو بیماریوں کی وضاحت فرمائی اور باقی پانچ بیماریوں کی نہیں کی علی بن مدینی نے کہا کہ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اعلقت علیه کہتے ہیں (یعنی معمر عَلٰی کے صلہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں) انھوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا (مجھے یاد ہے) زہری نے اعلقت عنه کہا تھا اور میں نے بلاواسطہ خود زہری سے سنا (عذرہ کی) بیماری میں بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دباتے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلی کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا یعنی انھوں نے انگلی سے تالو کو اٹھایا اور انھوں نے اعلقوا عنه شیئا نہیں کہا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلدّ من ذات الجنب"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۱ مر الحديث ص: ۸۴۹ ياتى ص: ۸۵۲۔

۳۰۴۸ ﴿ بابٌ ﴾ اى هذا باب بالتنوين بغير ترجمة

ابن بطال نے یہاں باب کا لفظ بھی نہیں لایا ہے

۵۳۳۲ ﴿حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ محمّدٍ اَخبرنا عَبْدُ اللّٰهِ قال اَخبَرنا مَعْمَرٌ ويُونُسُ قال الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ اَنَّ عائِشَةَ زَوجَ النَّبِي صلى اللّٰه عليه وسلم قالتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَاذَنَ اَزْوَاجَه فِي اَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَّ لَهُ فخرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَ آخَرَ فَاَخْبَرْتُ ابنَ عبَّاسٍ فقال هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجلِ الآخرِ الذِي لَمْ تُسَمِّ عائِشَةُ قلتُ لاَ قال هُوَ عَلِيٌّ قالتْ عائِشَةُ فقال النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَها وَاشْتَدَّ بِه وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قالتْ فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِن تِلْكَ القِرَبِ حتى جَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قالتْ وَخَرَجَ اِلَى النَّاسِ فصَلّٰى لَهُم وَخَطَبَهُم﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کیلئے (مرض الموت میں) چلنا پھرنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے شدت اختیار کر لی تو آنحضور ﷺ نے اپنی دوسری بیویوں سے اس بات کی اجازت مانگی کہ آپ ﷺ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے انھوں نے آپ ﷺ کو اجازت دیدی تو آنحضور ﷺ (ضعف کی

وجہ سے) دو اشخاص (حضرت عباسؓ اور ایک اور صاحبؓ) کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے آپ ﷺ کے دونوں پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبید اللہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے شخص کون تھے جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں تو انھوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور حضور ﷺ کا مرض بڑھ گیا تھا (آپ ﷺ کو بڑے زور کا بخار تھا) آپ ﷺ نے فرمایا میرے اوپر ایسے سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بندنہ کھولے گئے ہوں شاید (میرا بخار کم ہو) میں لوگوں کو کچھ وصیت کرسکوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہؓ کے ایک لگن میں بٹھایا اور حکم کے مطابق ان مشکوں سے آپ ﷺ کے اوپر ہم پانی ڈالنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ ہمیں اشارہ کرنے لگے کہ بس ہو چکا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور لوگوں کو خطبہ سنایا۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "قيل لا وجه لذكر هذا الحديث هنا لانه ليس فيه ذكر اللدود ولا للباب المجرد ترجمة حتى يطلب بينهما المطابقة واجيب بجواب فيه تعسف وهو انه يحتمل ان يكون بينه وبين الحديث السابق نوع تضاد لان فى الاول فعلوا مالم يامر به النبى صلى الله عليه سلم فحصل عليهم الانكار واللوم بذلك، وفى هذا فعلوا ما امر به وهو ضد ذاك فى المعنى والاشياء تتبين بضدها. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۱ ومر الحديث ص:۳۲ تا ۳۳، وص:۹۱ تا ۹۲، وص:۹۵، وص۳۵۲، وص۴۲۷، وفى المغازى ص:۶۳۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۱۸ تا ۱۱۹، نیز جلد ۸ دیکھئے ص:۵۳۴۔

۳۰۴۹
﴿بابُ العُذْرَة﴾

عذرہ یعنی حلق کی بیماری کا بیان

عذره بضم المهملة وسكون المعجمة وجع الحلق ويسمى سقوط اللهاة بفتح اللام وهى اللحمة التى تكون فى اقصى الحلق.

۵۳۳۳﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ اَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي

بَايَعْنَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنها أَتَت النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِابنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ فقال النَّبِي صلى الله عليه وسلم عَلامَ تَدْغَرْنَ أَوْلادَكُنَّ بِهٰذَا العِلاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا العُودِ الهِنْدِيِّ فإنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذاتُ الجَنْبِ يُرِيْدُ الكُسْتَ وهُوَ العُودُ الهِنْدِيُّ وقال يُونُسُ وإسْحاقُ بنُ رَاشِدٍ عن الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ یعنی اسد قبیلہ کی جو قبیلہ خزیمہ کی شاخ ہے (اسد خزیمہ کی قید سے اسد بن عبدالعزی اور اسد بن ربیعہ وغیرہ سے امتیاز مقصود ہے) آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی اور آپ عُکاشہ بن محصن کی بہن تھیں ام قیسؓ نے بیان کیا کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اسی ام قیس نے عذرہ (بیماری) کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو انگلی سے حلق دبا کر تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ اس مرض میں عود ہندی کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے ان میں سے ایک ذات الجنب کی بیماری ہے، عود ہندی سے آنحضور ﷺ کی مراد کست تھی یہی عود ہندی ہے اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے علقت علیہ (علی کے صلہ کے ساتھ)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۱ و مر الحديث ص: ۸۴۹، ويأتي ص: ۸۵۲۔

۳۰۵۰

﴿بابُ دَوَاءِ المَبْطُونِ﴾

پیٹ کی بیماری یعنی دستوں کی بیماری کا علاج

۵۳۳۴﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حدَّثَنا محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ حدَّثَنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن أَبِي المُتَوَكِّلِ عن أَبِي سَعِيْدٍ قال جاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقال إنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُه فقال اسْقِه عَسَلاً فَسَقَاهُ فقال إنِّي سَقَيْتُه فَلَمْ يَزِدْهُ إلَّا اسْتِطْلاقًا فقال صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، تابعَه النَّضْرُ عن شُعْبَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آ رہا ہے (پیٹ چل رہا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ چنانچہ اس نے پلایا اور پھر واپس

آ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان کو شہد پلایا لیکن اس کو اور دست بڑھ گیا ہے (یعنی کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے) اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ (فیه شفاءٌ) اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (بالآخر شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی)

اس روایت میں محمد بن جعفر کی متابعت نضر بن شمیل نے شعبہ سے کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۱ و مر الحديث ص: ۸۴۸۔ مسلم ثانی، ص: ۲۲۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم باب ۳۰۳۰۔

﴿باب ۳۰۵۱ لاَصَفَرَ وهو دَاءٌ يأخُذُ البَطْنَ﴾

صفر کی کوئی اصل نہیں ہے یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۵۳۳۵﴿حدَّثنا عبدُ العزيزِ بنُ عبدِ اللهِ حدَّثنا اِبراهيمُ بنُ سَعْدٍ عن صالحٍ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخبرَني اَبو سَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ وغيرُه اَنَّ اَبا هُرَيرَةَ قال اِنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال لا عَدْوٰى ولاَ صَفَرَ ولا هَامَةَ فقال اَعْرابِيٌّ يا رسولَ اللهِ فَما بالُ اِبِلِي تكونُ في الرَّمْلِ كاَنَّها الظِّباءُ فيَاتِي البَعِيرُ الاَجْرَبُ فيَدْخُلُ بَيْنَها فيُجْرِبُها فقال فَمَنْ اَعْدَى الاَوَّلَ رَوَاهُ الزُّهرِيُّ عن اَبي سَلَمَةَ وسِنانِ بنِ اَبي سِنانٍ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ (ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا) اور صفر و ہامہ کی کوئی اصل نہیں (یہ سب باتیں لغو ہیں) اس پر ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میرے اونٹوں کا کیا حال ہے کہ وہ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف اور چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارشی کر دیتا ہے (اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تعدیہ یعنی چھوت لگنا کوئی چیز نہیں لغو خیال ہے) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ تو بتاؤ کہ اس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی؟ اس کو زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان نے (دونوں سے) روایت کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۱ تا ۸۵۲ مر الحديث ص: ۸۵۰ ياتي ص: ۸۵۷، وص: ۸۵۹، ۔۔

* * *

۳۰۵۲
باب ذاتِ الجنب

ذات الجنب کا بیان

علامہ قسطلانیؒ شارح بخاری فرماتے ہیں "الحادث فی نواحی الجنب من ریاح غلیظة الخ" یعنی ذات الجنب وہ مرض ہے جو ریاح غلیظہ کے رُک جانے سے پہلو میں درد ہوتا ہے اور یہ درد پہلو کے اطراف میں پھیل جاتا ہے اور پسلی میں جب ورم ہوجاتا ہے تو خوفناک حالت ہوجاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۶ ﴿حَدَّثَنا محمَّدٌ قال اَخبَرَنا عَتَّابُ بنُ بَشِيْرٍ عن اِسْحَاقَ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ اُخْتُ عُكَاشَةَ بنِ مِحْصَنٍ اَخبرتْهُ اَنَّها اَتَتْ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فقالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلٰى مَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْاَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِي فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنها ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيْدُ الْكُسْتَ يعني الْقُسْطَ قال وَهِيَ لُغَةٌ﴾

ترجمہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ام قیس بنت محصنؓ جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ حضرت عکاشہ بن محصنؓ کی بہن تھیں اس نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک (چھوٹے) بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں انھوں نے عذرہ مرض کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو تم کیوں اپنی اولاد کو اس طرح حلق دبا کر تکلیف دیتی ہو؟ تمھیں چاہئے کہ اس مرض میں عود ہندی استعمال کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے عود سے آپ ﷺ کی مراد کست یعنی قسط تھی یہ بھی ایک لغت ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "منها ذات الجنب"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۲ و مر الحديث ص: ۸۴۹، و ص ۸۵۱۔

۵۳۳۷ ﴿حَدَّثَنا عارِمٌ قال حَدَّثَنا حَمَّادٌ قال قُرِئَ عَلٰى اَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ اَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهٖ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذا في الْكِتَابِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ وَاَنَسَ بنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ وَقالَ عَبَّادُ بنُ مَنْصُورٍ عن اَيُّوبَ عن اَبِي قِلَابَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال اَذِنَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِاَهْلِ بَيْتٍ

مِنَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْاُذُنِ فقال اَنَسٌ كُوِيْتُ مِن ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حَيٌّ وَشَهِدَنِي اَبُو طَلْحَةَ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. وَاَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي﴾

ترجمہ | ہم سے عارم (لقب محمد محمد بن الفضل ابو النعمان السدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں ان میں بعض وہ حدیثیں بھی تھیں جنھیں ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے بیان کی تھیں اور بعض احادیث وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں اور کتاب میں حضرت انسؓ کی یہ حدیث بھی تھی کہ حضرت ابوطلحہؓ اور حضرت انس بن نضرؓ نے (ذات الجنب کی بیماری میں) داغ لگا کر انسؓ کا علاج کیا تھا اور ابوطلحہؓ نے خود اپنے ہاتھ سے ان کو داغا تھا (داغنے کی نسبت ابوطلحہؓ کی طرف حقیقی ہے کہ ابوطلحہ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا اور انس بن نضر یعنی انس بن مالکؓ کے چچا کی طرف داغنے کی نسبت ان کی رضامندی کی وجہ سے کی)

"وقال عباد بن منصور الخ" اور عباد بن منصور نے بیان کیا انھوں نے ایوب سختیانی سے روایت کی انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ انصار کے ایک گھر والوں (ھم آل عمرو بن حزم رواہ مسلم) کو زہریلے جانوروں (سانپ بچھو) کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی انسؓ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ زندہ تھے (آپ نے انکار نہیں فرمایا) اور داغ دینے کے وقت میرے پاس ابوطلحہؓ اور انس بن نضرؓ اور زید بن ثابتؓ موجود تھے اور حضرت ابوطلحہؓ نے مجھ کو داغا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "من ذات الجنب".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۸۵۲۔

﴿بابُ حَرْقِ الحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ﴾ ۳۰۵۳

خون بند کرنے کیلئے چٹائی جلانا

۵۳۳۸﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبدِ الرَّحْمٰنِ القَارِيُّ عن اَبِي حَازِمٍ عن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قال لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَاسِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم البَيْضَةُ وَاُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وكانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالمَاءِ فِي المِجَنِّ وجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عن وَجْهِهِ الدَّمَ فلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى المَاءِ

كَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَرَقَاَ الدَّمُ.﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک پر (پتھر مار کر) خود توڑا گیا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اور رباعی (سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت) ٹوٹ گیا تو حضرت علیؓ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے چہرۂ انور سے خون دھو رہی تھیں پھر جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے خون اور زیادہ آ رہا ہے تو حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو جلا کر نبی اکرم ﷺ کے زخم پر چپکا دیا چنانچہ خون بند ہو گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۲ مر الحديث ص: ۳۸، وص ۴۰۷، وص ۴۰۸، وص ۴۲۶۔

تشریح نصر الباری غزوۂ احد یعنی جلد ۸، ص: ۱۲۲ پڑھئے۔

۳۰۵۴
﴿بابُ الحُمّٰى مِن فَيْحِ جَهَنَّمَ﴾
بخار جہنم کی بھاپ (جوش) ہے

یعنی بخار جہنم کے جوش سے ہے گویا یہ دوزخ کا ایک نمونہ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے منکرین کو ڈرانے کیلئے بھیجا ہے لیکن یہ بخار اہل ایمان کیلئے بشارت ہے اس لئے کہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۳۳۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قال حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال الحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ قال نَافِعٌ و كان عبدُ اللّٰهِ يقولُ اَكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس کو پانی سے بجھاؤ، نافع نے بیان کیا اور حضرت عبداللہؓ (کو جب بخار آتا تو فرماتے اے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۲ و مر الحديث ص: ۴۶۲، اخرجه مسلم و النسائي في الطب.

۵۳۴۰﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالكٍ عن هشامٍ عن فاطمةَ بنتِ المُنْذِرِ اَنَّ اسماءَ بنتَ اَبِي بَكْرٍ كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِالْمَرْاَةِ قد حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا اَخَذَتِ المَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَقَالَتْ كَانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنَا اَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ﴾

ترجمہ | فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو اس کیلئے دعا کرتیں اور پانی منگوا کر اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ بخار (کی حرارت) کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقته للحديث السابق فى قوله فاطفئوها بالماء والمطابق للمطابق للشيء مطابق لذالك الشيء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۵۲ وهذا الحديث اخرجه مسلم والنسائى والترمذى وابن ماجه فى الطب.

۵۳۴۱ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حدَّثَنا يَحْيٰى قال حدَّثَنا هشام قال اَخْبَرَنِى اَبِى عن عائِشَةَ عنِ النَّبِى صلى الله عليه وسلم قال الحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوهَا بِالمَاءِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس لئے اسکو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۵۲ ومر الحديث ص:۴۶۲۔

۵۳۴۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا اَبُو الاَحْوَصِ حَدَّثَنا سَعِيْدُ بنُ مَسْرُوقٍ عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ عن جَدِّهِ رَافِعِ بنِ خَدِيْجٍ قال سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ الحُمّٰى مِن فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوهَا بِالمَاءِ﴾

ترجمہ | حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس لئے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۸۵۲ مر الحديث ص:۴۶۲۔

۳۰۵۵
﴿بابُ مَن خَرَجَ مِنْ اَرْضٍ لا تُلايِمُهُ﴾

جو شخص ایسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی

"تلايمه" وهو من الملائمة بالمد اى الموافقة وزنا ومعنا. (فتح)

۵۳۴۳ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ الاعلٰى بنُ حمَّادٍ حدَّثَنا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَس

بنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ ناسًا اَوْ رِجالاً مِنْ عُكْلٍ وعُرَيْنَةَ قَدِمُوا علٰى رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَتَكَلَّمُوا بِالإسْلامِ فقالوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيفٍ فَاسْتَوخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمْ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بِذَوْدٍ وبِراعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخرجُوا فِيْهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوالِهَا فانْطَلَقُوا حتى كانُوا ناحِيَةَ الحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ اِسْلامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فبَلَغَ النَّبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فبَعَثَ الطَّلَبَ فى آثارِهِمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا اَعْيُنَهُم وَقَطَّعُوا اَيْدِيَهُم وَتُرِكُوا فى ناحِيَةِ الحَرَّةِ حتى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِم.

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل وعرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے متعلق بات کی (یعنی ہم نے اسلام قبول کرلیا، ہم مسلمان ہیں) پھر ان لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم اپنے ملک میں مویشی (جانور) والے تھے جانوروں کے دودھ وغیرہ پر بسر کرتے تھے ہم لوگ کھیتی والے کاشتکار نہیں تھے اور مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کیلئے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان اونٹوں کو لے کر باہر (جنگل) میں چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں چنانچہ وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ حرّہ کے کنارے پہنچے تو وہ لوگ اسلام کے بعد کافر ہوئے (یعنی مرتد ہو گئے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے بھاگے پھر یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے پکڑنے والوں (سواروں) کو بھیجا (چنانچہ وہ لوگ پکڑ کر مدینہ لائے گئے) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق سزا کا حکم دیا چنانچہ صحابہ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں اور ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور حرّہ (پتھریلے میدان) میں چھوڑ دیئے گئے یہاں تک کہ وہ اسی حال میں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فاستوخموا المدينة" فانهم لما استوخموا طلبوا الخروج لان المدينه لم تلائمهم فامرهم النبى صلى اللّٰه عليه وسلم بالخروج.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۵۲ مر فى الطهارة ص:۳۶ باقی مواضع کیلئے دیکھئے جلد دوم، ص:۱۶۷۔

تشریح ملاحظہ فرمائیے جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۲۵۵ تا ۲۵۶۔

* * *

۳۰۵۶ ﴿باب ما يذكر في الطاعون﴾

باب ما يذكر في امر الطاعون.

طاعون کے معاملے میں جو صحیح روایات ہیں انکا بیان

تحقیق وتشریح علامہ کرمانی وقسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ طاعون ایک پھنسی اور دردناک ورم ہے جس سے بہت سوزش ہوتی ہے عام طور پر اس کو پلیگ کہتے ہیں اس ورم کے اردگرد کبھی سیاہی اور کبھی سرخی پھیل جاتی ہے اور اس ورم سے خفقان قلب اور قے ہوتی ہے یہ طاعون یعنی پلیگ قدیم بیماری ہے اکثر کتابوں میں کچھ نہ کچھ اس کا ذکر موجود ہے یہ ورم اکثر گردن اور بغل میں ہوتا ہے یہ انتہائی تباہ کن اور مہلک مرض ہے چنانچہ مقدمہ مسلم شریف میں اس کا ذکر "طاعون جارف" کے الفاظ سے آیا ہے کچھ تفصیل احقر نے نصر المنعم میں کی ہے فمن شاء فليراجع لمه۔ ہاں اگر اسی محلہ یا گاؤں سے باہر کسی باغ میں چلا جائے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۴۴ ﴿حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة قال اخبرني حبيب بن ابي ثابت قال سمعت ابراهيم بن سعد قال سمعت اسامة بن زيد يحدث سعدا عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها فقلت انت سمعته يحدث سعدا ولا ينكره قال نعم﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق طاعون کی خبر سن لو (کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی پڑی ہے) تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس سرزمین میں طاعون آئے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے نہ نکلو۔ حبیب بن ابی ثابت نے کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے پوچھا کیا آپ نے خود یہ حدیث حضرت اسامہؓ سے سنی ہے؟ کہ اسامہؓ (تیرے باپ) حضرت سعدؓ سے بیان کررہے تھے؟ اور حضرت سعدؓ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه مما ذكر في الطاعون.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۳ ومر الحديث ص: ۴۹۴، ويأتي ص: ۱۰۳۲۔

۵۳۴۵ ﴿حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن عبد الله بن عباس ان عمر بن الخطاب خرج الى الشام حتى اذا كان بسرغ لقيه

أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُه فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ (۱۸ھ میں دورہ کیلئے اور رعیت کے احوال معلوم کرنے کیلئے) شام کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب مقام سرغ پر پہنچے تو لشکروں کے امراء ابوعبیدہ بن جراحؓ اور ان کے اصحابؓ آپ سے ملے (حضرت عمرؓ نے شام کا ملک کئی حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر ایک فوج کا ایک سردار مقرر تھا مثلاً خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان وغیرہ) اور ان حضرات نے امیر المومنینؓ کو بتایا کہ شام کی سرزمین میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس پر امیر المومنین عمرؓ نے فرمایا کہ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ آپ انہیں بلا لائے تو حضرت عمرؓ نے ان حضرات سے مشورہ کیا (کہ شام جائیں یا مدینہ کو واپس لوٹ جائیں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟) اور حضرت عمرؓ نے انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہوگئیں بعض حضرات نے کہا آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے ہیں کہ آپ بغیر انجام دیئے واپس ہوں، اور بعض حضرات نے کہا آپ کے ساتھ بقیہ لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں (یعنی بڑے بڑے صحابہ کرام

ہیں جو باقی رہ گئے ہیں ان کا دم قدم غنیمت ہے) ہم مناسب نہیں جانتے ہیں کہ آپ ان کو وبائی ملک میں لے جائیں حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اب آپ لوگ میرے پاس سے تشریف لے جائیں (میں نے آپ حضرات کی رائے سن لی) اس کے بعد حضرت عمرؓ نے (مجھ سے) فرمایا حضرات انصار کو میرے پاس بلالاؤ میں نے انصار کو بلایا تو حضرت عمرؓ نے ان سے بھی مشورہ لیا تو ان حضرات نے مہاجرین ہی کی روش اختیار کی اور مہاجرین ہی کی طرح ان کی رائیں مختلف ہوگئیں، پھر حضرت عمرؓ نے ان حضرات سے بھی فرمایا اچھا آپ حضرات میرے پاس سے تشریف لے جائیں اس کے بعد حضرت عمرؓ نے (مجھ سے) فرمایا اب میرے لئے ان حضرات کو بلاؤ جو فتح مکہ کے مہاجرین میں قریش کے مشائخ میں سے یہاں ہوں میں نے انہیں بلایا (وہ حضرات آئے) تو ان میں دو آدمیوں نے بھی حضرت عمرؓ کے سامنے اختلاف نہیں کیا چنانچہ سب نے متفقہ طور پر کہا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور لوگوں کو اس وبا میں نہ پیش کریں اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں میں منادی کرادی (اعلان کرادیا) کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوکر (مدینہ منورہ) واپس جاؤں گا تم لوگ بھی صبح کو سوار ہوکر واپس چلو اس پر حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے کہا اے عمرؓ کیا اللہ کی تقدیر سے آپ بھاگ رہے ہیں؟ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کاش یہ بات آپ کے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی آپ جیسے صاحب علم وفضل سے یہ بات مناسب نہیں) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں اللہ ہی کی تقدیر کی طرف (بلاشبہ حضرت عمر فاروقؓ نے ایسا ہی جواب دیا جولا جواب تھا یعنی یہ بھاگنا بھی تقدیر الٰہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا کا نہیں ہوتا جب تک تقدیر میں نہ ہو)

اے ابوعبیدہ بتایئے تو کہ اگر آپ کے پاس کچھ اونٹ ہوں اور آپ ان اونٹوں کو لے کر کسی ایسی وادی میں جائیں جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز وشاداب اور دوسرا خشک، کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اور اگر خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آگئے اور وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے انھوں نے فرمایا اس بارے میں میرے پاس علم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی سرزمین میں "وبا" کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی ایسی جگہ وبا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کیلئے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ بیان کیا کہ اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ کی حمد کی اور وہاں سے (مدینہ) لوٹ گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اذا سمعتم به الى آخره"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۳ ويأتى ص۱۰۳۲، مسلم، نسائی فی الطب۔

تحقیق وتشریح "سرغ" بفتح السين المهمله وسكون الراء وبالغين المعجمة منصرفا وغير منصرف یرموک اور جابیہ کے قریب ایک شہر ہے جس کو حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے فتح کیا تھا یہ مدینہ منورہ سے تیرہ منزل کے فاصلے پر شام کے راستے پر واقع ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مفتوحہ ممالک کا نظم و

نسق اور رعایا کا حال معلوم کرنے کیلئے ۱۸ھ بماہ ربیع الآخر یہ سفر کیا تھا جب "سرغ" میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر "عواس" بفتح العین میں ٹھہرا ہوا ہے اور یہیں چونکہ طاعون پھیلا ہوا تھا اس لئے یہ طاعون عمواس کے نام سے مشہور ہے۔

مزید تفصیل کیلئے عمدۃ القاری، فتح الباری کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۴۶﴿حدثنا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرنا مالكٌ عن ابنِ شِهابٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عامِرٍ اَنّ عُمَرَ خَرَجَ اِلى الشّامِ فلمّا كانَ بِسرغَ بَلَغَه اَنّ الوَباءَ وَقَعَ بِالشامِ فَاَخبَرَهُ عبدُ الرحمٰنِ بنُ عَوفٍ اَنّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال اِذا سَمِعتُم بِه بِاَرضٍ فَلا تَقدَمُوا عَلَيهِ واِذا وَقَعَ بِاَرضٍ وَاَنتُم بِها فَلا تَخرُجُوا فِرارًا مِنه﴾

ترجمہ | عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب "سرغ" میں تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سنو کسی ملک کے متعلق کہ "وبا" ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب وبا ایسی جگہ ہو جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۳۔

۵۳۴۷﴿حدثنا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرنا مالِكٌ عن نُعَيمٍ المُجمِرِ عن اَبي هُرَيرَةَ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لا يَدخُلُ المَدِينَةَ المَسِيحُ وَالطّاعُونُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا الطاعون"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۳ مر الحديث ص:۲۵۲، ويأتي ص:۱۰۵۶۔

تشریح | اس روایت میں "لايدخل المدينة المسيح" یہاں مسیح سے وہی کانا دجال ہے یہی حدیث کتاب الحج، ص:۲۵۲ میں ہے ولا يدخلها الطاعون ولا الدجّال.

۵۳۴۸﴿حدثنا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ قال حدثنا عبدُ الوَاحِدِ قال حدثنا عاصِمٌ قال حدثتني حَفصَةُ بِنتُ سِيرِينَ قالت قال لي اَنَسُ بنُ مَالِكٍ يَحيىٰ بِمَا ماتَ قلتُ مِنَ الطاعونِ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الطّاعونُ شَهادَةٌ لِكُلِّ مُسلِمٍ﴾

ترجمہ | حفصہ بنت سیرین نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے پوچھا کہ (تیرے بھائی) یحییٰ بن سیرین کا

کس بیماری میں انتقال ہوا؟ میں نے کہا کہ طاعون میں، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۳ مر الحديث ص:۳۹۷۔

۵۳۴۹ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عن مالِكٍ عن سُمَيٍّ عن اَبِى صالحٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال المَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالمَطْعُونُ شَهِيدٌ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی پیٹ کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے اور جو طاعون (پلیگ) میں مرے وہ شہید ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمطعون شهيد"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۳ ومر الحديث ص:۹۰، وص۱۰۰، وص۳۹۷۔

۳۰۵۷
﴿بابُ اَجْرِ الصَّابِرِ فى الطَّاعُونِ﴾

طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر ولولم يصبه (قس)

۵۳۵۰ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قال اَخْبَرَنا حَبَّانُ قال اَخْبَرَنا دَاوُدَ بنُ اَبِى الفُرَاتِ قال حَدَّثَنا عَبدُاللهِ بنُ بُرَيْدَةَ عن يَحْيَى بنِ يَعْمَرَ عن عائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّها اَخْبَرَتنَا اَنَّها سَاَلَتْ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عنِ الطَّاعُونِ فَاَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّه كانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ على مَن يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤمِنِيْنَ فلَيْسَ مِن عبدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فى بَلَدِهِ صابِرا يَعْلَمُ اَنَّه لَن يُّصِيبَهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَه اِلَّا كانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عن دَاوُدَ﴾

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا (کہ یہ کیا بیماری ہے؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جن بندوں پر چاہتا بھیجتا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کیلئے رحمت بنا دیا اس لئے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے شہر میں طاعون آئے اور وہ اس یقین کے ساتھ وہیں ٹھہرا رہے کہ جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہوگا مگر اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی متابعت نضر نے داؤد سے کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تو خذ من قوله "فليس من عبد الى آخره"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۳تا۸۵۴ ومر الحديث ص:۴۹۴، ويأتي ص:۹۷۹

﴿باب الرُّقٰى بِالقُرآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ﴾ ۳۰۵۸

قرآن مجید اور معوذات (سورہ فلق اور ناس اور سورہ اخلاص) پڑھ کر دم کرنا

تحقیق وتشریح "الرّقٰى" بضم الراء وفتح القاف مقصورا جمع رقية بسكون القاف اى التعويذ.
"بالقران والمعوذات" بكسر الواو المشددة الفلق والناس والاخلاص من باب تسمية التغليب او جمع اعتبارا بان اقل الجمع اثنان. (قس)

۵۳۵۱ ﴿حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى قال اَخْبَرنا هِشَامٌ عن مَعْمَرٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يَنفِثُ عَلٰى نَفْسِهِ فِى الْمَرَضِ الَّذِى مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِ نفسه لِبَرَكَتِهَا فَسَاَلْتُ الزُّهْرِى كَيْفَ يَنفِثُ قال كانَ يَنفِثُ على يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مرض الوفات میں معوذات پڑھ کر دم کرتے (پھونکتے) تھے پھر جب (بیماری کی شدت کی وجہ سے) آپ کیلئے دشوار ہوگیا تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کیلئے آپ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ معمر نے کہا کہ میں نے امام زہری سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کس طرح دم کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "بالمعوذات"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۴ مر الحديث ص:۶۳۹،وص۷۵۰، ويأتى ص:۸۵۶۔

مقصد وتشریح: مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی،ص:۵۳۱۔

﴿باب الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ﴾ ۳۰۵۹

ويُذكَرُ عنِ ابنِ عباسٍ عنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم.

سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا

اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث نبی اکرم ﷺ سے ہے جو آگے موصولا مذکور ہوگی۔

۵۳۵۲﴿حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ بَشّارٍ حدّثنا غُندرٌ حَدَّثَنا شعبةُ عن اَبِی بِشرٍ عن اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عن اَبِی سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِی صلی اللّٰه علیه وسلم اَتَوا عَلٰی حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُم فَبَيْنَمَا هُم كَذٰلِكَ اِذْ لُدِغَ سَيِّدُ اُولٰئِكَ فقالوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْرَاقٍ فقالوا نعم اِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونا وَلَا نَفْعَلُ حتی تَجْعَلُوا لنا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيْعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِاُمِّ القرآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَاَ فَاَتَوا بِالشَّاءِ فقالوا لا نَاخُذُهُ حتی نَسْاَلَ النَّبِيَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَسَاَلُوهُ فَضَحِكَ وقال وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّها رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِی بِسَهْمٍ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ عرب کے ایک قبیلہ میں گئے انہوں نے (دستور کے مطابق) ان کی ضیافت نہیں کی اسی دوران میں اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا (اب یہ لوگ پریشان ہوکر دوڑے صحابہؓ کے پاس آئے) اور کہنے لگے کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے؟ صحابہ نے فرمایا ہاں ہے لیکن تم لوگوں نے ہماری ضیافت نہیں کی اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لئے اس کی اجرت نہ مقرر کردو چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں (یعنی تیس بکریاں) دینی منظور کرلیں اب حضرت ابوسعید خدریؓ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منھ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے (جیسا کہ دم کرنے میں اکثر تھوک کے چھینٹے بھی پڑجاتے ہیں) پھر وہ سردار اچھا ہوگیا تو قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی اکرم ﷺ سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر صحابہ نے آنحضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے؟ تم بکریاں (شوق سے) لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخد من قوله "فجعل يقرأ بام القرآن وهی الفاتحة".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۸۵۴ ومر الحديث ص:۳۰۴، وص۷۴۹۔ باقی مواضع کیلئے جلد:۶، ص:۱۹۵ دیکھئے۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری، ج:۶، ص:۱۹۵۔

معلوم ہوجائے گا کہ تعویذ لکھ کر اجرت لینا بلا کراہت جائز ہے۔

﴿بابُ ۳۰۶۰ الشَّرْطِ فی الرُّقْيَةِ بِقَطِيْعٍ مِنَ الغَنَمِ﴾

جھاڑنے (دم کرنے) میں بکریوں کی شرط کا بیان

۵۳۵۳﴿حَدَّثَنا سِيْدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ اَبُو محمّدٍ الباهِلِيُّ قال حَدَّثَنا اَبُو مَعْشَرٍ يوسُفُ بْنُ

يَزِيْدَ الْبَرَّاءُ قال حدثني عُبَيْدُ اللهِ بنُ الاَخْنَسِ اَبُو مالِكٍ عن ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ نَفَرًا مِن اَصْحابِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرُّوا بِماءٍ فِيهِم لَدِيغٌ اَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُم رَجُلٌ مِن اَهْلِ الماءِ فقال هَلْ فِيكُم مِن رَاقٍ اِنَّ فِي المَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا اَوْ سَلِيمًا فانطَلَقَ رَجُلٌ مِنهُم فقرَأَ بِفاتِحَةِ الكِتابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فجاءَ بِالشَّاءِ اِلَى اَصْحَابِه فكَرِهُوا ذٰلِك وَقالوا اَخَذْتَ عَلَى كتابِ اللهِ اَجْرًا حتى قَدِمُوا المَدِيْنَةَ فَقالوا يا رسولَ اللهِ اَخَذَ عَلَى كتابِ اللهِ اَجرا فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُم عَلَيْهِ اَجْرًا كتابُ اللهِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک پانی کے (چشمہ) پر پہنچے ان (چشمہ والوں میں) ایک شخص تھا جس کو بچھونے کاٹا تھا (لديغ ضربته العقرب) "اوسليم" شك من الراوى وهو بمعنى الاول) پھر ان چشمہ والوں میں سے ایک شخص ان صحابہؓ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے اس چشمہ پر ایک شخص کو بچھونے کاٹ لیا ہے تو صحابہ کی جماعت میں سے ایک صاحب (ابو سعید خدریؓ) گئے اور چند بکریوں کی شرط پر سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا تو وہ صاحب (ابو سعید خدریؓ) بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو ساتھیوں نے اس کو ناپسند کیا اور ساتھیوں نے کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ مدینہ منورہ آئے تو آنحضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فقرأ بفاتحة الكتاب على شاء"

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۸۵۴۔

مختصر تشریح ارشاد نبوی "ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله" اس سے بعض حضرات استدلال کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیم پر اس طرح قرأت قرآن پر (مثلاً تراویح) پر اجرت لینا جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے البتہ قرآن مجید کی آیت یا سورہ پڑھ کر یا لکھ کر جھاڑنے، تعویذ دینے پر اجرت لینا بیشک جائز ہے جیسا کہ اس حدیث پاک سے سورہ فاتحہ سے دَم کرنے، جھاڑنے پر اجرت کا جواز معلوم ہوا۔

۳۰۶۱
﴿بابُ رُقْيَةِ العَيْنِ﴾

نظر لگ جانے کی صورت میں دَم کرنے کا بیان

۵۳۵۵﴿حدثنا محمدُ بنُ كَثِيرٍ قال حدثنا سُفيانُ قال حدثني مَعْبَدُ بنُ خَالِدٍ قال سَمِعتُ

عبدَ اللّٰهِ بنَ شَدَّادٍ عن عائِشَةَ قالتْ اَمَرَنِی النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوْ اَمَرَ اَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ العَيْنِ.

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا، یا (شک من الراوی) حضور ﷺ نے حکم دیا کہ نظر لگ جانے پر کسی دم کرنے والے کو بلایا جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۵۴ و اخرجه مسلم، نسائی، ابن ماجه فی الطب.

۵۳۵۵ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ خَالِدٍ قال حَدَّثنا محمَّدُ بنُ وَهْبِ بنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ قال حَدَّثنا محمَّدُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ الوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ قال اَخْبَرَنا الزُّهْرِيُّ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ عن زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِی سَلَمَةَ عن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم رَاٰى فِی بَيْتِهَا جَارِيَةً فِی وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فقال اسْتَرْقُوا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةُ — تابَعَه عبدُ اللّٰه بنُ سَالِمٍ عنِ الزُّبَيْدِی وقال عُقَيْلٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ عنِ النبيِّ صلی اللّٰه علیه وسلم

ترجمہ | ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے میں دھبّہ تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کیلئے دَم کرنے والے کو بلاؤ اس لئے کہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطہ سے کی، اور عقیل بن خالد نے کہا ان سے زہری نے زہری نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی آخر الحديث ای فی قوله "فان بها النظرة"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۸۵۴۔

۳۰۶۲
باب العَيْنُ حَقٌّ

نظر کا لگنا حق ہے (یعنی سچ ہے)

۵۳۵۶ حَدَّثَنِی اِسْحَاقُ بنُ نَصْرٍ حدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِی هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال العَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عن الوَشْمِ

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے۔ اور آنحضور ﷺ نے

گودنا گودنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۴ ويأتي الحديث ص: ۸۷۹، وص ۸۷۹۔

تشریح | اس حدیث سے ان بعض بدعتیوں کا رد ہو گیا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں۔

۳۰۶۳
﴿بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ﴾

سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کا بیان

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ لے یا بچھو ڈنک مارے تو اس پر دم کرنا مشروع ہے۔

۵۳۵۷﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ﴾

ترجمہ | اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زہریلے جانور کے کاٹنے پر جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے (دم کرنے) کی اجازت دی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "الرقية من كل ذى حُمَةٍ"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۴ واخرجه مسلم والنسائي في الطب.

تحقیق وتشریح | "حُمَة" بضم الحاء المهملة وتخفيف الميم بعدها هاء.
"رخص" علامہ عینیؒ فرماتے ہیں مشعر بانه كان منهيا ولعله نهاهم عنها الخ (عمده)

خلاصہ یہ ہے کہ رخص کا لفظ بتلا رہا ہے کہ جھاڑ پھونک (منتر) پہلے آنحضور ﷺ نے منع فرمادیا تھا چونکہ عہد جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے کلمات شرک وکفر پر مشتمل تھے اکثر مشرکانہ منتر سے جھاڑتے تھے اسلئے آنحضور ﷺ نے منع فرمادیا تھا پھر بعد میں حضور اقدس ﷺ نے قرآن مجید کی آیات واحادیث کے کلمات سے دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

الحمد للہ آج مورخہ ۱۹رصفر بروز دوشنبہ ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰ رمارچ ۲۰۰۶ء بخاری شریف کا تیئیسواں پارہ ختم ہوا، نسأل الله تعالى التوفيق لاتمامه . آمين يا رب العالمين

محمد عثمان غنی چلمل بیگوسرائے

* * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوبیسواں پارہ

بخاری، ص: ۸۵۵

﴿بابُ ۳۰۶۴ رُقْيَةِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم﴾

نبی اکرم ﷺ کا دم کرنا

۵۳۵۸﴿حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا عبدُ الوارِثِ عن عبدِ العَزِيْزِ قال دَخَلْتُ اَنا وثابِتٌ عَلٰی اَنَسِ بنِ مَالِكٍ فقال ثابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فقال اَنَسٌ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال بَلٰی قال اَللّٰهُمَّ رَبَّ الناسِ مُذْهِبَ البَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لاشافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾

ترجمہ | عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ثابت نے کہا اے ابوحمزہ (کنیۃ انس بن مالکؓ) میں بیمار ہوگیا ہوں تو حضرت انسؓ نے فرمایا کیا میں تم پر رسول اللہ ﷺ کی دعا پڑھ کر دم نہ کردوں؟ ثابت نے عرض کیا ضرور کیجئے انسؓ نے کہا (یعنی یہ دعا پڑھی اللّٰهم رب الناس الخ) اے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کرنے والے شفا دے (تندرستی عطا فرما) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شافی نہیں (ایسی شفا عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۵ واخرجه ابو داؤد في الطب، والترمذي في الجنائز والنسائي في اليوم والليلة.

۵۳۵۹﴿حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ قال حدَّثَنا يَحْيٰی حدَّثَنا سُفيانُ قال حدَّثَنِي سُليمانُ عن مُسْلِمٍ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم كان يُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِه يَمْسَحُ بِيَدِهِ اليُمْنٰی وَيقولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النّاسِ اَذْهِبِ البَاسِ وَاشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي لاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لايُغَادِرُ سَقَمًا - وقال سُفيانُ حدَّثْتُ بِهِ مَنْصُوْرًا فحَدَّثَنِي

عن ابراهيمَ عن مَسروقٍ عن عائِشَةَ نَحوَهُ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر کے بعض (بیماروں) پر یوں تعویذ کرتے کہ (درد کے مقام پر) اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور پڑھتے اللھم رب الناس الخ یا اللہ لوگوں کے پالنے والے تکلیف کو دور کردے اور اس کو تندرستی عطا فرما تو ہی تندرستی دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا حقیقی نہیں ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔

اور سفیان ثوری نے کہا میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان کی تو انھوں نے ابراہیم نخعی کے واسطے سے مجھ سے بیان کی انھوں نے مسروق سے انھوں نے عائشہؓ سے اسی طرح۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۵ مر الحديث ص: ۸۴۷، ويأتي ص: ۸۵۵، وص ۸۵۶، واخرجه مسلم في الطب واخرجه النسائي فيه وفي اليوم والليلة.

۵۳۶۰﴿حدَّثَنِي اَحمَدُ بنُ اَبِي رَجاءٍ قال حدَّثَنا النَّضرُ عن هِشامِ بنِ عُروَةَ قال اَخبَرَنِي اَبِي عن عائِشَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كانَ يَرقِي يقولُ امسَحِ الباسَ رَبَّ الناسِ بِيَدِكَ الشِّفاءُ لا كاشِفَ لَه اِلَّا اَنتَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دَم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے تکلیف کو دور کردے اے لوگوں کے پروردگار تیرے ہی قبضہ میں شفا ہے تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۵ ومر الحديث ص: ۸۴۷، وص ۸۵۵، ويأتي ص: ۸۵۶۔

۵۳۶۱﴿حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنا سُفيانُ قال حَدَّثَنِي عبدُ رَبِّه بنُ سَعِيدٍ عن عَمرَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يَقولُ لِلمَرِيضِ بِسمِ اللّٰهِ تُربَةُ اَرضِنا وَرِيقَةُ بَعضِنا يُشفٰى سَقِيمُنا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مریض کیلئے یہ دعا پڑھتے تھے (یہ دعا پڑھ کر مریض پر دَم کرتے تھے) بسم اللہ الخ اللہ کے نام سے شفا طلب کر رہا ہوں ہمارے زمین کی مٹی اور ہمارے بعض کے تھوک سے (بحکم پروردگار) ہمارا مریض شفا پائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۵ ومر الحديث ص: ۸۴۷، وص ۸۵۵، ويأتي ص: ۸۵۶۔

تحقیق وتشریح | "تربة ارضنا" مرفوع على انه خبر مبتدأ محذوف اى هذه تربة ارضنا او هذا المريض (عمده) وريقة ارضنا: وفى رواية بريقة ارضنا خبر ثان. "يُشفٰى سَقِيمُنا" بضم التحتية وفتح الفاء على بناء المجهول و "سقيمنا" رفع نائب عن الفاعل. وفى روايتة يَشفى بفتح اوله وكسر الفاء وسقيمَنا نصب على المفعولية.

تشریح | امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنا لعاب مبارک کلمہ کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے جب کچھ مٹی چپک جاتی پھر تکلیف کی جگہ پر انگلی رکھ کر یہ دعا مذکور پڑھتے۔ مزید بحث کیلئے عمدہ وفتح پڑھئے۔

۵۳۶۲﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ قال اَخبَرنا ابنُ عُيَيْنَةَ عن عبدِ رَبِّه بنِ سَعِيْدٍ عن عَمْرَةَ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبى صلى الله عليه وسلم يقولُ فى الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مریض پر دم کرنے کیلئے یہ پڑھتے تھے بسم اللّٰہ تربة ارضنا الخ بسم اللہ یہ ہمارے زمین کی مٹی اور ہمارے بعض کے تھوک سے ہمارا مریض بحکم پروردگار شفا پائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. وهٰذا طريق آخر فى الحديث السابق.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۸۵۵، حدیث سابق دیکھئے۔

﴿بابُ النَّفْثِ فِى الرُّقْيَةِ﴾ ۳۰۶۵

جھاڑنے میں پھونک مارنا

تحقیق وتشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں هذا بابٌ فى بيان جواز النفث بفتح النون وسكون الفاء وبالثاء المثلثة فى الرقية وفيه رد على من كره النفث فيها كالاسود بن يزيد التابعى. (عمدہ)

۵۳۶۳﴿حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ قال حَدَّثَنَا سُلَيمانُ عَنْ يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ قال سَمِعْتُ اَبا سَلَمَةَ قال سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يقولُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم يقول الرُّؤيا مِنَ اللّٰهِ وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطانِ فإذَا رَاٰى اَحَدُكُم شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفِثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لاتَضُرُّهٗ وقال اَبُو سَلَمَةَ وَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيا اَثْقَلَ عَلَىَّ مِنَ الجَبَلِ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الحَدِيْثَ فَمَا اُبالِيْهَا.﴾

ترجمہ | ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا (صالح) خواب اللہ کی طرف سے

ہےاور حُلم (بضم اللام وسکونہا، ناپسندیدہ خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگتے ہی تین مرتبہ (بائیں طرف) پھونک مارے (یعنی تھوکے) اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے تو اس خواب سے اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔

اور ابوسلمہ نے بیان کیا کہ پہلے اگر میں ایسا خواب دیکھتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں گذرتا تو جب سے میں نے یہ حدیث سنی (اور اس پر عمل کرنے لگا) تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلينفث" حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں هو المراد من الحديث المذكور في هذه الترجمة الخ (فتح)

اس پر علامہ عینیؒ کا تعقب دیکھنا ہو تو عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۵ ومر الحديث ص: ۴۶۵، ویاتی ص: ۱۰۳۴، وص۱۰۳۵، وص۱۰۳۶، وص۱۰۳۷، وص۱۰۴۳، واخرجه مسلم، ابوداود، والنسائي في الرؤيا وابن ماجه في الديات.

۵۳۶۴﴿حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ قال حَدَّثَنا سُلَيمانُ عن يُونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عن عائِشَةَ قالَتْ كانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إذَا أوَىٰ إلَىٰ فِرَاشِهِ نَفَثَ في كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أحَدٌ وبِالمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَه ومَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِه قالَتْ عائِشَةُ فلمَّا اشْتَكَىٰ كانَ يَأمُرُنِي أنْ أفْعَلَ ذٰلِكَ بِه قال يُونُس كُنْتُ أرَى ابنَ شِهابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ إذَا أتَى إلَى فِرَاشِهِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر (آرام کرنے کیلئے) آتے تو قل هو الله احد اور معوِّذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) سب پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر دَم کرتے پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسم کے جس حصہ تک پہنچ پاتا پھیرتے، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا پھر جب آپ بیمار ہوئے (یعنی مرض موت میں) تو مجھ کو اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے، یونس نے کہا میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ جب وہ اپنے بستر پر جاتے تو اسی طرح کرتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۵ ویاتی ص: ۹۳۵ ایضا مر في المغازي ص: ۶۳۹، واخرجه مسلم في الطب.

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی، ص: ۵۳۱۔

۵۳۶۵﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنا أبُو عَوانَةَ عن أبِي بِشْرٍ عن أبِي المُتَوَكِّلِ

عن ابی سعید ان رھطا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا فی سفرۃ سافروھا حتی نزلوا بحی من احیاء العرب فاستضافوھم فابوا ان یضیفوھم فلدغ سید ذلک الحی فسعوا لہ بکل شیء لا ینفعہ شیء فقال بعضھم لو اتیتم ھؤلاء الرھط الذین قد نزلوا بکم لعلہ ان یکون عند بعضھم شیء فاتوھم فقالوا یا ایھا الرھط ان سیدنا لدغ فسعینا لہ بکل شیء لا ینفعہ شیء فھل عند احد منکم شیء فقال بعضھم نعم واللہ انی لراق ولکن واللہ لقد استضفناکم فلم تضیفونا فما انا براق لکم حتی تجعلوا لنا جعلا فصالحوھم علی قطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویقرأ الحمد للہ رب العلمین حتی لکانما نشط من عقال فانطلق یمشی ما بہ قلبۃ قال فاوفوھم جعلھم الذی صالحوھم علیہ فقال بعضھم اقسموا فقال الذی رقی لا تفعلوا حتی ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنذکر لہ الذی کان فننظر ما یامرنا فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ فقال وما یدریک انھا رقیۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم بسھم

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ (تیس صحابہ) ایک سفر کیلئے روانہ ہوئے جسے انہیں طے کرنا تھا پھر ان حضرات نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ قبیلہ والے انہیں مہمان بنالیں لیکن ان لوگوں نے مہمانی کرنے سے انکار کردیا (یعنی میزبانی نہیں کی) پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ان لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو ان قبیلے والوں میں سے بعض نے کہا ان لوگوں کے پاس چلو جو تمہارے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو چنانچہ قبیلے والے صحابہ کرام کے پاس آئے اور صحابہ سے کہنے لگے اے جماعت والو ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے (بچھو نے کاٹ لیا ہے) اور ہم نے اس کیلئے ہم ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ علاج ہے؟ تو ان صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت ابو سعید خدریؓ) نے فرمایا ہاں خدا کی قسم میں جھاڑتا ہوں لیکن بخدا ہم نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ ہمیں مہمان بنالو لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں بنایا اس لئے میں بھی تمہیں اس وقت تک نہیں جھاڑ پھونک کروں گا جب تک تم ہمارے لئے کچھ اجرت (معاوضہ) نہ مقرر کردو آخر بکریوں کے ایک ریوڑ (تیس بکریوں) پر ان لوگوں نے معاملہ طے کرلیا چنانچہ یہ صحابہ (ابو سعیدؓ) گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر پھونکنے لگے (اس طرح کہ پھونکتے وقت تھوک کی چھینٹیں نکلتی تھیں) اب وہ بالکل اچھا ہوگیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا ہو اور کھول دیا جائے وہ چلنے لگا اور اسے کوئی تکلیف نہیں رہی پھر قبیلہ والوں نے معاہدہ کے مطابق صحابی کی اجرت ادا کردی (یعنی تیس بکریاں صحابہ کے حوالہ کیں) پھر بعض صحابہ نے کہا اسے تقسیم کرلو لیکن

جنھوں نے جھاڑا تھا وہ کہنے لگے ابھی ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کریں اور دیکھیں کہ آنحضور ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں چنانچہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ سورہ فاتحہ تعویذ ہے؟ تم نے ٹھیک کیا تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فجعل يتفل ويقرأ الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۵تا۸۵۶ و مر الحديث ص:۳۰۴، وص ۷۴۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ۶، ص: ۱۹۵، اور مقصد کے ساتھ تعویذ کی اجرت کا مسئلہ ضرور پڑھ لیجئے۔

۳۰۶۶
﴿بابُ مَسْحِ الرَّاقِى فى الْوَجَعِ بِيَدِه الْيُمْنٰى﴾

تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۵۳۶۶﴿حَدَّثَنى عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِى شَيْبَةَ قال حدَّثَنا يَحْيٰى عن سُفْيَان عنِ الاَعْمَشِ عنْ مُسْلِمٍ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبِىُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُم يَمْسَحُهُ بِيمِينِهِ اَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ الناسِ وَاشفِ اَنْتَ الشَّافِى لاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لايُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِى عن اِبْرَاهِيمَ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ بِنَحْوِه﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (اپنے گھر کے) بعض افراد پر دم کرتے وقت اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے (اور یہ دعا پڑھتے تھے) اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کردے اور تندرستی عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو ایسی شفا کہ بیماری (تکلیف) ذرا بھی باقی نہ رہے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کی طرح نقل کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ويمسحه بيمينه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۶ و مر الحديث ص:۸۴۷، وص ۸۵۵۔

۳۰۶۷
﴿بابُ المَرأةِ تَرْقِى الرَّجُلَ﴾

عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

۵۳۶۷﴿حَدَّثَنِى عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدِ الجُعْفِىُّ قال حدَّثَنا هِشَامٌ اَخبَرَنا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِىِّ

عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يَنْفِثُ علىٰ نَفْسِه فى مَرَضِهِ الَّذِى قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذاتِ فلمّا ثَقُلَ كنتُ اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِه لِبَرَكَتِها فسَاَلْتُ ابنَ شِهَابٍ كَيْفَ كانَ يَنْفِثُ قال يَنْفِثُ عَلىٰ يَدَيْهِ ثمّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر پھونکتے (دم کرتے) تھے پھر جب (مرض کی شدت کی وجہ سے) آپ ﷺ کیلئے یہ دشوار ہوگیا تو میں ان ہی سورتوں کو پڑھ کر دم کرتی تھی اور برکت کیلئے آنحضور ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ معمر نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کس طرح دم کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ پہلے اپنے ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھیرتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كنت انفث عليه بهن"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۸۵۶ ومر الحديث ص:۶۳۹، وص۷۵۰، وص۸۵۴، وص۸۵۵۔

۳۰۶۸
﴿بابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ﴾

"من لم يرق" بفتح الياء وكسر القاف على صيغه المعلوم، وبضم الياء وفتح القاف على صيغة المجهول (عمده)

جس نے دم نہیں کیا، یعنی تعویذ، جھاڑ پھونک استعمال نہیں کیا

۵۳۶۸﴿حدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا حُصَيْنُ بنُ نُمَيْرٍ عن حُصَيْنِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عن ابنِ عبّاسٍ قال خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يومًا فقال عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَه اَحَدٌ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِي فَقِيْلَ هٰذا مُوسٰى فى قومِهِ ثمّ قِيْلَ لِي انْظُرْ فرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فقِيْلَ لِي انْظُرْ هٰكَذا وَهٰكَذا فرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فقِيْلَ هٰؤُلاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلونَ الجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فتَفَرَّقَ النّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ اَصْحابُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالوا اَمَّا نَحْنُ فوُلِدْنا فى

الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرسولِهِ وَلٰكِن هٰؤُلَاءِ هُمْ اَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقال هُمُ الَّذِيْنَ لَايَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وعلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فقام عُكَّاشَةُ بنُ مِحْصَنٍ فقال اَمِنْهُم اَنَا يا رسولَ اللّٰهِ قال نَعَمْ فقامَ آخَرُ فقال اَمِنْهُم اَنَا يا رسولَ اللّٰهِ فقال سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں بعض نبی گذرتے جن کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا (یعنی ایک ہی شخص ان کی امت اور ایمان لانے والا تھا) اور بعض نبی گذرتے جن کے ساتھ دو شخص ہوتے اور بعض نبی کے ساتھ دس سے کم یا چالیس سے زیادہ گذرتے رہے اور بعض نبی ایسے تھے کہ جن کے ساتھ ایک شخص بھی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہوگی لیکن مجھ سے کہا گیا (یعنی فرشتوں نے کہا) یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اپنی امت کے ساتھ، پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھو تو میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمان کو ڈھانک لیا تھا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر دیکھیے تو میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جنھوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا ہے تو کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے (ظاہر ہے کہ بڑے بڑے اولیاء کاملین ہونگے) پھر صحابہ متفرق ہوگئے اور آنحضور ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی (کہ یہ ستر ہزار کون حضرات ہونگے) اب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے آپس میں گفتگو شروع کی اور کہنے لگے ہم لوگ تو شرک اور کفر میں پیدا ہوئے لیکن (بعد میں) ہم اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے لیکن یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہونگے (جو پیدائش سے ہی مسلمان ہیں) پھر یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہونگے جو (دنیا میں) فال نہیں نکالتے (یعنی فال پر اعتقاد نہیں رکھتے) نہ جاہلیت کے منتر سے جھاڑ پھونک کرتے اور نہ داغ لگاتے بلکہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصنؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان (ستر ہزار) میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں پھر ایک دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لايسترقون"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۸۵۶ مر الحديث ص: ۴۸۴، وص ۸۵۰، ويأتي ص: ۹۵۸، وص ۹۶۸۔

تشریح خلاصہ یہ ہے وہ جھاڑ پھونک اور تعویذ ممنوع و ناجائز ہے جو کلمات شرک و کفر پر مشتمل ہو نیز ایسے کلمات جس کے معنی معلوم نہ ہوں وہ بھی ممنوع ہیں لیکن جو قرآنی آیات اور حضور اقدس ﷺ سے منقول دعاؤں کے ذریعہ ہو وہ بلا کراہت جائز بلکہ بسا اوقات مستحب ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۰۶۹
﴿ بابُ الطِّيَرَةِ ﴾

بدشگونی کا بیان

"الطِيَرة" بكسر الطاء المهملة وفتح التحتية التشاؤم بالشي (قس)

زمانہ جاہلیت میں جب لوگ کسی ضرورت سے سفر کرتے گھر سے باہر نکلنے پر اگر پرندہ کو دیکھا داہنے طرف اٹھتے تو نیک فال سمجھتے اور سفر جاری رکھتے لیکن اگر پرندہ کو بائیں طرف اڑتے دیکھتے تو بدشگونی اور منحوس سمجھ کر واپس لوٹ جاتے فابطله الشرع.

نیز آج بھی کچھ لوگ اس جہالت وحماقت میں مبتلا ہیں کہ اگر سفر کے وقت کوئی چھینک دے تو منحوس سمجھ کر لوٹ جاتے ہیں ان جہالتوں اور حماقتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔

علامہ قسطلانیؒ لکھتے ہیں من عرض له من هذه الطيرة شي فليقل اللّٰهم لا طير الا طيرك ولا خير الا خيرك ولا اله غيرك (قس)

۵۳۶۹﴿حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثَنا عثمانُ بنُ عُمَرَ اَخبَرَنا يُونسُ عنِ الزُّهْرِيِّ عن سَالِمٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال لا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤمُ فى ثَلاثٍ فى الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تعدیہ نہیں ہے (یعنی امراض میں چھوت وتعدیہ کی کوئی اصل نہیں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے)

"ولا طيرة" اور بدشگونی (بدفالی) کوئی چیز نہیں اور نحوست (اگر ہوتی تو) صرف تین چیزوں میں ہوتی عورت میں اور گھر میں اور سواری میں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ولا طيرة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۶ ومر طرف الاول ص:۲۸۲ مختصراً۔ وص:۴۰۰، وص۷۶۳، ویاتی بتمامه ص:۸۵۹۔

تحقیق وتشریح بیماری میں تعدیہ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا، اگرچہ ڈاکٹر وحکیم بعض بیماری میں تعدیہ کے قائل ہیں جیسے جذام، طاعون، خارش وغیرہ، مگر درحقیقت یہ صرف وہم ہے اسلئے کہ اگر یہ امراض متعدی ہوتے تو گھر کے سارے افراد مبتلا ہوجاتے مگر تجربہ سے ثابت ہے کہ یہ محض وہم اور غلط ہے۔

(۲) طیرۃ بدشگونی وبدفالی کے لغو ہونے پر ہر صاحب عقل کا اتفاق ہے۔ والشؤم نحوست سے مراد یہاں بدشگونی نہیں ہے کیونکہ اوپر اس کی نفی ہوچکی ہے یہاں صرف برائی مراد ہے مثلاً عورت بانجھ ہے اولاد نہیں ہوتی یا عورت بدزبان ہے۔ والدار مثلاً بہت تنگ ہے یا پڑوسی نشہ خور اور برے لوگ ہیں۔ والدابہ مثلاً کھاتا بہت ہے اور جہاد وغیرہ میں کام چور وکوڑھی ہے تو ایسی صورت میں گھر وگھوڑے کو بیچ لینا درست ہے تاکہ کراہت طبع سے نجات حاصل ہو اس طرح اگر عورت بہت بدزبان ہے تو طلاق دینا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۷۰﴿حدَّثَنا اَبُو الیَمَانِ قال اَخبَرنا شُعَیبٌ عنِ الزُّهرِیِّ قال اَخبَرَنِی عُبَیدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیرَةَ قال سَمِعتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ لاطِیَرَةَ وَخَیرُهَا الفالُ قالوا وَمَا الفالُ قال اَلْکَلِمَةُ الصَّالِحَة یَسمَعُهَا اَحَدُکُم﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدشگونی (بدفالی) کوئی چیز نہیں البتہ اس سے بہتر نیک فال ہے لوگوں نے پوچھا فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اچھا کلمہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۵۶ ویاتی الحدیث فی الباب الذی بعده ص:۸۵۶۔

۳۰۷۰
﴿بابُ الفَال﴾

نیک فال

۵۳۷۱﴿حدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثَنا هِشامٌ قال اَخبَرنا مَعمَرٌ عنِ الزُّهرِیِّ عن عُبَیدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن اَبِی هُرَیرَةَ قال قال النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم لا طِیَرَةَ وَخَیرُهَا الفالُ قال ومَا الفالُ یا رسولَ اللّٰه قال اَلْکَلِمةُ الصَّالِحَةُ یَسمَعُهَا اَحَدُکُم﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بدشگونی کچھ نہیں ہے اس سے بہتر فال نیک ہے صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ فال کیا ہے؟ فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۸۵۶۔

۵۳۷۲﴿حَدَّثَنا مُسلِمُ بنُ اِبراهِیمَ قال حدَّثَنا هِشَامٌ حدَّثَنا قَتَادَةُ عن اَنَسٍ عنِ النَّبِیِّ صلی

اللّٰه علیه وسلم قال لا عَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الفالُ الصَّالِحُ الکَلِمَةُ الحَسَنَةُ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تعدیہ کی کوئی اصل نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے اور نیک فال مجھ کو پسند ہے جو بات اچھی ہو۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "ویعجبنی الفال"

تعدد موضعه والحدیث هنا ص۸۵٦ مر الحدیث ص:۸۵٦۔

﴿بابٌ لاهَامَةَ﴾ ۳۰۷۱

ہامہ کچھ نہیں (یعنی اُلّو کو منحوس سمجھنے کی کوئی اصل نہیں)

۵۳۷۳ ﴿حدّثنا محمّدُ بنُ الحَکَمِ قال اَخبرنا النَّضر قال اَخبَرنا اِسْرَائِیْلُ قال حدّثنا اَبُو حَصِیْنٍ عن اَبِی صَالِحٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا عَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ ولا هَامَةَ وَلاصَفَرَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا امراض میں تعدیہ کچھ نہیں اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں یہ سب لغو اور وہم ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "ولا هامة"

تعدد موضعه والحدیث هنا ص۸۵۷ ومر الحدیث ص:۸۵۰، وص۸۵۱تا۸۵۲، ویاتی ص:۸۵۹، وص۸۵۹۔

﴿بابُ الکَهَانَةِ﴾ ۳۰۷۲

کہانت کا بیان

تحقیق وتشریح "کَهَانة" بفتح الکاف وبکسرها مصدر ہے از باب کرم کهانة کاہن ہونا علم غیب کا دعویٰ کرنا۔ آئندہ ہونے والی باتوں کی خبر دینا۔

کاہن اسے کہا جاتا ہے جو آئندہ آنے والی یا ہونے والی باتوں کی خبر دے، ہر ایک کو اس کی قسمت کا حال بتائے بعض کاہن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جنات ان کے تابع ہیں وہ ان کو آئندہ کی بات بتلا دیتے ہیں۔ یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ خود جنات کو بھی علم غیب نہیں ہے کاہنوں کی یہ ساری حرکتیں اور ساری باتیں دھوکا بازی و دغابازی کے سوا کچھ نہیں۔

۵۳۷۴﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِي عبدُ الرحمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عن ابنِ شِهَابٍ عن أبي سَلَمَةَ عن أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَضٰى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فرَمَتْ إِحْدَاهُما الأُخرى بِحَجَرٍ فَأصَابَ بطْنَها وَهِيَ حامِلٌ فقتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي في بَطْنِها فاخْتَصَمُوا إلى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقضٰى أنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِها غُرَّةٌ عَبْدٌ أو أَمَةٌ فقال وَلِيُّ المَرْأَةِ التِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يا رسولَ اللّٰهِ مَن لا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إنَّما هٰذا مِن إِخوانِ الْكُهَّانِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنھوں نے جھگڑا کیا تھا فیصلہ کیا ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا یہ عورت حاملہ تھی اس لئے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مرگیا تو یہ معاملہ دونوں فریق نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کے پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا ایک باندی ہے تو جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا اس کے ولی (یعنی خاوند حمل بن مالک) نے کہا یا رسول اللہ میں ایسے شخص کا تاوان کیسے دیدوں جس نے نہ پیا، نہ کھایا اور نہ بولا نہ چلایا ایسی صورت میں تو لغو ہو جاتا ہے (یعنی کچھ بھی تاوان نہیں ہوسکتا ہے) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ شخص تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔ (جب ہی تو کاہنوں کی طرح مقفّی مسجع فقرے بولتا ہے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انما هذا من اخوان الكهان"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۷ ياتي متصلا في هذا الباب ص:۸۵۷، وياتي ص: ۹۹۸، وص ۱۰۲۰، وص ۱۰۲۱۔

تحقیق غُرّہ: بضم الغين المعجمة وتشديد الراء منونا اصل میں پیشانی کی سفیدی کو کہتے ہیں لیکن یہاں پورا جسم مراد ہے اور عبدٌ او امة اس غرۃ سے بدل واقع ہے مطلب یہ ہے کہ دیت میں ایک غلام یا ایک لونڈی لازم ہوگا۔ چونکہ عورت کے شوہر حمل بن مالک نے کاہنوں کی طرح مقفّی و مسجع عبارت کہی تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے مسجع عبارت بولنا ممنوع نہیں ہے بلکہ جائز ہے خود حضور اقدس ﷺ سے بعض کلمات مسجع مروی ہیں جیسے صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده.

۵۳۷۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عن مالِكٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن أبي سَلَمَةَ عن أبي هُرَيْرَةَ أنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُما الأُخرى بِحَجَرٍ فطَرَحَتْ جَنِينَهَا فقضٰى فِيهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِغُرَّةٍ عبدٍ او وَلِيدَةٍ ح وعنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ أنَّ رَسولَ اللّٰه

صلی اللّٰہ علیہ وسلم قضٰی فی الجَنِیْنِ یُقتَل فی بَطْنِ اُمِّہ بغُرَّۃٍ عبدٍ اَوْ وَلِیْدَۃٍ فقال الَّذِی قُضِیَ عَلیہِ کَیفَ اَغْرَمُ مَن لا اَکَلَ ولا شَرِبَ ولا نَطَقَ وَلاَ اسْتَھَلَّ ومِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ فقال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنّما ھٰذا مِن اِخوَانِ الکُھَّانِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا تو آنحضور ﷺ نے اس معاملہ میں (بچہ کی دیت میں) ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور اسی سند سے ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین کے بارے میں جو ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غلام مقرر فرمایا غلام ہو یا لونڈی، اس پر وہ شخص جس پر تاوان کا حکم کیا گیا کہنے لگا میں اس کی دیت کیسے دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا اور نہ بولا نہ چلایا ایسی صورت میں تو تاوان لغو ہو جاتا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی (مثل) ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی حدیث ابی ھریرۃؓ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۸۵۷ و مر الحدیث ص: ۸۵۷، و یاتی ص: ۹۹۸، و ص ۱۰۲۰۔

۵۳۷۶﴿حدّثنا عبدُ اللّٰہِ بنُ محمّدٍ قال حدّثنا ابنُ عُیَینَۃَ عنِ الزُّھرِی عن اَبِی بَکرِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ الحارثِ عن اَبِی مَسْعودٍ نَھَی النّبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ثَمَنِ الکَلبِ وَمَھْرِ البغِی وحُلوانِ الکَاھِنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو مسعودؓ (انصاری بدری) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور زانیہ کے مہر (یعنی فیس) اور کاہن کی اجرت (کہانت کی وجہ سے ملنے والی اجرت) سے منع فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی آخر الحدیث ای وحلوان الکاھن.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۸۵۷ و مر الحدیث ص: ۲۹۸، و ص ۳۰۴ تا ۳۰۵، و ص ۸۰۵۔

تشریح | ثمن الکلب کی مفصل بحث مع اقوال فقہاء کیلئے پڑھئے نصر الباری جلد: ۶، ص: ۳۰۶۔ یعنی کتاب البیوع۔

۵۳۷۷﴿حدّثنا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حدّثنا ھِشامُ بنُ یُوسُفَ قال اَخبرنا مَعْمَرٌ عنِ الزُّھرِیِّ عن یَحیَی بنِ عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ عن عُروَۃَ عن عائِشَۃَ قالتْ سَاَلَ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ناسٌ عنِ الکُھّانِ فقال لَیسَ بشَیءٍ فقالوا یا رسولَ اللّٰہ اِنّھُم یُحَدِّثُونا اَحیانًا بِشَیءٍ فیکونُ حَقًّا فقال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تِلکَ الکَلِمَۃُ مِنَ الحَقِّ یَخطَفُھَا الجِنّیُّ فیَقُرُّھَا فی اُذُنِ وَلِیِّہِ فیَخلِطُونَ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبۃٍ قال عَلِیٌّ قال عبدُ الرَّزّاقِ مُرْسَلٌ الکَلِمَۃُ مِنَ الحَقِّ ثمّ بَلَغَنِی اَنَّہ اَسنَدَہُ بَعْدَہُ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں (کی باتوں) کے متعلق پوچھا (مسلم شریف میں پوچھنے والے کا نام ہے معاویہ بن حکم سلمی) آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کی بات کچھ نہیں یعنی اعتماد کے لائق نہیں تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات بعض جو سچ ہوتی ہے وہ شیطان جن فرشتوں سے (چھپ کر) اچک لیتا ہے پھر وہ اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔

علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہ عبدالرزاق اس فقرے "الکلمة من الحق" کو مرسلا روایت کرتے تھے پھر علی بن عبداللہ نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ بعد میں عبدالرزاق نے اس کو مسندا حضرت عائشہؓ سے مسندا موصولا بیان کیا۔

"وقد اخرجه مسلم عن عبد بن حميد من حديث عبد الرزاق موصولا كرواية هشام بن يوسف عن معمر (عمده)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "عن الكهّان"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۸۵۷ و مر الحديث ص: ۲۸۰، وص ۲۹۸، وص ۸۰۵۔

۳۰۷۳
﴿بَابُ السِّحرِ﴾

وقولِ اللّٰه تعالىٰ ولٰكِنَّ الشَّياطِيْنَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ الى قوله مِنْ خَلاقٍ، وقولِه تعالىٰ "وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى، وقولِه اَفَتَاْتُونَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ، وَقولِه يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى وقولِه ومِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِى العُقَدِ، وَالنَّفَّاثَاتِ السَّوَاحِرُ تُسْحَرُوْنَ تُعَمَّوْنَ.

جادو کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لیکن شیطانوں نے کفر (اختیار) کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے بھی جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں (ہاروت وماروت) کسی کو بھی (اس فن کی) باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بس ایک (ذریعہ) امتحان ہیں سو تم (کہیں) کفر نہ اختیار کر لینا مگر (لوگ) ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے ہیں جس سے وہ مرد اور زوجہ کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ لوگ اس کے ذریعہ کسی کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے حکم سے اور وہ لوگ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور

انہیں نفع نہیں پہنچا سکتی اور (یہ بھی) خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کرلیا اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ طٰہٰ) اور جادوگر جہاں جائے (حق کے مقابل) کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ انبیاء) کیا تم دیکھ بھج کر (جان بوجھ کر) جادو کی پیروی کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ جب نصیحت سنتے سنتے تنگ آ گئے تو میٹنگ کرکے کہنے لگے کہ یہ (آنحضورؐ) پیغمبر تو ہیں نہیں نہ ہی فرشتہ ہیں بلکہ ہماری طرح ایک انسان ہیں رہا یہ کہ ان کے کلام میں جو اثر ہے وہ اس وجہ سے کہ جادو ہے پھر جان بوجھ کر ان کی بات میں کیوں پھنستے ہو بلکہ ان کے پاس جانا چھوڑ دو)۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ طٰہٰ آیت ۶۶) يُخَيَّلُ اليه اى الى موسى (ان جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں) موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ دوڑ رہی ہیں (مطلب یہ ہے کہ جادوگروں کی نظر بندی سے موسیٰ علیہ السلام کو یوں خیال ہونے لگا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں سانپوں کی طرح دوڑ رہی ہیں اور واقع میں ایسا نہ تھا)۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "ومن شرّ النّفّاثات فى العُقد" (اور میں پناہ مانگتا ہوں) گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کی برائی سے۔
والنفاثات کے معنی السّواحر یعنی جادوگرنیاں، جادو کرنے والی عورتیں (لبید بن اعصم کی لڑکیاں مراد ہیں)
"تُسْحَرون" تعمون (المومنون) تُسْحَرون کے معنی ہیں تعمون یعنی تم کیسے مسحور ہو جاتے ہو (یعنی عقل کے اندھے ہو جاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شرک کرتے ہو؟)۔

۵۳۷۸﴿حَدَّثَنا اِبْراهِيْمُ بنُ مُوسىٰ قال اَخْبَرَنا عِيْسَىٰ بنُ يُونُسَ عن هِشامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ سَحَرَ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ مِنْ بَنِى زُرَيْقٍ يقال له لَبِيْدُ بنُ الاَعْصَمِ حتى كان رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُخَيَّلُ اِلَيهِ اَنّه يَفْعَلُ الشَّىْءَ وما فَعَلَهُ حتى اِذَا كان ذات يومٍ اَوْذَاتَ لَيْلَةٍ وهُوَ عِندِى لكِنَّه دَعَا ودَعَا ثُمَّ قال يا عائِشَةُ اَشَعَرتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفتانِى فيمَا استَفْتَيْتُهُ فِيه اَتَانِى رَجُلانِ فقَعَدَ اَحَدُهُما عند رَاسِى وَالآخَرُ عِندَ رِجْلَىَّ فقال اَحَدُهُما لِصَاحِبِه مَاوَجَعُ الرَّجُلِ قال مَطْبُوبٌ قال مَن طَبَّهُ قال لَبِيْدُ بنُ الاَعْصَمِ قال فى اَىِّ شَىْءٍ قال فى مُشْطٍ وَمُشاطَةٍ وجُفِّ طَلْعِ نَخلَةٍ ذَكَرٍ قال فَاَيْنَ هُوَ قال فى بِئرِ ذِى اَرْوان فاَتَاهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فى ناسٍ مِن اَصْحَابِه فجاءَ فقال يا عائِشَةُ كَاَنَّ ماءَ هَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ اَوْ كَاَنَّ رُؤسَ نَخلِهَا رُؤسُ الشَّيَاطِيْنِ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ اَفَلا استَخْرَجْتَه قال قَدْ عافَانِى اللّٰهُ فكَرِهْتُ اَنْ

أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ - تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَن هِشَامٍ وَقَالَ اللَّيْثُ وَابن عُيَيْنَةَ عن هشامٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قال ابوعبدِاللّٰهِ الْمُشَاطَةُ مَايَخرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص (یہودی) لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا یہاں تک کہ (آپ ﷺ کا یہ حال ہو گیا کہ) آپ ﷺ کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (واقع میں) آپ ﷺ نے نہیں کیا آخر ایک دن یا ایک رات (شک راوی) آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے (لیکن میری طرف متوجہ نہ تھے بلکہ) مسلسل دعا کر رہے تھے (اے اللہ اس جادو کا اثر دفع کر دے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تجھے معلوم ہے میں اللہ تعالیٰ سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلا دی میرے پاس دو فرشتے (حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام) آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے میرے پاؤں کی طرف پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب (یعنی آنحضور محمد ﷺ) کو بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں، پوچھا یہ کہاں رکھا ہے؟ جواب دیا ذی اروان کے کنویں میں (بعض نسخہ ہے ذروان کے کنویں میں) پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو فرمایا اے عائشہ اس کنویں کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درخت کے سر ایسے (ڈراؤنے) ہیں جیسے شیطانوں کی کھوپڑی، عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو نکلوایا کیوں نہیں؟ (یعنی آپ اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرتے؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عافیت دیدی اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اس برائی کو دوسروں پر ڈالوں (چونکہ آپ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہیں لیتے تھے) پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو جادو کا سامان (کنگھی وغیرہ) دفن کر دیا گیا۔

"تابعہ الخ" عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت کی۔ اور لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے نقل کیا فی مشط ومشاقة امام بخاری نے کہا کہ مشاطہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھی کرنے میں نکلے۔ اور مشاقہ روئی کے تار یعنی سوت۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل"

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۸۵۸ مر الحديث ص: ۴۵۰، وص ۴۶۲، ویاتی ص: ۸۹۵، وص ۹۴۵۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۳۸۸۔

﴿بابٌ الشِّركُ وَالسِّحْرُ مِنَ المُوبِقَاتِ﴾ ۳۰۷۴

شرک اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں ہیں

۵۳۷۹ ﴿حدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنى سُلَيمانُ عن ثَورِ بنِ زَيْدٍ عن اَبِى الغَيْثِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال اجْتَنِبُوا المُوبِقاتِ الشِّركُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے اور دوسرے جادو سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۸ ومر الحديث ص: ۳۸۷ تا ۳۸۸ ويأتى ص: ۱۰۱۳۔

لیکن، ص: ۳۸۸ والی روایت میں ہے سات مہلکات سے بچو اس میں شرک وسحر بھی ہے۔

الشرك بالله الخ قال ابن مالك يجوز الرفع فيهما على تقدير منهن قلت الاحسن ان يقال ان التقدير الاول الشرك بالله والثانى السحر فيكون وجه الرفع على انه خبر مبتدا محذوف (عمده)

﴿بابٌ هَل يَستَخرِجُ السِّحْرَ﴾ ۳۰۷۵

وقال قَتادَةُ قلتُ لِسَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ رَجُلٌ بِه طِبٌّ اَوْ يُؤَخَّذُ عن امْرَاَتِهِ اَيُحَلُّ عَنْه اَوْ يُنَشَّرُ قال لا باسَ بِه اِنَّما يُرِيْدُون بِهِ الاِصْلاحَ فَاَمَّا ما يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْه

کیا جادو (یعنی جادو کا سامان) نکلوا سکتے ہیں؟

اور قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اپنی بیوی کے پاس جانے سے (ٹوٹکہ کر کے، جادو کر کے) باندھ دیا گیا ہو (کہ صحبت نہ کر سکے) تو کیا اس بندھن کو کھولا جا سکتا ہے؟ (یعنی اس جادو کا علاج کرنا جائز ہے یا نہیں) انھوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں اس سے مقصود اصلاح ہے بہر حال جس سے نفع پہنچتا ہے وہ ممنوع نہیں۔

تشریح مقصد یہ ہے کہ جادو کرنا منع ہے اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے کلمات شرک وکفر پر مشتمل ہوتے ہیں۔
(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ جادو سے لوگوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے لیکن جو ترکیب جادو کے زائل کرنے کیلئے کی جائے ایسی دعائیں پڑھی جائیں جو قرآن وحدیث سے منقول ہوں اور صرف فائدہ مقصود ہو تو بلاشبہ جائز ہے صرف شرط یہ ہے کہ وہ عمل شرعاً ممنوع نہ ہو مثلاً آیۃ الکرسی اور معوذتین سے علاج ثابت ہے اسی طرح اور بھی ترکیبیں ازالہ امراض کیلئے منقول ہیں سب جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۳۸۰﴿حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال سَمِعْتُ ابنَ عُيَيْنَةَ يقول اَوَّلُ مَن حَدَّثَنا به ابنُ جُرَيْجٍ يقولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عن عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشامًا عَنه فحَدَّثَنا عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم سُحِرَ حتى كان يَرىٰ اَنَّه يَاتِي النِّسَاءَ وَلاَ يَاتِيهِنَّ قال سُفيانُ هٰذا اَشَدُّ ما يكونُ مِنَ السِّحْرِ اِذَا كانَ كَذا قال فَانْتَبَهَ مِنْ نومِه ذَاتَ يَومٍ فقال يا عائِشَةُ اَعَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قد اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ اَتَانِي رَجُلانِ فقَعَدَ اَحَدُهُما عِنْدَ رَاسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فقال الَّذِي عِنْدَ رَاسِي لِلآخَرِ مابالُ الرَّجُلِ قال مَطْبُوبٌ قال وَمَنْ طَبَّه قال لَبِيدُ بنُ الاَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِيَهُودَ كانَ مُنافِقًا قال وَفِيمَ قال فِي مُشْطٍ ومُشَاقَةٍ قال فَاَيْنَ قال فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحتَ رَعُوفَةٍ في بِئْرِ ذَرْوَانَ قالَتْ فَاَتَى النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم البِئْرَ حتى اسْتَخْرَجَهُ فَقال هٰذِهِ البِئْرُ الَّتِي اُرِيتُهَا وكَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ وكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّياطِينِ قال فَاسْتُخْرِجَ قالتْ فقلتُ اَفَلا اَي تَنَشَّرْتَ فقال اَمَا وَاللّٰهِ فقد شَفَانِي وَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيرَ عَلىٰ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کردیا گیا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو ایسا معلوم ہوتا کہ عورتوں (ازواج مطہرات) سے صحبت کررہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ صحبت نہیں کئے ہوتے، سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب ایسا ہوا (یعنی جادو کا اثر یہ ہوا فی روایۃ چالیس دن، فی روایۃ چھ مہینے وفی روایۃ سال بھر رہا تو ایک دن آپ اپنے نیند سے بیدار ہوئے تو) فرمایا اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جو بات اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دیدیا ہے، میرے پاس دو فرشتے (حضرت جبرئیلؑ وحضرت میکائیلؑ) آئے ان میں سے ایک (جبرئیلؑ) میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے (میکائیلؑ) میرے پاؤں کے پاس، پھر میرے سرہانے والے فرشتہ نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب کا (یعنی آنحضرت ﷺ کا) کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے یہ بنی زریق کا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا اور

منافق تھا سوال کیا کہ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور بال میں، سوال کیا یہ جادو کا سامان کہاں ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں جس کو ذروان کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر نبی اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اسے نکالا اور فرمایا یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اور اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا نچوڑ اس کے کھجور کے درخت کا سر شیطان کے سروں جیسا تھا بیان کیا کہ پھر جادو نکالا گیا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا آپ نے اس کو کھولا کیوں نہیں (یعنی اس کا توڑ کیوں نہیں کیا؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ اللہ نے مجھ کو شفا دیدی اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی انسان پر شر پھیلاؤں (شور مچاؤں)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حتى استخرجه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۸ مر الحديث ص ۴۵۰، وص ۴۶۲، وص ۸۵۷، ویاتی ص ۸۹۵، وص ۹۴۵۔

﴿بَابُ السِّحْرِ﴾ ۳۰۷۶

جادو کا بیان

تشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "هو مكرر بلا فائدة الخ" (عمده)

مطلب یہ ہے کہ یہ باب یعنی "بابُ السِّحر" دو باب قبل، ص: ۸۵۷ پر بعینہٖ گذر چکا ہے اسلئے تکرار بلا فائدہ ہے جو امام بخاریؒ کے طریقہ کے خلاف ہے چنانچہ علامہ ابن بطال وغیرہ نے اس باب کو ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

۵۳۸۱﴿حَدَّثَنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْماعِيلَ قال حَدَّثَنا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنا هِشَامٌ عن أَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ سُحِرَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حتى إِنَّه لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّه فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَه حتى إِذَا كانَ ذَاتَ يَوْمٍ وهُوَ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قال أَشَعَرْتِ يا عائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيما اسْتَفْتَيْتُه فِيهِ قلتُ وَمَا ذَاكَ يَارسولَ اللّٰهِ قال جَاءَ نِي رَجُلانِ فَجلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قال أَحَدُهُما لِصَاحِبِه مَاوَجَعُ الرَّجُلِ قال مَطْبُوبٌ قال وَمَنْ طَبَّه قال لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِن بَنِي زُرَيْقٍ قال فِيمَاذَا قال فِي مُشْطٍ ومُشَاطَةٍ وجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قال فَأَيْنَ هُوَ قال فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي أُناسٍ مِنْ أَصْحَابِه إِلَى الْبِئْرِ فَنظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فقال وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ ماءَ ها نُقاعَةُ الحِنّاءِ ولَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ

الشَّيَاطِيْنِ قلتُ يا رسولَ اللّٰهِ اَفَاَخْرَجْتَه قال لا اَمّا اَنَا فَقَد عَافَانِیَ اللّٰهُ وَشَفَانِی وخَشِيْتُ اَن اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ مِنه شَرًّا وَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا (اس کا اثر یہ تھا کہ) آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ (واقع میں) آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا یہاں تک کہ ایک دن آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے اور مسلسل اللہ سے دعا کر رہے تھے پھر فرمایا عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلا دی میں نے عرض کیا وہ کیا بات ہے یا رسول اللہ ارشاد فرمایا میرے پاس دو فرشتے (جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام) آئے ان میں سے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے میرے پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا ان صاحب کو (یعنی آنحضور ﷺ کو) کیا عارضہ ہے؟ جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے والے فرشتہ نے سوال کیا ان پر کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم یہودی نے جو قبیلہ بنی زریق کا ہے، پہلے نے سوال کیا کس چیز میں جادو کیا ہے، اس نے جواب دیا کنگھی اور بالوں اور نر کھجور کے خوشے میں، سوال کیا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے پھر آپ ﷺ واپس لوٹ کر عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین (سرخ) تھا جیسے مہندی کا پانی اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں، میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے وہ کنگھی بال وغیرہ نکلوائے یا نہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں مجھ کو تو اللہ تعالیٰ نے عافیت دیدی اور تندرست کر دیا لیکن مجھے خوف ہوا کہ اس کو کھولنے کی وجہ سے کہیں لوگ برائی میں نہ مبتلا ہو جائیں اور آنحضور ﷺ کے حکم سے سارا سامان دفن کر دیا گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۸ ومر الحديث ص: ۴۵۰، وص ۴۶۲ وغیرہ۔

۳۰۷۷
﴿بابٌ مِنَ البَيَانِ سِحْرٌ﴾

بعض تقریر جادو ہے (یعنی جادو کا سا اثر رکھتی ہے)

۵۳۸۲ ﴿حدّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرنا مالِكٌ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنّه قال قَدِمَ رَجُلانِ مِنَ المَشْرِقِ فخَطَبَا فعَجِبَ النّاسُ لِبَيَانِهِما فقال رَسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم اِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرا اَوْ اِنَّ بَعْضَ البَيَانِ سِحْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ مشرق کی طرف سے دو آدمی (یعنی عراق سے) مدینہ منورہ میں آئے اور انھوں نے تقریر کی تو لوگوں نے پسند کیا (یعنی نہایت فصیح و بلیغ تقریر تھی لوگ متاثر ہوئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض تقریر بھی جادو کا اثر رکھتی ہے یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ان بعض البیان سحر، بعض تقریر جادو ہے مفہوم ایک ہی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في لفظ البيان سحر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۸ و مر الحديث ص: ۷۷۳، ابوداؤد فی الادب، ترمذی فی ابواب البر۔

تشریح | "قدم رجلان" قيل هما الزبرقان بكسر الزاى والراء بينهما موحدة ساكنة وبالقاف. والآخر عمرو بن سنان الخ (قس)

یہ دونوں ۹ھ میں مشرق کی طرف یعنی عراق سے مدینہ آئے اور نہایت فصیح و بلیغ تقریر کی حاضرین نے پسند کی اس پر آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ بعض تقریر جادو کی طرح مؤثر ہوتی ہے۔

۳۰۷۸ ﴿بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ﴾

عجوہ کھجور سے جادو کا علاج کرنا

وهى ضرب من اجود تمر المدينة وقال القزاز انه مما غرسه النبى صلى الله عليه وسلم بيده بالمدينة - "لِلسِّحر" اى لاجل دفع السحر وتبطيله (قس)

۵۳۸۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِي قال حَدَّثَنا مَرْوَانُ اَخْبَرَنا هَاشِمٌ قال اَخْبَرَنا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عن اَبِيْهِ قال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَومٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَم يَضُرَّهُ سَمٌّ وَلا سِحْرٌ ذٰلِكَ اليوم الى اللَّيْلِ وقال غَيْرُه سَبْعَ تَمَرَاتٍ يَعْنِى حَدِيثَ عَلِيّ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز عجوہ کھجور کے چند دانے (سات عدد) کھالیا کرے اسے اس روز رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ "وقال غيره" بخاریؒ کے شیخ علی کے دوسرے راوی نے بیان کیا کہ "تمرات" جو مطلق ہے اس سے مراد سات عدد ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة - "غيره" ضمیر کا مرجع علی ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۸۵۹ و مر الحديث ص: ۸۱۹ و یاتی ص: ۸۶۰۔

۵۳۸۴ ﴿حَدَّثَنا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُور قال اَخْبَرَنا اَبُو اُسَامَةَ قال حَدَّثَنا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قال

سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ قال سَمِعْتُ سَعْدًا يقولُ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَراتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّه ذٰلِكَ اليومَ سَمٌّ وَلاسِحْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ جس نے سات عجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھالیں تو اس کو اس روز نہ تو زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | الحديث هنا ص۸۵۹۔

﴿باب لاهامة﴾ ۳۰۷۹

ھامہ کچھ نہیں (یعنی الّو کو منحوس سمجھنا لغو ہے)

۵۳۸۵ ﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثَنا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن اَبِي سَلَمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لاعَدْوٰى وَلا صَفَرَ وَلاهَامَةَ فقال اَعْرَابِيٌّ يا رسولَ اللّٰهِ فما بالُ الإبِلِ تكونُ في الرَّمْلِ كأنَّها الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا البَعِيْرُ الاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَمَنْ اَعْدَى الاَوَّلَ وعن اَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يقول قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ وَاَنْكَرَ اَبُو هُرَيْرَةَ الحَدِيْثَ الاَوَّلَ قُلْنا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّه لا عَدْوٰى فَرَطَنَ بِالحَبَشِيَّةِ قال اَبُوسَلَمَةَ فَمَا رَاَيْتُه نَسِيَ حَدِيْثًا غَيْرَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تعدیہ، صفر اور ہامہ کچھ نہیں (یعنی کوئی اصل نہیں) اس پر ایک اعرابی (دیہاتی) نے عرض کیا یا رسول اللہ اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا؟ جو اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف اور بے داغ) ہوتے ہیں پھر ان میں ایک خارش زدہ اونٹ مل جاتا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے) اچھا یہ تو بتلاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اور اسی سند سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں میں نہ لے جائے (نہ ملائے) اور حضرت ابوہریرہؓ نے پہلی حدیث (یعنی حدیث لا عدویٰ الخ) کا انکار کیا "قلنا الم تحدث انه لا عدوىٰ" ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ابوہریرہؓ سے کہا کیا آپ نے ہم لوگوں سے یہ حدیث نہیں بیان کی تھی کہ لاعدوی (چھوت لگنا کوئی چیز نہیں) پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے

(یعنی آپؐ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کو اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا هَامَةَ" راجح قول بتخفيف الميم ہے اگرچہ عند البعض میم کے تشدید کے ساتھ بھی ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۹ ومر الحديث ص:۸۵۱تا۸۵۲، ويأتي ص:۸۵۹۔

تشریح راوی کا یہ خیال ہی غلط ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ پہلی حدیث بھول گئے تھے اس لئے ابوہریرہ نے انکار کیا بلکہ غالبا انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا ناراضگی کا باعث تھا کیونکہ آپؐ کی رائے میں دونوں حدیثیں دو الگ الگ مضامین بیان کرتی ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں، دوسری حدیث کا تعلق عوام الناس کے اوہام سے بچنے پر ہے کہ عوام کے ذہنوں میں جو وہم پیدا ہوتا ہے اس سے بچنے کیلئے یہ حکم حدیث میں ہے تندرست اونٹ مریض اونٹوں میں نہ لے جاؤ کیونکہ اختلاط کی صورت میں اگر صحت مند جانور بیمار ہو گئے تو ذہن میں تعدیہ کا وہم پیدا ہوگا جن اوہام کی شریعت میں ممانعت ہے، اصل پہلی حدیث ہی ہے جس اللہ کے حکم سے پہلا مریض ہوا ہے اس کے حکم سے دوسرا بھی مریض ہوتا ہے ورنہ تجربہ بھی شاہد ہے ایک گھر میں ایک خارش کا جو شخص علاج کرتا ہے اپنے ہاتھوں سے ہفتوں دوائیں لگاتا ہے وہ مکمل محفوظ رہتا ہے اور خارش زدہ انسان بھی اچھا صحت مند ہو جاتا ہے سارا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے سارا کام اس کے حکم و مشیت پر موقوف ہے۔ اور ابوسلمہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوہریرہؓ بھول گئے یہ انھوں نے اپنی سمجھ سے کہا تھا۔ واللہ اعلم

۳۰۸۰
﴿باب لاعدوی﴾

چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے (یعنی امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں ہے)

۵۳۸۶﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عن يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عبدِ اللهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لاعَدْوَى وَلا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں (نحوست اگر کوئی ممکن چیز ہوتی) نحوست تین چیزوں میں ہوسکتی ہے عورت، گھوڑا اور گھر۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لاعدوى"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۹ ومر الحديث ص:۷۶۳، وص۸۵۶۔

اسی جلد باب الطیرہ میں شرح گذر چکی ہے۔

۵۳۸۷﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قال اَخْبَرنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال حَدَّثَنِي اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرحمٰن سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال لا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ وعَنِ الزُّهْرِي اَخْبَرَنِي سِنَانُ بنُ اَبِي سِنَانِ الدُّؤَلِيّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَة قال اِنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال لاعَدْوٰى فقام اَعْرَابِيٌّ فقال اَرَاَيْتَ الاِبِل تكونُ فِي الرِّمالِ اَمْثالَ الظِّباءِ فيَاتِيهَا البَعِيرُ الاَجْرَبُ فتَجْرَبُ قال النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فمَنْ اَعْدَى الاَوَّلَ﴾

ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، اور زہری سے روایت ہے کہ مجھ سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاعدویٰ (تعدیہ کی کوئی اصل نہیں ہے) اس پر ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ بتلایئے کہ وہ اونٹ جو ریگستان میں (صاف چکنا) ہرنوں کی طرح رہتا ہے پھر ایک خارش زدہ اونٹ اس کے پاس آتا ہے تو سب کو خارش والا بنا دیتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اچھا بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لاعدوى"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۸۵۹۔

۵۳۸۸﴿حَدَّثَنِي محمّدُ بنُ بشّارٍ قال حدَّثَنا محمّدُ بنُ جَعْفَرٍ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ قال سَمِعْتُ قتادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عَنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال لاعَدْوٰى وَلَاطِيَرَةَ ويُعْجِبُنِي الفالُ قالوا وما الفالُ قال الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ امراض مین تعدیہ نہیں ہے اسی طرح بدشگونی نہیں ہے البتہ فال مجھے پسند ہے صحابہ نے عرض کیا فال کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا "اچھی بات" (مثلاً جنگ و جہاد کیلئے کہ ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان یا ناصر خان یا نصر اللہ تھا)۔

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۸۵۹ و مر الحديث ص۸۵۶۔

۳۰۸۱ ﴿بابُ مَا يُذْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم﴾

ورواه عُرْوَةُ عن عائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم

نبی اکرم ﷺ کو زہر دیئے جانے سے متعلق احادیث

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے

۵۳۸۹﴿حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنا اللَّيْثُ عن سَعِيدِ بنِ اَبِي سَعِيدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قال لَمَّا

فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم شاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كانَ هٰهُنا مِنَ اليَهُودِ فجُمِعوا له فقال لَهُم رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّي سَائِلُكُم عن شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْه فقالوا نَعَمْ يَا أَبَا القاسِمِ فقال لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ أَبُوكُمْ قالوا أَبُونَا فُلانٌ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كَذَبْتُم بَل أَبُوكُم فُلانٌ فقالوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فقال هَلْ أَنْتم صَادِقِي عن شَيءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عنه فقالوا نَعَمْ يَا أَبَا القاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كِذْبَنا كَمَا عَرَفْتَه في أَبِيْنا فقال لَهُمْ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَن أَهْلُ النارِ؟ فقالُوا نَكُونُ فِيْها يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنا فِيْها فقال لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلمَ اِخْسَئُوا فِيْهَا وَاللّٰهِ لا نَخْلُفُكُمْ فِيْها أَبَدًا ثمّ قال لَهُمْ هَلْ أَنْتم صَادِقِيَّ عن شيءٍ إِنْ سَأَلْتُكُم عَنه؟ فقالوا نعَمْ فقال هَلْ جَعَلْتُم فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فقالوا نعَمْ فقال مَا حَمَلَكُم على ذٰلِكَ فقالوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيْحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ میں ایک بکری (بھنی ہوئی) پیش کی گئی (ایک عورت زینب بنت حارث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا (بالخصوص شانہ اور دست میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا چونکہ اس نے سنا تھا کہ آنحضور ﷺ شانہ اور دست کو زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں ان سب کو میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آنحضور ﷺ کے پاس جمع کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان یہودیوں سے فرمایا میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم اس سوال کے متعلق مجھ سے سچ کہو گے؟ انھوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تمہارا باپ کون تھا؟ انھوں نے کہا فلاں شخص اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا باپ فلاں شخص تھا اس پر ان لوگوں نے کہا آپ نے سچ کہا اور درست فرمایا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا اب میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھے سچ سچ بتادو گے؟ انھوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے جیسے آپ نے ہمارے باپ کے بارے میں ہمارا جھوٹ پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا ہم یہودی لوگ تو کچھ دن دوزخ میں رہیں گے (پھر ہم وہاں سے نکل جائیں گے) پھر آپ لوگ یعنی مسلمان ہماری جگہ اس دوزخ میں لے لیں گے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا تم اس دوزخ میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے خدا کی قسم ہم دوزخ میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کیا میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے

صحیح سچ بتادو گے؟ تو انھوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ تو ان لوگوں نے کہا جی ہاں آنحضور ﷺ نے پوچھا تمہیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہونگے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ درحقیقت سچے نبی ہوں گے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائیگا۔ (یعنی اگر نبی ہونگے تو خود یہ گوشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہر آلود ہوں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "هل جعلتم فى هذه الشاة سمًا"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۵۹تا۸۶۰ ومر الحديث ص:۶۱۰، وص ۶۳۷۔

زہر کا مقصد: نصر الباری جلد: ۸ غزوہ خیبر، ص: ۲۶۳ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۰۸۲ ﴿بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيْثِ﴾

زہر پینا اور خوفناک چیزوں اور ناپاک دوا استعمال کرنا

۵۳۹۰ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ قال حدَّثَنا خالِدُ بنُ الحارِثِ قال حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن سُلَيمانَ قال سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِى صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَنْ تَرَدّىٰ مِن جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَه فَهُوَ فى نارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّىٰ فِيْهَا خالِدًا مُخَلَّدًا فِيْها اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَه فَسُمُّهٗ فى يَدِهٖ يَتَحَسَّاه فى نارِ جَهَنَّمَ خالِدًا مُخَلَّدًا فِيْها اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَه بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُه فى يَدِهٖ يَجَأُ بِهَا فى بَطْنِه فى نارِ جَهَنَّمَ خالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم میں ہمیشہ اسی طرح گرتا رہے گا اور جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اسے وہ اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا الحديث يوضح ابهام ما فى الترجمة من الحكم وهو وجه المطابقة بينهما (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۶۰۔

۵۳۹۱ ﴿حَدَّثَنِى محمَّدٌ قال اَخبَرَنا اَحْمَدُ بنُ بَشِيْرٍ اَبو بَكْرٍ قال اَخبَرَنا هَاشِمُ بنُ هاشِمٍ قال اَخْبَرَنِى عَامِرُ بنُ سَعْدٍ قال سَمِعْتُ اَبِى يقولُ سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه

وسلم يقول مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمراتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَومَ سَمٌّ ولاسِحْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

مطابقۃ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "لم ار احدا من الشراح ذكروجه ايراد هذا الحديث فى هذا الباب ولا سيما لشارح الذى يدعى ان فى هذا الفن يرجع اليه وظهر لى فيه شىء من الانوار الالهية وان كان فيه تعسف وهو ان الترجمة انما وضعت للنهى عن استعمال السم مطلقا ففى الحديث ما يمنع ذلك من الاصل فبين ذكرهما متعاقبين وجه لايخفى . (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۶۰ و مر الحديث ص: ۸۱۹، وص ۸۵۹۔

﴿باب ۳۰۸۳ أَلْبَانِ الْأُتُنِ﴾

گدھی کے دودھ کا حکم؟

۵۳۹۲ ﴿حَدَّثَنا عبدُ الله بنُ محمّدٍ قال حدَّثَنا سُفْيَانُ عنِ الزُّهْرِيّ عن اَبِى اِدْرِيْسَ الخَوْلَانِيّ عن اَبِى ثَعْلَبَةَ الخُشَنِى قال نهٰى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم عن اَكْلِ كُلِّ ذِى نابٍ مِنَ السَّبُعِ قال الزُّهْرِىُّ وَلَمْ اَسْمَعْهُ حتى اَتَيْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِى يُوْنُسُ عن ابنِ شِهابٍ قال وَسَأَلْتُهُ هَلْ نَتَوَضَّأُ اَوْ نَشْرَبُ البانَ الْأُتُنِ اَوْ مَرارَةَ السَّبُعِ اَوْ اَبْوَالَ الإِبِلِ قال قَدْ كانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَونَ بِهَا ولا يَرَوْنَ بِذٰلِكَ بَاسًا وَاَمَّا اَلْبَانُ الْأُتُنِ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عن لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عن اَلْبَانِها اَمْرٌ وَلا نَهْىٌ وَاَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قال ابنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى اَبُو اِدْرِيْسَ الخَوْلَانِى اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِىَّ اَخْبَرَه اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نهٰى عن اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا زہریؒ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی تھی یہاں تک کہ شام آیا (تو یہ حدیث شام آکر سنی) اور لیثؒ نے اضافہ کیا ہے کہا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابوادریس خولانی سے پوچھا کیا گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں؟ یا گدھی کا دودھ پی سکتے ہیں؟ یا درندہ جانوروں کے پتے استعمال کر سکتے ہیں یا

اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابوادریس نے فرمایا کہ مسلمان ان چیزوں سے دوا (علاج) کرتے رہے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے گوشت (کھانے) سے منع فرمایا ہے اور اس کے دودھ کے متعلق کوئی حکم یا ممانعت آنحضور ﷺ سے معلوم نہیں ہے، رہا درندوں کا پتہ؟ تو ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے بیان کیا کہ ابوثعلبہ خشنیؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے (نوکدار دانت والے) درندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۸۶۰ و مر الحديث ص:۸۳۰۔

تشریح وتحقیق: تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے، ج:۱۰، باب "اكل كل ذى ناب"

﴿باب اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى الْاِنَاءِ﴾

۳۰۸۴

جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانا یا پانی ہو)

۵۳۹۴ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عن عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلى بَنِى تَمِيْمٍ عن عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مولىٰ بنى زُرَيْقٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِى اِحْدى جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وفى الآخَرِ دَاءً﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو پوری مکھی کو اس برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى صدر الحديث.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۸۶۰ و مر الحديث ص:۴۶۷۔

الحمد للہ آج دسویں جلد ختم ہوئی یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ
محمد عثمان غنی غفرلہ چلمل ضلع بیگوسرائے

فہرست مضامین نصر الباری جلد دہم

کتاب النفقات